اوم تت ست

شریمد بھگوت گیتا

معہ

مدھوسودنی ٹیکا

معروف بہ

گیتا گوڑھارتھ دیپکا

کھنڈ پہلا

جس کو

لالہ جگن ناتھ صاحب آنریری

مجسٹریٹ نے بعنایت پنڈت منگل داس

جی سادھو چرنداسی کے

اردو میں ترجمہ کرکے

سمت ۱۹۶۲ مطابق سن ۱۹۰۶ء

مطبع مفید عام لاہور میں چھپوایا

تعداد ایک ہزار

دفعہ اول

PANDIT
MANGAL DASS
JI

میں دو طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک چیتن یعنے غیر مادی۔ اور دوسرے جڑھ یعنی مادی۔ چیتن کی تین علامتیں ہیں۔ ست چت آنند۔ ست بمعنے ہونا چت بمعنے گیان آنند بمعنے سُکھ۔

جڑھ کی بھی تین حالتیں ہیں۔ اسّت جڑھ دُکھ۔ است بمعنے نہ ہونا۔ جڑھ بمعنے بے خبری دُکھ بمعنے تکلیف۔

چیتن سب جگہ محیط ہے۔ اور رنگ روپ سے مبّرا ہے۔ اور جڑھ میں نام بھی ہے۔ اور شکل بھی ہے۔ مگر چیتن کے مقابلہ محیط کم ہے۔ غرض جڑھ جگت جو کچھ نظر آتا ہے۔ پانچوں عنصروں اور تینوں گنوں کا مجموعہ ہے۔ اور اگیان کا فعل ہے۔ اگیان کو مایا اور پرکرتی بھی کہتے ہیں۔ جس طرح چیتن رنگ روپ سے مبّرا ہے۔ اسی طرح اگیان بھی رنگ روپ سے مبّرا ہے۔ اور چیتن کے مقابلہ محدود ہے۔ اور جڑھ جگت کے مقابلہ بہت بڑا ہے۔

گویا اگیان کی دو حالتیں ہیں۔ ایک حالت فاعلیت (کارن) ہے۔ اور دوسری حالت فعل (کاریہ) اور چیتن دونوں میں ویاپک۔ حالت اول سے ملا ہوا چیتن سرشٹی کرتا (دنیا کا بنانیوالا) اور سرگیہ (ہمہ دان) اور انتریامی (طاقت دنیوالا) وغیرہ صفات سے موصوف ہے اور دوسری حالت سے ملا ہوا جیو اور الپگیہ (تھوڑا گیان) وغیرہ صفات سے اور بغیر کسی قسم کی ملاوٹ کی اصلی حالت میں ایک رس یعنے قائم بالذات۔ پنچ دشی میں اسکی مفصل شرح کیگئی ہے

یہاں تک اگیان کی ایک حالت کا یعنے اگیان کے فعل کا ذکر ہُوا۔ اب اسکی دوسری حالت کا جوکہ اگیان یا مایا ہے۔ اظہار کیا جاتا ہے۔ وہ حالت بغیر شکل کے ہے۔ اس سے ملا ہُوا چیتن ایشور اور انتریامی کہلاتا ہے۔

اب یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مایا سے ملا ہُوا چیتن ایشور اور مایا کے فعل انتھ کرن سے مِلا ہُوا جیو کہلاتا ہے۔ گویا شُدھ برہم کا جیو اور ایشور کہلانا بسبب مایا اور انتھ کرن کے ہے مایا سارے ویاپک اور زیادہ صاف اور بے شمار شکیتوں والی ہے۔ اور انتھ کرن الپ اور محدود شکیتوں والا اس لئے یہ جو کچھ نظر آتا ہے۔ ایشور انتریامی کی رچنا ہے۔ وہی سب کا پیدا کرنے والا پرورش کرنے والا اور فناہ کرنے والا ہے۔ وہی ہرتا کرتا اور پِتا ماتا ہے۔ اور وہی بھگتوں کی خاطر کبھی کھنبہ پھاڑ کر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کوشلیا اور دیوکی ماتا کی گود میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی خود بھگتوں کا روپ دہار لیتا ہے۔ اس لئے ایسے پربھو کی بھگتی بنا ہردا شدہ نہیں ہوسکتا

پس ہم کو ایشور کے روپ

اور گنوں کے

دہیان

میں مگن ہوتے ہوئے یوں کہنا چاہیئے ہے۔ اوپاشنا

اوپاشنا

اے شام ورن ! شام مورت ! شام سندر تجھکو نمسکار ہو
اے گوبند ! گوپال ! گوپی ناتھ تجھکو نمسکار ہو
اے گووردہن دہاری ! مکٹ دہاری ! چکر دہاری تجھکو نمسکار ہو
اے پران ناتھ ! پران پت ! پران پریتم تجھکو نمسکار ہو

اے ناتھ یہ سارا سنسار تیری رچنا ہے۔ تیری لیلا ہے۔ تیرے آشری ہے۔ تیرے بنا کچھ بھی نہیں۔ تو ہی پرم دہام ہے۔ پرم آشرا ہے۔ پرم جیوتی ہے۔ مورکھ تجھکو نہیں جانتے۔ تو سب میں ویاپا ہؤا سب کا آدہار سب کا آتما ہے۔ یہ تیری لیلائی مایا کی صورت بھگتوں کے پنون کا مجموعہ ہے۔ تو اجنما ہے۔ آنادی ہے۔ اننت ہے جو تجھکو پیدا ہوا جانتا ہے۔ وہ نادان ہے۔ تیرا نہ آد ہے نہ اننت ہے نہ مدہ ہے جب جیسی جس کی بھگتی ہوتی ہے۔ بھگتی کے بس ہوا ہوا تو پر آدر بھاؤ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اے پرم کرپالو کرونا سندہو کرونا کر کیونکر تیرے گنون کا ورنن ہو گن اپار ہیں۔ بدھی سوچتے حیران ہو جاتی ہے۔ اور سمرن کرتے ہی آنند ہو جاتی ہے تیرا بال لیلا کا چرتر۔ مثلاً گوال بالوں سے پریم۔ گوپکاوں سے پریم۔ گووردہن پہاڑ کی پوجا۔ اندر کا کوپ۔ کالی ناگ کا چرتر۔ برہما کا بچھڑے چرانا۔ ادہرمی راکھشوں کا مارنا وغیرہ وغیرہ ایک ایک پریم اور بھگتی کا بڑہانیوالا ہے۔

اے پربھو تو نے بھگتوں کی رکھشا سنمان (تواضع) پریتی اور پرن (اقرار)

پورا کرنے اور ادہرمیوں کو مارنے کے لئے کیا کیا نہیں کیا۔ کون تیری اُستان (تعریف) کر سکے۔ کون تیرے پریم کا اظہار کر سکے۔ جب دروپدا ننگن ہونی شروع ہوئی۔ تب ناتھ کیسی کرونا کی۔ اور جب دوسری مرتبہ درباشا کے لئے بھوجن نہ پاکر سرا پکے ڈر سے گھبرائی تب کیسی کرونا کی۔ اور جب ششپال کے بیاہنے کے ڈر سے رکمنی ویاکل ہوئی۔ اور قیدی راجان نے جراسند سے دکھی ہوکر شرن پکاری تب کیسی کرونا کی۔ جب اسوستھامان رات کو پانڈوں کو مارنے آیا تب کیسی کرونا کی۔ تیری کرونا تیری دیالتا پر جن کا بھروسہ ہے۔ اُن کا ہی تو سچا پریتم ہے۔ اُن کا ہی پرن پورا کرنے کے لئے اپنا پرن چھوڑ دیتا ہے۔ اور سنمان کرنے کے لئے سیوک ہو جاتا ہے۔ اور پریتی کے لئے ساگ پات سے خوش ہو جاتا ہے۔ اِن مثالوں کو پورا کرنے کے لئے کس کو بھیشم جی اور سداماں جی اور بدر جی اِن کا نام یاد نہیں ایسے شانت روپ شانت دہام۔ منگل کاری تو میری کام کرودھ آدی وشیوں سے رکھشا کر تاکہ ہروا تیرے دھیان کا پاتر ہو کر پریم سے لبالب ہو۔ اور شُدھ ہوا ہوا۔ تیری پوتر بانی کے دہارن کرنیکے یوگیہ ہو۔

اوم

شانتی! شانتی!! شانتی!!!

اس گیتا شاستر کو دیکھکر جس میں کرم[۱] اوپاشنا[۲] گیان[۳] تین کانڈ شامل ہیں
مجھکو از حد خوشی شانتی اور پریتی حاصل ہوتی ہے - کرموں کا پھل انتھہ کرن کی
شدھی ہے - اور اوپاشنا کا من کا نرودھ یعنے من کا روکنا - اور گیان کا موکھش
سری سوامی مدھوسودن سرسوتی نے بھومکا میں ان کی مفصل شرح کردی ہے

یہ پہلا کھنڈ یعنے چھ ادھیاوں کا مجموعہ کرموں کے متعلق ہے - اس میں
پہلے ادھیاے میں گیتا کے شروع ہونیکا سبب بتایا گیا ہے - اور دوسرے
میں گیان اور پھر کرم - اور تیسرے میں یگ تپ دان وغیرہ اور چوتھے میں میتری
(دوستی) کرونا (مہربانی) وغیرہ اور یم نیم وغیرہ سادھن - اور پانچویں میں گیان کے
نہ ہونیکے باعث یعنے بگھن وغیرہ دوش اور چھٹے میں یوگ یہ تمام طریقے چت
کی شدھی کے ہیں -

یہ کرم کانڈ کا حصہ شروع گیان سے کیا گیا ہے - اسکا یہ سبب ہے کہ ارجن میدان
جنگ میں جاکر رشتہ داروں کو دیکھکر اسقدر غم اور موہ سے بھرا کہ نہ اسکو آتما کے اناشی
ہونیکا گیان رہا اور نہ ہی یہ کہ لڑائی کھشتری کا اپنا دھرم ہے

سنسکرت زبان میں گیتا پر باون[۵۲] ٹیکا کی گئی ہیں - جن میں سری سوامی مدھوسودن
جی کا کیا ہوا ٹیکا سب سے اعلے سمجھا گیا ہے -

ہمکو سری سوامی جی کے متعلق یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ سوامی جی کب ہوے -

کہاں ہوئے اور کون تھے۔ مگر روایت کے مطابق یہ کہاں جا سکتا ہے کہ سوامی جی کو پرم دہام
سدہارے دو تین سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اور اُن کا یہ بھاشیہ بندرابن ہیں رہکر تیار ہوا
اور یہ بھی روایت ہے کہ سوامی جی کو جو کہ کرشن چندر مہاراج کے پرم بھگت گذرے ہیں
ہر روز ساکھشات کرشن بھگوان کے درشن ہوا کرتے تھے۔ سرسوتی لقب سے پایا جاتا ہے کہ سوامی
جی سنیاس آشرم میں تھے۔
علاوہ اس بھاشیہ کے سوامی جی کی اور بہت تصنیف پائی جاتی ہیں مثلاً بھگتی رسائن اور
ادویت سدہی یہ انکی خود تصنیف ہیں اور سنکیشپ شاریرک اور سدہانت بندو پر ٹیکا ہے۔
گیتا میں پہلا اور دوسرا ادھیائے بعض بعض جگہ دوبارہ صاف کرنے کے قابل ہے
خاصکر دوسرا ادھیائے بہت مشکل ہے مگر دو وجہ سے کہ ترجمہ کرتے ہوئے زیادہ عرصہ گذر گیا اور
اسکی کاپیاں بھی پتھر پر جم گئیں اسکو اسی صورت میں چھوڑنا پڑا۔ مشکل الفاظ اور فقرے
جو گیتا میں آتے ہیں اُن میں ایکدو فقرے معہ اُنکی شرح کے مثال کے طور پر لکھے جاتے
ہیں مثلاً:- ایکجگہ یہ آتا ہے کہ آتما دیس کال وستو کے بھید سے رہت ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے
کہ سوائے آتما کے جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ یہ سب تین طرح کے بھیدوں (فرق) سے خالی
ہے۔ دیس بھید کا یہ مطلب ہے کہ کوئی شے بلحاظ ملک کے۔ ملک کے ایک حصہ میں ہوتی
ہے اور دوسرے میں نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئی پنجاب میں ہوتی ہے اور کابل وغیرہ دوسری
جگہ نہیں ہوتی۔ اور کوئی کابل وغیرہ میں ہوتی ہے اور دوسری جگہ پنجاب وغیرہ میں نہیں
ہوتی۔ اور کال بھید کا یہ مطلب ہے کہ کوئی شے بلحاظ کال یعنے موسم کے سردیوں میں
ہوتی ہے اور گرمیوں میں نہیں ہوتی۔ اور کوئی گرمیوں میں ہوتی ہے اور سردیوں
میں نہیں ہوتی۔ اسیطرح وستو کا بھید ہے۔ یعنے ہر ایک شے دوسری شے سے الگ ہے اور

اسیوجہ سے سوائے آتما کے سب کچھ فانی ہے۔ آتما ان تینوں بھیدوں سے بری ہے یعنی نہ آتما بلحاظ ملک کی کسی جگہ ہے اور نہ بلحاظ موسم کے کسی موسم میں ہے، اور کسی میں نہیں ہے۔ اور اسیطرح نہ چیزوں کے لحاظ سے کسی چیز میں ہے، اور کسی میں نہیں ہے۔ پس آتما کا سب جگہ موجود ہونا۔ ہمیشہ ہونا۔ اور ہر ایک جگہ ہونا ثابت ہے۔

اور ایک جگہ یہ آتا ہے کہ آتما سجاتی وجاتی سوئیگت بھیدوں رہت ہے۔ سجاتی بھید کا یہ مطلب ہے کہ چیزیں بہت سی ہوں اور انکی قسم ایک ہی ہو مثلاً درخت ایک جاتی ہے مگر بلحاظ قسموں کے الگ الگ ہیں اور وجاتی بھید کا یہ مطلب ہے کہ ایک چیز اور قسم کی ہے اور دوسری اور قسم کی جیسا کہ درخت کی اور قسم اور پتھر کی اور قسم۔ اور سوئیگت بھید کا یہ مطلب ہے کہ شے ایک ہی ہو اور اسکی شاخیں بہت سی ہوں جیسا کہ درخت ایک ہوتا ہے، اور اسمیں اسکی شاخوں اور ٹہنیوں کا فرق ہوتا ہے مگر آتما میں یہ تینوں طرح کا بھید نہیں ہے۔ یعنے نہ کوئی آتما کا سجاتی آتما ہے اور نہ اس سے بجز وجاتی ہے اور نہ خود ایسا ہے کہ اسکی بہت سی شاخیں اور ٹہنیاں ہوں یعنے سوئیگت بھید گیتا میں بہت جگہ وشے لفظ آتا ہے۔ وشے کے معنے جاننا مثلاً آتما من بانی کا وشے نہیں ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ نہ آتما من سے جانا جاتا ہے اور نہ بانی یعنی گفتگو سے پس اس قسم کے بہت سے فقرے جو ویدانت اور یوگ شاستر کے متعلق ہیں بلا غور کرنے یا مہاتماؤں کی سنگت کے سمجھ میں نہیں آتے۔ واضح رہے کہ لفظ اوترن، اور لفظ ٹیکا ہر شلوک کے اول اور بعد بار بار آتا ہے۔ اسلیئے اسکے معنے لکھے جاتے ہیں۔ لفظ اوترن کے معنے تمہید یا سوال کے ہیں اور لفظ ٹیکا کے شرح۔

سنسکرت زبان میں ٹیکا شلوک کے ایک ایک پد کو لیکر کیا گیا ہے مگر اردو میں قاعدہ نہیں لکھا گیا کیونکہ اردو حروف میں سنسکرت پدوں کا پڑھنا دشوار امر ہے۔

ایکروز کا ذکر ہے کہ مہاتما منگل داس جی حسب معمول شام کو گیتا کا مدہوسودنی ٹیکا جو ایکہفتہ سے
شروع کیا ہوا تھا سنا رہے تھے کتھا کے سننے والوں میں ایکنے رائے دی کہ اس کا اردو میں ترجمہ ہونا
چاہیئے۔ چنانچہ اسی رات کو میں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب بھی اسی کتھا کا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص
سنسکرت پستک ہاتھ میں لئے کھڑا ہے اور اسکے ورق کو جہاں چھاپہ کی تصویر بنی ہوئی تھی دیکھ رہا ہے
وہ تصویر مہاراج کرشن چندر کی تھی اسکے دیکھنے کیلئے میں بھی جھکا۔ اور زیادہ شوق کی وجہ سے
پستک کو ہی ہاتھ میں لے لیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مہاراج کرشن چندر نے آنکھ جھپک کر پہلے
میری طرف تاکا پھر پنڈت منگل داس جی کیطرف تاکا پھر اس تصویر اور ورق کا رنگ شام ہو گیا اور پھر
ہوتے ہوتے پنڈت جی اور تمام سنگت کا رنگ شام ہو گیا صبح اٹھ کر منے سوچا کہ خواب کی تعبیر یہ ہے کہ پنڈت
جی سے اس کا اردو میں ترجمہ کرا لیا جائے۔ پنڈت جی سے جب اس بات کی پرارتھنا کی گئی تو انہوں نے اپنے سبھاؤ
کے مطابق منظور فرما کر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور پریم سہت کے ساتھ اس سہالگاتار اکیسال تک ترجمہ
کرایا۔ اس بات کے اظہار شکریہ کے لئے نہ قلم میں طاقت تحریر کی ہے نہ زبان میں گویائی کی ان کی صفات
کا اظہار کرنا بھی مشکل ہے فقط اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ مہاراج جی کو ترجیون میں غصہ نہ تھا
حسد نہ تھا رنج نہ تھا۔ نندا (مذمت) کرنا نہ تھا۔ سارا جیون اوپکار کے کاموں میں گذرتا تھا اور شانتی
دیالو تھا اور خنداں پیشانی اور میٹھے وچنوں سے موہت کرنیوالا تھا پندرہ سال کے عرصہ میں جب سے مجھ کو انکی سنگت
کا موقعہ ملا میں نے تین بڑے کام انکے ذمہ روزانہ دیکھے۔ ایک سنسکرت ودیا کا پڑھانا جسمیں نیائے۔ سانکھیہ۔ ویدانت
وغیرہ شاستروں اور اوپنشدوں کی تعلیم دیجاتی تھی اور دوسرا ویدک اوشدھیوں کا بنوانا اور بیماروں کو دینا تیسرا اوپنشد
وغیرہ سنسکرت پستکوں کا سنانا۔ اس قسم کے انمول کاموں اور گنوں خوبیوں کا جب دھیان ہوتا ہے تو ہردا پریم سے امنڈ آتا ہے
اور دیر تک انکے احسانوں کو یاد کرتے کرتے دل ان کے چرنوں میں جھک جاتا ہے اور انکے پریم دھام سدھارنے کے بعد
جسکی تاریخ اسوج بدی ۹ سمت ۱۹۶۲ ہے یہ گیتا انمول رتن پستک اور پنچ دشی اور آتم بودھ انکی ہمیشہ کی یادگار + فقط

دستخط:- جگن ناتھ گگر ساکن شہر فیروزپور

ॐ

श्रीकृष्णः शरणं समस्तजगतां कृष्णं
विनाका गतिः कृष्णेन प्रतिहन्यते
कलिमलं कृष्णाय कार्यं नमः कृष्णा-
त्रस्यति काल भीमभुजगो कृष्णस्य
सर्वं वशे, कृष्णे चित्तमहं दधे, प्रति-
दिनं हे कृष्ण मां पालय ॥१॥

गोविन्दं करुणानिधिं सुरनुतं राधायु-
तं मुक्तिदं दीनोद्धारणकारणं धृतत-
नुं ध्येयं परं योगिभिः भक्ताऽभीष्टसु-
खऽऽकरं व्रजगतं वृन्दाप्रियं माधवं
वंदेऽहं शरणागतो हृदिगतं नीलं म-
हो गौरकम् ॥२॥

तवानन्दा दासास्तव गुणरताः शान्त
मनसो ममत्वेको नाथस्तव पदरतं
पाहि सततं, ध्रुवो ग्राहग्रस्तो गज
पतिरहो पाण्डववधूस्त्वया शीघ्रं
त्राता मयि कुरु दयां रत्नभवतः ॥३॥

اوم

بھومکا

(۱) میں بہت کوشش سے سوامی شنکراچاریہ کے کیئے ہوئے گیتا بھاش کو دیکھکر اس گیتا کے ایک ایک پد کا ٹیکا گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(۲) گیتا کے اپدیش کا خلاصہ کارن سہت جگت کی اتینت نورتی (قطعی ناش) روپ موکھش ہے۔

(۳) ست چت آنند روپ بشنو کا پرم پد ہے۔ یعنی اصلی روپ۔ اس پد کو پانیکے لئے وید رچے گئے۔ جن میں تین کانڈ ہیں۔

(۴) ایک کرم کانڈ ہے۔ دوسرا اوپاشنا کانڈ۔ تیسرا گیان کانڈ۔ اسطرح گیتا بھی جس کے اٹھارہ ادھیائے ہیں۔ وید روپ ہے۔ اور اس میں تین کانڈ ہیں۔

(۵) چھ ادھیاؤں کا ایک کھٹک ہے۔ ایک ایک کھٹک میں ایک ایک کانڈ ہے کانڈ کو نیشٹا بھی کہا جاتا ہے۔ کرم نیشٹا پہلے حصہ میں اور گیان نیشٹا آخیر میں ہے۔

(۶) اُپاشنا نیشٹا یعنی بھگوت بھگتی دونوں کے درمیان ہے۔ تاکہ کرم اور گیان دونوں ورودھیوں میں بھگتی ایک حد ہو جائے۔

(۷) بھگتی کرموں میں بھی شمار کی جاتی ہے۔ اور گیان میں بھی یہ بھگتی جس سے سبھ وگھن ناش ہو جاتے ہیں۔ تین طرح کی ہے۔ ایک کرموں سے ملی ہوئی۔ دوسری شدھ تیسری گیان سے ملی ہوئی۔

(۸) کھٹک اول میں دلیلوں کے ساتھ توم پد کے ارتھ کا ورنن ہے پہلے اس میں

کرموں کا کرنا کہا گیا ہے۔ پھر کرموں کا تیاگ۔ اِس توم سے کوٹستھ سے مراد ہے۔

(۹) کھنڈ دوئیم میں تت پد کے ارتھہ کا ورنن ہے جو بھگوت بھگتی کے ذریعہ کہا گیا ہے۔ تت سے ایشور پرمانند سے مراد ہے۔

(۱۰) کھنڈ سوئم میں تت اور توم دونوں کی یکتای بیان کی گئی ہے۔ گویا کہ گیتا کے تینوں کانڈوں میں ایک کا دوسرے سے تعلق ہے۔ اس یکتای کو واکیہ ارتھ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۱) اس سے زیادہ جو شرح ہو گی۔ وہ ہر ایک ادھیائے کے شروع میں کی جائیگی۔ گیتا شاستر کو بھگتی کے سادھنوں کی سیڑی بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۲) پہلے اس میں نشکام (بلا خواہش) کرموں کا کرنا اور سکام (کامنا والے) اور نکھد کا تیاگ کہا گیا ہے۔ نسکام کرموں سے ایشور کے جاپ اور استتی سے مراد ہے۔ یہی پرم دھرم ہے۔

(۱۳) اس طرح کرم کر کرا اوّل من کی شُدھی ہوتی ہے پھر بیبک کی قابلیت پھر نت ہمیش انت (فانی) وستو کا بیبک یعنی یہ کہ جگت انت ہے اور آتما نت ہے

(۱۴) بیبک ہو جانیکے بعد دسی کار (پرم ویراگ) ویراگ ہوتا ہے۔ یعنی نہ اس لوک کے بھوگوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اور نہ پرلوک کے بھوگوں کی۔ بعد ازاں سم دم وغیرہ کھٹ سمپتی کے سادہن ہو کر سنیاس ہو جاتا ہے۔

(۱۵) اور پھر سنیاس یعنی کرموں کے تیاگ کے بعد موکھش کی مضبوط خواہش ہوتی ہے۔ اُس سے گورو کو ڈھونڈتا ہے۔ اور گورو سے اوپدیش حاصل کرتا ہے۔

(۱۶) پھر واسطے رفع کرنے شکوں کے شروع کرتا ہے۔ اس کا اوپائے فقط ویدانت شاستر ہے۔ اسی سے سب شک رفع ہوتے ہیں

(۱۷) جب شک نہیں رہتے ندھیاسن پکا ہو جاتا ہے۔ اس کا اوپائے یوگ شاستر ہے۔

(۱۸) ندھیاسن سے چت کے دوش نہیں رہتے پھر تت مسی وغیرہ مہان واکون سے اول گیان ہوتا ہے۔ پھر ساکھشات کا روپ نروکلپ گیان۔

(۱۹) اُس گیان سے اودیا کا ناش ہوتا ہے اور اودیا سے آدرن کا آدرن سے مغالطہ اور شکوں کا۔

(۲۰) پھر سنچت کرموں کا پھر اون کرموں کا جو بھوشت یعنی آئندہ ہونیوالا ہے۔ یہ تت گیان کا پرتاب ہے۔

(۲۱) مگر اس سے بہ سبب وکھشیپ کرنے والے پرابدھ کرم کے واسنا کا ناش نہیں ہوتا۔ یہ فقط اندریان و من سے دب جاتی ہے۔ اس لئے اندریان کا و من گیان سے ہی طاقت ور ہے۔

(۲۲) یم نیم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیہار ان پانچوں سے دہارنا۔ دہیان سمادہی تین سادہن ہو جاتے ہیں۔ یعنی سووکلپ سمادہی اور سووکلپ سے نروکلپ سمادہی۔

(۲۳) یہ نروکلپ سمادہی ان سادہنوں سے بھی ہو جاتی ہے۔ اور ایشور اوپاسنا سے بھی۔ بلکہ ایشر اوپاسنا سے بہت جلد ہوتی ہے۔ اس نروکلپ سے واسنا اور من دونوں کا ناش ہوتا ہے

(۲۴) تت گیان۔ منوناش۔ واسنا ناش ان تینوں کا ایک ہی وقت ابھیاس کرنے سے نہ ہٹنی والی جیون مکتی ہو جاتی ہے۔

(۲۵) اس جیون مکتی کے لئے ہی جو پہلے سے حاصل نہیں شرتی میں ودت سنیاس کرنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ کوشش اُسی کی کی جاتی ہے۔ جو حاصل نہیں ہوتی پس ودت سنیاس کا کرنا جیون مکتی ہی کی خاطر ہے۔

(۲۶) سویکلپ سمادھی سے چت روک کر نروکلپ سمادھی ہو جاتی ہے۔ جسکی تین بھومکا (درجہ) ہیں۔ پانچوین۔ چھٹے اور ساتویں۔

(۲۷) پانچوین بھومکا میں سمادھی سے از خود اُٹھتا ہے۔ چھٹے میں پونچکر دوسرے کی کوشش سے اور جب ساتوین آتی ہے پھر کسی کوشش سے بھی نہیں اٹھتا ہر وقت برہم روپ رہتا ہے

(۲۸) جیون مکت آدمی کو برہمن اور برہم وِت ورشٹ (برہم جاننے والوں میں افضل) اور گُناتیت (گنوں سے رہت) اور استت پرگیہ (قایم بدھی) اور وشنو بھگت بھی کہتے ہیں

(۲۹) اور علاوہ اُن کے اُسی انی ورن آشرم (جسکا نہ کوئی ورن ہو نہ آشرم) جیون مکت آتم رتی (آتما میں پریم) بھی کہا جاتا ہے۔ جو اِن صفات سے موصوف ہو وہ سب کرت کرت (جو کچھ کرنا چاہیے اُسے کر چکا) ہو جانے کے شاستر کی ہدایتوں سے بری ہے۔

(۳۰) من بانی اور جسم سے ہونے والی ایشور بھگتی گیانی کے ہر منزل میں مددگار ہوتی ہے جیسا کے شرتی کے حوالہ سے کہا گیا ہے۔

(۳۱) اُس مہاتما پر جو ایشور اور گورو میں یکسان بھگتی رکھتا ہے۔ ویدوں کے سب ارتھ روشن ہو جاتے ہیں۔

(۳۲) ہر منزل پر بھگتی مددگار ہے۔ بھگتی سے ہی ایک سے دوسری منزل حاصل ہوتی ہے۔ بنا بھگتی کئے بگھن بہت ہو جاتے ہیں اور نتیجا کا ملنا محال۔

(۳۳) گذشتہ کئی جنموں کے ابھیاس سے اوگنوں سے بچتا ہوا اور کئی جنموں تک ابھیاس

کرتا ہوا انتہہ کرن سے شُدھ ہو کر پرم گتی پاتا ہے۔

(۳۴) بموجب قول سری کرشن کے گذشتہ جنموں کے خیال میں نہ آسکنے والے سنسکاروں سے اچانک پھل ملنے کیطرح جو انسان پہلے ہی کرت کرت ہے. یعنی کرنے لایق کام کر چکا ہوا ہے

۳۵۔ میں اُس کے لئے اس ٹیکا کو شروع نہیں کرتا ہوں. مگر اس پچھلے سادھنوں کے کئے ہوئے ابھیاس سے ایشر کرپا سے یکت کا جاننا بہت ہی مشکل ہے۔

۳۶۔ اگر کوئی پہلی بھومکا پر پونچ چکا ہو تو پھر اُسکو دوسری بھومکا پر جانے کے لئے ایشر بھگتی کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ بلا بھگتی کے دوسری بھومکا حاصل نہیں ہوتی۔

۳۷۔ جب جیون مکت ہو جاتا ہے پھر اسکو بھگتی کا پھل تو کچھ نہیں ہے۔ مگر سبھاوک راگ دویش نہ رہنے کی طرح بھگتی اوسکے سبھاؤ میں ٹک جاتی ہے۔ اس میں بھاگوت پران۔

۳۸۔ سنکادک منی ہر وقت ایشر میں من لگائے ہوئے جڑ چتین کی ایکتا ابھیاس سے چھوٹے ہوئے باوجود نہ خواہش ہونے کے بھی ایشر کی بھگتی بدستور کرتی ہیں۔ دراصل گنوں سے یکت پرماتما ایسا ہی ہے۔ اپنی بھگتی چھوڑانے نہیں دیتا۔

۳۹۔ گیتا میں بھی یہی کہا گیا ہے۔ اے ارجن چار طرح کے بھگتوں میں گیانی میرا اُتم بھگت ہے۔ اور ہر وقت دہیان میں رہ کر سوائے ایشر کے اور کسی کی بھگتی نہیں کرتا اس سے ثابت ہے کہ برہم بھگت سب میں مکھ ہے۔

۴۰۔ یہ سب باتیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ گیتا میں سری مہاراج نے خود ظاہر کردی ہیں۔ اس لئے میرا دل اسکا ٹیکا کرنے کو نہائت خوشی سے مائل ہو رہا ہے۔

۴۱۔ نسکام کرموں کا کرنا موکھش کا کارن ہے اور شوک موہ روپی اسر اُسکی پرتی بندہ (روکاوٹ) ہیں۔

۴۲ - شوک موہ کے سبب اپنا دہرم چھوٹ کر غیر کا اختیار ہو جاتا ہے - اور کوئی کام ایسا نہیں ہوتا جو بغیر پھل کے خواہش اور خودی کے ہو -

۴۳ - شوک موہ روپ پاپی اسروں سے یکت انسان موکہش کے لایق نہیں ہوتا - اور دُکھ کے پرواہ میں ڈوب جاتا ہے -

۴۴ - چونکہ کبھی کوئی انسان بھی دُکھ کی خواہش نہیں کرتا - اس لئے اِن دُکھ کے دینے والے شوک اور موہ کا ہمیشہ چھوڑ دینا ہی واجب ہے -

۴۵ - دُکھ دینے والے شوک اور موہ بسبب انادی جنموں کے پرواہ کے بہت ترقی پا گئے ہیں - ان کا چھوڑنا سخت مشکل ہے - اس لئے وہ کیا اوپائے ہو جس سے اِن کا ناش ہو -

۴۶ - اس قسم کی خواہش کئے ہوئے جو انسان موکہش کے آگے کھڑا ہے - یہ کرشن چندر کا گیتا کا اتم اوپدیش اُسی کے گیان کرنے کے لئے ہے -

ادہیائے پہلا

اوترن

گیتا کے دوسرے ادہیائے کے گیارہویں شلوک سے آگے تمام اُپدیش شوک اور موہ کو دور کرنے اور اپنا دہرم اختیار رکھنے اور موکہش حاصل کرنے کے متعلق ہے - جو ہر ایک کے لئے یکساں ہے - یہ بھگوت اور ارجن کا سنباد جو مانند جنک اور یاگوانک کے ہے ودیا کی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے اور ارجن خود اُسکی نظیر ہے - کیونکہ باوجود اُسکے نامور اور گیانی ہونے کے مَیں میری کے خیال

سے رشتہ داروں کے شوک اور موہ میں پڑکر اسکا بیک اور گیان جو کچھ تھا وہ سب جاتا رہا۔ لڑنے کا ارادہ بھی چھوڑ بیٹھا۔ یہانتک کہ بھیک مانگنے کا آرادہ کرلیا۔ جو غیر کا دھرم تھا۔ آخرکار اِن حالات میں جب ودیلنے اُسکا شوک اور موہ دورکر سوہی دھرم میں لگاکر کلیان روپ کردیا۔ وہ یہی ودِیا سری بھگوان کا اُپدیش ہے۔ اور اس سے یہ ہی ظاہر ہے کہ ارجن کیطرح جو کوئی شوک اور موہ سے گہر جاتا ہے۔ وہی اس گیتا شاستر کا ادہکاری ہے۔ اِسکو آگے بھی مفصل کہاجائیگا۔ جب ارجن دھرم پر کمربستہ ہوکر بہ آرادہ لڑنے کو گیا فوراً بھیشم. درون وغیرہ کو دیکھتے ہی بولا میں ان سے کیوں کر لڑوں گویا اس نے ثابت کیا میں شوک اور موہ سے گہر گیا ہوں۔ اگر یہ پوچھا جائے بغیر سوچے سمجھے کس بات سے ارجن نے جنگ کرنے کی تیاری کی تھی۔ تو اسکا یہ جواب ہے۔ دریودہن معہ لشکر بہ آرادہ لڑائی میدان جنگ کو چلا گیا تھا۔ جس کا آگے دھرتراشٹر کے سوال میں ذکر ہوگا۔ ویشم پائین نے راجہ جنمیجے سے کہا اے راجہ جب دھرتراشٹر پانڈوں کے فتحیابی کے کئی باعث جان چکا اور بیٹوں کی شکست کے خیال سے دل ہی دل میں گھبرایا تو اس غرض سے سنجے کی طرف مخاطب ہوکر کہ کسطرح میرے بیٹے فتح پائیں۔

धृतराष्ट्र उवाच॥ धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः।
मामकाः पांडवाश्चैव किमकुर्वत संजय॥

دھرتراشٹر نے کہا

۱۔ اے سنجے دھرم کے کھیتر کورو کھیتر میں میرے اور پانڈوں نے لڑائی کی خواہش سے اکٹھے ہوکر کیا کیا۔

ٹیکا۔کورو کھشیتر کے میدان میں لڑائی کے آرادہ سے اپنے اپنے لشکریوں سمیت کوروں اور پانڈون کے چلے جانے کے بعد دُھرتراشٹر خیال کرنے لگا۔کیا وہاں جاکر لڑائی شروع ہو گئی۔یا دھرم کی جگہ جانکر پوجا پاٹھہ شروع ہوئی۔اسطرح خیال دوڑاکر پھر سوچنے لگا کیا عجب ہے۔بھیشم جیسے بہادرونکو دیکھکر ڈر کر پانڈون لڑنا ہی چھوڑ دیں۔اور اس سے کے وہ استھان دہرم کہشتر ہے۔پھر خیال کرنے لگا وہ دہرم کا استھان ہے ممکن ہے دہرم کے خیالات اُوٹھکر اُنکا لڑائی کا ارادہ ہی ہٹ جائے۔دہرم کہشتر اوگنی کا کھیت جس طرح کھیت میں نئی چیز بھی پیدا ہو سکتی ہے اور اُگی ہوئی نشو نما ہی پاتی ہے۔اُسی طرح وہ استھان نئے دہرم کو پیدا کرنیوالا ہے اور پیدا ہوئے ہوئے کو ترقی دینے والا بھی ہے۔کورو کہشتر کی تعریف میں جاوال اُپنشد پرمان۔

شرتی

یاگولک سے بھرہسپت نے کہا یہ کورو کہشتر جہاں دیوتا آکر بھی دیوتاؤں

کی پوجن کرتے ہیں۔تمام جیوؤن کا برہم روپی گھر ہے

شت پت براہمن۔

۲۔کورو کہشتر پرماتما کے پوجا کرنے کا استھان ہے۔

اسقدر کوروکہشیتہ کا مہاتم جانکر دھرتراشٹر پھر سوچنے لگا اِن پانڈوں کے دل میں شروع سے دہرم کا خیال چلا آتا ہے۔اس لئے ممکن ہے کوروکہشیتہ میں جاکر اور یہ سوچ کر کہ لڑائی میں طرفین کی بہت سی فوج ماری جائیگی۔اور مرنے سے ادھرم ہوگا۔اُنکا لڑنیکا ارادہ ہی رُک جائے۔پھر سوچنے لگا۔کہیں میرے بیٹے ہی جن کے دل میں کبھی دہرم کا خیال تک نہیں آیا وہاں جاکر باپوں سے پچھتاکر بغیر لڑنے ہی کے جُوا

سے جیتا ہوا راج پانڈون کو نہ دیدیں - اس صورت میں ہم زندہ ہی مردہ
کے برابر ہیں - اِس طرح دھرتراشٹر دل ہی دل میں جب پانڈوں کی شکست اور
بیٹوں کی فتح کا کوئی طریقہ نہ سوچ سکا تب نہایت گھبراہٹ سے پوچھنے لگا اے سنجئے
وہ لڑائی کے میدان میں جاکر کیا کرنے لگے - اے سنجئے - یعنے اے اندریان جیت کر
راگ دویش سے بچے ہوے تو جو کچھ بیان کریگا بغیر جھوٹ فریب کے سچ سچ کریگا - کوروں
کو اپنے کہکر یہ مراد ہے کہ کوروں دھرتراشٹر کے نزدیک اپنے تھے - اور پانڈون غیر
اِس سے ثابت ہے وہ پانڈون کو دشمن جانتا تھا +

اوترن ۲

ویشم پائن نے کہا اے راجہ جنمیجے سنجیے نے دھرتراشٹر کی طرف تاک کر یہ سوچا یہ آنکھوں
کا ہی اندھا نہیں بلکہ دل کی دونوں آنکھوں کا بھی اندھا ہے - یعنی نہ دل میں دیا
ہی رکھتا ہے - نہ لوگوں کی شرم ہی - اگر دیا کی آنکھ ہوتی دونون کو یکساں جانتا
اور اگر لوگوں کی شرم ہوتی بیٹوں سے بڑھکر برادرزادوں سے پیار کرتا - مگر یہ
سوائے بیٹوں کے بدہشٹر وغیرہ کو اچھا نہیں جانتا - اسطرح راجہ کا منشا معلوم

संजय उवाच	दृष्ट्वा तु पांडवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा आचार्यमुपसंगम्य राजा वचनमब्रवीत्

سنجے نے کہا

راجہ دریودھن پانڈوں کی بیوہ اکا (گٹھے کی شکل) فوج کو دیکھکر آچاریہ کے پاس
جاکر یہ وچن کہنے لگا ....

ٹیکا۔ درِشٹواتُو (پانڈوؤں کی فوج دیکھتے ہی) کہکر یہ مراد ہے۔ اے دھرتراشٹر پانڈوؤں کے دل میں وہ خوف تو ہرگز ہی نہیں۔ جو دشمن کی فوج دیکھکر ہو جاتا ہے البتہ نظرنہ آنیوالا پرلوک کا ڈر فقط ارجن کے دل میں پیدا ہوگا۔ اور سری مہاراج کے اپدیشں سے دور ہو جائیگا۔ یہہ پانڈوؤں کی تعریف تو (تُو) پد سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب سنجئے دھرتراشٹر کا یہ وہم ہٹانیکے لئے کہ مبادا دریودہن بغیر لڑے ہی راج دیکر واپس نہ آجائے۔ دریودہن کی دُشٹتا (نالایقی) کو ظاہر کرتا ہے۔ جو درِشٹوا پد سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی دریودہن پانڈو پتروں کی دھرشٹ دُمن وغیرہ سے آراستہ کی ہوئی بشکل بیوہ آکار فوج کو آنکھوں سے دیکھکر جنگ کی طیاری کیوقت دھنروِدیا کی تعلیم دینے والے دروناچاریہ کے پاس جاکر یہہ وچن کہنے لگا۔ دریودہن کا آچاریہ کو اپنے پاس نہ بلانا بلکہ خود اُٹھکر چلے جانا اس سے ثابت ہے۔ دریودہن پانڈوؤں کی فوج دیکھکر ڈر گیا تھا۔ اور اس سے کہ شلوک میں راجہ پد دیا گیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ راجہ ڈرا تو ضرور مگر بباعث راج نیتی قواعد کے اُس نے اچاریہ کی پاس ڈر ظاہر ہونے نہیں دیا۔ اور اس سے کہ راجہ وہاں جاکر وچن کہنے لگا۔ اس میں بچن پد بلا ضرورت کہے جانیکا اعتراض آتا ہے۔ یعنی یہہ کافی تھا۔ کہ راجہ وہاں جاکر کہنے لگا۔ اس لئے اس وچن پد سے یہہ مراد ہے۔ اے آچاریہ جو کیفیت میں نے پانڈوؤں کی دیکھی وہ آپنے کیلئے تھوڑی اور سوچنے کے لئے بہت زیادہ ہے۔ یا یہ کہ راجہ کے وچن میں سار کچھ نہیں خالی وچن ہی وچن ہے۔

اوترن ۳

تیسرے سے گیارہویں شلوک تک اسی وچن پد کی شرح ہے۔ دریودہن نے سوچا

ہمارا گورو پانڈوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔ اس لئے ڈر آتا ہے۔ کہ کہیں اُنکی طرف ہی نہ ہو جائیں۔ پس پانڈوں سے بدظن کرانے کی غرض سے بہتر ہے۔ پانڈوں کی گستاخی ظاہر کردیجاوے۔ تاکہ گورو اُن پر ناراض ہو جائیں۔ اس ارادہ سے بولا۔

۳۔ اے آچاریہ پانڈو کے بیٹوں کی اس بڑی فوج کو دیکھ جس کو تیرے بدھمان شاگرد دروپد کے بیٹے نے بیوہ آکار کی ہے۔

ٹیکا۔ یہ بیشمار اکھشونی فوج جو آپکی نزدیک ہی آپ جیسے پرتاپی مہاتما کو کچھ نہ جانکر بےخوف ہوکر سامنے کھڑی ہے اور ہٹنے والی نہیں ہے۔ اُسکو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ میں آپکا شِشش ہوکر نہائت پرارتھنا سے آپ سے کہتا ہوں جس وقت آپ نے انکو دیکھا پھر آپکو اپنی عزت اور بےعزتی خود ہی معلوم ہو جائیگی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ لاچاری کی وجہ سے بےعزتی ہمکو برداشت کرنی پڑے گی تو یہ غلطی ہے کیونکہ آپ آسانی سے اُنکو ہٹا سکتے ہیں۔ یہ بات تو شِشش (آپکے شاگرد) سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو گورو کو کہی گئی ہے۔ یعنی ہر کوئی جانتا ہے۔ گورو شِشش سے بڑا ہوتا ہے۔ اِسی لحاظ سے دریودھن نے یہ کہا ہے۔ دھرشٹ دُمن نام لینے کے بجائے دروپد پُتر یعنی (راجہ دروپد کا بیٹا) کہکر یہ مراد ہے۔ کہ آچاریہ کو دروپد کی دشمنی یاد آکر غصہ آجائے دہی منا (بدھمان) کہکر یہ مراد ہے۔ دھرشٹ دمن کو جو بڑا ہوشیار اور عقلمند ہے۔ نادان لڑکوں کیطرح نہ سمجھا جائے بلکہ یہ کہ یہ کام سب طرف سے توجہ ہٹا کر مقدم کرنے والا ہے۔

شلوک کا دوسرا ارتھ

اے پانڈو پتروں کے گورو پانڈوں سے محبت کرنے والے اس فوج کو دیکھ۔

نوشیشن (تیرا شاگرد) کہکر یہ مراد ہے۔ اے آچاریہ تیری اس بیوقوفی سے جو تونے
دہرشٹ دمن کو پڑہانیکی ہمکو بہت تکلیف پہونچی۔ اور تو اِتنا نہ جان سکا یہہ
تیرے ہی مارنیکو پیدا ہوا ہے۔ دہی متا (بدہمان) کہا اُس کے دانا ہونے میں شک
ہی کیا ہے۔ جو دشمن سے ودیا سیکھ کر دشمن ہی کے مقابل ہے۔ چونکہ تو دشمن
کو اپنا سمجھتا ہے۔ اسلئے یہ فوج تیرے دیکھنے ہی قابل ہے۔ اِسے دیکھ اور آنند
منا۔ اس طرح دریودہن نے اُسکی دشمنی ظاہر کی جو پشئی پد (دیکھ) سے ظاہر ہوتی ہے۔
سنجے کہتا ہے۔ جبکی گورو کے حق میں یہ رائے ہے۔ اُس سے یہ اُمید کب ہوسکتی
ہے کہ دہرم کہشیتر میں جانیسے اُسکا لڑائی کا ارادہ بدل جائے۔ اس لئے اے
دھرتراشٹر اپنے دل میں صلح کا شک ہرگز نہ رکھ۔ دریودہن دل کا بہت پاپی ہے
یہ اِس کا ابھپرائے ہے۔

اوترن ۴، ۵، ۶

آچاریہ نے کہا اکیلا درویپد کا بیٹا جو کچھ مشہور آدمی نہیں وہ کیا مقابلہ کرسکتا ہے۔
اُسکے مارنیکو ہمارا ایک یودھا بھی کافی ہے۔ اس لئے اے دریودہن اِسکا اِس قدر
فکر مت کر۔ اسکے جواب میں نیچے لکھے شلوک میں دریودہن نے کہا:—

अत्र शूरा महेष्वासा भीमार्जुन समायुधि
युयुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥४॥

۴- اس فوج میں بھیم اور ارجن جیسے بڑے بڑے دھنش دھاری سورما ہیں
یویہ وہاں (ساتکی) وراٹ اور درویپد مہارتھی۔
۵- دھرشٹ کیتو چیکتان طاقتور کاشی راجہ پرجت، کنتی بھوج، نشوں میں اوتم شیویہ

धृष्टकेतुश्चेकितानः काशीराजश्च वीर्यवान
पुरुजित्कुंतिभोजश्च शैब्यश्च नरपुंगवः॥५॥

۶ - اور یدھامنیو اور وکرانت اور طاقتور اُتموجا - ابھی منیو اور دروپد کے بیٹے یہ سب ہی مہارتھی ہیں -

युधामन्युश्च विक्रांत उत्तमौजाश्च वीर्यवान्
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः॥६॥

ٹیکا - اس فوج میں صرف دھرشٹ دمن ہی سُورما نہیں جس کا کچھ فکر نہ کریں - اور بڑے بڑے سورمان ہیں اسلئے اس میں ہمکو کوشش کرنی مناسب ہے - اب اِن بہادروں کی تعریف سُن لیجئے - بڑے بڑے دھنش دھاری ہیں دور سے ہی دشمن کی فوج کو مار سکتے ہیں - تیراندازی کے فن میں ایسے ماہر ہیں - جیسے بھیم اور ارجن نام سب بہادروں کے اوپر آ چکے ہیں اس لئے دوبارا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں اِن بہادروں میں گھٹوٹ کچ وغیرہ کو بھی شمار کیا گیا ہے - جو سو بھدر سچ کے چہ (च) پد سے ظاہر ہوتا ہے اِن میں پانڈوں کا نام بسبب اُنکے شہرت کے شمار میں نہیں آیا یعنی اُنکا نام بغیر لینے ہی کے سب پر روشن ہے - یہ سب سورمے جن کا نام لیا گیا اتی رتھی اور مہارتھی ہیں - اِن میں ایک رتھی اور اردھ رتھی کوئی نہیں - جو اکیلا دس ہزار فوج کا مقابلہ کر سکے - اسکا لقب مہارتھی ہوتا ہے - جو بے شمار فوج کا مقابلہ کرے اسکا اُتی رتھی - اور جو دو ایک کا مقابلہ کریں اسکا اردھ رتھی اور جو ایک کا کرے اُس کا ایک رتھی +

اوترن ۷

درونا چاریہ کا یہ مدعا سمجھ کر کہ اگر تو ان بہادروں سے ڈر ہی گیا۔ تو پھر لڑنا بے فایدہ ہے۔ ان سے صلح کر لے۔ اس پر دریودہن نے کہا:۔

अस्माकं तु विशिष्टा ये तान्निबोध द्विजोत्तम
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान्ब्रवीमि ते ॥७॥

۷۔ اے آچاریہ جو ہماری فوج میں بڑے بڑے ہیں۔ اُنکو آپ جانیے۔ جتلانے کی غرض سے آپکو اُنکے نام سُناتا ہوں۔

ٹیکا۔ تو پد سے ظاہر ہے۔ دریودہن دل میں خوف تو رکھتا ہے مگر اُسکو ظاہر نہیں کرتا۔ آچاریہ سے بولا جو ہماری طرف بڑے بڑے بہادر ہیں۔ آپ اُنکو اچھی طرح جانیے۔ بے شمار مُکھیا (خاص خاص) بہادر ہیں۔ پر میں اُنمیں چند ایک کے نام بتلاتا ہوں۔ اور وہ وہ سورمے ہیں۔ جن کو آپ پہلے سے جانتے ہیں۔ اور ناواقف نہیں ہیں۔ اے دوِج تم اے برہمنوں میں اُتم۔ اس تعریف کے کلمہ سے ایک یہ مراد ہے۔ آچاریہ دل لگا کر کام کرے۔ دوسرا یہ اے آچاریہ آپ محض برہمن ہیں۔ تمیز جنگ کی نہیں رکھتے۔ اس لئے بھیشم جیسے کہشتری کے موجود ہوتے اگر آپ ہم سے باغی بھی ہو جائیں۔ تو بھی کچھ فکر کی بات نہیں۔ سنگیارتھنگ پد کا بھاو یہ ہے اے آچاریہ پانڈوں اپنے پیارے شاگردوں کی فوج دیکھکر اور اُس سے خوش ہو کر گھر کے بہادروں کو بھول نہ جانا۔ اس لئے میں آپ کے روبرو اُنکے نام لیتا ہوں۔

۸۔ ایک آپ ہیں اور بھیشم اور کرن اور لڑائی میں فتح پانیوالا کرپاچاریہ ہے اور اسوتھاما اور وکرن اور سوم دتے اور جیدرتھ ہے۔

भवांभीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिंजयः॥
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैवच॥८

ٹیکا آپ اور بھیشم اور کرن اور فتح کرنے والا کرپاچاریہ اور اسوستھاماں آپکا بیٹا اور میرا چھوٹا بھائی وکرن اور بھوری شرواسوم دت کا بیٹا اور سندھ دیس کا راجہ جیدرتھ ہے۔ جیدرتھ کے نام کے متعلق کوئی اعتراض کی بات نہیں کیونکہ بعض جگہ اس کا نام تحریر نہیں ہوتا۔ کرپاچاریہ کے نام کے ساتھ بسبب اِس کے کہ وہ دریودہن کا پہلا گورو تھا اور اسکا نام کرن کے بعد لیا گیا۔ فتح کرنیکا لقب دیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی بھیشم اور کرن کو خوش کرنے کے لئے کرن کا نام کرپاچاریہ سے اوّل ہے۔ اور درون کو خوش کرنیکے لئے اسوستھامان کا نام وکرن سے اول ہے۔

اوترن ۹

درون نے کہا گیا اِس فوج میں جس قدر نام لئے گئے کیا خاص سورمے اُسی قدر ہیں۔ اِسکے جواب میں دریودہن نے کہا:-

अन्येच बहवः शूरा मदर्थे त्यक्तजीविताः॥
नानाशस्त्रप्रहरणाः सर्वे युद्धविशारदाः॥९

(۹) اور بھی بہت سے سورمان ہیں۔ جنہوں نے میری خاطر اپنے پران تیاگے ہیں اور کئی طرح کے ہتھیاروں سے لڑتے ہیں۔ اور سب ہی لڑنے میں ہوشیار ہیں۔

ٹیکا انے بمعنی اور۔ اِس پد سے شل اور کرت ورمان وغیرہ سے مراد ہے اور اس سے کہ وہ میری خاطر جان کو بھی عزیز نہیں رکھتے۔ یہ مراد

ہے۔ مجھ سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ ان شلوکوں میں دریودھن نے پانچ باتیں
بیان کی ہیں۔ اپنی فوج کی زیادتی ۲ محبت ۳ بہادری ۴ جنگ کے لئے طیاری
۵ جنگ کی تمیز +

اوترن ۱۰

دونوں طرف کا ایک جیسا حال سُناکر دریودھن نے سوچا ہماری
طرف فوج کی زیادہ تعداد ہے۔ مگر جب تک اُسکا اظہار نہ ہو
آچاریہ کو ہار جیت کا حال کس طرح معلوم ہوگا۔ یہ خیال رکھکر دریودھن نے کہا۔

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभिरक्षितम्
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभिरक्षितम्॥१०॥

۱۰۔ ہماری یہ فوج جس کے رکھشک بھیشم پتامہ ہیں بہت ہے۔ اور اُنکی یہ فوج
جس کا رکھشک بھیم سین ہے بہت نہیں ہے۔

ٹیکا

ہماری یہ گیارہ اکھشونی فوج جس کے سہایک بڑے مشہور تیز عقل
بھیشم پتامہ ہیں۔ بہت زیادہ ہے۔ اور پانڈوں کی یہ سات اکھشونی
فوج جس کا سہایک تلون مزاج بھیم سین ہے۔ بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے
فتح ہماری ہوگی +

شلوک کا دوسرا ارتھ

لڑائی میں مقابلہ کرکر پانڈوں کی فوج ہم پر کبھی غالب نہیں
آسکتی۔ کیونکہ اُن کے مقابلہ کے لئے ہماری طرف بھیشم پتامہ
ہیں۔ اور یہ ہماری فوج اُنپر فتح پا سکتی ہے کیونکہ ہمارے مقابلہ کے لئے اُن کی
طرف سے بھیم سین ہے۔ جو لڑنے کے ناقابل ہے اور بزدل ہے۔ پس
کسی طرح ہم کو خوف خطر نہیں +

پنڈت سری دہر کا ارتھ

ہماری یہ فوج جس کا سہایک بھیشم پتامہ ہے۔ کمزور ہے۔ کیونکہ بھیشم پتامہ کا دو طرفہ خیال ہے۔ اور پانڈوں کی یہ فوج جس کا سہایک بھیم سین ہے۔ طاقتور ہے۔ کیونکہ اُسکا دل فقط ایک ہی طرف ہے +

اوترن ۱۱

درون نے کہا۔ اسقدر بھروسہ رکھکر کئی طرح کی باتیں کیون کرتا ہے۔

अयनेषुच सर्वेषु यथाभागमवस्थिताः॥
भीष्ममेवाभिरक्षंतु भवंतः सर्व एवहि॥११॥

۱۱- تمام الگ الگ اپنی اپنی جگہ جمے ہوئے بھیشم کی رکھشا کرین۔

ٹیکا

تمام مورچوں پر بھیشم کے گرد حلقہ باندہے ہوئے ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ جم کر کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ بھیشم محفوظ ہو کر دشمن سے لڑتا رہے اور دائین بائین سب طرف سے دشمن کے آنیکا خیال رکھین اس طور بھیشم کی رکھشا کرنے سے بھیشم کی کرپا سے سب طرح رکھشا ہو جائیگی۔

اوترن ۱۲

سنجے نے کہا۔ اے دھرتراشٹر یہ سب باتین سُن کر درون تو چُپ ہو گیا۔ مگر بھیشم اُن باتوں کو اپنے ہت (مفید) کی جانتا ہُوا اور یہ سمجھتا ہُوا کہ خواہ کوئی میری بُرائی کرے خواہ تعریف۔ میرا جسم دریودہن کے کام کے لئے حاضر ہے۔ دریودہن کو خوش کرنے کیلئے شیر کیطرح گرج کر سنکھ بجانے لگا۔

तस्यसंजनयंहर्षं कुरुवृद्धः पितामहः॥
सिंहनादंविनद्योच्चैः शंखंदध्मौ प्रतापवान्॥१२॥

۱۲- دریودہن کو خوش کرتے ہوئے کوروں میں بڑے پرتاپی بھیشم پتامہ نے شیر کی طرح گرج کر سنکھ بجایا ✦

ٹیکا بڑے پرتاپی بھیشم پتامہ نے دریودہن کے منہہ سے اپنی تعریف کی باتیں سُن کر اور یہ جانکر کہ درون نے راجہ کی کچھ عزت نہیں کی راجہ کو خوش کرنیکیلئے زور سے سنکہہ بجایا بھیشم کی تعریف میں تین کلمہ کہے گئے ہیں۔ کوروں میں بڑا- دادا اور پرتاپی۔ بڑا کہنے سے یہ مراد ہے۔ وہ دریودہن اور درون دونوں کے مدعا کو جانتا ہے۔ اور دادا کہکر یہ کہ وہ درون کیطرح چپ ہوکر نہیں رہ سکتا۔ اور پرتاپی کہکر یہ کہ اُسکی سنکھ کی آواز سے دوسروں کو دہشت پیدا ہوتی ہے ✦

ततः शंखाश्च भेर्यश्च पणवानक गोमुखाः ॥
सहसैवाभ्य हन्यंत स शब्दस्तुमुलोऽभवत्१३

۱۳- ازاں بعد ایک ہی وقت سنکھ بھیریاں نقارے۔ ڈہول۔ رَن سنگے بجنے لگے اور ملی ہوئی بھاری آواز پیدا ہوئی۔

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महतिस्यंदने स्थितौ ॥
माधवः पाण्डवश्चैव दिव्यौ शंखौ प्रदध्मतुः ॥१४॥

۱۴- پھر سفید گھوڑوں سے جتے ہوئے خوبصورت رتھ میں بیٹھ کر سری کرشن اور ارجن نے نایاب سنکھ بجائے۔

ٹیکا رتھوں میں تو کئی لوگ سوار تھے۔ مگر یہ رتھ جس میں سری کرشن اور ارجن بیٹھے تھے۔ اگنی دیوتا کا دیا ہوا بہت ہی خوبصورت تھا۔ اور یہ خوبی تھی کہ جو کوئی اُس میں بیٹھے اُس پر دشمن غالب نہ آسکے۔

पांचजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनंजयः॥
पौंड्रं दध्मौ महाशंखं भीमकर्मा वृकोदरः॥१५॥
अनंतविजयं राजा कुंतीपुत्रो युधिष्ठिरः॥
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ॥१६॥

۱۵ - پانچ جنیہ سنکھ کو سری کرشن نے اور دیودت کو ارجن نے اور پونڈر سنکھ کو بڑے پیٹ والے بھیم سین نے بجایا -

۱۶ - اور اننت وجے سنکھ کو کنتی کے بیٹے یدہشٹر نے اور سگھوش کو نکل نے اور منی پشپ کو سہدیو نے

ٹیکا

سنکھوں کا نام لینا بھی پانڈوٗں کی تعریف کا اظہار ہے - یعنی یہ جتایا گیا ہے کہ سوائے پانڈوٗں کے ایسا سنکھ دریودہن کی طرف کسی کے پاس موجود نہیں جو نامزد ہو - رکھی کیش کہکر یہ کہا گیا ہے - جو اندریوں کا پریرک (متحرک) اور انتریامی ہے - وہ پانڈوٗں کا سہایک ہے اور دہننجے کہکر ارجن کی تعریف کو یعنی یہ ظاہر ہو کہ ارجن نے راجوں پر فتح پاکر اُنکا دہن جیتا - اور راجسویگ کیا تھا - اور بھیم کرمان کہکر بھیم کی تعریف کو لیے یہ کہ اُس نے ہڑنب وغیرہ بڑے بڑے راکھشوں کو مارا تھا - اور برکودرا کہکر یہ کہ اُسکا ہاضمہ بہت تیز ہے - اور کُنتی پتر کہکر یہ کہ کُنتی نے دہرم راج کو پرسن کر کے یدہشٹر کو حاصل کیا ہوا تھا - اور راجہ کہکر یہ کہ اُس نے راجسویگ کیا تھا - اور یُدہشٹر کہکر یہ کہ وہ لڑائی میں پیٹھ دکھانے والا نہیں ہے ٭

काश्यश्च परमेष्वासः शिखंडी च महारथः।
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः॥१७॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते।

सौभद्रश्च महाबाहुः शंखान्दध्मुः पृथक्‌ पृथक्‌ ॥१८॥

۱۷ - اے راجہ دھرتراشٹر دھنش دھاری کاشی راجہ نے اور مہارتھی سکھنڈی نے

۱۸ - اور دھرشٹ دُمن نے - اور کسی سے جیتے نہ جانے والے ساتکی نے - اور راجہ دروپد نے اور دروپدی کے سب بیٹوں نے - اور لمبے بازو سبھدرا کے بیٹے نے - الگ الگ سب نے اپنے اپنے سنکھ بجائے -

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत्‌ ॥
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन्‌ ॥१९॥

۱۹ - اور وہ جو سنکھوں کی آواز اُٹھی اُس نے اے دھرتراشٹر تیرے بیٹوں کے دل ہلا دیئے - اور زمین و آسمان میں بڑی گونج پیدا ہوئی -

ٹیکا دہارتراشٹر کہکر یہ مراد ہے - دہرتراشٹر کے بیٹے اور بھیشم اور درون سب کے دل سنکھوں کی آواز سُنتے ہی ڈول گئے تھے - اور دوسری طرف جو سنکھ دہرتراشٹر والوں نے بجائے اُس سے پانڈوں کو کچھ بھی خوف نہیں ہوا تھا اور سنکھوں کی ایسی بھاری آواز اُٹھی جس کی گونج سے زمین و آسمان بھر گیا تھا -

اوترن ۲۰ کوروں کو خوف زدہ بیان کرکے پانڈوؤں کی بے خوفی کو بیان کرتے ہیں -

अथ व्यवस्थितान्‌ दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान्‌ कपिध्वजः ॥
प्रवृत्ते शस्त्रसंपाते धनुरुद्यम्य पाण्डवः ॥२०॥

۲۰ - سنکھ بجانے کے بعد اے راجہ تیرے بیٹوں کو جمے ہوئے دیکھکر اور ہتھیار چلانیکی طیاری ہی ہیں پاکر دھنش اُٹھا کر ارجن نے رکھی کیش سے یہ بات کہی -

ٹیکا

سنکھوں کی آواز سے ڈرے ہوئے دھرتراشٹر والوں کو چاہیئے تھا۔ جو ان کی آواز سُنتے۔ فوراً وہاں سے بھاگ جاتے۔ مگر وہ بھاگے نہیں۔ بانر کی دھجا والے ارجن نے انہیں جمے ہوئے دیکھکر بے خوف ہو کر گانڈیو دھنش اُٹھا لیا۔ اور اندریوں کے پریرک (طاقت دینوالے) سربگیہ (ہمہ دان) سری کرشن سے یہ کہنے لگا۔ { اِس سے پایا جاتا ہے۔ بغیر سوچے خود ہی ارجن کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ اور دھرتراشٹر کے بیٹے جو کرتے ہیں۔ بغیر سوچے کرتے ہیں۔ گویا کہ اُن میں نہ راج نیتی ہے۔ نہ دھرم ہے۔ اِس لئے وہ فتحیاب نہیں ہو سکتے۔

अर्जुन उवाच

हृषीकेशं तदा वाक्यमिदमाह महीपते ॥
सेनयोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्युत ॥ २१॥

۲۱۔ ارجن بولا اے اچت میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان میں لے جا کر کھڑا کر دے

ٹیکا

سنجے نے کہا۔ اے دھرتراشٹر سب کے ایشور سری کرشن کو یہ حکم دیتے ہے کہ میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان میں کھڑا کر۔ اس سے دو امر ثابت ہوتے ہیں۔ ایک بھگتی کا پرتاپ۔ یعنی بھگت جو چاہیں وہی کرا سکتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ کرشن دیو اُنکے بس ہیں۔ اس لئے فتح پانڈوؤں کی ہوگی۔ ممکن ہے لڑائی میں رتھ لے جانیکے وقت سری کرشن کو رتھ سے گِرائے جانیکا عذر ہو۔ اس لئے اچت پد دیکر ارجن بولا مہاراج آپکا تو بلحاظ دیس (مُلک) کال (وقت) اور وستو (شے) کے کبھی ناش نہیں ہونا۔ اس سے آپکو کون گِرا سکتا ہے۔ اچت پد کا دوسرا بھاؤ یہ ہے۔ کہیں کرشن دیو رتھ لے جانیکا حکم سن کر خفا نہ ہو جائیں۔ اس لئے بنتی سے کہا ہے +

اوترن ۲۲

ایسے راجا دونوں سیناؤن کے بیچ میں رتھہ لے جانیکا جو مدعا ہے۔ ارجن اُسے بیان کرتا ہے۔

यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान् ॥

कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन्रणसमुद्यमे ॥२२॥

۲۲ - یہ جو لڑنیکی خواہش سے آن کھڑے ہیں۔ میں اُنکو دیکھ تو لون کہ اُن میں کون کون میرے ساتھ لڑیگا۔ اور کس کس سے مَیں لڑونگا۔ اس لئے وہان تک رتھ لے چل جہان سے میں بخوبی اچھی طرح اور کافی عرصہ تک اُنکو دیکھ سکون۔

ٹیکا

لڑنے کے خواہشمند کہکر یہ مراد ہے۔ اُنکو سوائے لڑنیکے ہمارے ساتھ صلح کرنی منظور نہیں۔ اور جم کر کھڑے ہوئے کہکر یہ کہ وہ ڈر کر بھاگے نہیں۔ اور اُنکو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس سے بھیشم درون وغیرہ سے مراد ہے۔ اور یاوت (جہانتک) کہکر یہ کہ میرا رتھ وہان تک لے چل جہان سے دونون طرف کی فوج اچھی طرح سے دکھائی دے سکے۔ یاوت پد کا دوسرا ارتھ۔ جس عرصہ تک میں انہیں بخوبی دیکھ سکوں۔ اُس عرصہ تک رتھ وہاں کھڑا رکھا جاوے۔

سری کرشن نے کہا۔ تم تو لڑنے والے ہو نہ کہ لڑائی کے تماشبین پھر تمکو لڑائی کا میدان دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اِسکے جواب میں ارجن نے کہا۔ میں فقط یہ دیکھنا چاہتا ہون اِن میں کون کون میرے ساتھ لڑیگا۔ اور کِس کِس سے میں لڑونگا۔ رتھ کو کھڑا کرانیکا میرا فقط یہی مطلب ہے۔ اور کوئی نہیں +

اوترن ۲۳

یہ بات کہ میں رشتہ دارون کو دیکھکر لڑنے کا ارادہ چھوڑ دون ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اس شک کو رفع کرنیکے لئے سری کرشن کے آگے

ارجن نے کہا:۔

योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः॥
धार्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः॥ २३

۲۳ - میں اُنکو دیکھوں گا - جو یہاں دھرتراشٹر کے بیٹے بیوقوف دریودھن کے ہمراہ لڑنیکی خواہش سے اکٹھے ہوئے ہیں -

ٹیکا مَیں بھیشم درون وغیرہ کو جو بھلائی کا طریقہ نہ جاننے والے بیوقوف دریودھن کے ہمراہ لڑنیکی غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں - نہ یہ کہ اُسکی بے سمجھی کو دور کر دیں - انہیں دیکھونگا - گویا کہ جن کے دل میں سوائے لڑنیکے صُلح کی مطلقاً خواہش نہیں - اُنکا دیکھنا ہی مناسب ہے - یہ اُسکا ابھپرائے ہے ؞

اوترن ۲۴ بھیشم پائین نے کہا - اے راجہ جنمیجہ دھرتراشٹر یہ سنتے ہی کہ لڑائی میں ارجن کا رتھ لے جانیوالے سری کرشن ہیں بہت خوش ہوا - کیونکہ وہ یہ خیال کرتا تھا کہ سری کرشن لڑنیکو بہت بڑا پاپ جانکر ارجن کو لڑنے سے منع کرینگے اس طرح دھرتراشٹر کا منشا جانتے ہوئے نیچے لکھے شلوک میں:۔

संजय उवाच

एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत॥
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम्॥ २४

سنجے نے کہا ۲۴ - اے دھرتراشٹر جب ارجن نے سری کرشن سے اس طرح کہا تو انہوں نے دونوں سیناؤں کے بیچ میں رتھ کو کھڑا کر کر:۔

भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम्॥
उवाच पार्थ पश्यैतान्समवेतान्कुरूनिति॥ २५॥

۲۵ بھیشم اور درون اور سب راجاؤں کے سامنے جاکر یہ کہا اِن سب کوروں کو اکٹھا ہُوا دیکھ لے۔

ٹیکا دہرت راشٹر کو بھارت نام سے پُکار کر یہ کہا گیا ہے۔ بھرت بنش میں پیدا ہونیوالے اپنے خاندان کے لحاظ سے اِس ورودہ کو چھوڑ دے۔ تیرے خاندان میں تو ایسا ایک شخص بھی نہیں ہُوا۔ اور گوڑاکیش (ارجن) کہکر یہ کہا گیا ہے۔ ارجن بسبب اپنی ہوشیاری کے نیند پر غالب ہے۔ اِسطرح کہتے ہوئے سنجے نے دہرتراشٹر سے کہا۔ اے راجا دیکھئے سری کرشن اپنے سیوک ارجن کے حکم سننے سے نہ تو ناراض ہی ہوئے۔ نہ اُسے لڑانے سے منع ہی کیا بھیشم اور درون اور سب راجاؤں کے روبرو جاکر رتھ کھڑا کر دیا۔ تمام فوج میں بھیشم اور درون بہادری میں سب سے بڑھکر ہیں۔ کیونکہ سب راجاؤں کا اشارہ کرتے ہوئے اِن کا ذکر نام لے کر کیا گیا ہے۔ رتھوتم کہکر یہ مراد ہے۔ یہ رتھ دو وجہ سے سب سے اُتم ہے۔ ایک اس وجہ سے کہ وہ اگنی دیوتا کا دیا ہُوا ہے۔ اور دوسرا اسوجہ سے کہ اسکے چلانے والے سری کرشن ہیں۔ رکھی کیش کہکر یہ مراد ہے۔ سری کرشن من اور بدھی کا پریرک (طاقت دینے والا) ہے۔ اور ارجن کے شوک اور موہ کو جانتا ہے اور پارتھ کہکر ایک یہ مراد ہے۔ اے پرتھا (کنتی) کے بیٹے جس طرح شوک اور موہ عورتیں کرتی ہیں۔ اُسی طرح تو کرتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ تو میری بھُوا کا بیٹا ہے۔ اس لئے تسلی رکھ میں تجھکو ٹھیک ٹھیک بتاؤنگا۔ اور میں ہی تو تیرا رتھ چلانے والا ہوں۔ پھر تجھے دہوکا کس بات کا ہے۔ یہاں اکٹھے ہوئے ہوئے سب کوروں کو بے فکری سے دیکھ۔ یہ دیکھنے کا لفظ تسلی کی غرض سے کہا گیا ہے۔ یعنی رتھ پر سوار ہو کر آیا ہُوا ارجن دیکھ

توخود ہی سکتا تھا۔ مگر سری کرشن کے کہنے کا یہ مطلب ہے۔ اپنے رتھ میں بیٹھے ہوئے۔ ارجن تیرا دل تو اُنکو دیکھتے ہی ڈول جائیگا۔ مگر یقین رکھ میں تیرا رتھ چلانے والا تیرے ساتھ مستقل مزاج ہوں ÷

तत्रापश्यत्स्थितान्पार्थः पितॄनथ पितामहान्॥
आचार्यान्मातुलान्भ्रातॄन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा॥२६॥

۲۶۔ وہاں جاکر ارجن نے دونوں سیناؤں میں تاؤ چاچے۔ دادے۔ گورو۔ ماموں بھائی بیٹے۔ دوست۔ سسر۔ بندھوں سب کو دیکھا۔

ٹیکا لڑائی شروع کرنے کی غرض سے سری کرشن کے منہ سے یہ سنتے ہی کہ لڑنے والوں کو دیکھ لے۔ ارجن نے دونوں طرف نظر اُٹھائی اور دیکھا کہ بھوری شروا وغیرہ اور بھیشم اور سوم دت وغیرہ اور دروں اور کرپاچار وغیرہ اور شل اور شکنی وغیرہ اور دریودھن وغیرہ اور لچھمن پسر دریودھن وغیرہ اور لچھمن کے بیٹے کو اور دروپدو* وغیرہ اور کرت ورمان اور بھگدت وغیرہ اور خیرخواہ نانے سب ہی شامل ہیں اسی طرح اپنے لشکر میں بھی سب رشتہ داروں کو کھڑے دیکھا۔

اوترن ۲۷-۲۸ جنگ کی تمام کیفیت دیکھتے ہی شاستر کی رو سے ارجن کے جی میں یہ خیال آیا۔ ہنسا نہ کرنا پرم دھرم ہے۔ اور کرنا مہا پاپ۔ اس خیال سے بسبب موہ کے اسے اگیان پیدا ہوا۔ اور یہ گیان کہ جنگ کے وقت لڑائی میں کسی کو مارنیکا دوش نہیں ہوتا۔ جاتا رہا۔ اور دوسرا جو لوگ دشمن تھے۔ اُنکو اپنا جانکر یہ خیال آیا۔ یہ لوگ میرے رشتہ دار اور سنبدھی ہیں۔

* اسوتھامان اور جیدرتھ وغیرہ اور

لڑائی میں یہ سب مارے جاینگے۔ اِس شوک میں پڑکر بزدل ہوکر اپنا سار اگیان بھولگیا۔ گویا کہ مطابق کھشتری دھرم کے جو خیال اُسکا ابتدا میں تھا اُس سے رُک گیا۔ یہ رُکنا اُسکیلئے بھاری مصیبت میں ڈالنے والا تھا۔ جیساکہ نیچے لکھے شلوک سے ظاہر ہے۔

श्वशुरान्सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि ॥।।

तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धूनवस्थितान् ॥ २७॥

۲۷۔ سب رشتہ داروں کو کُنتی کا بیٹا کھڑا دیکھکر کرپا سے یُکت ہوکر دُکھ پاکر یہ کہنے لگا۔

ٹیکا

ارجن کو کُنتی پتر کہکر یہ مراد ہے۔ وہ عورات کی سی عادتیں پکڑنے لگا ہے۔ اور کرپا کہکر یہ کہ اُسکا سبھاؤ خود ہی کرپالو ہے۔ نہ یہ کہ کسی غیر نے سمجھاکر کرپا ڈالی ہے۔ اس سبھاوک کرپا کے ثابت کرنیکی غرض سے ہی کرپا پر یہ کہا گیا ہے۔ یعنی بڑی کرپا سے یُکت۔ مطلب یہ ہے اپنی فوجیوں کی نسبت تو ارجن کے دِل میں پہلے ہی کرپا تھی۔ مگر جب دوسری طرف دیکھا۔ تب اُن پر بھی کرپا آگئی۔ اور اِس سے کہ دُکھ پاکر یہ کہنے لگا یہ مراد ہے۔ ارجن جب بات کرنے لگا۔ دُکھ سے آنسو بھر آیا تھا۔ اور زبان تتھلانے لگی۔

آدھے شلوک کا اوترن

اِس اٹھائیس کے شلوک سے شروع ہوکر شلوک چھتالیس[۴۶] تک برابر ارجن ہی کا اظہار چلا جاتا ہے۔ سنجے کہتا ہے اے دھرتراشٹر لڑائی کرنا تو کھشتری کا سوئے دہرم ہے۔ مگر بسبب بہت بڑے شوک ہو جانیکے ارجن کو اُسکا مطلقاً خیال نہیں رہا۔ بلکہ شوک موہ نے اُسکا سارا گیان بھوا کر یہ حالت کر دی ہے۔ کہ یہ جسم ہی آتما ہے۔ لڑنے والے میرے رشتہ دار ہیں۔ لڑائی میں میرا ان سب کا ناش ہو جائیگا۔ اسطرح کے خیالوں میں گھر کر دُکھی ہوکر نیچے لکھے تین

شلوکون میں ارجن نے کہا: -

कृपया परयाविष्टो विषीदन्निदमब्रवीत् ॥

अर्जुन उवाच

दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितम् ॥ २८॥

सीदंति मम गात्राणि मुखं च परिशुष्यति ॥

वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जायते ॥२९॥

गांडीवं स्रंसते हस्तात्त्वक्चैव परिदह्यते ॥

नच शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ॥ ३०॥

۲۸ - اے کرشن اِن رشتہ داروں کو جو لڑنیکے لئے طیار ہیں دیکھکر انگ گِرے جاتے ہیں - اور مُنہہ سوکھتا ہے -

۲۹ - بدن کانپتا ہے - رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں - گانڈیو دہنش گِرا جاتا ہے جسم جل رہا ہے -

۳۰ - اور اب تو اے کیشو کھڑا بھی ہوا نہیں جاتا - من قرار نہیں پاتا - اور شگون بد دکھائی دیتے ہیں -

ٹیکا

نہ مجھ سے کھڑا ہی ہوا جاتا ہے - نہ من ہی قرار پاتا ہے - گویا کہ غشی کی سی حالت ہے - یعنی من کا قائم ہی نہ رہنا ہی غشی کی پہلی علامت ہے - اور شگون بد دکھائی دیتے ہیں - یعنی بائیں آنکھ اور بائیاں بازو حرکت کرتا ہے - اسلئے میرا بدن نہیں ٹھہرتا گِرا جاتا ہے - پس میں اگیانی ہونے کی وجہ سے دُکھی ہوں شوک کے بس ہوں - دُکھ پاتا ہوں - اور دُکھ کی حالت میں ہوں - مگر اے کرشن آپ ہمیشہ آنند روپ ہیں شوک سے رہت ہیں - رشتہ دارون کو دیکھکر بھی آپ کچھ

شوک نہیں کرتے - اِس لئے مانند اپنی مثال کے میرا شوک بھی دور کر دیجئے - یہ کرشن پد کا بھاؤ ہے - جو شلوک اٹھائیس میں کہا گیا ہے اور کیشو پد کہکر جس میں کَے - اِی وَی تین حرف آتے ہیں - کَے سے برہما - اِی سے شو کی مراد ہے - یہ برہما اور شو دونوں جس کی کرپا کے محتاج ہیں - اُس سے وَی سے مراد ہے - گویا کہ برہما جگت کا کرتا اور شو جگت کا ہرتا - یہ دونوں جس کے آگے بنئے کرتے ہیں اُسے کیشو کہا جاتا ہے - اِس خیال سے ارجن کہتا ہے - مہاراج میرا شوک دور کرنے کی سوائے آپ کے اور کسی کی طاقت نہیں دوسرے معنوں میں کرشن بمعنی بھکتوں کا دُکھ دور کرنے والا - اور کیشو بمعنی کیشی دیت کے مارنے والا - اور بھکتوں کا رکھشک -

اوترن ۳۱ یہ بیان کیا گیا ہے - کہ ارجن کو سوے دھرم میں لگانے والا جو گیان اصلی تھا وہ بسبب شوک کے جاتا رہا - اب یہ کہتے ہیں - اِس شوک سے برعکس ہی میلان طبیعت ہؤا اور برعکس ہی گیان پیدا ہؤا - یعنی یہ کہ لڑائی کرنا دھرم کے خلاف ہے - اُسپر ذیل کا آدھا شلوک -

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव॥

न च श्रेयोऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ॥ ३१

۳۱ - لڑائی میں مَیں اپنے رشتہ داروں کو مار کر کچھ سُکھ نہیں دیکھتا -

ٹیکا شریے (سُکھ) پَد سے لوک پرلوک دونوں جگہہ کے سُکھ سے مراد ہے - ارجن کہتا ہے - رشتہ داروں کو مار کر بجز دیکھنے سے مجھکو یہاں اور وہاں کسی جگہ سُکھ دکھائی نہیں دیتا - اور سوے جَن کہکر بمعنی اپنے رشتہ دار یہ مراد ہے - لڑائی میں مارنے والیکو کچھ سُکھ نہیں ہوتا خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہو

گویا کہ مرنے والے کو نتیجہ سُکھ کا ملتا ہے۔ اور کو نہیں۔ اس میں پاراسر سمرتی پرمان۔

سمرتی دو طرح کے انسان سُورج منڈل سے اوپر جا سکتے ہیں ایک یوگا ابھیاس کرنے والے سنیاسی۔ دوسرے سامنے لڑکر مرنیوالے سُورمے

غرض اِن حالات میں جبکہ دشمن کے مارنے والے کو بھی سُکھ نہیں تو پھر رشتہ داروں کو مارکر کب ہو سکتا ہے۔ اور آہویے کہکر بمعنی یدھ یہ مراد ہے۔ یدھ کے بغیر مارنا ہر کوئی جانتا ہے مہاپاپ ہے۔ مگر یدھ میں بھی مارنا پاپ ہی سمجھتا ہُوں۔

اوترن ۳۲ پرلوک سُکھ چھوڑکر اگر سری مہاراج فتح پانے راج ملنے اور راج سُکھ بھوگنے ہی کا یقین دلائیں تو میرے دل کو وہ بھی نہیں بھاتے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

न कांक्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च॥
किं नो राज्येन गोविंद किं भोगैर्जीवितेन वा ॥३२॥

۳۲۔ اے کرشن نہ میں فتح چاہتا ہوں۔ نہ راج نہ راج سُکھ ہی۔ ہمکو اے گوبند راج کرنے اور سُکھ بھوگنے سے کیا حاصل بلکہ جینے سے ہی کیا فائدہ۔

ٹیکا اے کرشن دیو جب میں فتح راج اور سُکھ کو ہی نہیں چاہتا۔ پھر مجھے لڑنے سے کیا غرض۔ جیساکہ بھُوک ہی نہ ہو تو کھانا پکانیکی کیا ضرورت

اس پر سری بھگوان نے پوچھا فتح اور حکومت جس کی ہر کوئی خواہش کرتا ہے اُسے تم کیوں نہیں چاہتے۔ ارجن نے کہا۔ اے گوبند۔ مجھے حکومت سے کیا سُکھ سے کیا۔ اور فتح سے کیا۔ بغیر فتح پانے اور حکومت کرنے کی ہماری موجودہ حالت یعنی طاقتور ہو کر جنگل میں رہنا کچھ کم تعریف نہیں ہے۔ اے گوبند گو بمعنی اندریاں بند بمعنی پراپت

یعنی اے پرانیوں کے آدھار سب کے دل میں مقیم۔ میں خود اپنے منہہ سے کیا کہوں جو ویراگ میرے دِل کو ستاتا ہے۔ آپ اُسے خود ہی جانتے ہیں۔

اوترن ۳۳

سری بھگوان نے کہا۔ اگر تو ویراگ کے سبب حکومت کو نہیں چاہتا۔ تو پھر کیا یہ ویراگ تیرے بھائی بندوں کو تو نہیں۔ انہیں تو راج پاکر سُکھ ہی ملے گا اسکے جواب میں ارجن نے کہا۔

येषामर्थे कांक्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ।।
त इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ।।

۳۳۔ جن رشتہ داروں کے لئے ہمکو راج اور بھوگوں کی خواہش تھی۔ یہ وہی لڑائی میں اپنے پران اور دھن چھوڑ کر سامنے کھڑے ہیں۔

ٹیکا

جو میرے رشتہ دار تھے۔ وہ پرانوں کو چھوڑنے کے لئے طیار ہیں۔ یعنی جن کے لئے مجھ کو راج درکار تھا۔ وہ مرنیکے لئے موجود ہیں۔ گویا کہ جب کوئی رشتہ دار ہی نہ رہا۔ تو اکیلا راج پاکر کیا سُکھی ہو سکتا ہوں۔ اور یہ کہ جن کے لئے راج کی خواہش تھی۔ وہ دھن کی اور جینے کی خواہش چھوڑ کر لڑائی میں جمے کھڑے ہیں۔ یہ مراد ہے۔ نہ اپنے لئے لڑائی کی ضرورت ہے۔ اور نہ رشتہ داروں کے لئے۔ اور بھوگیر سکھانی چہ کہکر یعنے بھوگ اور سُکھ۔ بھوگ بمعنے سُکھ۔ گویا کہ دو دفعہ سُکھ کہا گیا ہے۔ اس لئے بھوگ سے مراد سادھن کی ہے۔ اور سُکھ سے سُکھ کی یعنی سُکھ کے سادھنوں کی استری اور سواری سُکھ کا سادھن ہے۔ پران اور دھن چھوڑ کر اس سے یہ مراد ہے۔ انہوں نے پران اور دھن چھوڑنیکی خواہش کرلی ہے +

اوترن ۳۴

اے ارجن تیرے بھائی بند تو بھیشم یدھشٹر وغیرہ ہیں۔ پھر کوروں کے مارنے میں کیا

دریں اسکے جواب میں ارجن نے کہا:-

आचार्याःपितरःपुत्रास्तथैवचपितामहाः ॥

मातुलाःश्वशुराःपौत्राःश्यालाःसंबंधिनस्तथा ॥३४॥

۳۴- آچاریہ اور تاؤ چاچے اور بیٹے اور دادے۔ اور ماموں اور سسرے اور پوتے اور سالے ہیں۔ اور لڑائی کی غرض سے آئے ہوئے تمام ہی سنبندھی ہیں۔

ٹیکا درون اور کرپاچاریہ۔ اور بھوری شروا وغیرہ اور دروپدی اور سوبھدرا کے بیٹے۔ اور شل اور شکنی۔ اور دروپد اور لچھمن وغیرہ کے پوتے اور دھرشٹ دمن وغیرہ اور سنبندھی اور انکے علاوہ دونوں طرف فوجوں میں کھڑے ہوئے سبھی میرے اپنے ہیں۔ اس لئے میں لڑائی نہیں کرتا یہ اسکا بھاو ہے

اوترن ۳۵ اے ارجن یہ یاد رکھ اگر تو نے دیا میں اگر انکو نہ مارا تو تو انکے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔ کیونکہ انکو طمع نے گھیرا ہوا ہے۔ اس پر ارجن نے کہا:-

एतान्न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपिमधुसूदन ॥

अपित्रैलोक्यराज्यस्य हेतोःकिंनुमहीकृते ॥ ३५

۳۵- اگر یہ مجھکو ماریں بھی تو بھی اے مدھوسودن میں انکو مارنا نہیں چاہتا۔ اور اس پرتھوی کی حقیقت تو کیا تینوں لوگوں کی خاطر بھی نہیں مارونگا۔

ٹیکا مدھوسودھن کہکر یہ مراد ہے۔ اے کرشن دیو آپ خود ہی وید مارگ کے چلانے والے ہو کر مجھکو اس مارگ سے کیوں نہیں ہٹاتے ہیں۔

اوترن ۳۶ فوج کے لوگ نہ سہی فقط دھرت راشٹر والوں کو ہی جو باعث تکلیف ہیں مار دے۔ اسکے جواب میں ارجن نے کہا:۔

निहत्य धार्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन॥
पापमेवाश्रयेदस्मान्हत्वैतानाततायिनः॥३६॥

۳۶۔ اے جناردن دھرتراشٹر کے بیٹوں کو مار کر ہمیں کیا سکھ ہوگا انکے اتتائی ہونے پر بھی انکو مارنا پاپ ہی ہے۔

ٹیکا دریودہن وغیرہ بھائیوں کو مار کر اگر ہم زندہ بچ بھی جائیں۔ تو بھی اے جناردن ہمیں کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ اس سے ارجن کا یہ مطلب ہے۔ میں اُن بیوقوفوں کی طرح نہیں ہوں۔ جو سلطنت کی تھوڑی سی خوشی کی خاطر عرصہ تک نرک بھوگتے ہیں۔ اور جناردن کہکر یہ مطلب ہے۔ اے دشٹوں کے مارنے والے مارنیکے پاپ سے بچے ہوئے۔ اگر آپ کے نزدیک یہہ لوگ ماردینے لائق ہیں۔ تو پھر آپ خود ہی جو کہ پرلیہ میں سب کو مار کر بے لگاو رہتے ہیں۔ کیوں نہ ماردیں۔ یہانتک آدہے شلوک کا بھاوارتھ کہا گیا ہے۔

اوترن دوسرے آدہے شلوک کا اے ارجن اتتائیوں کو مارنیکا پاپ نہیں ہوتا جن کی چھ قسمیں ہیں۔ (۱) آگ لگانے والا (۲) زہر کھلانے والا (۳) ہتیارے مارنے والا۔ (۴) زمین دبانے والا (۵) عورت نکالنے والا۔ (۶) دھن چھیننے والا۔ سمرتی میں یہ اتتائی کہے گئے ہیں۔ اور کوروں میں جھوں موجود ہیں۔ اس میں اور سمرتی پرمان۔

سمرتی۔ سامنے چلے آتے اتتائی کو بغیر سوچے سمجھے

مار دے مارنیوالے کو اُسکا پاپ نہیں ہوتا

اس کے جواب میں ارجن نے کہا۔ اِن آتتایون کو مار کر بھی ہم لوک لوک میں کسی جگہ پاپ سے نہیں بچ سکتے۔ اِتتایون کو ماردینا یہ وچن ارتھ شاستر کا ہے۔ اور کسی جیو کو نہ مارنا یہہ وچن دھرم شاستر کے مقابلہ ارتھ شاستر کو ترجیح نہیں ہو سکتے۔ اس میں یاگولک سمرتی پرمان۔

سمرتی

دو وروہدی (ضدین) سمرتیوں میں دہرم شاستر سے ارتھ شاستر بیں نہیں ہوتا۔

اِسی آدہے شلوک کا دوسرا اوترن

اے ارجن دہرتراشٹر والوں کو مار کر خواہ تجھے کچھ بھی خوشی نہو۔ مگر تمکو ماردینے کی اُن کے دل میں بہت ہی خوشی ہے اس لئے یاد رکھ وہ تجھکو لڑائی سے ہٹا جاتے دیکھ کر خود ہی ماردین گے۔ اِس کے جواب میں شلوک میں ارجن نے کہا۔ وہ ہمکو مار کر کبھی شکھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ اوّل ہی آتتائی ہین یعنی پاپی ہیں۔ اور جب انہوں نے بے قصور ہمکو مارا پھر اور زیادہ پاپی ہونگے۔ بھلا پاپی ہوکر شکھ کہان۔ اس لئے اے کرشن دیو لڑائی چھوڑ دی تو کیا۔ اس سے ہم تو پاپی نہیں ہوتے۔ وہی پاپی ہون گے۔

اوترن ۳۷

شلوک اکتیس سے چھتیس تک یہ کہتے ہوئے کہ ہنسا کرنا مہا پاپ ہے۔ نرگ کے دنیوالا ہے۔ ذیل کے شلوک میں اُسکی سماپتی:

तस्मान्नार्हा वयं हन्तुं धार्तराष्ट्रान्स्वबान्धवान् ।
स्वजनं हि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥ ३७॥

۳۷ - اے مادھو بسبب ایسے دُکھ کے ہم اس لائق نہیں اپنے بھائی دھرتراشٹر کے بیٹوں کو ماردیں - اپنے بھائیوں کو مار کر ہم کیونکر سُکھی ہو سکتے ہیں

ٹیکا نسمات (سلسلہ) پد کہکر یعنی اُسی سلسلہ کا ذکر کہ کہ ارجن نے کہا - اِس کام کرنے سے سورگ کا ملنا تو کہاں - مجھکو یقیناً نرک بھوگنا پڑیگا - اور یہی نہیں کہ یہاں کا سُکھ ہی ہو - کیونکہ جب رشتہ دار ہی نہ ہو - تو پھر سُکھ ہونا کب ممکن ہے - مادھو کہکر کہا آپ لکھمی پتی ہو کر مجھ سے اب بُرا کام کِس لئے کرواتے ہیں -

اوترن ۳۸ یہ کُل کا ناش اور بھائیوں کا مارنا اگر تمہارے نزدیک بُرا کام ہے - تو کوروں اسے کیوں پسند کرتے ہیں - کیا وہ تمہارے جیسے نہیں - اسکے جواب میں ذیل میں کہا -

यद्यप्येते न पश्यन्ति लोभोपहतचेतसः ॥

कुलक्षयकृतं दोषं मित्रद्रोहे च पातकम् ॥ ३८

۳۸ - یہ کوروں کی طرف کے بسبب لالچ کے اندھے ہو رہے ہیں - کُل کا ناش اور دوست کی بدخواہی کے پاپ کو نہیں دیکھتے -

ٹیکا یہ کُل ناش کا پاپ اِنکو دکھائی نہیں دیتا - کیونکہ لالچ نے اُنکی عقل مار رکھی ہے - مگر مجھکو تو پاپ ہی دِکھائی دیتا ہے - کیونکہ میرا دل لالچ آلودہ نہیں - بھیشم اور درون کا رشتہ داروں کے مارے سے نہ رُکنا دیکھکر تو پایا جاتا ہے - یہ کرم وید کے موافق ہے - کیونکہ وہ ویرودھ کبھی کرم نہیں کرتے - مگر ارجن کے اِس قول سے کہ یہ سب لالچی ہیں اِس خیال کی تردید ہو جاتی ہے

یعنے اِن کا یہ کرم لوبھہ مولک ہے نہ کہ وید مولک - وید مولک اور لوبھہ مولک کرم کی شرح میں میمانسا شاستر پرمان

پرمان

پروہت کو دینے کے لئے یگ کے تھمبے کو کپڑا لپیٹنے کی ہدایت لوبھ مولک کرم ہی اور فقط ہاتھ لگا کر منتر گائین کرنیکے وید مولک ہے کرم لوبھ مولک سے کمطا قتور ہے

اوترن ۳۹ - اسمیں شک نہیں کہ کوروں کا لڑائی لڑنا بسبب لالچ کے ہے - مگر دہرم شاستر میں یہ لکھا ہے - اگر کوئی راجہ جوا کھیلنے یا لڑائی کرنے کیلئے کسی راجہ کو بلا بھیجے - تو وہ راجہ اُس سے انکار نہ کرے - اور یہہ کہ لڑائی کرنا اور لڑائی کے ذریعہ دھن لینا راجہ کا دہرم ہے - یہ دہرم شاستر کا دوسرا پرمان ہے - پس ان حالات میں خواہ وہ لالچی ہوں - خواہ نہ ہوں - اُن کا لڑائی کے لئے طیار ہونا اور بلانا ظاہر ہے - اس لئے تجھکو اس سے ہٹنا مناسب نہیں - اس کے جواب میں ارجن نے کہا -

कथंन ज्ञेयमस्माभिः पापादस्मान्निवर्तितुम्
कुलक्षयकृतं दोषं प्रपश्यद्भिर्जनार्दन ॥ ३९

۳۹ - ہم تو اے جناردن اس کل کے ناش کے دوش کو جانتے ہیں - پھر یہ کیوں نہ جانیں اس سے بچنا چاہیئے -

ٹیکا بھاوارتھ

کوئی کام بغیر سُکھ کا ذریعہ سمجھے شروع نہیں کیا جاتا - سُکھہ بھی ایسا جو دُکھ سے شامل نہ ہو - یعنی مانند زہر سے ملے ہوئے لڈوں کے نہ ہو - پس کوئی کام خواہ اُس میں شاستر کا حوالہ ہو بھی .

دکھ سے ملا ہوا کر نیکے قابل نہیں ہوتا جیسا کہ سیین یاگ کا پران شاستر سے ملتا ہے۔ مگر اُسکا نتیجہ نرک ہے۔ اس لئے اُسکا کرنا دہرم میں داخل نہیں۔ نہ نیک انسان اُسے کرتے ہی ہیں۔ اِسی طرح لڑائی کرنیکا خواہ شاستر میں پرمان ہے بھی۔ مگر اُس سے کل کا ناش ہوتا ہے۔ اس لئے میں اُسکو نہیں کرتا +

اوترن ۴۰ کوروں پر فتح پانا سُکھ کا باعث نہیں ہو سکتا۔ سراسر دُکھ ہی ہے۔ اِس خیال سے ارجن نے کہا:۔

कुलक्षये प्रणश्यंति कुलधर्माः सनातनाः ॥
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभिभवत्युत ॥ ४०
अधर्माभिभवात्कृष्ण प्रदुष्यंति कुलस्त्रियः
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसंकरः ॥ ४१

۴۰۔ جب کُل کا ناش ہوتا ہے۔ کُل کے جتنے دہرم سناتن ہیں سب ناش ہو جاتے ہیں دہرم ناش ہو جانے پر باقی سب نابالغان کو ادہرم دبا لیتا ہے۔

۴۱۔ ادھرم بڑھ جانے پر اے کرشن کُل کی استریاں بگڑ جاتی ہیں اور اُنکے بگڑ جانے سے لیے یادو اولاد حرامی پیدا ہوتی ہے۔

بھاؤارتھ عورتیں یہ خیال کرتی ہوئیں کہ جب ہمارے خاوندوں نے ہی دھرم کو نہ سوچ کر کُل ناش کر دی ہے۔ تو پھر بچار کرم کا کیا ڈر ہے۔ بگڑ جائیگی۔

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च ॥
पतंति पितरो ह्येषां लुप्तपिंडोदकक्रियाः ॥ ४२

۴۲۔ کُل اور کُل کا ناش کرنے والوں کو حرامی اولاد نرک میں ڈالدیتی ہے۔

کیونکہ انکے ہاتھ سے پنڈا اور ترپن کی کریا نہیں ہوتی۔ اس لئے پتر نرک میں گر جاتے ہیں۔

दोषैरेतैः कुलघ्नानां वर्णसंकरकारकैः ॥

उत्साद्यंते जातिधर्माः कुलधर्माश्च शाश्वताः॥४३॥

उत्सन्नकुलधर्माणां मनुष्यानां जनार्दन ॥

नरके नियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम ॥ ४४॥

۴۳۔ کل کے مارنے والوں کے ورن سنکر ہو جانے سے کل اور جاتی کے سناتن سب دھرم بگڑ جاتے ہیں۔

۴۴۔ اے جناردن ہم گورو اور مہاتماؤں سے سُن چکے ہیں۔ جن انسانوں کے کل کے دہرم بگڑ جاتے ہیں وہ نرک میں گرتے ہیں۔

اوترن ۴۵۔

ارجن نے یہ سوچکر کہ رشتہ داروں سے لڑنا تو درکنار اُن سے لڑنے کی صلاح کرنا ہی بہت بڑا گناہ ہے۔

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ॥

यद्राज्यसुखलोभेन हंतुं स्वजनमुद्यताः ॥ ४५॥

۴۵ - تعجب سے کہا۔ افسوس ہم بھاری پاپ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ جو فقط راج سُکھ کے لوبھ سے رشتہ داروں کو مارنے کے لئے طیار ہوئے۔

ٹیکا بھاوارتھ

ارجن کہتا ہے۔ گھر سے لڑائی کے لئے طیار ہو کر آنا میری سراسر بھول تھی۔

اوترن ۴۶

سری بھگوان نے کہا تیری لڑائی سے ہٹنے کی کوشش بے سود ہے۔ نہ لڑائی ہٹے گی نہ رشتہ دار دن کا قتل ہی۔

کیونکہ سوائے تیرے بھیم سین وغیرہ خوشی سے لڑنیکو آمادہ ہیں - ان حالات میں بتا تیرے بچاؤ کی کیا صورت ہے - اسپر ارجن نے کہا:-

यदि मामप्रतीकारमशास्त्रं शस्त्रपाणयः ॥
धार्त्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेमतरं भवेत्॥ ४६॥

۴۶ - اگر مجھ بے ہتھیار کو دھرتراشٹر کے بیٹے لڑائی میں مار جائیں تو میں اس میں بھی اپنا بھلا ہی سمجھوں گا -

ٹیکا کسی جاندار کو نہ مارنا یہہ دھرم مجھکو پران سے بھی پیارا ہے - اور بلا دوش ہے - اس لئے بجائے اسکے کہ کسی کو مار کر جیئں اس سے میرا ہی مارا جانا بہتر ہے - اور "اپرتی کارنگ" کہکر یعنے اپنی حفاظت نہ کرتے ہوئے کو اس سے یہ مراد ہے - اگر وہ اس صورت مین بھی مجھکو مار جائین تو اس سے میرے اُس پاپ کا پراسچت ہو جائیگا - جو بھائیوں کو مارنے کے ارادہ سے مجھ سے ہوا -

اوترن ۴۷ یہ سُن کر دھرت راشٹر بولا پھر کیا ہُوا - اسپر ذیل کا شلوک

संजय उवाच एवमुक्त्वाऽर्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत्॥
विसृज्य सशरं चापं शोकसंविग्नमानसः॥ ४७॥

سنجے نے کہا ۴۷ - اے راجہ - ارجن یہ کہتے ہی کہ اب نہیں لڑتا تا تیر و کمان پھینک غمگین ہو رتھ کے پیچھے بیٹھ گیا -

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादेऽर्जुन

विषादयोगो नाम प्रथमोऽध्यायः ॥१॥०॥०॥

اِت سری مدھوسودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا ارجن وشاد یوگ پہلا ادھیائے سماپت ہُوا۔

دوسرا ادھیائے

اوترن

بیشمپایئن نے کہا اے راجہ جنمیجہ جب دھرتراشٹر سنجے کے مُنہہ سے یہ سُن چکا کہ ارجن اہنسا کو پرم دھرم جانکر لڑائی کرنا نہیں چاہتا۔ اور یہان تک اوپرام ہے کہ بھکشا مانگنا پسند کرتا ہے تب اُسکو اپنے بیٹوں کے راج قائیم رہنے کا یقین کامل ہوگیا۔ اُدھر سنجے نے سوچا کہ دھرت راشٹر خوش ہوکر اُسکے بعد کا حال پوچھنا چاہتا ہے۔ مگر یہ اسکی خوشی جھوٹی ہے۔ اور ہٹا دینے لائق ہے اس لئے سنجے نے نیچے لکھے شلوک میں کہا۔

सञ्जय उवाच	तं तथा कृपयाविष्टमश्रुपूर्णाकुलेक्षणं ॥ विषीदन्तमिदं वाक्यमुवाच मधुसूदनः ॥ १ ॥

سنجے نے کہا — مدھوسودن نے جب دیکھا کہ اسکے دِل میں رحم ہے اور آنکھوں میں آنسو بھرے ہے۔ اور دکھ پاتا ہے۔ تب اُسکو یہ وچن کہا:—

ٹیکا کرپا پد سے موہ سے مراد ہے۔ اِسکا مطلب یہ ہے کہ اَرجن اِن لوگون کو اپنا جانکر کرپا سے بھر آیا۔ اور دکھی ونت کہکر یہ مراد ہے۔ کہ ارجن اِس بات سے نہایت شوک مین پڑگیا کہ یہ سب لوگ جو میرے اپنے ہیں۔ زندہ نہیں رہ سکتے۔ اِسطرح شوک اور موہ میں پڑکہ اُسکے آنسو بھر آیے۔ اور نظر آنا بھی بند ہوگیا مگر مدسودن نے اَرجن کی یہ حالت دیکھکر بھی یہ خیال نہ کیا کہ اگر اَرجن لڑائی چھوڑتا ہے۔ تو چھوڑ دے بلکہ اُسکو سمجھانا شروع کر دیا۔ مدہوسودن کہکر یہ مراد ہے۔ کہ جس طرح سری کرشن نے مدہو وغیرہ دشٹ راکہشون کو خود مار دیا تھا۔ اسی طرح ارجن کو بھی وہی بات بتائینگے جس سے وہ دشٹوں کو مارئیگا۔ دریغ نہ کرے۔

اوترن ۲

ذیل کے شلوک میں سری بھگوان کا قول ہے۔ بھگوان اُسکو کہتے ہیں۔ جس میں چھ باتین ہون۔ پورن پرتاپ (کامل رعب) پورن دہرم پورن کیرتی (شہرت) پورن لکشمی۔ پورن ویراگ اور موکھش کا سادھن تت گیان۔ اِن چھون کو بھگ کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ چھون ہون اُسکو بھگوان یا جس کو جیوں کی پیدائش اور فناہ اور رنج اور راحت اور ودیا اور اودیا کا علم ہو اُسکو بھگوان کہتے ہیں۔ شلوک

श्रीभगवानुवाच॥

कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥२॥

شری بھگوان نے کہا

اے اَرجن لڑائی میں کھڑے ہوکر تجھکو یہ کایرتا کہان سے ہوئے۔ جو بیوقوفوں کو ہوتی ہے۔ اور سورگ سے ہٹانیوالے اور بدنامی کا باعث ہے۔

ٹیکا ۔ اُدنگ (یہہ) پدؔ کہکر یہ مراد ہے ۔ ایے ارجن تیرا آنکھون میں آنسو بھر آنا تیری
کائرتا ہے ۔ اور کسمل (ناپاک) پدؔ کہکر کہا شوک اور موہ میں پڑکر انسان بدنام ہو جاتا ہے
اور دکھ مئیے کہکر کہا ایسے نازک موقعہ پر اور توؔ کہکر کہا تو کہشتریون میں سرشتہ ہوکر دور
گتا سمپنا کہکر کہا تمکو کس بات نے ایسا کر دیا ۔ اسکا نتیجہ یہ ہے ۔ کیا تو یہہ شوک موکہش
کی خاطر کرتا ہے ۔ یا سورگ کی خاطر یا مشہوری کی خاطر ۔ گر ان میں ایک بات بھی
چاہتا ہے ۔ تو یہ یاد رکھ کہ ایسے نازک موقعہ پر شوک کرنے سے ان میں کوئی بات بھی
حاصل نہیں ہوگی ۔ موکہش چاہنے والا کبھی شوک کو نہیں کرتا ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے
کہ موکہس کا کارن انتہہ کرن کی شدھی ہے ۔ اور انتہہ کرن کی شدھی کا کارن اپنا
دہرم ۔ اس لئے وہ سوئے دہرم کو نہیں چھوڑتا اسی طرح نہ اس سے سورگ
ملتا ہے اور نہ نیکنامی ۔ بلکہ بدنامی ظاہر ہے ۔ پس ایے ارجن جو لوگ موکہش یا سورگ
یا نیکنامی کے خواہان ہیں ۔ اُنکے لئے بزدلی کا چھوڑ دینا ایک ضروری امر ہے ۔ اور
تم ان تینون کے خواہش ہو کر عمل اسکے برعکس کرتے ہو۔

اوتّرن ۳

ارجن نے کہا ایے کرشن دیو میں اس رشتہ دارون کی فوج کو دیکھکر
نہایت بے قرار ہون ۔ اور دہنش اُٹھانیکے بھی طاقت نہیں
رکھتا ہون ۔ اس لئے اب مجھکو کیا کرنا مناسب ہے ۔ اسپر ذیل کا شلوک ۔

क्लैब्यंमास्मगमः पार्थनैतत्त्वय्युपपद्यते ॥
क्षुद्रंहृदयदौर्बल्यंत्यक्त्वोत्तिष्ठपरंतप ॥३॥

(۳) ایے پرتہا کے بیٹے تو کائر نہ بن یہ تجھکو مناسب نہیں ایے دشمنون کے
مارنے والے اس ادنے سے بات کے لئے دلکو کمزور نہ کر اور اُٹھ کر لڑ۔

ٹیکا کلیوپد کے معنے مخنت کے ہیں۔ اِس سے سری بھگوان کا یہ مطلب ہے
ارجن کایئر نہ بن۔ کایئرتا سے من اور اندریون کی طاقت ماری جاتی ہے اور پارتھ کہکر یہ
مراد ہے کہ پرتھا ارجن کی ماتا نے پانچون بیٹون کو دیوتاؤن کے لطفہ سے پیدا کیا۔ اسلئے
ارجن میں ویسی ہی طاقت تھی۔ جیسے کہ دیوتاؤن میں۔ پس ارجن کو کایئر بننا مناسب
نہیں۔ اور یہ کہ یہ کایئرتا ارجن میں ہو نہیں سکتے۔ اِس سے یہ مراد ہے۔ کہ ارجن میں ایسی طاقت
ہے۔ کہ وہ ساکہشات مہادیو سے لڑائی کرتا رہا۔ گویا کہ اور کوئی کایئر ہو جاؤ تو ہو جائے مگر ارجن نہیں
ہوسکتا اور اگر یہ کہا جائے کہ ارجن تو خود مانتا ہے کہ نہ میرا من قائم ہے۔ اور نہ مجھ میں کھڑا ہونے
کی طاقت ہے۔ تو اسکا کہشدرنگ پد سے یہ جواب دیا ہے۔ کہ یہ ادنےٰ سی بات ہے۔
اس لئے اسکو بیبیک سے ہٹا کر لڑنے کیلئے اُٹھ۔ تیرا نام ہی تپ ہے۔ یعنی مارنیوالا۔ اگر اسدفعہ
تو نہ لڑا تو پھر تیرا نام ہی بےفایدہ ہے ❖

اوترن ۴

ارجن نے کہا مہاراج میں نے لڑائی لڑنا اس لئے تو نہیں چھوڑا
کہ میں شوک اور موہ سے گہر گیا ہون۔ بلکہ اس لئے کہ میرا دہرم نہیں ہے
اور اسکا کرنا ادہرم ہے۔ گویا کہ ارجن نے ایشور کا ابھپرائے (منشا) نہ سمجھا اور ذیل کے شلوک
میں یون گویا ہوا۔

अर्जुन उवाच

कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन ॥
इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हावरिसूदन ॥ ४

ارجن نے کہا

اےمدہوسودن واری سودن میں بوقت جنگ تعظیم کے لائق
بھیشم اور درون کو تیرون سے کس طرح مارون۔

ٹیکا ارجن کے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اے کرشن دیوجن قابل تعظیم لوگون سے

نہ کوئی اُبناوئی لڑائی کرتا ہے۔ اور نہ ہنسی سے یہ کب ہو سکتا ہے۔ کہ میں اُنکے مقابلہ کھڑا
ہو انکو تیرون سے مارون۔ یہ گفتگو گھبراہٹ کے وقت ارجن کے مونہہ سے نکلے اور اسلئے
اس نے مدھو سودن اور اری سودن ایک ہی نام دو دفعہ کہدیا۔ دو بار کہنا قابل اعتراض
تو ہوتا ہے۔ مگر ارجن گھبراہٹ میں تھا اس لئے یہ اعتراض نہیں آتا۔ اور اس سے کہ
تیرون سے کس طرح مارون۔ ارجن کا یہ مطلب ہے کہ جن سے لڑائی کرنا ہی مناسب نہیں۔
اُنکو ماردینا کب مناسب ہو سکتا ہے۔ اور یہ اُمید ہی نہیں کہ دریودھن بغیر بھیشم اور درون
کے جو قابل تعظیم ہیں لڑائی کرے۔ شاستر میں تعظیم کے لائق یعنے گورو کی نسبت یہانتک
لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی گورو کو بے ادبی سے بھی بلائے تو وہ مرکر سالگامیں درخت کی جون
پاتا ہے۔ گویا جہان بولنا ہی اسقدر بھاری پاپ ہے۔ وہان اگر انکو ماردیا جائے۔
تو پھر کسقدر ادہرم ہوگا۔ اس لئے میں ایسا ادہرم ہرگز نہیں کرون گا۔

اوتران ۵

سری کرشن نے فرمایا گورو بیشک قابل تعظیم ہوتا ہے۔ مگر اب بھیشم
اور درون اور کرپاچاریہ کو جو شاستر کے رو سے گورو نہیں رہے
تعظیم کے لائق سمجھنا غلطی ہے۔ دہرم شاستر میں لکھا ہے تین طرح کا انسان
پرہیز کے لائق ہوتا ہے۔ ایک آہنکار رکھنے والا ہے۔ دوسرا حق ناحق میں تمیز
نہ کرنیوالا۔ تیسرا بُرا کام کرنیوالا۔ یہی تینون باتیں اسوقت اِن میں موجود ہیں۔
آہنکار اسوجہ سے کہ اپنے سے بڑھکر کسی کو سورمان نہیں جانتے اور تمیز نہ رکھنا اسوجہ
سے کہ تمکو شش جانکر بھی تمہارے ساتھ اِن کا وروہد ہے۔ اور بُرا کام اسوجہ سے
کہ راج فریب سے جیتا ہوا ہے۔ اس لئے یہ لوگ ماردینے لائق ہیں نہ کہ تعظیم کے
لائق۔ اسپر ارجن نے کہا۔

गुरून हत्वा हि महानुभावान्श्रेयो भोक्तुं भैक्ष्य-
मपीह लोके ॥ हत्वार्थ कामांस्तु गुरूनिहैव
भुंजीय भोगान्रुधिर प्रदिग्धान् ॥ ५ ॥ ÷ ॥

۵ - اِس سے کہ بڑے اور پرتاپیون کو نہ مار کر اگر بھیک مانگنے پڑے تو بھی بہتر ہے۔ خواہشمند گورون کو مار کر جو بھوگ اِس دنیا کے بھوگنے والے ہیں میں اُنکو خون بھرے سمجھتا ہون ÷

ٹیکا

اگر گورون کو نہ مارنیکے سبب یہان کی سب لذتین چھوٹ جائین۔ تو پھر کیا اِس سے سورگی سُکھ تو دور نہیں ہو سکتا۔ اور یہ میں جانتا ہون کہ راج کا ہٹ جانا اور بھکشا مانگنا اچھا کام نہیں ہے۔ مگر تو بھی مجھکو یہی پسند آتا ہے۔ اور اُنکو مار کر راج کرنا پسند نہیں آتا۔ سنجے نے کہا۔ اے دھرتراشٹر لڑائی کرنا تو خلاف دھرم نہیں ہے۔ مگر ارجن نے جو کچھ کہا وہ اسکو پاپ سمجھ کر کہا۔ اور اس اعتراض کے جواب میں کہ وہ اب گورو نہیں رہے۔ ارجن نے شلوک میں مہانوبھاوان پد کہا یعنے بڑے پرتاپی۔ اُس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ویدون کے عالم ہیں بڑے تپسوی ہیں اور کام کرودھ کو جیتا ہُوا ہے اور اکال مُرموت اُنکو بس رکھا ہُوا ہے۔ اور انتہ کرن شُدہ ہے۔ یعنی اُنکا وغیرہ کا لگاؤ نہیں ہوتا۔ یہ باتین اُنکی نظرون میں اَیچ ہیں۔

مہانوبھاوان پد کا دوسرا ارتھ

مہانوبھاوان پد کے پہلے جو حروف ہا کا آتا ہے اگر اسکو اِس سے شامل کر دیا جاوے تو پھر یہ پد ہم ہانو۔ بھاوان ہو جاتا ہے۔ ہم بمعنے برف ہا بمعنے مارنیوالا برف دو طرح پگھلتی ہے ایک اگ سے دوسرا سورج سے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ

اپنے پرتاپیوں میں جن کا تیج سورج یا آگ کی طرح ہے۔ انمیں اہنکار وغیرہ کا دوش نہیں ہو سکتا۔ کسی دہرم شاستر کا قول ہے۔ کہ طاقتور شخص بغیر سوچے سمجھے وہ کام بھی کر لیتے ہیں جن کا کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ اور اس سے انکو کچھ دوش نہیں ہوتا۔ جیساکہ آگ طاقتور ہے۔ اور اپنی طاقت کے سبب نہ یاگ کی سامگری جلانے سے پاک ہوتی ہے۔ اور نہ مردہ کا جسم جلانے سے ناپاک۔ سری کرشن نے فرمایا بھیشم اور درون وغیرہ تو لالچ کے سبب دریودہن کے بس ہو رہے ہیں۔ اس لئے اُن میں تپسیا کا کچھ بل نہیں رہا۔ اسکی تاکید میں بحوالہ مہابھارت کے مدہوسودن سوامی کا قول:۔

سولی پر چڑھے ہوئے بھیشم سے یدہشٹر نے کہا۔ مہاراج ہم نے آپکو بہت دُکھ دیا۔ اس پر بھیشم نے کہا نہیں یہ دُکھ میری خودغرضی کا نتیجہ ہے۔ یعنی اپنے ارتھ کا (مطلب) داس ہُوا ہُوا کوروں کا ساتھی ہو رہا تھا۔

اِسکے جواب میں شہوان پد سے آگے آدھے شلوک میں ارجن نے کہا۔ مہاراج خواہ وہ لالچی ہیں بھی تاہم بھی مجھ سے بہتر ہیں۔ اور میرے گورو ہیں۔ اگر میں ایسے گوروں کو ماروں۔ تو سوائے اسکے کہ یہاں کے بھوگ بھوگوں اور کیا پھل ہو سکتا ہے اسکا انجام موکھش نہیں ہو سکتا اور بھوگ بھی فقط اسی لوک کے نہ کہ سورگ کے۔ اور تسپر بھی خون بھرے یعنے ہر وقت کی بدنامی کا باعث۔ پس جن بھوگوں کا یہاں بھی کچھ لُطف نہیں۔ مرکر انکا کب ہو سکتا ہے

اوترن ۶

سری کرشن نے کہا۔ کشتری ہو کر لڑائی کرنا تیرا شاستر یکت دہرم ہے۔ اور بھکھشا مانگنا اسکے خلاف یعنے نامناسب ہے اسپر ذیل کا شلوک

नचैतद्विद्मः कतरन्नो गरीयो यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः

या नहत्वा न जिजीविषामस्तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्तराष्ट्राः॥६॥

(۶) نہ تو ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ ہم میں کون ساطاقتور ہے۔ اور جیت انکی ہوگی یا ہماری۔ اور جن کو مار کر ہم جینے کی خواہش نہیں رکھتے۔ وہی دھرتراشٹر کے بیٹے سامنے کھڑے ہیں۔

ٹیکا ارجن نے کہا۔ اگر لڑائی کرنا سوچتا ہوں تو یہ بھی خلاف دھرم دکھائی نہیں دیتا۔ اور اگر بھکشو ہونا سوچتا ہون۔ تو یہ بھی بُرا دکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ اس سے کسی کی ہنسا نہیں ہوتی۔ اب حیران ہوں کہ دونوں میں کسکو بہتر جانوں۔ اور اگر لڑائی ہی شروع کی جائے تو پھر یہ جاننا مشکل ہے کہ کون جیتے اور کون ہارے یا ہر کوئی برابر ہی رہے۔ بالفرض ہم جیت جائیں۔ تو بھی یہ جیت ہار کے برابر ہے۔ کیونکہ جن کو مار کر ہم جینا نہیں چاہتے۔ وہی ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ جب اسطرح جینا بے لطف ہو جائے۔ تو پھر راج پاکر کیا عیش ہو سکتا ہے۔ اور کیا آرام اور اس سے تو بھکشا مانگنا ہی اچھا ہے + مدھوسودن سوامی کہتے ہیں۔ اس سے پیشتر جو بیان ہوا۔ اس میں ادھکاری شخص کی علامتیں (وشیشن) بیان کی گئی ہیں۔ پہلے ادھیائے میں "پچ شرے اون شیامی" (رشتہ داروں کو مار کر بھلائی نہیں دیکھتا) یعنی لڑائی میں مرنیوالا سورج لوک سے اوپر چلا جاتا ہے۔ یہ ثابت کیا کہ جس موکھش کا کھٹولی اوپنشد میں ورنن ہے۔ اُسی کا اس شلوک میں ہے۔ شرتی میں شرے اور پرے الگ الگ دو باتوں کا ورنن ہے۔ شرے سے موکھش کا اور پرے سے سورگ کا۔ اور شلوک میں فقط ایک شرے کا۔ اور شرے کہکر پرے خود بھی نکل آتا ہے۔ اس طرح موکھش کو اور اور سورگ کو اور جانتے۔ مطلب یہ ہے کہ موکھش نت ہے۔ اور سورگ انت ہے۔ گویا کہ اس سے نت انت کا بیک جوگیان کا پہلا سادھن ہے ارجن میں پایا جاتا ہے اور یہ کہ "نرکے نچ تنگ واسا" ازک بھوگنا پڑے گا۔ م اسکا یہ مطلب ہے کہ استھول جسم سے آتما الگ ہے یہ بھی

بھیک سادھن کا اظہار ہے۔ اور "نہ کانکشے وجنگ کرشن" یعنے اے کرشن میں فتح نہیں چاہتا۔ اس سے لوک پرلوک کے بھوگوں سے ویراگ دکھایا۔ (اور راتی شری یوگ راجیہ) "تینوں لوکوں کے لئے بھی نہیں۔" یعنے تینون لوکون کے بھوگون سے ویراگ دکھایا جو گیان کا دوسرا سادھن ہے۔ اور "کِنو راجین" یعنے مجھ کو راج سے کیا۔ اس سے سم کا سادھن دکھایا۔ اور "کم بھوگئی" یعنے بھوگوں سے کیا۔ اس سے اندریوں کا روکنا یعنے دم کا سادھن دکھایا۔ اور "یدیپے تے نہ پشینتی" "यद्यप्येतेन पश्यन्ति" یعنی یہ دہرم کو نہیں دیکھتے۔ اس سے اپنا بلا طمع ہونا۔ یعنے اوپرام ہونا دکھایا۔ اور "تن مے کہشیم پرم بھویت" یعنے اگر وہ مجھکو ماریں بھی تو اس سے بھی میرا کلیان ہوگا۔ اس سے تتکھشا کا ہونا دکھایا۔ یہان تک پہلے ادھیائے کا خلاصہ ہے۔ اور شریے اوبھوگتم بھیکش پہی" {श्रेयो भोक्तुम् भैक्ष्यमपीह} یعنے بنسبت لڑائی کرنے کے بھیک مانگنا اچھا ہے۔ اس سے دوسرے ادھیائے میں سنیاس کو دکھلایا۔ اس طرح جو شخص بیبک ویراگ سم دم اوپرانتا اور تتکھشا اور سنیاس ان گیان کے سادھنون کو کر چکی۔ پھر اسکو گورو کے پاس جانیکا ادھکار ہوتا ہے۔ اور یہ کہا بھی ہے کہ ودیا حاصل کرنیکا اسکو ادھکار ہوتا ہے۔ جو سنسار کو دکھ روپ جانکر یعنی بھاری ویراگ ہو جانے پر باقاعدہ گورو کے پاس چلا جائے۔

اوترن ۷

ارجن نے بھیشم وغیرہ کا مارنا مناسب جانکر اور اس ستی کا ابھپرائے لے کر سنیاسی کو بلا سبب کچھ تیاگ کرنیکے بھکشا مانگنا یعنی واجب ہے۔ اپنے سنیاس کا اظہار کیا اور اسی دکھ میں پڑا ہوا اب اس قاعدہ کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جو بلا سنیاس گورو کے پاس جانیکا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک

कार्पण्यदोषोपहतस्वभावःपृच्छामि त्वांधर्मसंमूढचेताः

यच्छ्रेयःस्यान्निश्चितंब्रूहि तन्मेशिष्यस्तेऽहंशाधि मांत्वांप्रपन्नम्॥७॥

۷۔ کرِپنتا (بخیلی) نے میرے سبھاؤ کو دبالیا ہے۔ مجھکو میرے دھرم کی تمیز نہیں رہی۔ اس لئے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جو سُکھ آپکا نسچے کیا ہُوا ہو۔ وہ مجھکو بتائیے۔ میں آپکا شِشش ہوں۔ آپ کی شرن آیا ہوں۔ مجھکو اوپدیش کرو۔

ٹیکا ۔ جیسے کرپن آدمی یعنی بخیل شخص تھوڑا خرچ کرنا بھی بُرا جانتا ہے۔ اُسی طرح اگیانی وشیوں کے تھوڑے سکھ کو بھی چھوڑ نہیں سکتا۔ اور بسبب موکھش نہ پانیکے کرپن کہلاتا ہے۔ اگیانی کرپن ہے۔ اس میں برہ دارن اُپنشد پرمان۔

شرتی ۔ ایے گارگی اس دنیا میں جو شخص بغیر جانے آتما کے مرجاتا ہے۔ وہ کرپن کہلاتا ہے + + + + + +

گویا کہ آناتم (انہ آتما) چیزوں کے لگاؤ (ادھیاس) نے یعنی کرپنتا کے اس دوشن نے کہ یہ میرے ہیں۔ اور اُنکے بغیر میرا جینا بے فایدہ ہے۔ میرے لڑائی کے کھشتری سبھاؤ کو دبالیا ہے اور میرا چیت دھرم کی تمیز نہیں کرسکتا۔ یعنی مَیں یہ نہیں جانتا۔ کہ میرا دھرم ان لوگوں کا مارنا ہے یا اِنکی پرورش کرنا۔ یعنی مجھکو اسکا جاننا کہ آیا میں پرتھوی کی پالنا کروں یا جنگلوں ہی میں رہکر عمر گذاروں بہت مشکل ہے۔ میرا دل کئی طرح کے شکوں سے بھر رہا ہے اس لئے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ مجھکو وہی سُکھ بتلائیں جو آپ کا نسچت کیا ہُوا ہے اور ایسا نہیں ہے جو بیمار کے لئے دوائی کا ہے۔ یعنی جس سے کبھی فایدہ ہو جاتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور فایدہ ہوکر بھی ہمیشہ نہیں رہتا۔ کبھی نہ کبھی مرض پھر ہو جاتی ہے۔ یا یاگ کی طرح نہیں ہے۔ جس میں کبھی بگھن پڑکر اُسکا پھل ہی نہیں ہوتا۔ اور اگر پھل ہو جائے تو پھر ناش ہو جاتا ہے۔ اس لئے

مجھکو ایسا نسچت کرو۔ جس کا پھل پھر ناش نہ ہو۔ اسکی تائید میں سانکھیہ شاستر کا پرمان

پرمان:۔ ادھیاتمک۔ ادہ بھوتک۔ ادھ دیوک تین طرح کا دُکھ ہے۔ ادھیاتمک

جسم کی بیماری کا دُکھ ہے۔ ادھ بھوتک چور اور سانپ وغیرہ کا اور ادھ دیوک

بجلی بارش اور ہوا وغیرہ کا۔ اِن تینوں طرح کے دُکھ کو دور کرنیکے لئے۔ انسان

یہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح اِن کا اصلی ناش ہو جائے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔

اعتراض۔ ایسی کوشش کی کیا ضرورت۔ ہر ایک دُکھ کا علاج موجود ہے۔

اور اس سے دُکھ ہٹ جاتا ہے۔ مثلاً بیماری کا دُکھ دوائی سے۔ اور چور وغیرہ

کا خبرداری سے۔ اور بجلی وغیرہ کا مکانات بنوانیسے۔ جواب۔ اس طرح بھی

دکھہ کا ناش نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک دُکھ ایک دفعہ دور ہو کر پھر ہو جاتا ہے۔

اور جیسا اِس لوک کا دُکھ ہے۔ ویسا ہی پرلوک کا ہے۔ بلکہ اس میں اور

نقص بھی ہے۔ کہ یاگ وغیرہ جن سببوں سے سورگ حاصل ہوتا ہے۔

وہ سبب پاپ سے شامل ہیں۔ اور اس سورگ وغیرہ پھل کا ناش

بھی ہو جاتا ہے۔ اور کوئی اُس میں بڑا ہوتا ہے۔ اور کوئی چھوٹا بھی۔ مگر

ان تمام نقصوں میں موکھش میں ایک نقص بھی نہیں ہوتا۔ یعنی نہ کوئی

اسکا سادھن کرتے ہوئے پاپ ہوتا ہے اور نہ موکھش ہی ایسی ہے۔

کہ اُسکا ناش ہو۔ یہ موکھش کارن جگت اور کارج (پرکرتی) اور آتما کا گیان

ہو کر ہوتی ہے۔

سری کرشن نے فرمایا ارجن تو میرا دوست ہے اور اپدیش اُسکو کیا جاتا ہے۔ جو شش ہوتا

ہے۔ اسپر ارجن نے کہا میں آپ کا شِشش ہوں۔ اور اس قابل ہوں کہ آپ سے اُپدیش

حاصل کرون۔ دوست اُس صورت میں ہوتا۔ اگر میرا گیان آپکے برابر ہوتا۔ اور آپ کی شرن ہون۔ اس لئے اپدیش کا خواستگار ہون۔ اُن شرتیوں کا پرمان جن کے روسی گورو کے پاس جانیکی ہدایت ہے۔

شرتی (۱) برہم گیان کے لئے گورو کے پاس ہاتھ میں لکڑیاں لیکر جائے۔ مگر گورو بھی ایسا ہو۔ جو ویدون کو جانتا ہو۔ اور اُن پر یقین بھی ہو۔

(۲) ورن کے بیٹے بھر گو نے ورن سے جاکر کہا مجھکو وید کے وہ واکیہ سکھاؤ جن سے گیان ہوتا ہے۔

اوترن ۸ - ایے ارجن تو ویدون کو جانتا ہے۔ اس لئے جو بات کلیان کی ہے۔ اُسکو خود ہی سوچ لے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

नहि प्रपश्यामि ममापनुद्याद् यच्छोकमुच्छोषणमिंद्रियाणाम्

अवाप्य भूमावसपत्नमृद्धं राज्यं सुराणामपि चाधिपत्यम् ॥ ८ ॥

۸- مجھکو ایسی کوئی وستو دکھائی نہیں دیتی۔ جو اس لوک کے نس کنٹک راج یا دیوتاؤن کے راج کو پاکر بھی میرے اندریون سکھانے والے شوک کو دور کریگی۔

ٹیکا - جیسے نارد نے سنت کماروں سے کہا۔ ایے بھگوان میں شوکوان ہون۔ اسی طرح ارجن نے اپنے شوک کا اظہار کیا۔ سری کرشن نے فرمایا اگر یہ شوک دور نہ ہو۔ تو پھر کیا کچھ تکلیف ہے۔ ارجن نے کہا یہ شوک اندریوں کا سکھانے والا ہے۔ یعنی ہمیشہ کا دُکھ دینے والا ہے۔ سری کرشن نے کہا تو لڑائی کر اس سے شوک جاتا رہیگا۔ اور فتح پانے پر راج لیگا۔ اور سر جانے پر سورگ۔ ارجن نے باقی آدھے شلوک میں اسکا یہ جواب دیا کہ پرتھوی کے نس کنٹک بھبوتی سے ملے ہوئے راج کو یا برہما کے لوک تک دیوتاؤں کے

راج کو پاکر بھی یہ شوک دور ہونیوالا نہیں ہے۔ اور اگر یہ پوچھا جائے کہ راج پاکر بھی اسکے دور نہ ہونیکی کیا وجہ۔ تو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ میں لوک پرلوک دونوں کو بذریعہ شرتی انمان اور پرتکش پرمان کے ناش ہوا دیکھتا ہوں۔ شرتی یہ ہے۔

شرتی:۔ جیسے دنیا میں چیز بنائی جاتی ہے۔ اور اسکا ناش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پن کرکے سورگ میں ملنے والی تمام چیزوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

انمان پرمان۔ ہر ایک شے جو پیدا شدہ ہے۔ سب کا ناش ہو جاتا ہے۔

پرتکش پرمان۔ ہر ایک چیز آنکھوں سے ناش ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ پس ان پرمانوں کے رو سے جبکہ لوک پرلوک کی چیزیں ناش ہونیوالی ثابت ہیں۔ تو ان سے میرا شوک کیونکر دور ہو سکتا ہے۔ اور دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو خود قایم رہ سکے۔ یعنے (سوتنتر) ہو اور کسی کے بس نہ ہو۔ ہر ایک چیز یا کال (وقت) کے بس رہتی ہے یا پراربدھ کے یا کسی زبردست کے یا خود کسی اور چیز کے۔ اس لئیے چیزیں ہمیشہ شوک کا باعث ہیں گویا کہ ان سے شوک دور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خود ناش ہو کر شوک کو پیدا کرتی ہیں پس یہ بات کہ لڑائی میرے شوک کو دور کرے ہرگز نہیں۔ شلوک کا خلاصہ یہ ہے کہ ارجن کے دل میں بھاری ویراگ ہے۔ اس لئے اسکو نہ اس لوک کے بھوگوں کی خواہش ہے۔ اور نہ پرلوک کے بھوگوں کی۔ یہی گیان کے ادھکاری کے لئے ضروری ہے۔

اوترن ۹ :۔ دھرتراشٹر نے کہا۔ اسکے بعد کیا ہوا۔

سنجے بولا

۹۔ دشمنوں کو مارنیوالے ارجن نے رکھی کیش سے یہ کہکر کہ اے گوبندمیں لڑائی نہیں کرتا چپ ہو گیا۔

संजय उवाच

एवमुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परंतपः ॥ ० ॥
न योत्स्य इति गोविंद मुक्त्वा तूष्णीं बभूव ह ॥ ९ ॥

ٹیکا:۔ گوڑاکیش کہکر کہا۔ نیند پر غالب۔ ور پرم تپ کہکر کہا دشمنون کو مارنیوالا ارجن نے اور رکھی کیش کہکر کہا اے اندریوں کو ستانیوالے انترجامی اور گوبند کہکر کہا۔ اے ویدوں کے بنانیوالے سرگیہ (ہمہ دان) میں لڑائی نہیں کرتا۔ اس سے پہلے ایک دفعہ تو یہ کہا کہ بھیشم وغیرہ جن سے لڑنا نامناسب ہے۔ میں اُنسے کیونکر لڑون۔ اور اب دوسری دفعہ یہ کہ میں لڑائی نہیں کرتا۔ گویا لڑائی سے قطعی انکار کر چُپ ہو گیا اور شلوک میں "ہے" پد کہکر اسبات کا اظہار کیا کہ ارجن نے جو دشمنوں کو مارنیوالا اور سُست نہیں ہے۔ اِسکی اُسوقت کی سُستی اور لڑائی چھوڑنیکی حرکت دیر تک رہنیوالی نہیں۔ جلد رفع ہو جائیگی۔ اور رکھی کیش یعنی انترجامی اور گوبند یعنے سرگیہ کہکر یہ مراد ہے۔ اے دھرتراشٹر سری بھگوان کو اس رنج کا دور کرنا کچھ مشکل نہیں بلا کوشش ہی دور کردینگے۔

اوترن ۱۰

سنجے نے یہ سُنا کر کہ ارجن لڑائی کرنا نہیں چاہتا اور ایشور اُس سے کرانا چاہتے ہیں دھرتراشٹر کے دل کی بیٹوں کے راج قایم رہنے کی بڑی خواہش کو ہٹا دیا۔ اس پر ذیل کا شلوک ۱۔

तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत ॥ ० ॥
सेनयोरुभयोर्मध्ये विषीदंतमिदं वचः ॥ १० ॥

۱۰۔ اے بھارت رکھی کیش نے ارجن کو دونون فوجون کے بیچ دُکھی کھڑے دیکھکر مسکرا کر یہ کہا:۔

ٹیکا:۔ جب ارجن لڑائی کے ارادہ سے بڑی کوشش سے دونون فوجون کے بیچ آیا۔ اور موہ سے گھر گیا۔ تب سری بھگوان نے ہنسی سے اسکو یہ کہا۔ ہنسی سے یہ مراد ہے کہ

ارجن کو نہائیت شرمندہ کردیا۔ کسی کی نادانی دیکھکر مسکرانا۔ جس سے وہ شرمندہ ہو۔ ہنسی کہلاتا ہے۔ دونوں فوجوں کے بیچ کھڑے ہوکر ارجن نے اس قسم کی گفتگو نہایت نامناسب کی البتہ اگر وہ جنگ کی طیاری سے پیشتر جنگل میں رہتے ہوئے کرتا تو کچھ مضائقہ نہیں تھا +

اوترن ۱۱۔ لڑائی میں جانے سے اوّل لڑائی کی طیاری ارجن کے دل میں ازخود تھی۔ مگر جب میدان جنگ میں گیا۔ تو وہاں جاتے ہی دو قسم کے موہ سے گھر گیا۔ اور شوک پیدا ہُوا۔ اور جو ارادے لڑائی کے تھے سب یکدم رُک گئے۔ تب سری کرشن کیلئے لازم ہوا کہ اسکا دونوں قسم کا موہ دور کریں۔ ایک موہ تو یہ ہُوا کہ کارن سوکھشم اور استھول تینوں طرح کا جسم ست چت آنند روپ برہم سے غیر نہیں ہے۔ سنسار آتما کا دھرم ہی اور سچا ہے۔ یہ موہ نہ فقط ارجن کو ہی ہُوا۔ بلکہ ہر ایک کو ہے۔ اور دوسرا موہ یہ ہُوا کہ ہنسا کے خیال سے اور دیا سے گھر کر لڑائی کو اپنا دھرم نہ سمجھا۔ یہ موہ صرف ارجن ہی کو تھا۔ قسم اول کا موہ تینوں قسم کی جسمانی اوپادیوں سے الگ شدہ برہم گیان ہوکر دور ہوتا ہے۔ اور قسم دوئم کا لڑائی کو خلاف شاستر نہ جانکر۔ ان طریقوں سے جب موہ دُور ہو جائے۔ تب شوک جو اُسکا نتیجہ ہے۔ خود ہی ہٹ جاتا ہے۔ اُسکے لئے اور کچھ کرنا نہیں رہتا۔ ان خیالات کے پیدا ہونے سے ذیل کے شلوک میں سری بھگوان نے دو قسم کا مغالطہ دکھایا۔ جو ارجن کو پیدا ہُوا۔

श्रीभगवानुवाच॥	अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे॥ गतासूनगतासूंश्च नानुशोचन्ति पण्डिताः॥११॥

سری بھگوان نے کہا۔ اے ارجن کی سوچ کرنا نہیں چاہیئے۔ انہیں کے لئے

توسوچ کرتا ہے ۔ اور بدھمانون کی سی باتیں کرتا ہے ۔ پنڈت لوگ مرنے اور نہ مرنیوالون کی بابت سوچ نہیں کرتے ۔

ٹیکا ۔ "اسوچیان" بمعنے ناقابل سوچ ۔ اس سے بھیشم درون اور خود ارجن سے مراد ہے ۔ اور "ان سوچا" سے یہ کہ تو پنڈت ہوکر بھی سوچ کرتا ہے ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ ارجن کی اس قسم کی سوچ کہ یہ مارنے سے مرجائینگے ۔ اور میں اکیلا رہکر راج کو کیا کرونگا یہ اسوچ (نہ سوچ) میں سوچ ہے ۔ اور یہ انسانون ۔ حیوانون ۔ پرندون ۔ سب میں پائی جاتی ہے مگر اے ارجن تو ان میں پنڈت ہے تجھکو اسکا کرنا مناسب نہیں ۔ میں نے اسکو ایک دفعہ پہلے بھی کہا تھا ۔ اور بغیر کہے تو خود بھی جانتا ہے ۔ کیونکہ تو پنڈت ہے ۔ پس جن باتوں کو بدھمان کہا نہیں کرتے انہیں تو کہہ رہا ہے ۔ یعنے یہ کہ بھیشم اور درون سے مین نہیں لڑتا کیا ایسی باتون کو کرتا ہوا شرمندہ ہوکر خاموش نہیں رہ سکتا ۔ اس سے پرے اور کیا نامناسب ہے کہ بھیک مانگنا جو تیرا دہرم نہیں ۔ اسکو دھرم مانتا ہے ۔ اور لڑائی کرنا جو دھرم ہے ۔ اسکو ادہرم اس لئے پنڈت ہوکر یہ تجھکو کسی طرح مناسب ہین ۔ اور اسکا دوسرا ارتھ یہ ہے ۔ کہ بدھمانون کی سی باتیں کرتا ہے ۔ یعنے یہ کہ بھیشم بڑا ہے اور درون گورو ہے ۔ مگر یہ نہیں جانتا کہ کسکو بڑا اور کس کو گورو کہتے ہیں ۔

باقی آدہے شلوک کا ورتن :- ارجن نے کہا جبکہ وششٹ جیسے اس فکر سے خالی دیکھے نہیں جاتے اور لڑکوں کے مرنیکا غم کرتے ہے ۔ تو میں رشتہ دارون کے غم سے کیونکہ بچ سکتا ہون ۔ اسکے جواب میں سری کرشن نے فرمایا جو لوگ پنڈت ہیں یعنے وچار کرنیوالے آتم تت گیانی ہیں ۔ انکو دونون طرح کی سوچ نہیں ہوتی ۔ نہ مرنیوالوں کی نہ پس ماندون کی ۔ مرنیوالون کی یہ کہ آیا وہ مرکر نرک کو گئے یا سورگ کو اور پس ماندوں کی یہ کہ اب

انکی خبرگیری کون کریگا۔ اِس قسم کی کوئی سوچ نہیں ہوتی اِسکا سبب یہ ہے کہ آتم گیانیوں
کی دو طرح کی حالت ہوتی ہے۔ ایک سمادھی* کے بعد جس میں سنسار سچا پرنیت نہیں
ہوتا۔ گویا اسکو متھیا جانکر اسطرح بےخوف رہتا ہے جیسا کہ رسّی کا علم ہوکر سانپ سے دوسری
مثال جیسے گرمی والے بیمار کو باوجود اسکے کہ گوڑ کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر تو بھی وہ کڑوی
چیز کے بدلے اُسکو نہیں خریدتا اور اُسکو حقیقت میں میٹھا جانتا ہے۔ اُسی طرح ارجن جب تمکو آتم
گیان ہوگا تب یہ مغالطہ جو بھیشم وغیرہ کے متعلق ہے۔ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسکا کارن ہی آتما
کا گیان ہے۔ اور جو شوک وششٹ جی کو ہوا۔ وہ دراصل شوک نہیں تھا فقط بباعث انسانی
صورت ہونیکے ایک سوانگ (نقل) تھا۔ اِس لئے اِسکا یہ نتیجہ نہیں ہو سکتا کہ اسکو اوپدیش ہی سمجھ
لیا جائے۔ اور ہر کوئی ایسا ہی کرے۔ اچھے لوگوں کا اوپدیش وہ اوپدیش سمجھا جاتا ہے۔ جو
حرف دھرم کو لے کر ہو نہ کہ اسکے افعال کو دیکھکر مثلاً کسی مہاتما کو بہت تھوک آتی ہو۔ تو تھوکنے کی
نقل کی جائے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اے ارجن تو پنڈت ہوکر اسکی سوچ نہ کر +

اوترن ۱۲:۔ گیارہویں شلوک کے "اسوچیان سوچستونگ" (ناقابل سوچ میں سوچ)
پدوں کے شرح تیس کے شلوک تک چلی جاتی ہے۔ اور "پرگیاداوانگ سچہ بہاکسے"
(प्रज्ञावादांश्च भाषसे) کے تیس سے اٹھتیس تک۔ اور یہ کہ آتما کارن سوکھشم
اور استھول جسموں سے الگ ہے۔ اسکے جاننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے آتما کو نت ثابت
کیا جائے۔ آتما کو استھول جسم سے الگ اور نت بتانے کے لئے ذیل کا شلوک :۔

न त्वेवाहं जातु नासं न त्वं नेमे जनाधिपाः ।
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम् ॥१२॥

۱۲۔ یہ نہیں ہے کہ پہلے میں یا تو یا یہ راجہ نہ تھے یا آئیندہ کو ہم سب نہ ہوں گے +

ٹیکا "تتوا" کے تو پد سے ظاہر ہے کہ آتما جسم سے الگ ہے۔ اور اس سے کہ ہم پہلے تھے۔ اب ہیں اور آئندہ ہونگے یہ ظاہر ہے کہ ہمارا پہلے ناش تھا۔ نہ آئندہ ہوگا۔ اور حال میں ظاہر ہی ہیں۔ گویا کہ آتما کا تینوں زمانوں میں موجود ہونا ثابت ہے۔ اور یہ جسم نہ پہلے تھا نہ آئندہ رہیگا اسطرح ثابت ہے۔ کہ آتما استھول جسم سے الگ ہے۔

اوترن ۱۳ - ارجن نے کہا مطابق چارواک (ناستک) مت کے تو یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ جب تک جسم ہے۔ تب تک چیتنا ہے۔ گویا کہ آتما جسم سے الگ نہیں ہے۔ جسم ہی آتما ہے اور ایک اور دلیل سے بھی ظاہر ہے کہ جسم کے لحاظ سے کوئی اپکو موٹا سمجھتا ہے۔ اور کوئی پتلا اور کوئی گورا اور کوئی کالا۔ اس لیئے اگر آتما جسم سے الگ ہوتا تو یہ پرتیکھش پرمان غلط ہو جاتا۔ اور بالفرض یہ مانا بھی جائے کہ آتما جسم سے الگ ہے۔ تو پھر یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ آتما کا جنم اور ناش نہیں ہوتا۔ کیونکہ صاف دیکھا جاتا ہے کہ دیودت پیدا ہوا۔ اور دیودت مرگیا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ آتما جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور جسم کے ساتھ ہی مر جاتا ہے۔ اسکے جواب میں ذیل کا شلوک۔

देहिनोऽस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा
तथा देहान्तर प्राप्तिर्धीरस्तत्र न मुह्यति ॥१३॥

(۱۳) جیسے دیہہ دہاری کے لئے اس دیہہ میں لڑکپن جوانی بڑہاپا تین اوستھا ہوتے ہیں۔ اور ان میں آتما ایک رہتا ہے۔ اُسیطرح دوسرے جنم کا پانا بدہمان اس میں نہیں گھبرانا۔

ٹیکا

دیہہ دھاری (دیہی نو) کہکر یہ مطلب ہے کہ دنیا میں جس قدر دیہیاں (اجسام) زمانہ گذشتہ آئندہ اور حال میں پیدا ہوئیں ہونگی - اور ہیں۔ ان سب دیہوں والے کا نام دیہی ہے۔ یعنی دیہہ دہاری گویا کہ

تمام دہیان فقط ایک ویاپک آتما ہی کی ہیں - اور وہی سب کی حرکت کا باعث ہے - الگ الگ آتما نہیں ہے - نہ کوئی اس کے الگ الگ ہونے کا پرمان ہی ملتا ہے - اسی کے اظہار کے لیے شلوک میں دیہی نو ایک وچن صیغہ واحد کا کہا گیا ہے - اور اگر بحوالہ بارہویں شلوک کے یہ کہا جائے کہ اسمیں سربے وینگ یعنے ہم سب صیغہ جمع کا فقرہ ہے - تو اس کا یہ جواب ہے - کہ وہاں بلحاظ جسمون کے کہا گیا ہے - نہ کہ آتما کے مطلب یہ ہے - کہ ایسے دیہہ دہاری ایک آتما کی جیسے اِس جسم میں - لڑکپن جوانی اور بڑہاپا تین اوستھا ہیں - اور وہ تینون آپس میں متضاد ہیں - اور اوستھا کا فرق ہونے سے ہی آتما کا فرق نہیں ہوتا - اسی طرح نہ بدلنی والی آتما کے لئے دوسری دیہہ کا ملنا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے - کہ جو لڑکپن میں اپنے باپ اور بیٹون کو دیکھتا ہے - وہی بڑہاپا میں اپنے بیٹے اور پوتونکو دیکھتا ہے - گویا کہ اس کی ایسے گیان سے ثابت ہے - کہ آتما ایک ہے - اگر ایک نہ ہوتا - تو لڑکپن کی دیکھی باتون کا بڑہاپا میں کچھ علم نہ ہوتا - اس پر ایک مثال - جیسے خواب کے وقت ایک آتما بے شمار جسمون میں دیکھا جاتا ہے - یعنے خواب کی تمام خلقت میں ایک ہی آتما دیاپک ہوتا ہے - اور اُس سے غیر کچھ نہیں ہوتا - اور بوقت بیداری یہ خیال ہوتا ہے - کہ میں وہی ہون - اسی طرح سب جسمون میں ایک آتما دیاپک ہے دوسری مثال جیسے ایک یوگی اپنے کئی جسم بنا لیتا ہے - اور سب جسمون میں یہی - خیال رکھتا ہے کہ میں ہون - اسی طرح ایک آتما سب میں دیاپک ہے - مدہوسودن سوامی کہتے ہیں کہ شلوک میں فقط جسم کی تین حالتون کو لیکر ایک آتما کی مثال دیگئی ہے اور اُن دونون سے یہ کہ سوائے جسم کی تین حالتونکے جسم کی الگ ہونے پر بھی ایک آتما کی مثال پائی جاتی ہے - غرض جیسے مرستھل و ریگستان) میں پانی کا گیان متھیا گیان ہے -

اسی طرح آتما میں یہ گیان کہ آتما موٹا یا گورا ہے۔ متھیا گیان ہے اور جیسے مرستھل کا گیان ہو کر پانی کا وہم نہیں رہتا اسی طرح آتما کو جانکر آتما کے موٹا اور پتلا ہونے کا وہم نہیں رہتا۔ اور اس سے یہ جواب بھی دیا گیا ہے۔ کہ آتما نہ جسم کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور نہ اس کی ناش کے ساتھ ناش۔ اور یہ کہ آتما انت ہے۔ اسکو آگے بھی کسی شلوک میں مفصل کہا جائے گا۔ اور اس پر کہ جیسے دیہہ دھاری کے لئے تین اوستھا ہیں ویسے اس کے لئے دوسرا جسم ہے۔ اور دلیل بھی ملتی ہے۔ یعنے جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اسکو اسوقت کچھ سکھایا نہیں جاتا فقط بغیر سکھائے ہی پچھلے جنم کے سنسکاروں سے دودھ پینے لگ جاتا ہے۔ اور اگرچہ یہ کوئی نہیں جانتا کہ میں پیچھے برہمن تھا یا کون۔ مگر طبیعت کا میلان تب تک کسی طرف نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ علم نہ ہو کہ اس سے سکھ ہوگا۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ دودھ پینے کا میلان بچہ کو پچھلے جنم کے گیان سے ہوتا ہے۔ اور نیز یہ کہ جو آتما پچھلے جنم میں تھا وہی حال کے جنم میں ہے۔ اور اگر یہ نہ مانا جائے تو پھر یہ اعتراض آتا ہے کہ کیے ہوئے کرم ناش ہو جاتے ہیں۔ اور نہ کیے ہوئے پھل دیدیتے ہیں۔ اور ارجن ایک اور دلیل بھی سن کہ جیسے تو جسم کے بدلنے پر نہ مرتا ہے۔ اور نہ پیدا ہوتا ہے اور ایک ہی رہتا ہے۔ اُسی طرح ان سب دیہوں میں فقط ایک تو ہی ہے۔ یعنے آتما ویاپک ہے۔ اگر ویاپک نہ ہوتا اور انوکے قد کے برابر ہوتا۔ تو پھر جسم کے جسقدر حصہ میں ہوتا اُسی قدر کا اسکو گیان ہوتا۔ اور اگر جسم کے برابر کا ہوتا۔ تو پھر جسم کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتا۔ اور گھٹنے کے ساتھ گھٹتا اور گھٹنے بڑھنے میں اگر ناش ہو جاتا۔ گھٹنے بڑھنے سے بری اُسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ ویاپک ہو۔ اسلئے تیرا آتما سارے ویاپک ہے۔ اور تیرا یہ خیال کہ میں ان کو ماروں گا اور وہ مر جائینگے غلط ہے اور اس لئے ہوتا ہے۔ کہ تو ادھیر ہے یعنے اگیانی ہے۔ گیانی کو اس طرح کا موہ نہیں ہوتا یعنے اُسکے دل میں مارنے اور مرنے کا خیال نہیں ہوتا۔ آتما ایک ہے۔ اس میں انمان اور شرتی پرمان

انمان پرمان:۔ سب دیہہ دہاریون میں آتما ایک ہے۔ کیونکہ بسبب دیہہ ہونیکے کوئی دیہہ آتما سے خالی نہیں جیساکہ تیرا دیہہ۔ انمان میں چار باتیں ہوتی ہیں۔ پکھش۔ سادہ۔ ہیتو درشٹانت (مثال)، تمام جسم یہاں پکھش ہے۔ ایک آتما سادہ ہے۔ دیہہ ماتر ہیتو ہے۔ اور تیری دیہہ مثال ہے۔

شرتی

پرماتما دیو سب دیہون (شریرون) میں ایک ہے۔ سب میں پوشیدہ ہے۔ سب جگہ ویاپک ہے۔ ہر ایک دیہہ کا آتما ہے۔ ہر ایک کام کا پرکاشک ہے۔ تمام بھوتوں کا آسرا ہے۔ ساکھشی ہے چیتن ہے کیول ہے۔ اور نرگن ہے

مطابق اس شرتی اور انمان کے آتما کا ایک اور قدیمی (نت) ہونا ثابت ہے۔ اور اس سے ذیل کے متون کا کھنڈن بھی پایا جاتا ہے۔ چارواک متیوں میں کوئی جسم کو آتما مانتا ہے اور کوئی اندریوں کو اور کوئی من کو اور بدھ مت میں چھن چھن میں پیدا ہونیوالا۔ اور جین مت میں جسم سے جدا اور جسم کے قد کے برابر اور ان میں بعضے انو کے قد کے برابر۔

اوترن ۱۴ ارجن نے بحوالہ وشیشک شاستر کے کہا۔ مہاراج آتما کے قدیمی (نتیہ) اور ویاپک ہونے میں تو کوئی اعتراض نہیں۔ مگر اس میں کہ آتما سب دیہوں (جسموں) میں ایک ہے اعتراض ہے۔ کیونکہ آتما گیان[۱]۔ سکھ[۲]۔ دکھ[۳]۔ اچھیا[۴]۔ دویش[۵]۔ پریتن[۶]۔ دھرم سنسکار[۷]۔ ادھرم[۸]۔ نو گنون والا ہے۔ اس لئے سب کا آتما ایک نہ قدیمی ویاپک اور الگ الگ ہے۔ نیائے اور میمانسا شاستر سے بھی سوائے اسکے کہ میمانسا آتما کے گن نہیں مانتا۔ اسکی تائید ہوتی ہے۔ درحقیقت اگر آتما سب میں ایک ہوتا۔ تو ایک کے دکھ سے سب دکھی ہوتے۔ اور ایک کے سکھ سے سب سکھی اس لئے بھیشم وغیرہ باوجود قدیمی اور ویاپک ہونیکے بھی مجھ سے جدا ہیں۔ اور اس صورت میں کہ میں سکھ اور دکھ والا ہوں۔

جب مجھ سے بھیشم وغیرہ کا مرکر قطع تعلق ہوگا۔ تو سُکھ جاتا رہیگا۔ اور دُکھ پراپت ہوگا۔ اس لئے میرا شوک اور موہ کرنا غیر مناسب نہیں ہے۔ اسپر سری کرشن نے یہ سوچکر کہ ارجن نے آتما کو استھول جسم سے الگ تو جان لیا ہے۔ اور اب اُسکو سوکہشم دیہہ سے الگ کا گیان ہونا ضروری ہے۔ نیچے لکھے شلوک میں کہا۔

मात्रास्पर्शास्तु कौंतेय शीतोष्णसुखदुःखदाः ।।

आगमापायिनोऽनित्यास्तांस्तितिक्षस्व भारत ।।१४।।

۱۴۔ اے کُنتی کے بیٹے اندریوں سے وشیوں کا تعلق جو سردی اور گرمی کے سبب سُکھ اور دُکھ کا باعث ہے۔ اور آنے جانے والا اور ناش ہونیوالا ہے۔ اُسکو سہار یعہ وقت پر خود ہی نہیں رہتا۔

ٹیکا :۔ اندریوں یا انتہ کرن کی برتی کا وشیوں سے تعلق ہوکر سردی گرمی کے سبب جو سُکھ اور دُکھ ہوتا ہے۔ وہ انتہ کرن کو ہوتا ہے۔ آتما کو نہیں کیونکہ آتما نرگن نرِوکار اور ویاپک ہے۔ اور یہ دلیل بھی ہے کہ آتما انت (قدیمی) ہوکر انت چیزوں کا یعنے سکھ اور دُکھ کا آسرا نہیں ہوسکتا۔ فقط انتہ کرن ہی ہوسکتا ہے۔ جو کہ انت ہے۔ اور نہ کبھی دھرمی سے دھرم الگ ہی ہوتا ہے۔ ہمیشہ ہی یکتائی رہتی ہے اور سوائے اسکے کہ وہ ایک ہوں اُنکا اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ اور ایک یہ دلیل ہے۔ کہ آتما ساکھشی ہے اور موجودات اُسکے ساکہیہ۔ گویا کہ دیا اور اُس سے روشن ہوئی ہوئی چیزوں کی طرح ساکھشی اور ساکہشیہ ایک نہیں ہوسکتی۔ اس میں سوریشر اچاریہ کا پرمان۔

شلوک سُکھی اور دکھی وہی ہوتا ہے۔ جو وکاری ہو اور ساکھشی نہ ہو بس لئے میں اس بدھی کا جو کام کرودھ وغیرہ ہزاروں وکاروں سے بھر رہی ہے ساکھشی

اِس سے اُس اعتراض کا بھی کہ ایک کے سُکھ سے سب سُکھی اور ایک کے دُکھ سے سب دُکھی ہوں جواب دیا گیا۔ کیونکہ سُکھ دُکھ آتما کا دھرم نہیں ہے۔ انتہ کرن کا ہے۔ اور انتہ کرن سب کا الگ الگ ہے۔ اور یہ کہ آتما نوست چیت روپ ہو کر سب جگہ پایا جاتا ہے۔ مگر ایسی کوئی دلیل نہ تھی جس سے اسکا بھید بھی پایا جائے۔ بیدانتی نے نیایکی سے کہا۔ کہ یہاں تک تو تم بھی مانتے ہو کہ سُکھ اور دُکھ من کا دھرم ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ مَیں مَن (انتہ کرن) کو سُکھ کا اُپاوٗدان کارن سمجھتا ہوں۔ اور تم آتما کو اُپادان کارن اور من کو نمت کارن۔ اِن میں میرا مت ماننے لائق ہے۔ اس میں شرتی پرمان:۔

شرتی

خواہش اور ارادہ اور شک اور شردھا اور ڈر اور شرم اور گیان یہ سب مَن کا روپ ہے

اسکا مطلب یہ ہے کہ من اِن سب کا کارن ہے۔ اور کارن اور کارج میں فرق نہیں ہوتا۔ اس لئے سوے پرکاش اور آنند روپ آتما خواہش وغیرہ سُکھ دُکھ کا آسرا نہیں ہو سکتا۔ اور نیائے اور ویشیشک مت کی یہ غلطی ہے۔ کہ وہ آتما کو الگ الگ مانتے ہیں۔ انتہ کرن سُکھ دُکھ والا ہے۔ اور پیدا ہوتا ہے۔ اور ناش ہوتا ہے۔ اور درشیہ ہے یعنے خود بخود ظاہر نہ ہونیوالا۔ اور چیتن کا وشئی ہے۔ پس اَے ارجن تو آنند روپ درشٹا (دیکھنے والا) اور نت اسپرشیہ اور سب کا پرکاشک ہے۔ اور اندریوں کا وشیوں سے تعلق جو تم سے الگ ہے۔ وہ انت ہے۔ یعنی جھوٹا ہے۔ شلوک کا خلاصہ یہ ہے کہ سُکھ اور دُکھ جو انتہ کرن کا دھرم ہے۔ اور آتما اس سے بری ہے۔ تو پھر بھیشم وغیرہ کے مرنیکا دُکھ انتہ کرن کو ہوگا۔ نہ کہ تمکو اور یہ آنے جانے والا اور وقت پر خود ہی دور ہو جاتا ہے۔ اسلئے تو اسکو سہار کیونکہ انتہ کرن کے دُکھ سے تیرا کچھ نقصان نہیں۔ اور اُس سے جو نادانم ادھیاس ہو رہا ہے۔ یعنے ایکتا اُسکا کوئی فکر نہ کر کونتے اور بھارت کہکر یہ مراد ہے کہ تو ماتا کی لحاظ سے بھی اعلے خاندان کا ہے اور پتا کے لحاظ سے بھی اعلے خاندان کا۔ اِس لئے تجھکو

اگیانی ہونا مناسب نہیں۔

اوترن ۱۵ } ارجن نے کہا اگر انتہ کرن ہی کو سکھ اور دکھ ہوتا ہے۔ تو پھر یہ ماننا پڑے گا۔ کہ انتہ کرن ہی کرتا ہے۔ اور انتہ کرن ہی بھوگتا ہے۔ جو کرتا اور بھوگتا ہے۔ وہی چیتن ہے۔ اس صورت میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سوائے انتہ کرن کے اور بھی کوئی چیتن اس سے الگ اسکا ساکھشی اور پرکاشک ہے۔ گویا بحث یہ ہے۔ کہ میں اسے آتما کہتا ہوں اور آپ انتہ کرن اور بالفرض یہ مانا بھی جائے کہ چیتن اور انتہ کرن الگ الگ ہیں۔ تو پھر یہ اعتراض آتا ہے۔ کہ بندہ اور کو ہوی اور مُکت اور کو۔ یعنے جو بندہ ہتا ہے وہ موکھش نہیں پاتا۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ ॥ ॥

समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ॥ १५ ॥

۱۵۔ اے منشوں میں سر شیشٹھ جس مستقل شخص کو انتہ کرن کے دہرم دکھ نہیں دیتے اور سکھ اور دکھ برابر ہیں۔ وہ موکھش کے لائق ہوتا ہے۔

ٹیکا:۔ سوینگ (خود بخود) کہکر یہ مراد ہے کہ جو خود بخود ستیہ پرکاش ہے۔ اُسکو سکھ اور دکھ کا کچھ کلیش نہیں ہوتا۔ آتما ستیہ پرکاش ہے۔ اس میں برہ دارن اپنشد پرمان ہے۔

شُرتی:۔ خواب کے وقت یہ پُرش سوینگ جوتی ہوتا ہے یعنے خود بخود ظاہر۔

پُرش اُسکو کہتے ہیں جو پوری پوری یعنے دیہہ دیہہ میں قائم ہو رہا ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شُرتی:۔ یہ پُرش سب کے جسم میں مقیم ہے اس لئے نہ تو
یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شئے اُس سے خالی ہے
اور نہ ہی یہ کہ فلان اُس سے ڈھکی ہوئی ہے
کیونکہ وہ نروکار ہے۔

شکھہ اور دُکھہ کو برابر کہکر یہ مراد ہے۔ کہ جو سُکھ اور دُکھ دونوں کو اناتما کا دھرم جانکر اُنکو یکسان سمجھتا ہے۔ اور چیتن کو اُن کا پرکاشک جانتا ہے۔ وہی دونوں کو برابر جانتا ہے۔ نہ یہ کہ سُکھ کو دُکھہ اور دُکھ کو سکھہ جانکر بے تمیز ہو جاتا ہے۔ اِس سُکھ اور دُکھ کو کہکر یہاں انہتہ کرن کے سب دہرموں سے مراد ہے۔ اور اس کے نزدیک سب برابر ہیں اِس میں شرتی پرمان۔

شُرتی:۔ نت جاننے والا نہ کرم کر کر بڑہتا ہے۔ اور نہ گھٹتا ہی ہے۔

نہ بڑہنا گھٹنا کہکر یہ مراد ہے کہ اُسکو سُکھ اور دُکھ دونوں نہیں ہوتے۔ اور "دہیر نگ" پد کے معنے ہیں بُدہی کا پریرک۔ اور بُدہی کا ساکھشی۔ اِس میں شرتی پرمان:۔

شُرتی:۔ بُدہی سے مِلا ہُوا آتما خواب میں جاتا ہے۔ اور بدہی سے مِلا ہُوا جاگرت میں۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ آتما کا بُدہی کے ساتھ ایک روپ ہوکر آتما میں کلپت (فرضی) بندہ ہو جاتا ہے۔ اور کلپت کے دور ہونے پر آتما کی موکھش اس میں سوریشر اچاریہ کا پرمان۔

شلوک:۔ جو پرتکش وغیرہ سب پرمانوں اور تینوں حالتوں اور چیزوں کے ہونے اور نہ ہونیکا پرکاشک ہے مطابق سدہانت شاستروں کے وہ برہم میں ہی ہوں

اِس طرح سوریشر اچاریہ نے کہا یہ شاستروں کا سدہانت ہے۔ شلوک میں ایتے پد سے کہا سُکھ اور دُکھ کے دینیوالا وشیوں کا تعلق "نہ وہنہ انتی" کہکر کہا جس کو وکاری نہیں کرتا اِسکا مطلب یہ ہوا کہ جو اور وکاروں کا پرکاشک ہے وہ خود وکاری نہیں ہوتا۔ اِس میں کہٹولی اُپنشد پرمان:۔

شرتی:۔ جیسے سورج سب کو روشن کرتے ہوئے کسی شے کے وکار سے وکاری نہیں ہوتا اُسی طرح سب جیووں میں ویاپا ہُوا آتما کسی جیو کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتا۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ وشیوں کے تعلق سے وکاری نہ ہونیوالا برہم روپ برہم کے ابھید (ایکتائی)
گیان سے اگیان ناش کر کے پرمانند روپ موکھش پالیتا ہے۔ اور اگر بندہ آتما کا ذاتی دہرم ہوتا۔
تو پھر کسی اوپائے سے بھی اس کے موکھش نہ ہوتی۔ کیونکہ بغیر اُس دہرمی کے ناش ہوئے جس
کے آسرے بندہ دھرم ہوتا ہے۔ بندہ کا ناش نہیں ہوسکتا۔ اِس میں سوریشر اچاریہ کا قول

شلوک:۔۔اگر کوئی آتما ہی کو کرتا اور بھوگتا سمجھتا ہے تو پھر اُسکو موکھش کی خواہش رکھنا نامناسب ہے۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شے خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اُسکی ذاتی خاصیت اُس سے کبھی دور
نہیں ہوتی۔ جیسا کہ آگ سے گرمی۔ ارجن نے کہا اگر سُکھ اور دُکھ دہرم آتما کا نہیں ہے۔ اور بُدہی کا
ہے۔ تو پھر بدہی اور آتما کی ایکتا کے ادہیاس سے آتما میں سُکھ اور دُکھ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کہ سُکھ
دُکھ بدہی کو ہوتا ہے۔ اور اُسکا مغالطہ آتما میں۔ اِس میں کہٹولی اپنشد پرمان:۔۔

شرتی:۔ من اور بدہی سے مل کر آتما پدارتھوں کا کرتا اور بھوگتا ہے۔ یہی تت جاننے والوں کی سمجھ ہے

اسکا مطلب یہ ہے کہ اوپادہی ناش ہو کر بندہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور آتما ویسا ہی رہتا ہے۔
اس کے جواب میں سری کرشن نے فرمایا اوپادہی اُسکو کہا جاتا ہے۔ جو اپنا دہرم دوسرے پر
ڈالے۔ اور اس سے وہی بات نکل آتی ہے جو پیشتر بیان کی گئی ہے۔ یعنی آتما میں اصلی بندہ
نہیں ہے بلیں اوپادہی کا کیا ہوا دہرم متھیا ہوتا ہے۔ ست نہیں ہوتا۔ گویا کہ ثابت ہے کہ
بُدہی کے دہرم سے آتما میں بندہ ہوتی ہے اور بُدہی کے ناش سے آتما کی موکھش۔ اِس لئے اس سے
دونوں قسم کے اعتراض نہیں رہتے۔ یعنے نہ یہ اعتراض کہ بندہ اور کو ہوئی اور موکھش اور کو رہتا ہے
اور نہ یہ کہ انتہ کرن اور آتما کا فقط نام کا فرق ہے۔ اور بات ایک ہی ہے۔ کیونکہ انتہ کرن پر کا شبہ ہے

یعنی روشنی پانیوالا اور ساکشی اسکا پرکاشک ہے۔ یعنی روشنی کرنیوالا پس جیسے دیا اور گھڑا دونون پرکاشیہ اور پرکاشک ایک نہیں ہوتے۔ اُسی طرح یہ دونون ایک نہیں ہوتے اور پرکاشیہ پرکاشک کو الگ الگ ثابت کرنیکے لئے اور بہت سی دلیلیں ہیں۔ جوکہ اودیت سدہی میں مفصل لکھی گئی ہیں۔ اس لئے یہاں بسبب طوالت ہونیکے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اُسکی۔ آتما کے نت ہونے میں شُرتیون کا پرمان:-

شُرتی (۱) سب کے دیکھنے والے کا (درشٹا کا) جوکہ ابناشی ہے کبھی ناش نہیں ہوتا۔

(۲) آتما آکاش کی طرح ویاپک اور نِت ہے۔

(۳) برہم سب سے بڑا اور لاانتہا (اننت) اور بے حد (اپار) اور شُدہ کیول) اور گیان سروپ ہے۔

(۴) برہم نہ کسی کا فاعل (کارن) اور نہ فعل ہے۔ اور نہ اُس میں اندر اور باہر کہنے کو گنجائش ہے۔

(۵) یہ آتما ہی برہم اور سب کا انبھو کرنیوالا ہے۔

ان شُرتیون کا مطلب یہ ہے۔ کہ آتما اودیا سے الگ ہے۔ اور اپادیان اور اُن کا دھرم متھیا ہے۔ اور ست برہم کے گیان سے بندہ ناش ہوکر موکھش ہوجاتی ہے۔ اور پرشر شبھہ" یعنے پُرشون میں سرشیٹہ کہکر یہ مراد ہے۔ کہ اے ارجن جو آتما بسبب سوے پرکاش اور چیتن روپ ہونیکے پُرش کہلاتا ہے۔ اور پرمانند روپ ہونیکے سب سے سریشٹہ تو اُسکو نہ جانکر سوچ کررہا ہے مطلب یہ ہے کہ جب تمکو اپنے آپ کا گیان ہوگا۔ شوک جاتا رہیگا ورنہ نہیں۔ اس میں چھاندوگیہ اُپنشد پرمان:-

شُرتی:- آتما کو جاننے والا شوک سے ترجاتا ہے۔

شلوک میں پُرشنگ صیغہ واحد کہکر یعنے ایک پُرش کہکر اس سے سانکھیہ مت کا کھنڈن کیا گیا ہے جو بیشمار پُرش مانتے ہیں۔

اوترن ۱۶ - ارجن نے کہا یہ تو مانا کہ آتما ایک ہے۔ مگر یہ سنسار جو کہ است جڑ اور دُکھ روپ ہے۔ یہ اس میں متھیا نہیں ہے۔ سچا ہے۔ اس لئے بسبب سردی اور گرمی کے جو سُکھ اور دُکھ کا باعث ہیں۔ سُکھ اور دُکھ بھوگنا پڑے گا۔ اور گیان سے اسکا ناش بھی نہیں ہوگا۔ اس لئے آپ کا یہ قول کہ سُکھ اور دُکھ کو سہار بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اگر یہ جھوٹے اور چند روزہ ہوتے۔ تو بیشک ایسا ہو سکتا تھا۔ مگر جو دُکھ ہمیشہ کا ہو۔ وہ کس طرح سہہ سکتا ہوں۔ اور یہ کہ جب سُکھ اور دُکھ ناش ہونے والے ہی نہ ہوئے تو پھر موکش بھی نہیں ہو سکتی۔ اس پر سری کرشن نے کہا یہ تمام دنیا جو نظر آتی ہے یہ آتما میں فرضی ہے۔ اور گیان سے اسطرح اُسکا ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے سیپ میں فرضی کی ہوئی چاندی کا سیپ کے گیان سے ارجن نے کہا آتما اناتما دونوں ہی ایک جیسے پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ہونا چاہیئے کہ یا آتما مانند اناتما کے است ہے یا اناتما مانند آتما کے ست ہے۔ اس کے جواب ذیل میں سری کرشن نے کہا:-

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।

उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥१६॥

۱۶- است ست نہیں ہوتا اور ست است نہیں ہوتا۔ تت کے جاننے والوں نے دونوں کا بھید جان لیا ہے۔

ٹیکا:- اَست اُسکو کہا جاتا ہے جس میں دیش (جگہ) کال (وقت) اور وستو (شئے) تین طرح کا بھید ہوتا ہے جیسا کہ گھڑا جو بنانے سے پیشتر نہیں ہوتا اور ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا۔ دونوں طرح وقت کے لحاظ سے است ہے۔ اُسکو کال بھید کہا جاتا ہے

اور اسکا ایک جگہہ ہونا اور دوسری جگہ نہ ہونا دیس بھید کہلاتا ہے۔ اور یہ کہ گھڑا اور شے ہے
اور کپڑا اور شے ہے۔ یہ وستو بھید کہلاتا ہے۔ اور سجاتی وجاتی سوئیگت یہ تین طرح کا بھید بھی
وستو بھید کہلاتا ہے۔ درخت سے درخت کا سجاتی بھید ہے۔ پتھر سے درخت کا وجاتی بھید ہے
شاخوں اور ٹہنیوں سے سوئیگت بھید ہے۔ اسی طرح اور پانچ قسم کا وستو بھید
کہلاتا ہے۔ اوّل جیو سے ایشور کا دوئم جیو سے جگت کا سوم ایشور سے جگت کا چہارم
جیو سے جیو کا پنجم جگت سے چیزوں کا۔ ایے ارجن مطابق ان مثالوں کے یہ سنسار
جس میں سردی اور گرمی ہے۔ اسّت روپ ہے۔ اور یہ کہ اسّت کبھی ست نہیں ہوتا۔
اسکا مطلب یہ ہے کہ اسّت وستو اسّت ہی رہتی ہے۔ دیس کال وستو کے بھید سے
باہر نہیں ہوسکتے اور جیسے روشنی اور اندھیرا اکھٹے نہیں ہوتے اسیطرح اسّت اور ست
اکھٹے نہیں ہوتے۔ کیونکہ اسّت چیزوں میں یا دیس کا بھید ہوتا ہے یا کال کا یا وستو کا۔
کیونکہ اسّت چیز کوئی بھی نہیں جو ویاپک ہو۔ اور ست ویاپک ہوتی ہے۔ اور اس میں نہ دیس کال
نہ وستو کا بھید ہوتا ہے۔ اس لئے یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ ویاپک یعنے لامحدود شے میں جو
محدود شے ہوتی ہے وہ کلپنا ماتر ہوتی ہے۔ یعنی فرضی۔ جیسا کہ رسی میں پانی کی دھار اور سانپ
اور مالا کی متھیا کلپنا۔ دوسرا اعتراض یعنے آتما اناتما کی طرح کیوں ناش نہیں ہوتا۔ اس کا یہ جواب
ہے۔ کہ ست اسّت نہیں ہوتا مطلب یہ کہ جو شے ویاپک ہوتی ہے۔ اس میں دیس کال
اور وستو تینوں نہیں ہوتے۔ اسوجہ سے دیس وغیرہ کے سبب اسکا ناش نہیں ہوتا اور
اس دیس وغیرہ کا نہ ہونا اسی مانند ہے۔ جیسے اندھیرے اور روشنی کی مثال۔ بحوالہ نیایک مت
کے ارجن نے کہا ایسی کوئی ست وستو نہیں ہے جس میں دیس کال اور وستو کا بھید نہ ہو۔
مثلاً ایک دھرم ہے جو دربیہ گن کرم سامان سمواے میں رہتا ہے۔ اس لئے اسّت وستو

سَت ہوجاتی ہے جیساکہ گھڑا نہ بننے کی حالت میں اسَت ہوتا ہے اور بن جانے کی حالت میں سَت اور پھر ٹوٹ جانیکی حالت میں سَت سے اسَت پس آپ کا یہ قول کہ اسَت سَت نہیں ہوتا اور ست اسَت نہیں ہوتا۔ درست نہیں ہے۔ اِس کے جواب میں آدھے شلوک میں سری کرشن نے کہا ست اسَت دونوں کا اصلی بھید ہے۔ اور تت جاننے والوں نے بحوالہ شُرتیوں اور سمرتیوں کے اسکو بخوبی جان لیا ہے۔ نیایک بادیوں کو اِس کی خبر ہی نہیں۔ اسلئے یہ اُنکی الٹی سمجھ ہے۔ چھاندوگیہ اُپنشد کی شرتیوں کا پرمان۔

شرتی (۱) اوداالک نے سویت کیتو سے کہا۔ اے پیارے یہ سنسار ظہور ہونے سے پہلے ست تھا یعنے برہم روپ۔

۲۔ سنسار آتم روپ ہے۔

۳۔ آتما نو ہے۔ اور سَت ہے۔

اِن شرتیوں سے ثابت ہے کہ آتما سَت ہے اور اس میں سجاتی وجاتی سونیگت کوئی بھید نہیں ہے۔

(۴) جیسے مٹی میں گھڑا اور برتن برائے نام ہے۔ اسی طرح یہ دنیا برائے نام ہے۔

اس شرتی میں کارج (فعل) کو متھیا کہکر اسکا مطلب یہ ہے کہ جگت متھیا ہے اور آتما ست ہے اس میں اور شرتی پرمان:-

شرتی:- اوداالک نے سویت کیتو سے کہا۔ اے سوم (پیارے) اس پرتھوی کو جل کا کارج جان اور جل کو آگ کا اور آگ کو برہم کا اور برہم سب کا کارن ہے اُسی میں تمام موجودات قائم رہتی ہے۔ اور اُسی میں فناہ ہوتی ہے۔

اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ سوائے برہم کے دریعہ گُن وغیرہ میں رہنے والے نہ کوئی ستا جاتی ہے۔ نہ کوئی اُسکے ست ہونے کا پرمان ہی ہے۔ پس وہی ست سروپ سوے پرکاش اور ہر ایک شَے

کا روشن کنندہ ہے یعنی جس شے کا گیان (علم) ہو۔ اُس کے گیان کا اور جس کا اگیان (لاعلمی) ہو۔ اُسکے اگیان کا دونوں حالتوں کا پرکاشک ہے۔ اور سنسار سے ایسا مِل رہا ہے۔ کہ وہ اُس سے غیر نظر نہیں آتا۔ گویا کہ سب میں اُسی کی ستا پھیل رہی ہے۔ اور جو شے ست ہوکر نظر آتی ہے۔ وہ اُسی کے سبب سے آتی ہے۔ مثلاً یہ گھڑا اور یہ کپڑا ہے۔ وغیرہ وغیرہ غرض بغیر اُسکی ستّا اور پرکاش کے نہ کسی شے کا علم ہوتا ہے اور نہ مقام کا اور نہ کوئی شے اور مقام اُس سے خالی ہی ہے۔ اس لئے اُس ایک سرووِیاپی کے خلاف کوئی دلیل یہ کہنے کو نہیں کہ ستا اُسکی جاتی ہے اور وہ قدیمی نہیں ہے۔ یعنے کبھی ہست ہو جاتا ہے اور کبھی نیست۔ خلاصہ یہ کہ بلحاظ زمانہ اور جگہ کی تبدیلی کی کبھی کسی شے کا ذاتی سبھاو تبدیل نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک گھڑے کو کپڑا کرنا چاہیں یا کپڑے کو گھڑا۔ تو یہ کبھی کسی صورت میں نہیں ہوسکتا یعنی نہ اُسکی تبدیلی کسی اور ملک میں لے جانے سے ہوسکتی ہے اور نہ عرصہ گذر جانے پر۔ بلکہ یہ تبدیلی اندر وغیرہ دیوتاؤں سے بھی نہیں ہوسکتی۔ مدھوسودن سوامی کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اِس ہست سے نیست اور نیست سے ہست ہونیکی شرح کو زیادہ دیکھنا چاہے تو اس کو چاہیئے ادویت شدھی گرنتھ کو دیکھے۔ پس سری بھگوان کا بیان یہ ہوا ہے کہ جگت مایا کا کارج (فعل) ہے اور اَست ہے مگر بحالت اگیان کے اَست نظر نہیں آتا۔ اس لئے جب تمکو گیان ہوگا۔ تب اَست اَست ہو جائیگا۔ اور ناش پائیگا۔ اور جو ست روپ برہم ہے۔ وہ موکھش اس لئے سنسار کے دکھوں کو فانی اور ہٹ جانیوالا سمجھکر اُسکے سکھوں اور دکھوں کو سہار اور فکر نہ کر۔

اُوترن ۱۷:- ارجن نے کہا مہاراج کیا ست سروپ برہم گیان سے الگ ہے۔ یا گیان روپ ہے۔ اگر گیان سے الگ کہا جائے تو وہ سرووِیاپی نہیں ہوسکتا۔ اور اگر گیان روپ کہا جائے تو پھر پیدا ہونے اور ناش ہونے سے بری نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ کبھی کسی شے کا گیان

ہوجاتا ہے۔ اور کبھی بھولکر ناش ہوجاتا ہے۔ اور اگر گیان والا کہا جائے۔ تو وہ گیاتا۔ گیان گیہ یعنے فاعل فعل مفعول تین طرح کا ہے۔ اور اس میں دیس کال وستو کا اعتراض آتا ہے۔ گویا کہ وہ ابناشی نہیں ہے۔ اُسکے جواب میں ذیل کا شلوک۔

अविनाशि तु तद्विद्धि येन सर्व मिदं ततम्॥१७॥
विनाशमव्ययस्यास्य न कश्चित्कर्तु मर्हति॥१७॥

(۱۷) جس نے سب جگت کو ڈہک رکھا ہے۔ اُسکو یقیناً ابناشی جان۔ ایسا کوئی نہیں جو اُس نہ بدلنے والے کا ناش کر سکے۔

ٹیکا۔ اے ارجن ناش اُسی شے کا ہوتا ہے۔ جس میں دیس کال اور وستو کا بھید ہو مگر آتما ایسا نہیں ہے۔ اس لئے آتما کو یقیناً ابناشی جان۔ اور یہ است جڑھ روپ تمام سنسار اُسی سے ڈہک رہا ہے۔ اور بجائے است جڑھ کے ست چت ہوکر نظر آتا ہے۔ جیسا کہ رسّی اور سانپ کی مثال ہے۔ رسّی میں دو باتین ہیں۔ ایک رسّی کا گیان دوسرا رسّی کا ہونا یعنی یہ رسّی ہے۔ گیان بمعنے چت اور ہونا بمعنے ست جب رسّی میں سانپ کا مغالطہ ہوتا ہے۔ تب رسّی کی وہی دونوں باتین یعنی ست اور چت فرضی سانپ میں آجاتی ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ یہ رسّی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے۔ یہ سانپ ہے اِسی طرح نہ ناش ہونے والا اور نہ بدلنے والا ست چت روپ آتما سب میں ویاپک ہے اور کلپت یعنی فرضی چیزوں سے اُسکا ناش نہیں ہوسکتا۔ اور اس سے کہ کوئی چیز نروکار آتما کا ناش نہیں کر سکتی۔ یہ مراد ہے کہ جو شئے خود ہی فرضی ہو وہ ست وستو کا ناش نہیں کر سکتی۔ اور اس میں ایک اور دلیل بھی ہے کہ جو شئے کسی کے آسرے ہوتی ہے۔ آسرے کا ناش ہونے پر اسکا بھی ناش ہوجاتا ہے۔ اور جو وشئی (گیان) ہوتی ہے۔ اسکا گیان وشئی کے الگ کرنے پر ناش ہوتا ہے۔ اور جو اندریوں کے

تعلق سے جانی جاتی ہے۔ اسکا گیان تعلق ہٹ جانے پر ہٹ جاتا ہے۔ مثلاً کپڑے کا رنگ
کپڑے کے آسرے ہوتا ہے۔ اِس لئے کپڑے کے ناش سے اسکا ناش ہو جاتا ہے۔ اور
گھڑے کا جو گیان ہمارے وشی ہے۔ وہ گھڑا اٹھا لینے سے ناش ہو جاتا ہے۔ اور اندریوں کے
تعلق سے ہونیوالے گیان کا تعلق ہٹ جانے پر ناش ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تک کسی شئے
سے آنکھوں کا تعلق رہتا ہے۔ وہ نظر آتی ہے۔ اور جب تعلق نہیں رہتا۔ اور نظر اور طرف
ہو جاتی ہے۔ تو اُسکا پھر گیان نہیں رہتا یعنی وہ پھر نظر نہیں آتی۔ مگر آتما میں یہ تینوں باتین
ہی نہیں ہیں۔ نہ وہ کسی کے آسرے ہے۔ اور نہ کسی کے وشی۔ اور نہ اِس سے اندریوں کا تعلق ہے۔ البتہ
اگر یہ کہا جائے کہ اُس میں فرضی بھید ہے۔ تو وہ بے جا نہیں ہے۔ اور جو اعتراض گیان کے
پیدا ہونے اور ناش ہونیکے متعلق ہے۔ اُس سے مراد برتی روپ گیان کی ہے۔ وہی گیان
پیدا ہوتا اور ناش ہوتا ہے۔ نہ کہ چیتن روپ گیان۔ انتہ کرن کی برتی روپ گیان انتہ کرن
کے آسرے ہے۔ اور گھڑا وغیرہ باہر کی چیزیں اُسکا وشی ہیں۔ یعنی کسی نہ کسی باہر کی چیز کو
گرہن کرنیکے لئے برتی بار بار انتہ سے اُٹھکر آتی اور جاتی ہے۔ اس لئے برتی روپ گیان کے
پیدا ہونے اور ناش ہونیکے سبب پایا جاتا ہے۔ کہ چیتن روپ گیان کبھی پیدا ہوتا ہے۔
اور کبھی ناش ہوتا ہے۔ جیسے مطابق پرمان میمانسا شاستر کے آکاش میں گونج پڑنے سے
یعنے کسی چیز کی ٹکور لگنے سے آواز شبد اکا پیدا ہونا۔ اور ناش ہونا پایا جاتا ہے۔ مگر دراصل
نہ آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ناش۔ اور جیسے مطابق پرمان نیائے شاستر کے نہ آکاش
کی اوتپتی ہوتی ہے۔ اور نہ ناش فقط گھڑا اور مٹا (مکان) بننے اور بگڑنے سے اُسکی اُتپتی
اور ناش کا مغالطہ ہوتا ہے۔ اُسی طرح چیتن روپ گیان میں برتی کی اُتپتی اور ناش ہوتا
ہے۔ برتی روپ گیان انتہ کرن کے آسرے ہے۔ اور انتہ کرن ساکھشی آتما کے مگر ساکشی

برتی سے مل رہا ہے۔ اس لئے اُس سے الگ ظاہر نہیں ہوتا۔ اور ایسا پایا جاتا ہے۔ کہ ساکھشی اور برتی دونون ہی انتہہ کرن کے آسرے ہیں۔ مثلاً میں گھڑے کو جانتا ہون، اس فقرا میں مَیں کا لفظ مراد اہنکار یعنی انتہہ کرن سے ہے۔ اور جاننا گیان سے یہہ گیان انتہہ کرن کے آسرے ہے۔ اور اُس ساکھشی اور برتی دونون گیان سے ملی ہوئی ہیں۔ اور اگر ساکھشی اور برتی کا الگ الگ گیان جاننا ہو تو یہ سکھوپتی سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس حالت میں انتہہ کرن کی باسنا لطیف ہو کر اودیا میں لئے ہو جاتی ہیں۔ اور اگیان کی حالت ہو جاتی ہے۔ اور لئے ہوئی ہوئی برتیوں سے کوئی گیان نہیں ہوتا۔ محض بے خبری ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ بے خبری اگیان سے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ فقط ساکھشی آتما سے ہوتی ہے۔ جو خود بخود روشن ہے۔ اور جس سے سکھوپتی سے اُٹھ کر رات کی بے خبری اور آرام پانیکی کیفیت یاد رہتی ہے اسپر نیاییکی نے کہا۔ یہ فقط انمان گیان ہے۔ نہ کہ سمرتی گیان بیدانتی نے کہا۔ جو وقت سکھوپتی میں گذرتا ہے۔ اگر وہ یاد ہی نہ رہے۔ تو پھر اُسکا انمان گیان ہی نہیں ہو سکتا اور اگر یاد رہتا ہے۔ تو پھر سمرتی گیان ماننا پڑیگا۔ انمان گیان اُس صورت میں ہوتا ہے۔ جب ایک پکھش جس پر انمان کرنا قائم ہو جائے۔ جیسا کہ یہان پکھش سکھوپتی کا وقت ہے۔ اور اگر اُس کا علم ہی نہ ہو تو پھر اُسکے متعلق یہ انمان کرنا کہ سکھوپتی کا وقت آرالم سے گذرا۔ ٹھیک نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی اُس انمان کے ایک ہیتو یعنی دلیل بھی ہوتی ہے جس سے اُسکو سِدہ کیا جاتا ہے۔ مگر تم ایسے انمان کی کوئی دلیل بھی نہیں رکھتے۔

نیاییکی نے کہا۔ اس میں پکھش تو قائم نہیں مگر دلیل موجود ہے۔ کیونکہ گیان تو وشیون اور اِندریون کے تعلق سے ہوتا ہے۔ اور سکھوپتی میں دونون ہی نہیں ہوتے یعنی نہ اندریان نہ اُنکا وشی۔ غرض جب سکھوپتی ہوتی ہے تب گیان ہونیکا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ بیدانتی

نے کہا۔ یہ تم نے کس طرح جانا کہ کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔

نیائکی نے کہا۔ اِس سے کہ جو گیان گیان کے ذریعوں سے ہوتا ہے۔ وہ گیان نہیں ہوتا۔ اور جب گیان نہیں تب گیان کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہوتا۔

بیدانتی نے کہا۔ گیان نہ ہونیکی دلیل ذریعوں (ساماگری) کا نہ ہونا اور ذریعوں کا ہونا دلیل گیان کا نہ ہونا ہے۔ گویا اِس سے اصل بات قایم نہیں ہوتی کہ گیان یا گیان کا ذریعہ نہ ہونیکی ٹھیک دلیل کیا ہے۔ اور اِس میں انواِن آسرے کا دوش بھی آتا ہے۔ یعنی ایک کا دوسرے پر حصر۔ ایسی حالت میں یہ کہنا کہ سُکھوپتی کا سُکھ انمان گیان ہے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو گیان گیان کے وسایل بغیر ہوتا ہے۔ وہی گیان ساکھشی روپ ہے۔ اور ساکھشی کا ابھاؤ نہیں ہے۔ اس میں برھدارن اوپنشد پرمان:۔

شرتی:۔ جو سُکھوپتی میں چیزوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ دیکھتا بھی نہ دیکھتا ہے۔

اِسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک دیکھنے والا یا دیکھنے والی شے دونوں موجود نہ ہوں تب تک دیکھنا نہ دیکھنے کے برابر ہے۔ یعنے اگر کوئی شے موجود ہو اور اُسکے دیکھنے والا نہ ہو۔ یا دیکھنے والا موجود ہو اور کوئی شے دیکھنے والی نہ ہو۔ تو دونوں طرح نہ دیکھنے کے برابر ہے۔ اس لئے اس سے کہ دیکھنا ہُوا نہ دیکھتا ہے۔ شرتی کا یہ مطلب ہے کہ سکھوپتی میں دیکھنے والا ساکھشی آتما تو موجود ہوتا ہے مگر ایسی کوئی شے نہیں ہوتی جس کو وہ دیکھے

اس میں ایک اور شرتی پرمان ہے۔

شرتی:۔ گیان روپ درشٹا (دیکھنے والا) کا جو ابناشی ہے کبھی ناش نہیں ہوتا

مدھوسودن سوامی کہتے ہیں۔ جیسے ساکھشی آتما میں آہنکار وغیرہ متھیا ہیں۔ اُسیطرح اُس میں ہر ایک شے متھیا ہے۔ اور جو اُسکا دیکھنے والا گیان روپ درشٹا ہے۔ وہ ابناشی ہے۔ اور گیات (جاننے) اور اگیات (نہ جاننے) دونوں کا پرکاشک ہے۔ یعنی ظاہر کرنیوالا مطلب یہ کہ خواہ کسی بات کی لاعلمی ہو خواہ علم۔ علم اور لاعلمی دونوں اُس سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور یہو جب سِدھانت شاستروں کے سچا گیان بھی وہی ہوتا ہے۔ جس سے اگیات یعنی لاعلمی ظاہر ہو۔ پس ثابت ہے۔ کہ سوائے ساکھشی آتما کے نہ پرتکھش پرمان اور انمان پرمان اور کوئی اُسکا پرکاشک نہیں ہے۔ مثلاً یہ بات کہ جب تک میں نے گھڑے کو نہیں دیکھا تب تک اسکو نہیں جانا۔ اِس سے ثابت ہے کہ جب تک کسی شے کی لاعلمی ہوتی ہے تب تک وہ لاعلمی آتما میں کلپت ہوئی ہوئی اُسی سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور اگر یہ نہ مانا جائے تو پھر جڑھ چیزوں سے نہ کسی شے کا جاننا ظاہر ہوگا۔ اور نہ کسی کا نہ جاننا۔ اور یہ کہ چیتن آتما کلپت اگیان سے ڈھکا ہُوا ہے۔ سری بھگوان نے خود بھی کہا یعنی اگیان نے گیان کو ڈھک رکھا ہے۔ اور جیوں کو بھلاوا ہو رہا ہے۔ اور یہ کہ انتہ کرن اور اہنکار وغیرہ آتما میں کلپت ہیں۔ اِس سے پایا جاتا ہے کہ آتما سب جگہ ویاپک ہے۔ آتما کے ویاپک ہونے میں شرتی پرمان:۔

شرتی:۔ (۱) آتما ہست اور اننت اور اپار اور بگیان گھن ہے۔ یعنے کیول گیان سروپ۔

(۲) آتما ست اور گیان اور اننت روپ ہے۔

اعتراض۔ ہست اور اننت ایک ہی بات ہے۔ پھر اسکو دو دفعہ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب۔ ہست پد کا یہ ارتھ ہے کہ جس میں جگت کلپت (فرضی) اور وہ کلپت جگت میں

ویاپک ہو۔ اور اننت پد کا یہ کہ جس میں دیس کال اور وستو کا بھید نہ ہو۔ یہ دونوں پدوں کا فرق ہے۔ آتما کو ویاپک جاننے سے شون باد کا کھنڈن ہو جاتا ہے۔ آتما شون نہیں ہے۔ اس میں کٹھولی اوپنشد پرمان۔

شرتی:۔ اندریوں سے ارتھ (محسوسات) پرے ہیں اور ارتھوں سے مَن مَن سے بدھی۔ بدھی سے مہت۔ مہت سے پردہان۔ پردہان سے پرش پرش سے پرے کچھ نہیں۔ وہی سب کی حد اور پرم گتی ہے۔

گویا کہ آتما شون نہیں ہے۔ اور اسکا ہونا ثابت ہے۔ پرش کی ہستی کے متعلق شنکر اچاریہ کا پران

شلوک:۔ سوائے پرش کے تمام شے جو پرش تک شمار کی جاتی ہے۔ سب فانی ہے۔ پرش کے ناش کا کوئی کارن نہیں نہ کبھی اسکا ناش ہوتا ہے نہ اس میں دیس کال اور وستو کا بھید ہی ہے۔ یعنی وہ ان سبوں سے رہت ہے۔

اور یہ کہ پرش فانی نہیں ہے۔ اس سے چھنک بادمت کا بھی کھنڈن ہوا اور اگر چھن چھن کے بعد دیکھی ہوئی چیزوں والا آتما ناش ہو جاتا تو پھر دوسرے آتما کو اسکی سمرتی نہ ہوتی۔ اس لئے آتما ایک اور ویاپک اور سوے پرکاش اور گیان سروپ اور طرح طرح کے بھیدوں سے الگ ہے۔

اوترن ۱۸:۔ ارجن نے کہا مہاراج آپ نے گیان اور چیتن روپ آتما کو ابناشی کیوں کہا۔ گیان اور چیتن تو جسم کا خاصہ (دہرم) ہے۔ اور جسم چھن چھن کے بعد بدل جاتا ہے۔ یہ سوال مطابق ان لوگوں کے ہے جو فقط تتوں کو مانتے ہیں۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک:۔

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत॥१८॥

۱۸- اے بھارت یہ ناش ہونیوالے جسم اُس آتما کے ہیں جو ہمیشہ کا ہے اور جسم کو اپنا مانتا ہے۔ اور ناش رہت ہے اور کسی گیان کا وشی نہیں ہے۔ اِس لئے تو لڑائی کر۔

ٹیکا:- یہ ناش ہونیوالے یعنی گھٹنے اور بڑہنے والے کارن سوکھشم اور استھول- اور سمشٹی (مجموعہ) ہشٹی (ایک) اور ویراٹ اور سوتر اور ابیاکرت جس قدر جسم ہیں۔ وہ سدا رہنیوالے اُس آتما کے ہیں جو ابناشی ہے۔ اور شریروالا کہکر یہ مراد ہے کہ اُس سے جسم کا فرضی تعلق ہے۔ اور وہی دیکھنے اور بھوگنے والا ہے۔ اور ایسا ہی شُرتیوں کا قول ہے۔ اور ایسا ہی برہم جاننے والوں کا۔ اِس پرتیترے اوپنشد میں ان مئی وغیرہ پانچون کوشون کی آتما میں کلپنا کر کوشون کو پکہشی روپ بیان کیا ہے۔ اور آتما آنند کو مئی کوش پکہشی کی پونچھ۔ پانچوین مہا بھوت اور اُنکا فعل تمام ویراٹ یہ ان مئی کوش ہے۔ اور استھول سمشٹی کہلاتا ہے۔ یعنی مجموعہ عناصر کشیف اور پانچون سوکھشم بھوت اور اُن کا فعل سوکھشم روپ ہرن گربھہ جس کا دوسرا نام سوتر آتما ہے۔ یہ سوکھشم سمشٹی ہے۔ یعنی مجموعہ عناصر لطیف۔ برہ داران اوپنشد میں اس سوکھشم سمشٹی کے تین نام ہیں یعنی نام روپ اور کرم۔ کرم بمعنے حرکت مراد پران مئی کوش سے ہے۔ اور نام کہکر گیان یعنی منو مئی کوش سے اور روپ کہکر حرکت اور گیان دونون سے یکت یعنے بگیان مئی کوش سے اسی طرح پران مئی منو مئی اور بگیان مئی کوش ہرن گربھہ نام سوکھشم شریر کا ورنن ہُوا۔ ہر ایک پرانی کے سنسکار اُس مایا والے چیتن میں جمع رہتے ہیں۔ جو سوکھشم شریر کا کارن ہے۔ اور ابیاکرت اور آنند مئی کوش کہا جاتا ہے۔ یہ تمام جسم ایک آتما کے ہیں۔

اس میں نیترے اوپنشد پرمان ہے۔

شرتی

اس پران مئی کوش کا وہی آتما ہے۔ جو ان مئی کوش کا ہے۔

اس طرح سب کوشوں کا ایک آتما ہے

شلوک کا دوسرا ارتھ:۔ یہ تمام جسم اُس ایک آتما کے ہیں جو تینوں لوکوں میں ویاپک ہے۔ اس میں سوئیاسترا اوپنشد پرمان۔

شرتی:۔ پرماتما دیو سب پرانیوں میں ایک اور سب میں پوشید اور سب جگہ ویاپک اور سب کا اپنا آپ اور سب کرموں کا ساکھشی اور سب کا آدھار ہے۔ ساکھشی اور چیتن اور نرگن اور کیول ہے۔ یعنے ایک ہے۔

اس سے ثابت ہے کہ آتما نت اور ویاپک ہے۔ اب اسپر ارجن کا یہ سوال ہے کہ آیا آتما اسوقت نت ہے جب تک کہ کال یعنی زمانہ کہلاتا ہے۔ یعنی جب تک کال ہے۔ تب تک آتما ہے۔ اور جب کال نہیں تب آتما بھی نہیں۔ جیسا کہ کال کے ساتھ ہی اودیا نہیں ہتی اس کے جواب میں اناشی تو پدکہکر کہا آتما کا کسی وقت بھی ناش نہیں ہوتا ہے۔ ناش اُس شے کا ہوتا ہے جس میں دیس کال اور وستو کا بھید ہو۔ اور اودیا کے ذیل میں ہو۔ احد جس میں دیس وغیرہ کا بھید ہی نہ ہو۔ اُسکا وقت پاکر ناش نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اُسکے ناش کا سبب ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جو چیزیں اودیا والی نت کہلاتی ہیں وہ اصلی نت نہیں ہوتیں۔ نت فقط آتما ہی ہے۔

اپرمے پدکا اوترن:۔ پہلے یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ آیا کوئی پرمان آتما کے نت ہونیکا ہے بھی یا نہیں۔ اگر اس کو نہیں کہا جائے تو پھر شاستر کا ہونا بے فائدہ ہے۔ اور اگر ہے کہا جائے تو پھر ایک پرمان اور دوسری وستو رہ جاتی ہیں۔ اور بسبب وستو کا بھید

ہونیکے آتما نِت نہیں ہوسکتا۔ اور بحوالہ ذیل کے بیاس سوتر کے پرمان کے ہونے سے کبھی انکار بھی نہیں ہوسکتا۔

سوتر:۔ "برہم میں ویدہی پرمان ہے"

اس کے جواب میں کہا نہیں۔ کیونکہ سری کرشن نے اسکو "اپرمے اسیہ" کہا ہے۔ یعنی وہ کسی پرمان کا وشئی نہیں۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔ (۱) برہم اپرمے اور اچل اور ایک طرح کا ہے۔

(۲) اُس برہم میں چاند۔ سورج۔ تارے۔ بجلی۔ اگ کسی کا پرکاش کام نہیں آتا بلکہ یہ سب اور سارا سنسار اُسی سے روشنی پاتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو آتما خود بخود روشن اور چیتن سروپ ہے۔ اور سب کو روشن کرتا ہے۔ اسکو خود روشن ہونیکے لئے کسی پرمان کی ضرورت نہیں۔ البتہ کلپت اگیان اور اسکا فعل دور کرنیکے لئے کلپت برتی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کلپت کا ورودھی کلپت ہی ہوتا ہے۔ جیسے عام کہاوت ہے۔ کہ جیسا دیو ویسی پوجا۔ اور اِس سے یہ اعتراض بھی کہ شاستر کا اوپدیش بے فائدہ ہوگا نہیں رہتا۔ گویا کہ شاستر۔ کلپت اگیان اور اُسکے فعل کو دور کرنیکے لئے مددگار ہوتا ہے۔ اور تتومسی مہاواکون سے پیدا ہوئی ہوئی برہما کا برتی اگیان اور اِسکے فعل کو ناش کردیتی ہے۔ آتما سبھاؤک سب کا پرکاشک سبکو روشن کرنیوالا سارے جگت کا آسرا ہے۔ اس لئے وہ اسَت نہیں ہوسکتا اور وید بقول اس شرتی کہ برہم ایک ادوتی ست گیان سروپ اننت ہے۔ خود کہتا ہے۔ کہ وید برہم میں کلپت ہے۔ یعنی برہم سے الگ وید اُس میں ست نہیں ہوسکتا۔ پس ثابت ہے۔ کہ آتما نِت ہے۔ اور خود بخود روشن ہے۔ آتما کے سوے پرکاش (خود بخود روشن)

ہونے میں بھاش کاروں کی۔

دلیل :۔ گیان چار قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سنشا یعنے شک۔ دوسرا بپریہ یعنے برعکس تیسرا ابھاؤ یعنے نہ ہونا۔ چوتھا یتھارتھ یعنے اصلی۔ اب اس بات میں کہ میں ہوں۔ نہ کوئی شک ہوتا ہے۔ نہ بپریہ ہوتا ہے۔ نہ ابھاو گیان ہوتا ہے۔ اور یہ تینوں قسم کے گیان کا وروہدی ہوتا ہے۔ یعنے جہان یتھارتھ گیان ہوتا ہے۔ وہان یہ تینوں نہیں ہوتے اور جہان اُن تینوں میں کوئی ہوتا ہے۔ وہان یتھارتھ نہیں ہوتا۔ اِس سے ثابت ہے۔ کہ آتما یعنی آپنا آپ خود بخود روشن ہے۔ یعنے ظاہر۔ اسی طرح سوریشر اچاریہ کا

قول :۔ جس ساکھشی سے پرمان اپرمان اور پرمان بھاش یعنی یتھارتھ اور الٹا اور شبہہ تین طرح کا گیان ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کے ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے اُس سوے پرکاش چتین روپ آتما میں پرمان اپرمان کسی کی ضرورت نہیں۔ وہ خود بخود ہی ظاہر ہے۔ آتما کے سوے پرکاش ہونے میں مطابق نیائے شاستر کے بہت بحث کی گئی ہے۔ مگر یہان اُسکو درج نہیں کیا گیا۔ اور خلاصہ اُس بحث کا یہ ہے۔ کہ ویدانت شاستر آتما کو سوے پرکاش یعنے گیان سروپ مانتا ہے۔ نہ کہ گیان والا۔ گیان والا ماننے پر یہ اعتراض آتا ہے۔ کہ خود کوئی بھی آپ اپنے گیان کا آسرا نہیں ہوتا۔ یعنی یہ نہیں ہوتا کہ گیان والا ہی گیان کا وشی ہے۔ اور گیان والا کہکر ایک اور اعتراض بھی آتا ہے۔ کہ گیان اور ہے اور گیان والا اور ہے یعنے گیان سے الگ جو ہے۔ وہ گھڑا وغیرہ کی طرح جڑھ ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ سوے پرکاش اور گیان سروپ آتما او دیا اور ادھیت ہوا ہوا ساکھشی کہلاتا ہے۔ اور برتی اور انتہ کرن سے ملا ہوا پرماتا یعنے دیکھنے والا۔ آنکھ کان وغیرہ اندریاں پرماتما کے کرن ہیں یعنی گولک۔ جب انتہ کرن برتی آنکھوں کے

راستہ سے نکل کر گھڑا سے لگ کر گھڑا اکار ہو جاتی ہے۔ تب برتی او پہت چیتن اور گھڑا او پہت چیتن۔ دونوں چیتن ایک ہو جاتے ہیں۔ اور جس اگیان کے سبب گھڑے کا علم نہیں ہوتا وہ جاتا رہتا ہے۔ اور اگیان کے ناش ہونے پر چیتن بھی اپنے میں آپ روشن ہو جاتا ہے۔ اور اِس سے کہ گھڑا او پہت چیتن اور برتی او پہت چیتن ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ پایا گیا کہ گھڑا چیتن میں کلپت ہے۔ اور اُسی سے اُسکا ظہور ہوتا ہے۔ مگر برتی کے ظہور کے لئے اور برتی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ فقط چیتن ہی سے برتی کا ظہور ہو جاتا ہے۔ گویا نتیجہ یہ ہُوا کہ جب گھڑے کا گیان ہوتا ہے۔ یعنے میں گھڑے کو جانتا ہوں۔ تب ساکھشی گھڑا اور انتہ کرن اور انتہ کرن کی برتی تینوں پر کا شک ہوتا ہے۔ یعنی چیتن تو سب میں ایک ہے۔ مگر جب گھڑے کو ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ تو اسوقت برتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہی چیتن پرماتما کہلاتا ہے۔ اور جب فقط برتی اور انتہ کرن کو ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ تب اور برتی کی ضرورت نہیں ہوتی اور اُسی چیتن کا نام ساکھشی ہو جاتا ہے۔ اور اُسکو سدھانت بندو اودیت سدھی گرنتھوں کی ٹیکا میں ہم نے مفصل بیان کر دیا ہے۔ ایے ارجن اِن دلیلوں سے ثابت ہے کہ آتما نِت اور ویاپک ہے۔ اور سنسار کے دھرموں سے بری ہے۔ مگر تو اسکو ناش ہُوا سمجھکر لڑائی کرنے سے ہٹتا ہے۔ یہ تجھکو مناسب نہیں اِس شلوک کا ابھپرائے یہ نہیں کہ سری کرشن نے ارجن کو کہکر لڑائی کرائی۔ کیونکہ لڑائی کے ارادہ سے تو ارجن خود ہی وہان کھڑا تھا۔ مگر وہان جب اُسکو شوک اور موہ پیدا ہُوا۔ تو سری کرشن نے اِس خیال سے کہ وہ اپنے اصلی ارادہ پر قائم ہو جائے۔ اس کے شوک اور موہ کو دور کر دیا بعضے اِس شلوک کا یہ ارتھ کرتے ہیں۔ کہ گیان کا اوپدیش کرتے ہوئے سری بھگوان کا ارجن کو یہ کہنا کہ یُدھ کر۔ اِس سے مطلب یہ ہے کہ گیان کے ساتھ ہی کرموں کو کر۔ یعنی موکھش گیان اور

کرم دونوں سے ملا کر ہوتی ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے کیونکہ شلوک میں فقط یدھسیہ پد ہے۔ یعنی یدھ کر۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ گیان اور کرم دونوں کو کر۔ اسی بات پر گیتا کا حوالہ دیکر آگے بھی اسکا مفصل ورنن ہوگا +

اوترن ۱۹ :- ارجن نے کہا اے سری کرشن جی آپکے سمجھانے سے میرا شوک اور موہ دونوں جاتے رہے۔ مگر جو پاپ ہنسا کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ شوک اور موہ کے دور کرنے سے کبھی دور نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی شخص دشمنی سے براہمن کو مار دے۔ اور اس کا شوک نہ کرے تو وہ پاپ سے نہیں بچ سکتا۔ اسی طرح آپکی اس ہدائیت سے کہ میں انکو ماروں آپ اور میں دونوں گناہ سے بری نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ کا یہ کہنا کہ لڑائی کرنا سب نہیں۔ اس کے جواب مین بحوالہ کٹھولی اوپنشد کے ذیل کا شلوک ۔

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम् ॥
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते ॥१९॥

۱۹ - جو آتما کو مارنیوالا سمجھتا ہے۔ یا یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ مرے گا۔ یہ دونوں اگیانی ہیں کیونکہ نہ آتما مارتا ہے اور نہ مرتا ہے۔

دوسرا ارتھ :- نیایک بادیوں کے مت میں جو آتما کو کرتا مانتے ہیں۔ آتما مارنیوالا سمجھا جاتا ہے۔ اور جسم کو آتما ماننے والے ناستک لوگوں کے مت میں مرنیوالا سری کرشن فرماتے ہیں یہ دونوں اگیانی ہیں۔

تیسرا ارتھ :- بہادر آدمی کہتا ہے۔ میں اسکو مارنیوالا ہوں اور بزدل کہتا ہے۔ میں اس سے مرنیوالا ہوں۔ یہ دونوں اگیانی ہیں +

اوترن ۲۰ - سوال۔ اس میں کیا دلیل کہ آتما نہ مرتا ہے اور نہ مارتا ہے؟

جواب:۔ وہ نرو کار ہے۔ اس پر بحوالہ کٹھولی کے دوسرے منتر کے ذیل کا شلوک۔

नजायते म्रियते वा कदाचि न्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः

अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे॥ २०॥

۲۰ - یہ آتما نہ کبھی پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے اور نہ یہ کہ نیا پیدا ہو کر پھر کبھی نہیں ہوتا۔ یہ اجنما اور نت اور سدا ایکسان رہنے والا اور پورانا ہے اور جسم کے ناش سے ناش نہیں ہوتا۔

ٹیکا:۔ بقول یاسک منی کے وکار چھ قسم کا ہوتا ہے: پیدا ہونا۔ نظر آنا۔ بڑھنا۔ گھٹنا۔ بدلنا اور ناش ہونا۔ ان وکاروں میں سری کرشن نے اوّل اور آخیر کا وکار بیان کر آتما کو اس سے بری کہا ہے۔ گویا اوّل اور آخیر کہنے سے تمام وکار بیان کئے گئے۔ اوّل میں کہا کہ آتما پیدا نہیں ہوتا اور آخیر میں کہا کہ ناش نہیں ہوتا۔

سوال:۔ اس میں کیا دلیل کہ آتما پیدا نہیں ہوتا؟

جواب:۔ "نائنگ بھوتوا" کہکر کہا آتما ایسا نہیں ہے جو پہلے پیدا نہ ہوا اور پھر نیا پیدا ہو کر نظر آئے۔ پیدا ہونیوالے چیز وہی کہلا سکتی ہے جو پہلے نہ ہو اور بعد میں پیدا ہو۔ اس لئے آتما پیدا نہیں ہوتا ہمیشہ سے ہے اور اجنما ہے۔ "نائنگ بھوتوا پد سے نا" کا حرف ہٹا کر فقط بھوتوا پد کے یہ ارتھ ہو جاتے ہیں کہ جو پہلے پیدا ہوا اور پھر ناش ہو جائے۔ مگر آتما ایسا نہیں ہے۔ ناش ہونیوالی وہی شے ہوتی ہے۔ جو ایک دفعہ ہو کر پھر قائم نہ رہے آتما سدا رہنیوالا نہ مرنیوالا اور ہمیشہ سے ہے۔ اسی سبب سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ نہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ مرتا ہے۔ اور اس بات کے ثابت کرنیکے لئے کداچن نائنگ بھوتوا بھوتا وان بھویا" **कदाचिन्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः** " پدوں کو کہا ہے۔ یعنے

نہ یہ کہ وہ پیدا ہوکر پھر کبھی نہیں ہوتا۔ اور اُسکو اور مضبوط کرنے کے لئے اجونتیا پد کو یعنے نہ پیدا ہونیوالا کہا۔ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ آتما نہ صرف اُنہیں چھہون وکارون سے الگ ہے۔ جو بیان کئے گئے۔ بلکہ آنا جانا وغیرہ اور وکارون سے بھی جو ان چھہون میں شامل ہین۔ شلوک میں گھٹنا اور بڑہنا اور دو وکارون کا بھی ذکر ہے۔ ساشت پد کہکر نہ گھٹنے کا اور پورانا کہکر نہ بڑہنے کا۔ ساشت کے معنے ہیں کوٹستھ اور یکسان اور سدا رہنیوالا اور نرگن گویا کہ آتما کا نہ شکل کے لحاظ سے ناش ہوتا ہے۔ اور نہ گُن کے لحاظ سے۔ اور پورانا کہکر کہا وہ ہمیشہ ایک جیسا ہے۔ یعنے ہمیشہ ہی نیا رہتا ہے۔ اور بڑہتا نہیں ہے۔ بڑہنے والی وہی شے ہوتی ہے۔ جو نے۔ اور جو سدا ایک جیسی رہے وہ نہیں بڑہتی۔ پس آتما سدا ایک رس ہے۔ اور کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔ شلوک میں استے اور پرنام دو پدون کا نشید نہیں کیا گیا۔ اسکا سبب یہ ہے۔ کہ پیدا ہونا کہکر استے آجاتا ہے۔ اور مرنا کہکر پرنام۔ اس لئے اے ارجن باوجود اس کے کہ آتما کا جسم سے تعلق ہے بھی مگر وہ نردکار ہے۔ اور جسم کے ناش سے اُس کا ناش نہیں ہوتا +

اوترن ۲۱ :- اوپر کے شلوک میں دو باتون کے ثابت کرنیکا اقرار ہے۔ ایک یہ کہ آتما مرتا نہیں ہے۔ اور دوسرا یہ کہ مارتا نہیں ہے۔ پہلی بات اوپر بیان کی گئی ہے۔ اور دوسری کا کرنا باقی ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

वेदाविनाशिनं नित्यं य एन मजमव्ययम् ॥*॥

कथं स पुरुषः पार्थ कं घातयति हन्ति कम् ॥२१॥

(۲۱) اے ارجن جو اس آتما کو نہ پیدا ہونیوالا نہ ناش نہ ہونیوالا نہ بدلنے والا جانتا ہے وہ کب کسی کو مرواتا اور کب مارتا ہے +

ٹیکا:- ابناشی اسکو کہتے ہیں جس کا کبھی ناش نہ ہو۔ آتما کا نہ مرنا یعنے اُسکا چھٹے وکار سے رہت ہونا اُسکے ابناشی ہونیکا ثبوت ہے اور ابے ہونا یعنے نہ بدلنا اس ابناشی کی تعریف ابے اسکو کہا جاتا ہے جس کا نہ کوئی اویو نکلے اور نہ گن کم و بیش ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ناش اُسی شے کا ہوتا ہے۔ جس کے اویو نکلتے اور گن کم و بیش ہو جاتے ہیں۔ آتما دونوں سے بری ہے۔ اس لئے اُسکا ناش نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی آتما کو پیدا ہُوا سمجھکر اُسکا ناش ہونا سمجھے تو شلوک میں اُسکا یہ جواب دیا ہے کہ وہ اج ہے۔ یعنی نہ پیدا ہونیوالا۔ اور اُسکے اج ہونیکی یہ دلیل ہے کہ وہ نت ہے۔ یعنی ہر وقت ہی موجود ہے۔ گویا کہ پیدا ہونیوالی وہ شے ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ ہو اور پھر ہو جائے۔ مگر آتما ایسا نہیں ہے۔ شلوک کے ابناشی ابے اَج اور نت ان چاروں پدوں کا دوسرا ارتھ۔

دوسرا ارتھ:- ابناشی (نہ ناش ہونیوالا) کے معنے ست کے ہیں اور نت کے معنے ویاپک اور ابے اور اَج یہ دونوں پد اُسکے ست اور ویاپک ہونیکے دلیل۔ ست اسوجہ سے ہے کہ وہ اَج ہے یعنی نہ پیدا ہونیوالا۔ پیدا ہونیوالا ست نہیں ہوتا۔ اور ویاپک اسوجہ سے ہے کہ وہ ابے ہے۔ یعنی نہ ناش ہونیوالا۔ اُسکا ناش نہ ہونا ہی اُسکے ویاپک ہونے کی دلیل ہے۔ ناش ہونے والی شے ویاپک نہیں ہو سکتی۔ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ آہنگ پد سے مراد وکاروں سے بری آپنے آتما کی ہے۔ اور وید پد سے اسکو جاننے کے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص بذریعہ گورو اور شاستر کے یہ جانتا ہے۔ کہ میں سب وکاروں سے الگ سب کا روشن کرنیوالا دوئی رہت برہمانند بودھ روپ ہوں اور وہ نہ کسی کو مارتا ہے۔ اور نہ مارنے کی ہدایت کرتا ہے اور نہ وکاروں سے رہت اکرتا آتما میں مارنیکی حرکت ہو ہی سکتی ہے۔ اس میں سرتی پرمان۔

شرتی :- اگر انسان آتما کو اسطرح جان لے کہ یہ سروویاپی آتما میں ہی ہون
تو پھر اسکا ایسا کوئی ارادہ اور خواہش نہیں رہتی جس سے کہ وہ جسم کے
دکھ سے آپکو دکھی ہوا سمجھے۔

اس سے ثابت ہے کہ تت جاننے والے کا بلا اگیان ناش کے نہ مغالطہ رہتا ہے۔ نہ راگ
دویش نہ کرتا اور نہ بھوگتا۔ غرض سری کرشن کا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ نہ کوئی کسی کام کا کرنیوالا
ہے۔ اور نہ کرانے والا۔ آتما سب وکارون سے بری ہے۔ اور یہ ماننا کہ میں کرتا اور بھوگتا
ہون، مانند خواب کے ہے۔ اور اگیان ہے اور یہ پہلے بھی کہا گیا ہے۔ کہ جو آتما کو مرنیوالا
سمجھتے ہیں۔ یا مارنیوالا دونوں اگیانی ہیں۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ بدھی کے دھیان کرتے ہوئے آتما دھیان کرتا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی
استھت اور بدھی کی حرکت سے حرکت۔

اس لئے تمام شاستر فقط اسی کے لئے ہیں جو اگیانی ہے۔ اور ادھکاری ہے۔ اور گیانی
جس کا اگیان جاتا رہا وہ نہ آپکو کرتا مانتا ہے۔ اور نہ بھوگتا جیسا کہ کنبہ کو جاننے والا کنبہ کو
چور نہیں مانتا پس بسبب وکارون سے رہت اور اودتی روپ ہونیکے ودوان (صاحب علم)
نہ کچھ کرتا ہے اور نہ کراتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان:-

شرتی :- ودوان یعنے صاحب علم کسی کا خوف نہیں کرتا۔

ارجن نے سوچا میں اسکے کرنے والا ہون اور ایشور کرانے والا ہے۔ اس لئے نہ میں اس
پاپ سے بچ سکتا ہون اور نہ ایشور (کرشن) ہی۔ ان دونوں اعتراضون کے جواب
میں سری کرشن نے کہا نہ آتما مرتا ہے۔ اور نہ مارتا ہے۔ یعنے یہ کہ نہ آپکو مارنے والا سمجھ۔
اور نہ مجھکو مروانیوالا۔ کیونکہ آتما سب وکارون (تبدیلیون) سے رہت ہے۔ اور اکرتا ہے

یعنی کسی کام کو نہیں کرتا اور یہ کہ آتما مارتا نہیں اسکا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی اکرتا ہے نہ یہ کہ صرف مارنیکے لئے اکرتا ہے۔ اور باقی کاموں کا کرتا۔ مارنیکا ذکر خاصکر اسوجہ سے ہوا کہ وہ شروع تھا۔ یعنے اِسکا یہ مطلب نہیں کہ مارنے سے ہٹاکر اور کاموں کی اجازت دیگئی۔ اور یہ آگے بھی کہا جائیگا کہ تت وِتا (گیانی) کے لئے کچھ کرنا نہیں رہتا۔ اور بعض بیوقوف جو سری کرشن کے اس قول کو کہ آتما مارنیوالا نہیں یہ معنے سمجھتے ہیں کہ سوائے مارنیکے آتما ہر کام کا کرتا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں اور اس آخیر کے فقرے سے جو اوپر کہا گیا ہے۔ یہ اعتراض بھی نہیں رہتا۔ بلکہ سری کرشن کے خود اس قول سے کہ ارجن لڑائی کر ظاہر ہے۔ سری کرشن نے لڑائی سے منع کیا کرنا تھا۔ فقط یہ ثابت کیا ہے کہ آتما اکرتا ہے ٭

اوترن ۲۲ :۔ ارجن نے کہا مہاراج یہ تو مانا کہ ناش جسم ہی کا ہوتا ہے آتما کا نہیں مگر بھیشم جیسوں کا یہ جسم بھی جو پنُوں کا پھل ہے۔ لڑائی میں نہیں رہیگا اس لئے انکا ناش کیسے کروں۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک :۔

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह्णाति नरो-

ऽपराणि॥ तथा शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि

संयाति नवानि देही ॥२२॥

۲۲۔ جیسے پورانے کپڑے اوتار کر انسان اور نئے پہن لیتا ہے۔ اسی طرح یہ جیو پورانے جسموں کو چھوڑ کر نئے جسموں کو قبول کرتا ہے۔

ٹیکا ۔ سوال۔ انسان کپڑوں کو تو پہنتا ہی ہے۔ مگر اس فقرا میں یہ کہ پورانے کپڑوں کو اوتار کر نئے اور پہن لیتا ہے۔ اس رُو سے کیا مطلب ہے۔

جواب:۔ بہ نسبت پورانے کپڑون کے نئے اچھے ہوتے ہیں اور جیسے پورانے پھٹے ہوئے اوتار کر انسان نئے پہن لیتا ہے۔ اُسی طرح بلحاظ عمر اور تپ کے بوڑھے اور کمزور ہوئے ہوئے جسم کو جب بھیشم جی نے چھوڑا تب اُنکو دہرم کا پھل بھوگنے کے لئے فوراً ہی بغیر ہی تکلیف حمل کے سبب سے اونچا دیوتا کا جسم مِل جائیگا اس میں شرتی پرمان شرتی دہرماتما شخص بعد اِس جسم چھوڑنے کے نئے اور جسم کو جو اس سے بہتر ہوتا ہے پالیتا ہے۔ یعنی پتری دیوتا کا یا گندھرپ یا پرجاپتی یا برہما۔ یا کسی اور دیوتا کا۔

شلوک کا مطلب یہ ہے۔ اے ارجن اگر تو بھیشم کے اِس جسم کو جو تمام عمر دہرم کے کامون میں دُکھ پاتا پاتا بوڑھا ہو چکا ہے اور سورگ کا مانع ہے۔ اور بغیر اُسکے چھوڑے نیک کامون کا ثمرہ نہیں پاسکتا دہرم کی لڑائی کر کر مار دے تو اُسکو سورگ کے بھوگ بھوگنے کے لئے ایک نیا دیہہ (جسم) مل جائیگا۔ اور تیرا اوپکار ہو جائیگا۔ بلکہ اس موقع پر سب سے بڑھکر اوپکار یہ ہوگا۔ کہ دریودہن وغیرہ پاپی بھی مر کر سورگ کو حاصل کرینگے۔ اِس لئے جس لڑائی سے اسقدر بڑا اوپکار ہو سکتا ہے تو اسکے کرنیکے لئے کوئی وہم نہ کر اور نہ اُسکو گناہ ہی جان۔ شلوک کا یہ ابھپرائے کہ نیا جسم پاکر انسان سُکھی ہو جاتا ہے۔ اپرانی انیانی سنجاتی تین پدون سے پایا جاتا ہے +

اوتّرن ۲۳ :۔ ارجن نے کہا۔ جیسے گھر کو آگ لگنے سے گھر میں بیٹھ کر گھر والا اُس سے نہیں بچ سکتا۔ اُسی طرح جسم کو تیر لگنے سے اُس کے اندر کا آتما اُس سے نہیں بچ سکتا۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک:۔

नैनं छिंदंति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ॥०॥

नैचनं क्लेदयंत्यापो न शोषयति मारुतः ॥२३॥

۲۳- نہ آتما کو ہتھیار کاٹتے ہیں نہ آگ جلاتی ہے نہ پانی گلاتا ہے نہ ہوا سکھاتی ہے۔

ٹیکا:- سوال۔ فقط یہ کہدینا کافی تھا۔ کہ آتما کسی طرح نہیں مرتا۔ مگر یہاں ہتھیار اور آگ وغیرہ کا نام لیا گیا اس سے کیا مطلب۔

جواب*۔ ناش جس شے کا ہوتا ہے فقط چار تتوں سے ہوتا ہے۔ آکاش سے کسی شے کا ناش نہیں ہوتا۔

اوترن ۲۴:- ذیل کے شلوک میں اثبات کی دلیل کہ نہ ہتھیار وغیرہ آتما کو مار سکتے ہیں اور نہ آتما مرتا ہی ہے۔

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च
नित्यः सर्बगतः स्थाणुर चलोऽयं सनातनः ॥२४॥

۲۴- نہ اسکو ہتھیار کاٹ سکتا ہے۔ نہ آگ جلا سکتی ہے۔ نہ پانی گیلا کر سکتا ہے نہ ہوا سکھا سکتی ہے۔ ہمیشہ اور سب جگہ موجود اور قائم رہنے والا اور اچل اور سناتن ہے۔

ٹیکا:- آتما کے نت اور سرو ویاپی اور اچل ہونے میں شرتیوں کا پرمان:-

شرتی:- ۱- آتما آکاش کیطرح ویاپک اور نت ہے +

۲- درخت کی طرح سیدھا اور ایک اور سورگ میں قائم ہے +

۳- اویوون (अवयोवन) سے رہت اور بے حرکت اور شانت روپ ہے +

۴- پرتھوی میں قائم اور پرتھوی کے اندر ہے +

۵- جلون میں قائم اور جلون کے اندر ہے +

۶- اگ میں قائم اور آگ کے اندر ہے +

*جواب۔ لڑائی کا موقع تھا۔ اور ذکر بھی ایسا ہی شروع تھا۔

۷۔ بائیو میں قائم اور بایو کے اندر ہے۔

پس ثابت ہے کہ آتما ویاپک ہے۔ اور انتریامی ہے۔ اور اِسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جو شئے جس میں ویاپک ہوتی ہے۔ وہ اُس سے کبھی نہیں کٹتی جس میں وہ ویاپک ہو۔ یعنے موجود کاٹی وہی شئے جاتی ہے۔ جو اُس سے الگ ہوتی ہے۔ اس طرح انتریامی ہو کر سب میں قائم۔ ہتھیار وغیرہ کو ستا دینے والا اور انکی حرکت کا باعث آتما ہتھیاروں سے کیونکر کٹ سکتا ہے۔ اور اُس کے متعلق اور کئی شرتیوں میں اسکا پرمان بھی ہے۔ مثلاً چھاندوگیہ اوپنشد میں یہ کہ "جس کے تیج سے سورج گرمی کرتا ہے"، وغیرہ وغیرہ۔ اور آگے ساتویں ادھیائے میں سری کرشن اُس کا خود بھی ورنن کرینگے۔

اوترن ۲۵:۔ یہ کہتے ہوئے کہ آتما ہتھیاروں سے نہیں کٹتی۔ اب یہ کہتے ہیں۔ کہ نہ اسکو کسی نے ناش ہوتے دیکھا اور نہ اسکے ناش ہونیکا کوئی پرمان ہی ہے۔ ذیل کا شلوک:۔

अव्यक्तोऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते॥
तस्मादेवं विदित्वैनं नानुशोचितुमर्हसि॥२५॥

۲۵۔ آتما اویکت ہے۔ یعنی ظہور میں نہیں ہے۔ اور اچنت ہے۔ یعنے خیال میں نہیں آسکتا۔ اور وکاروں سے بری ہے۔ اِس لئے ارجن ایسا جانکر تجھکو سوچ کرنا مناسب نہیں۔

ٹیکا:۔ ظاہر وہ شئے ہوتی ہے۔ جو بذریعہ حواسوں کے جانی جائے۔ اور نظر آئے۔ اس لئے حواسوں کی پہونچ سے پرے آتما اویکت ہے۔ یعنے ظہور میں نہیں ہے۔ پس ثابت ہے کہ کسی نے بھی آنکھوں سے اُسکا ناش ہوتے نہیں دیکھا

اور اگر اُس کے ناش ہونے کا انومان ہی کیا جاوے تو یہ بھی نہیں۔ کیونکہ وہ اچنت ہے یعنے خیال میں نہیں آسکتا۔ انمان اُس صورت میں ہوتا ہے جب کوئی شے کہیں موجود نہیں ہوتی ہے۔ جیساکہ آگ کا پہاڑ پر دھواں دیکھکر۔ اور اگر دوسری قسم کا ارتھاپتی انمان کہا جائے تو یہ بھی نہیں ارتھاپتی وہ انومان ہوتا ہے جیسے کوئی شخص دن کیوقت نہ کہائے اور جسم کا موٹا تازہ ہو۔ تو یہ انمان ہوتا ہے کہ رات کو کہاتا ہوگا۔ مگر آتما ایسا بھی نہیں ہے یعنے نہ وہ کہانا کھاتا ہے۔ اور کیسی قسم کا وکاری ہے۔ یعنے نہ موٹا ہوتا ہے۔ اور نہ پتلا۔ اسی طرح شبد پرمان سے بھی اُسکے ناش کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ یعنی شبد (بولنا) سے اسی بات کا علم ہوتا ہے۔ جو عام طور پر ہو۔ اور اگر پرمان وید شبد کا جس سے نہ دیکھی ہوئی چیزوں کا گیان ہوتا ہے پرمان مان لیا جائے تو یہ بھی نہیں کیونکہ وید شبد خود آتما کو نہ ناش ہونیوالا بیان کرتا ہے۔ اور یہ شلوک کے اچنتے پد سے واضح ہے۔ اوچنتے یعنے کہنا مطلب یہ ہے کہ وید نے اسطرح سے کہا ہے۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ تیئیس[۲۳] اور چوبیس[۲۴] اور پچیس[۲۵] کے شلوکوں میں بار بار ایک ہی بات بیان کی گئی ہے۔ تو اسکا یہ جواب ہی کہ تیئسویں شلوک میں اظہار اسبات کا ہے۔ کہ ہتھیار آتما کو کاٹ نہیں سکتے۔ اور چوبیس[۲۴] میں یہ کہ آتما ایسا نہیں جسکو ہتھیار کاٹ سکیں اور پچیسویں[۲۵] میں یہ کہ اُسکے کاٹے جانیکا پرمان کوئی نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ اکیس[۲۱] اور بائیس کے شلوکوں اور اُنکے علاوہ اور کئی شلوکوں میں بار بار آتما کو ابناشی کہا گیا ہے۔ تو بقول سری شنکر اچاریہ مہاراج اسکا یہ جواب ہے کہ آتما ایسی شے نہیں جو بغیر بار بار بیان کئے جلد سمجھ میں آجائے پس اے ارجن ایسے آتما کے لئے جس سے کسی طرح کا شوک نہیں رہتا۔ تجھکو شوک کرنا واجب نہیں۔ مطلب یہ کہ جب تک تجھکو آتما کا گیان نتھا۔ تب تک اُس کا شوک کرنا بھی واجب تھا مگر اب اسکو جانکر مناسب نہیں ہے۔

اوترن ۲۶: — پہلے تو یہ بیان ہوا کہ آتما کا باعث اُسکے نروکار (نہ بدلنے) ہونیکے۔

سوچ کرنا مناسب نہیں ۔ اور اب ذیل کے دو شلوکون میں یہ کہ اگر آتما وکاری بھی سمجھا جائے
تو بھی اُسکا سوچ کرنا مناسب نہیں ۔ بودھ مت میں آتما کو گیان سروپ مانکر چھن چھن
کے بعد پیدا ہونے اور ناش ہونے والا سمجھا جاتا ہے ۔ اور چارواک مت میں بغیر اِسکے کہ آتما
چھِن چھِن میں پیدا ہوتا اور ناش ہوتا ہے جسم کو آتما مانکر اسکو پیدا ہونے اور ناش ہونیوالا ۔ اور
اُن میں بعض یہ کہ آتما جسم سے الگ تو ہے ۔ مگر جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتا اور جسم کے ساتھ ہی مرجاتا
ہے ۔ اور بعض یہ کہ آتما تو درحقیقت ایک ہے ۔ مگر ظہور کے وقت پیدا ہو جاتا ہے ۔ اور
قیامت کے وقت ناش اور نیائیک بادیون کا یہ کہ آتما انت اور ویاپک تو ہے مگر الگ الگ
ہے ۔ اور جب اُسکا دیہہ سے سنجوگ ہوتا ہے ۔ تب اُسکا جنم کہا جاتا ہے ۔ اور جب وجوگ تب مرن
اور اُس کے ایسے جنم اور مرن کا باعث اُس کے پُن اور پاپ ہوتے ہین ۔ یعنی دھرم اور ادہرم
جو اُس نت آتما کے آسرے ہیں یعنے اُس سے ہوتے ہیں ۔ اور اگر اُن کا ہونا انت (فانی)
سے کہا جائے تو پھر یہ اعتراض کہ کئے کرمون کا ناش ہوگا ۔ اور جو نہیں کئے اُنکو بھوگنا پڑیگا ۔
اور ویدانتیون کا یہ کہ آتما نت ہے اور پیدائش اور موت سے بری ہے ۔ اور اسکا پیدا ہونا اور
ناش ہونا فقط جسم کے لحاظ سے فرضی کہا جاتا ہے ۔ جیسا کہ گھڑا کے بننے اور بگڑنے سے
نہ آکاش پیدا ہوتا ہے ۔ اور نہ ناش ان تمام متون کا اظہار کر کے اور اُن میں سب سے پہلے
مت کو لیکر کہ آتما انت ہے یعنے فانی سری کرشن نے فرمایا تب بھی اُسکی سوچ کرنا مناسب نہیں

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम्॥
तथापि त्वं महाबाहो नैनं शोचितुमर्हसि॥२६॥

۲۶ ۔ اگر تو اُسکو ہمیشہ پیدا ہونے اور مرنے والا سمجھتا ہے ۔ تو بھی تجھکو اِسکی سوچ
کرنی مناسب نہیں ۔

ٹیکا :۔ شلوک میں اَتھ پداسبات کا اظہار ہے۔ کہ پچھلی بات ختم ہوئی اور نئی شروع ہوئی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ سری کرشن نے یہ بات ناستک مت کو لے کر بیان کر دی ہے۔ تو یہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اِس سے سری کرشن کا یہ مطلب ہے کہ اگر آتما کا جس کا جاننا سخت مشکل ہے۔ بار بار اُپدیش کرنے پر بھی ارجن کو اُسکے سمجھ نہیں آئی۔ اور اسکو ہمیشہ پیدا ہونیوالا سمجھتا ہے۔ تو بھی اُسکی سوچ کرنی مناسب نہیں۔ اِس سے بودھ اور چارواک دونوں کے مت کا ورنن ہوا۔ اور شلوک میں مہا باہو کہکر کہا۔ کیا تُو نے ایسا ہو کر بھی یہ ناستکوں کا مت قبول کر لیا ہے یا سری کرشن کے دیالو سبھاؤ کے موافق یہ بھاؤ ہے۔ کہ تمکو یہ مت اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اور پہلے ادھیائے کے ارجن کے اِس قول کو لیکر کہ ہم راج کے لوبھ سے کسقدر پاپ کرنے کو طیار ہوئے۔ سری کرشن نے فرمایا تم باوجود اِس کے کہ ایسے ہو۔ تسپر بھی تمہاری یہ سوچ۔ اس گفتگو کا مدعا یہ ہے کہ تُو اگر جسم ہی کو آتما مانتا ہے۔ یا اسکا جسم کے ساتھ پیدا ہونا اور جسم کے ساتھ مرنا مانتا ہے۔ یا چھن چھن کے بعد پیدا ہونا اور ناش ہونا مانتا ہے تو بھی تمکو اِسکی سوچ کرنی مناسب نہیں کیونکہ جب آتما ہی ناش ہو کر پھر پیدا نہیں ہوتا۔ تو پاپ کرنیکا کیا خوف خطر۔ البتہ چھنک باد مت کے باقی کے اور دو مت ایسے ہیں جن کے قبول کرنے سے رشتہ داروں کے مرنیکا دکھ ہو سکتا ہے اور چھنک باد کو لے کر نہیں کیونکہ اُس کے مطابق جو آتما کسی کو مارتا ہے چھن کے بعد وہ خود ہی نہیں رہتا اس لئے بھی یہ سوچ کرنا مناسب نہیں +

اوترن ۲۷ :۔ ارجن نے کہا تینوں طرح کا مت نامعقول ہے۔ اِس لئے میرے خیال میں یا وہ مت ٹھیک ہے جس میں آتما کا پرلئے تک قیام مانا گیا ہے۔ یا وہ جس میں نت مانا گیا ہے۔ اِن دونوں ہی متوں کے لحاظ سے۔ لوک پرلوک دونوں کی سوچ

لازمی ہے۔ اسکے جواب میں ذیل کا شلوک ہے۔

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ॥ ॥

तस्मादपरिहार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि ॥२७॥

۲۷- جو پیدا ہوا وہ ضرور مرے گا- اور جو مرا وہ پھر پیدا ہوگا- اسکو کوئی روک نہیں سکتا- اس لئے اس پر تجھکو سوچ کرنا مناسب نہیں-

ٹیکا:- شلوک میں جاتی (پیدائیش) پد سے یہ مراد ہے- کہ باعث پُن اور پاپ کے دیہہ اور اندریوں کا تعلق جو قائم آتما سے ہوتا ہے- وہ ضرور ہی ناش ہوگا- یعنے جن کرمون کے سبب من اور اندریوں کا آتما سے سنجوگ ہوتا ہے- اُن کا ناش ہوکر بجوگ ہو جائیگا- اس طرح جو مرے گا وہ کرمون کا پھل بھوگنے کے لئے دوبارا پھر پیدا ہوگا- اور اگر یہ اعتراض ہو کہ گیانی کو بھی مرکر پھر جنم ہو جائیگا- تو یہ اعتراض نہیں آتا- کیونکہ یہان پر پرکرن کرمون کا شروع ہے- گیان کا نہیں- سری کرشن فرماتے ہیں- ایے ارجن تجھکو پیدا ہونے اور مرنیکی اس چکر کے لئے جو لازمی ہے- سوچ کرنا مناسب نہیں- اور یہ آگے بھی کہا جائیگا کہ اگر تُو انکو نہ مارے تو یہ تب بھی مرجائینگے- شلوک کا بھاو یہ ہے- کہ ارجن کو اُس صورت میں رنج کرنا مناسب ہے جبکہ ارجن کے لڑائی نہ کرنے سے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکین مگر ایسا نہیں ہوسکتا اور اُسکی حقیقت یہ ہے- کہ کرمون کا بھوگ ختم ہونے پر یہ خود ہی مرجائینگے- اور ارجن کسی طرح اسکو روک نہیں سکیگا- اس لئے خالی یہ بات کہ ارجن انکو آنکھون کے سامنے مرتا دیکھکر دکھی ہو- یہ اس کے لئے واجب نہیں- اور اسی طرح جو دُکھ پرلوک کے متعلق ہے- اور خود بخود بھوگنا پڑتا ہے- اور کبھی دور نہیں ہوگا- اُسکو یاد کرکے بھی رنج کرنا مناسب نہیں- اور لڑائی کرنا کھشتری کا اگنی ہوتر کی طرح وہت کرم ہے۔

اور لڑائی دشمن پر ہتھیار چلانیکا نام ہے۔ اور بسبب اِسکے کہ جیسے آگ اور چاند کیلئے حیوان کی قربانی دیجاتی ہے۔ اور اُسکا پاپ نہیں ہوتا۔ اُسی طرح لڑائی وہت کرم ہے اور اسکا نہ کرنا پاپ نہیں ہونا۔ اس میں گوتم سمرتی پرمان۔

سمرتی:۔ لڑائی میں سوائے اُن شخصوں کے کہ گھوڑے سوار کا گھوڑا مرجائے۔
یا رتھ سوار کا رتھ ٹوٹ جائے۔ یا رتھ چلانیوالا مرجائے یا ہتھیار ٹوٹ
جائے یا ہاتھ باندھ دے۔ یا سر کے بال کھل جائیں۔ یا بھاگ جائے
یا اچانک کھڑا ہو یا بے ہتھیار ہو یا درخت پر چڑھ گیا ہو۔ یا زخمی ہو۔ یا
کہدے کہ میں گائے اور برہمن کی طرح ہوں۔ اور کسی کو مارنے کا
پاپ نہیں ہوتا۔

سمرتی میں برہمن سے اُس شخص سے مراد ہے۔ جو لڑنے والوں میں نہ ہو۔ اور غریب آدمی ہو۔ کیونکہ سمرتی میں گائے اور برہمن کو اکٹھا کہا گیا ہے۔ پس اپنے ارجن لڑائی کو جو تیرا اشاستر وہت کرم ہے۔ اور جس کا روکنا مشکل ہے اور سب کے دلوں میں طیاری ہے۔ نہ کرے گا۔ تو تم کو اس وہت کرم کے نہ کرنیکا پاپ بھی ہوگا۔ اس لئے تمکو اس نہ نظر آنے والے پاپ کی ڈر سے سوچ کرنا مناسب نہیں۔ کرم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کامیہ۔ دوسرا نتیہ۔ کامیہ کرم اختیاری ہوتا ہے۔ خواہ کیا جائے خواہ نہ کیا جائے جیساکہ رسوی بنانیکا کرم کامیہ کرم ہے۔ اور اختیاری ہے۔ یعنی اگر بھوک ہو تو کرلیا جائے ورنہ نہیں۔ اور نتیہ (مقررہ) کرم اختیاری نہیں ہے۔ کیونکہ اسکے نہ کرنے کا پاپ ہوتا ہے۔ اور کرنیکا پن نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اگر ارجن کا یہ خیال ہو کہ لڑائی کامیہ کرم ہے۔ اور اختیاری ہے۔ اور یا گو لنگا نے بھی اِسکو کامیہ کرم بیان کیا ہے۔ تو مجھکو اس کے

نہ کرنیکا پاپ نہیں ہوگا۔ اس میں یاگولک سمرتی پرمان

سمرتی:۔ جو شخص زمین لینے کی خاطر میدان جنگ میں جاکر بغیر پیٹھ دکھانے

اور بلا زہر آلودہ ہتھیاروں کے لڑتا ہے۔ وہ یوگیوں کی طرح سورگ

کو جاتا ہے۔

اسی طرح سے سری کرشن نے خود بھی اسکو پیچھے کامیہ کرم ہی بیان کیا ہے۔ اس کے جواب میں سری کرشن نے فرمایا گویہ کامیہ کرم ہی ہے۔ مگر یہ شروع کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا کرنا ہی واجب ہے۔ اور نتیجہ کرم کے برابر ہے۔

شلوک چھبیس ۲۶ اور ستائیس میں یہہ بات کہ اگر آتما نت نہیں اور پیدا ہونیوالا ہے۔ تو بھی اُسکا سوچ کرنا نامناسب ہے۔ قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ ارجن کے خیالات ناستک نہ تھے۔ اس لئے ذیل میں ان دونوں شلوکوں کے دوسرے ارتھ۔

۲۶۔ اگر نت (سدا رہنیوالی) آتما کا دیہہ اور اندریوں کے تعلق سے جنم مانتا ہے۔ اور تعلق ہٹ جانے پر مرن تو بھی تمکو اسکا رنج کرنا مناسب نہیں۔

دوسرا ستائیس کا شلوک اسکی تائید میں ہے۔ وہ اسکے وہی معنے درست ہیں جو پہلے کئے گئے۔

اوترن ۲۸ ۔ ارجن نے کہا مہاراج مجھکو آتما کے متعلق کچھ سوچ نہیں۔ مگر یہ کہ یہ جسم تتوں کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے اُسکا ناش ہو جائے گا۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत॥
अव्यक्तनिधनान्येव तत्र का परिदेवना॥२८॥

۲۸- اے بھارت یہ جس قدر بھوت ہیں- نہ تو یہ پہلے ہی تھے- اور نہ پیچھے ہی ہونگے ظہور فقط بیچ ہی میں ہے- اِس لئے اِس پر کیا افسوس-

ٹیکا- بھاوارتھ:- جیسے بیداری کی کھیل اور خواب کی چیزیں درشٹی سرشٹی یادمت کی طرح فقط اسوغت تک ہی ہوتی ہیں جب تک کہ وہ نظر آتی ہیں- اس سے پہلے اور پیچھے نہیں ہوتیں- اور بقول گوڑپاد آچاریہ کے کہ جو شے اوّل اور آخر میں نہیں ہوتی- وہ درمیان میں بھی نہیں ہوتی- اُسی طرح اِن بھوتوں کا جو اوّل اور آخر نہیں ہوتے اور اب بھی نہیں اور نہایت حقیر اور متھیا ہیں- دیکھکر کیا افسوس ہے- یعنی اِن کا افسوس کرنا نامناسب ہے- اور یہ کہ اگیانی بھی جن کے خواب میں کئی رشتہ دار مرجاتے ہیں- اور بوقت بیداری اُن کا کچھ افسوس نہیں کرتے تو تم کیوں کرتے ہو- کسی پوران کی کتھا میں آتا ہے- کہ یہ بھوتوں کا مجموعہ اگیان سے نکلا ہے- اور اگیان ہی میں اسکا لئے ہوگا- اس لئے شریروں (جسموں) کے لحاظ سے بھی تمکو اسکا سوچ کرنا نامناسب ہے-

شلوک کا دوسرا ارتھ:- اویکت جس کو ابیاکرت بھی کہتے ہیں اودیا اوپہت چیتن سے مراد ہے- اور بھوتا نی آکاش وغیرہ بھوتوں کے کارن سے اور ویکت مدھیانی سے یہ کہ وہ بھوت نام روپ کے سبب درمیان ہی میں ظاہر ہوئے- اور ناش کہکر یہ کہ آخر میں جیسے گھڑا مٹی میں لئے ہوتا ہے- اُن کا اویکت میں لئہ ہوگا- اس لئے اے ارجن آکاش وغیرہ بھوتوں کے لئے تمکو شوک کرنا مناسب نہیں اور اس میں کہ ابیاکرت سارے جگت کا کارن ہے- شرتی پرمان،-

شرتی:- یہ جگت جو نام اور شکل کے سبب ظاہر ہوا ظہور سے پہلے بغیر کسی نام کے ابیاکرت روپ تھا-

شرتی میں گو یہ بیان نہیں ہوا کہ ابیا کرت سے ظاہر ہونیوالا جگت ایسے بھی اُسی میں ہوتا ہے۔ مگر اُس کا ایسے ہونا قیاس سے جان لینا چاہیئے۔ کیونکہ کارج بغیر اپنے کارن کے اور کسی میں لئے نہیں ہوتا۔ شلوک کا یہ مطلب ہے کہ جب کہ اس جسم کے کارن پانچوں بھوت ہی متھیا ہیں تو پھر اُن کے کارج جسم کو لیکر شوک کس لیئے کیا جائے۔ یا یہ کہ آکاش وغیرہ پانچوں بھوت ہی اویکت حالت میں ہمیشہ قایم رہتے ہیں تو پھر اُنکے لئے سوچ کی کونسی بات ہے۔ بھارت کہکر یہ مراد ہے۔ کہ ارجن بھرت کے پاک خاندان میں پیدا ہوکر شاستر کے سدہانت (مدعا) کو جاننے لائق ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اب نہیں جانتا +

اوترن ۲۹ :- ارجن نے کہا مہاراج ایسا کوئی شخص بھی دیکھا نہیں جاتا۔ جو کسی قسم کی سوچ سے بری ہو۔ مگر نہ معلوم آپ مجھ پر اسکا بار بار طعن کس لئے کرتے ہیں۔ اور اگر یہ ہے کہ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ تو یہ نہ صرف میرا ہی قصور ہے۔ بلکہ آپکا بھی ہے شاستر میں لکھا ہے کہ اگر کسی بیان کرنیوالے شخص کی بات سمجھ میں نہ آئے تو اُس میں بیان کرنیوالے کی سمجھ کا قصور ہوتا ہے۔ نہ کہ اُسکا جو اُسکو سُنتا ہے۔ اس کے جواب میں سری کرشن نے فرمایا۔ اِس کے دو سبب ہیں۔ ایک آتما کا اگیان۔ دوسرے انتہ کرن کی ناپاکی۔ اِس لئے یہ دونوں نقص جیسے تم میں ہیں۔ ویسے ہی اوروں میں اور اُسی سبب سے مہاواکوں سے ہونیوالا آتم گیان نہیں ہوتا۔ اور مطلب اسکا یہ ہے کہ آتم گیان وستو کا جاننا بہت مشکل ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک:-

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेनमाश्चर्यवद्वदति
तथैव चान्यः ॥ आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति
श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित् ॥२९॥

۲۹۔ کوئی اسکو تعجب سے دیکھتا ہے۔ اور کوئی تعجب سے کہتا ہے۔ اور کوئی تعجب سے سُنتا ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں کہ سُن کر بھی نہیں جانتے۔

ٹیکا:۔ آسچر یہ وت کہکر یہ مراد ہے۔ کہ آتما کا دیکھنے والا اور آتما اور آتما کا دیکھنا یہ تینوں ہی تعجب ہیں۔ کیونکہ باوجود آتما کے وِدمان یعنے ظاہر ہونیکے بسبب اودیا کے ہست سے نیست اور سوے پرکاش سے جبڑھ اور آنند روپ سے دُکھی اور نروکار سے وکاری اور نِت سے انت اور پرکاش روپ سے نہ پرکاش اور ابھید سے بھید اور نت مکت سے بند روپ اور اودتی سے ودتی ہو رہا ہے۔ غرض اُس آتما کو جو طرح طرح کی شکلوں سے مبرا ہے۔ اور بغیر گورو اور شاستر کے اوپدیش کے جانا نہیں جاتا کوئی ہی دیکھتا ہے۔ دیکھنا یہ کہ آتما کو بذریعۂ دھیان کے انتھکرن کی اُس برتی سے ساکھشات کر لیتا ہے جو آتما کے عکس سے شامل اودھیا وکون سے برہماکار ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کے پنون کا نتیجہ ہے۔ اور یہ کہکر کہ اُسکو کوئی ہی دیکھتا ہے۔ یہ اُس سے مراد ہے۔ جس کے سم دم وغیرہ سادھن مکمل ہو چکے ہوں۔ اور اُسکا دیہہ (جسم) بھی انت کا ہو۔ اور اس بات میں کہ آتما کا دیکھنا یعنی اُسکا گیان تعجب ہے۔ اس میں تین باتین تعجب کی ہیں۔ ایک یہ کہ جس برتی روپ گیان سے ست برہم کا گیان ہوتا ہے۔ وہ برتی خود متھیا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ فعل اودیا کا ہے۔ اور اودیا ہی کا ناش کرتی ہے۔ اور تیسرا یہ کہ اودیا کو ناش کرنے ہی خود بھی ناش ہو جاتی ہے۔ اور یہ کہ اس آتما کا دیکھنے والا تعجب ہے۔ اس میں پانچ باتین تعجب کی ہین۔ ایک یہ کہ گیان سے اودیا اور جسم کا جو اودیا کا فعل ہے۔ ناش ہو کر اور صرف پراربدھ کے سہارے رہکر پھر کام بھی کرتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ ہر وقت سمادھی میں رہتا ہے اور ہر طرح کا کام بھی کرتا ہے۔ اور تیسرا یہ کہ کام کرتا ہوا سمادھی سکھ کو بھی

محسوس کرتا ہے۔ اور چوتھا یہ کہ مطابق پراربھد کے کسی گیانی کا کوئی فعل ہوتا ہے۔ اور کسی کا کوئی۔ اور پانچویں یہ کہ بسبب ایسے مشکل گیان کے ہر شخص اُس کے درشنوں کا خواہشمند رہتا ہے۔ اِس لئے اے ارجن آتما اور آتما کا جاننا اور آتما کا جاننے والا تینوں ہی تعجب ہیں۔ اِس لئے اُس آتما کا جاننا بہت مشکل ہے۔ اور بغیر کوشش جانا نہیں جاتا۔ اور نہ صرف آتما کا جاننا ہی مشکل ہے۔ بلکہ اُس شخص کا ملنا ہی مشکل ہے۔ جو آتما کا اُپدیش کرے۔ کیونکہ ایک تو یہ کہ بغیر خود جانے آتما کے اوپدیش ہی نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرا بحالت سمادھی ہونیکی نہیں ہو سکتا۔ اور تیسرا سمادھی سے اُٹھ کر بیٹھے ہوئے گیانی کی شناخت نہیں ہوتی۔ اور چوتھے یہ مشکل ہے کہ اسکو کسی قسم کی پوجا اور تعریف سننے کی خواہش نہیں ہوتی۔ یعنی اُوپدیش کرنیکی کوئی غرض نہیں ہوتی پس اگر کوئی سمادھی سے اُٹھا ہوا ایسا ہو جس کا سبھاؤ بھی دیالو ہو تو وہی اسکو کہہ سکتا ہے۔ مگر ایسا گیانی ایشور کی طرح درلبھ ہے۔ اور اس لئے یہ کہا گیا ہے۔ کہ کوئی اسکو تعجب سے کہتا ہے۔ یہاں بھی وہی تینوں باتیں جو پہلے بیان کی گئی ہیں۔ آجاتی ہیں۔ یعنے آتما اور آتما کا ذکر اور ذکر کرنیوالا تینوں تعجب ہیں۔ آتما اور اُسکا ذکر کرنیوالے کی تعریف ہو چکی ہے۔ اس لئے اسکی اور شرح کرنیکی ضرورت نہیں۔ مگر یہ کہ اسکا ذکر تعجب ہے۔ اُسکو تعجب کہا جاتا ہے۔ یعنی اس شدھ برہم کا ذکر جو من اور بانی سے کہا نہیں جاتا۔ اُسکا ذکر ہی تعجب ہے۔ برہم من بانی کا وشی نہیں۔ اس میں شرتی پرمان:-

شرتی - من سمیت جتنے شبد ہیں برہم کو نہ پہنچکر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

پس ایسے برہم کا جو کسی شبد سے جانا نہیں جاتا۔ بذریعہ بھاگ تیاگ لکھشنا کے ذکر کرنا ہی تعجب ہے۔ مدھوسودن سوامی کہتے ہیں۔ اس میں بھاگ تیاگ لکھشنا کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط تتومسی مہاواک ہی سے گیان ہو جاتا ہے۔ تتومسی مہاواک میں خاص شکتی ہے

جیساکہ آواز میں سوئے ہوئے کو جگانے کی۔

معترض:- تو پھر تتومسی کہکر ہر ایک کو گیان ہوجائیگا؟

جواب:- کیا تمکو فقط اسوجہ سے کہ لکھشنا کرنی آتی ہے۔ گیان ہے۔

معترض:- ہماری رائے میں گیان اُسکو ہوتا ہے۔ جو شبد کے مدعا کو جانے؟

جواب:- اس سے بھی نہیں۔ کیونکہ بہت ایسے ہیں۔ جو مدعا فہم ہیں۔ مگر گیان نہیں رکھتے

معترض:- ٹھیک مدعا فہم جس کو گیان ہو وہ کوئی ہوتا ہے؟

جواب:- اس سے اتفاق ہے۔ کیونکہ ٹھیک مدعا فہم وہی ہوتا ہے جس کا انتہ کرن شدہ ہو۔ گویا مطلب یہ ہے کہ جو شخص بباعث انتہ کرن کی شدہی کے اور وید کے ارتھ جاننے کی لکھشنا کرنے سے گیان حاصل کرتا ہے۔ وہ بغیر لکھشنا ہی کے گیان حاصل کر لیتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان:-

شرتی:- برہم نہ من کا وشی ہے اور نہ بانی کا

پس اس بات میں کہ کوئی اُسکو تعجب سے کہتا ہے اسمیں یہی تعجب ہے کہ بغیر لکھشنا اُسکا ذکر کیا گیا۔ اور یہ ذکر اُس سے مراد ہے۔ جو خود شری مہاراج نے کیا اس میں سوامی شری آچاریہ کا

قول:- (۱) اودیا نا طاقت اور آتما گیان سروپ ہی اسلئے بذریعہ تتومسی مہاواکون کے جن میں اچنت شکتی ہے۔ اگیان ناش ہوکر برہم کا گیان ہوتا ہے۔

۲- جیسے گھڑا واچ ہے یعنی نامی اور گھڑے کا نام اُسکا واچک یعنی نام۔ اور واچ واچک کے تعلق کا بغیر الگ الگ سمجھانے کے ایکہی دفعہ کہنے سے اُسکا گیان ہوجاتا ہے۔ اسیطرح مہاواکیہ سے بغیر واچ واچک بھاؤ کے تعلق کے مہاواکیہ ہی سے اُسکا گیان ہوجاتا ہے۔

۳ ۔ گیان سے جب اگیان ناش ہوتا ہے۔ تب یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں برہم ہوں۔ اودیا کا ناش کرنیوالے مہا واکون سے جب برتی برہماکار ہوکر اودیا کا ناش کرتی ہے۔ تب خود بھی نہیں رہتی جیساکہ دوائی مرض کو دور کرکے نہیں رہتی۔

جیسے آتما کا دیکھنا اور کہنا تعجب ہے۔ اُسی طرح اُسکا سُننا بھی تعجب ہے۔ اس لئے جو شخص موکھش کا خواہشمند ہوکر گورو کے پاس جاکر اوّل شروَن کرتا ہے۔ اور پھر منن اور پھر ندھیاسن اور پھر گیان اُسکا سننا تعجب ہی ہے۔ اور بغیر کئی جنموں اور انتہ کرن کی شدھی کے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ ہزاروں انسانوں میں کوئی ہی گیان کی خواہش کرتا ہے۔ اور اُن میں کوئی ہی مجھکو پاتا ہے۔ اُسکو آگے گیتا میں بھی کہا جائیگا۔ اور کہٹولی اوپنشد میں تو یہ صاف ہی آچکا ہے۔ کہ بہتوں کے کانوں میں آتما شروَن کی آواز تک نہیں پڑتی اور بہت ایسے ہیں جو سُن کر بھی نہیں جانتے۔ اِس لئے آتما کا کہنے والا اور جاننے والا دونوں تعجب ہیں۔ مگر جاننا وہی ہے جس نے سرشیٹھ گورو سے سکھشا پائی ہو۔ یہ سننے والے کی تعریف ہے۔ اور سننا اور آتما جس کی بابت سننا ہے۔ اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اسکا پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ارجن نے کہا! مہاراج اِس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔ جو شروَن و منن کریگا۔ وہ خود ہی آتما کو جان لیگا سری بھگوان نے کہا۔ شروَن وغیرہ نہ کرنے والے تو کیا بعضے شروَن اور منن وغیرہ کرکے بھی اُسکو نہیں جانتے اس میں بیاس سوتر پرمان ہے۔

شرتی ۔ شرتی کہتی ہے جس کا گیان کے لئے کوئی پرتی بندھ نہیں رہا انکو یہاں ہی گیان ہو جاتا ہے۔ اور جن کا پرتی بندھ ہے۔ انکا پرلوک میں جاکر

کسی نے سوریشر آچاریہ سے پوچھا گیان کس طرح ہوتا ہے۔ اُس نے کہا پرتی بندھون کا ناش کر کر جو گذشتہ آئیندہ اور حال کا تین طرح کا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ شرون وغیرہ کرنے والون کو گیان تب ہی ہوتا ہے۔ جب اُنکا کسی طرح کا پرتی بند نہیں رہتا۔ جیساکہ ہرن گربھ کو پہلا پرتی بندہ تھا۔ اور بامدیو کو آئیندہ کا تھا۔ اور سویت کیتو کو حال کا تھا پرتی بندھون کا ناش ہونا یعنے ہر طرح کے بگھنون سے بچ جانا ہی بڑا تعجب ہے۔ اس میں سمرتی پرمان:۔

سمرتی:۔ انسان اُسوقت گیان حاصل کرتا ہے۔ جب اُسکا کسی قسم کا کوئی پاپ نہیں رہتا

غرض شلوک کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آتما کا جاننا مُشکل ہے۔ اور اگر اُسکا ارتھ مطابق قول سری شنکر آچاریہ مہاراج کے یہ کیا جائے کہ کوئی اُسکو سُن کر بھی نہیں جانتا تو پھر اُسکا کٹھولی اوپنشد اور گیتا دونون سے ورودہ آتا ہے۔ اس لئے یہ ارتھ نہیں ہو سکتا مگر میں نے بوجہ اس کے مہاتماؤن کے ارتھون میں اعتراض کیا ہے۔ معافی کا خواہستگار ہون +

اوترن ۳۰:۔ ارجن کا دو قسم کا موہ تھا۔ ایک خاص دوسرا عام خاص یعنے فقط ارجن کو اور عام یعنے سب کا مساوی۔ اِس دوسری قسم کے موہ کو یہان پر ختم کرتے ہیں۔ شلوک:۔

देही नित्यमवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत॥
तस्मात्सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितुमर्हसि॥३०॥

۳۰۔ ایے بھارت سب کے دیہہ میں یہ جو دیہہ والا جیو ہے۔ یہ کبھی نہیں مرتا۔ اس لئے تجھکو کسی بھوت (جاندار) کی سوچ کرنا مناسب نہیں۔

ٹیکا:۔ سب پرانیوں کے جسم ناش ہو جانے پر سوکھشم او پاہدی والے آتما کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نِت ہے۔ اِس لئے سوکھشم اور استھول بھوتوں سے بنے ہوئے بھیشم وغیرہ سب کے جسموں کو دیکھکر تجھکو سوچ کرنا مناسب نہیں۔ استھول جسم قایم نہیں رہتا۔ اور سوکھشم آتما کی طرح ناش نہیں ہوتا۔ اس لئے نہ تو استھول جسم کے لحاظ فکر کرنا مناسب ہے اور نہ سوکھشم کے اور نہ آتما کے *

اوترن ۳۱:۔ بسبب کارن سوکھشم اور استھول تین طرح کے جسموں کے یہ مغالطہ کہ جسم آتما کا دہرم ہے جاتا رہا کیونکہ اوپر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آتما جسم سے الگ ہے۔ اب یہ بیان ہوگا۔ کہ لڑائی کرنا جس کو ارجن منتھیا جانکر ادہرم سمجھتا ہے۔ ادہرم نہیں ہے۔ بلکہ دہرم ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک:۔

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकंपितु मर्हसि ॥*॥
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य न विद्यते ॥३१॥

۳۱۔ تم کو اِس وقت اپنا دھرم یاد کر کانپنا مناسب نہیں۔ کیونکہ دہرم یدھ سے بڑھکر کھشتری کے لئے اور کوئی چیز بہتر نہیں ہو سکتی۔

ٹیکا:۔ لڑائی کرنا صرف اس لئے بہتر ہے۔ کہ وہ پرمارتھ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ کھشتری کا دہرم ہے۔ اور کلیان کا سادھن ہے۔ اسطرح تمکو شاستر کے ذریعہ جانکر اس سے ہٹنا مناسب نہیں۔ یہ ارجن کے اُن خیالوں کا جواب ہے جو کُل ناش کرنے اور گورو اور برہمن کو مارنیکی پاپ کا تھا۔ اور محض بِلا سوچے دہرم شاستر کے مُنا

مطلب یہ ہے۔ کہ کھشتری کے لئے دہرم یُدھ سے بڑھکر اور کوئی امر بھلائی کا نہیں ہے۔ دہرم یدُھ سے یہ مراد ہے۔ کہ کھشتری بوقت لڑائی پیٹھ نہ دکھائے۔ اِسکو بہتر سمجھنے کی یہ وجہ ہے کہ اِس سے فتح حاصل ہوکر رعایا کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور برہمنوں کی خدمت اور اُس سے انتہ کرن کی شُدہی اور شُدہی سے گیان۔ پس لڑائی کھشتری کے لِئے سب سے بہتر ہے۔ اس میں پاراشر سمرتی پرمان:۔

سمرتی:۔ ہاتھون مین ہتھیار لے کر کھشتری کو چاہیئے رعایا کی حفاظت کرے۔ اور بدون کو سزا دیوے۔ اور دشمن کو جیت کر دہرم سے سب کی رکھشا کرے۔

۱۔ اگر کوئی راجہ لڑائی کے لئے آکر بلائے تو دوسرے راجہ کا فرض ہے کہ بلالحاظ اُسکی چھوٹی یا بڑی عمر کے لڑنے سے نہ ہٹے اور رعایا کی خبرگیری کریے۔ اور یہ یاد رکھے کہ کھشتری ہوکر میرا یہی دہرم ہے۔

۲۔ راجہ کی بہتری کی تین باتین ہیں۔ ایک لڑائی سے نہ ہٹنا۔ دوسرے رعایا کی حفاظت اور تیسرے برہمنون کیخدمت۔

راجہ پَد جس کی شرح مہا منسا شاستر کے یگ پرکرن مین کی گئی ہے۔ کھشتری سے مراد ہے اور کھشتری کے لئے لڑائی کرنے اور اَرجن کو اُسکا اوپدیش دینے کی وجہ بھی یہی ہے۔ اور یہ کہ لڑائی بہ نسبت اور ساہدنون کے بڑھکر ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اَرجن لڑائی چھوڑ کر اور ساہدن اختیار نہ کرے۔ اور اِس سے ارجن کے اُس خیال کا کہ رشتہ دارون کو مارکر سُکھ نہیں دیکھتا۔ جواب بھی آجاتا ہے۔ کیونکہ سری کرشن اسکو کلیان کا ساہدن بتاتے ہین+

اوترن ۳۲:۔ ارجن نے کہا۔ یہ تو مانا کہ لڑائی میرا دہرم ہے۔ مگر بھیشم سے لڑنا جو میرے بزرگ ہیں بدنامی کا باعث ہے۔ اور نامناسب ہے۔ اس کے جواب مین ذیل کا شلوک۔

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ॥
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥३२॥

۳۲- اے پارتھ یہ لڑائی جس سے سورگ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور خود بخود آپڑے ہے کھشتری لوگ بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں۔

ٹیکا:- اس لڑائی کو جس میں بھیشم اور درون وغیرہ سورمی شامل ہیں اور بغیر خواہش کرنے کے خود بخود آپڑی ہے۔ جیتنے سے راج ملیگا۔ اور جس ہوگا۔ کھشتری ایسی لڑائی کا موقعہ کبھی نہیں کھوتے۔ کیونکہ اس سے فتح پاکر راج ملتا ہے۔ اور مرکر سورگ۔ اور یہی مطلب شلوک میں سورگ کے ذکر کرنیکا ہے۔ یعنی اگر فتح نہ ہو تو سورگ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور کھلا سے یہ کہ جو سورگ یاگ وغیرہ کرموں سے ملتا ہے۔ اور اس میں یہ شبہہ رہتا ہے۔ کہ بعد یاگ کرنے کے نہ معلوم کتنے برس اور زندہ رہکر کیا کیا کرم ہوں۔ وہ لڑائی میں مر کر فوراً مل جاتا ہے۔ اس سے یہ اعتراض بھی جاتا رہا۔ کہ لڑائی سین یاگ کیطرح پاپ کرم ہے سین یاگ دشمن کو مارنیکے ارادہ سے کیا جاتا ہے۔ گویا کہ سین یاگ کا کرنا ممنوع ہے۔ اور لڑائی کا کرنا جایز۔ لڑائی سے سورگ ملتا ہے۔ اس میں منو کا پرمان۔

شلوک:- لڑائی میں جو جو راجے مقابل ہیں کھڑے ہو کر مرجاتے ہیں۔ وہ سیدھے سورگ کو جاتے ہیں۔

بباعث آتتائی ہونیکے بھیشم وغیرہ کے مارنیکا بھی دوش نہیں آتا۔ اس میں منو پرمان:-

شلوک:- آتتائے شخص بشرطیکہ مارنیکو آرہا ہو۔ خواہ گورو ہو۔ خواہ برہمن خواہ پنڈت خواہ لڑکا خواہ بوڑھا اسکو بلا سوچے ہی مار دیوے۔

(۲) ایسے آتتائے کو بھی جو ویدا اور ویدانت کا عالم ہو۔ اور لڑائی میں مارنیکو

چلا آتا ہو مار دیوے۔ اِس سے برہم ہتیا کا پاپ نہیں ہوتا۔

۳۔ آتتائے کے مارنیوالے کو اُسکا کچھ دوش نہیں ہوتا۔

بحوالہ یاگولک سمرتی کے ارجن نے کہا۔ یہ قاعدہ ہے۔ کہ جہاں دو متضاد سمرتیاں پائی جائیں۔ وہاں اُنکی جانچ کہ کونسی سمرتی ارتھ شاستر ہے۔ اور کونسی دھرم شاستر دلیل سے ہو سکتی ہے؟ اور اُن میں دھرم شاستر غالب ہوتا ہے پس دلیل سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ برہمن کو نہ مارنا دھرم شاستر ہے۔ اور مارنا ارتھ شاستر۔ اِس لئے آتتائے برہمن کے مارنیکا بھی پاپ ہی ہے۔ اِسکے جواب میں سری کرشن نے فرمایا لڑائی دھرم شاستر ہے۔ نہ کہ ارتھ شاستر اور دلیل اِس میں یہ ملتی ہے۔ کہ جب برہمن یاگ میں برہمن کی بلی دینا بھی ارتھ شاستر نہیں تو لڑائی ارتھ شاستر کیونکر۔ ارتھ شاستر وہ سمجھا جاتا ہے۔ جس کا پھل یہیں کا ہو۔ اور یہ کہ دُکھ سُکھ کو یکسان جانکر لڑ۔ اِس سے تجھکو پاپ نہیں ہوگا۔ اسکو آگے بھی کہا جاویگا۔ غرض لڑائی کرنا ارتھ شاستر نہیں ہے۔ اور نہ یاگولک کی رائے اِسکے خلاف ہے۔ البتہ یہ اُس صورت میں ارتھ شاستر ہو سکتا ہے جب کسی کو زہر یا فریب دیکر مارا جائے۔ یاگولک سمرتی پر متاچھرا کرنے والے ٹیکا کار کی یہ رائے ہے۔ کہ جہاں دھرم شاستر اور ارتھ شاستر دو اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں اگر دھرم چھوڑ کر ارتھ مانا جائے تو پھر بارہ سال کا پراسچت کرنا پڑتا ہے۔ دھرم شاستر اور ارتھ شاستر کی شرح یہ ہے۔ کہ اگر فریقین مقدمہ میں ایک طرف دوست کھڑا ہو اور دوسری طرف دشمن۔ اور انصاف کے سب وجوہات دشمن کے حق میں پائی جائیں تو پھر دوست کی خاطر کرنا ارتھ شاستر کہلاتا ہے۔ اور دشمن کے حق میں فیصلہ کرنا دھرم شاستر۔ اور اِس سے کہ لڑائی سے سُکھ ہوگا۔ ارجن کا پہلے ادھیائے کا وہ اعتراض بھی جاتا رہا جو اِس بات کے خلاف تھا یعنی یہ کہ لڑائی سے سُکھ دکھائی نہیں دیتا +

اوتّرن ۳۳:- ارجن نے کہا نہ تو مجھے فتح پانیکا شوق ہے - اور نہ تینون لوک کے راج ہی کا - اس لئے مجھ کو لڑائی سے کیا مطلب - اس کے جواب میں ذیل کا شلوک

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि॥

ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि॥ ३३॥

۳۳- اگر تو ایسی لڑائی کو نہ لڑا تو اس سے تیرا دہرم بھی جاتا رہیگا - اور شہرت بھی اور پاپی بھی ہوگا +

ٹیکا - یہ ایسی لڑائی ہے جس میں ہنسا وغیرہ کا دوش نہیں اور سرشیشٹہ پرشون کے دہرم سے یکت ہے - اس میں منو کا پرمان :-

شلوک :- ۱ - لڑائی میں دشمنون کو مارے مگر ایسا کوئی ہتھیار جس پر کانٹے لگے ہوئے ہون یا زہر لگا ہو - یا اُسکی شکل ہتھیار کی نہ ہو - یا اُس کے لگتے ہی آگ لگ جائے نہ چلائے -

۲ - اور جو شخص میدان میں کھڑا ہو سر کے بال کھلے ہون - ہاتھ باندہ دے - لڑتا لڑتا مر جائے - یا یہ ہی کہدے میں تیرا ہون - اُسکو نہ مارے -

۳ - اسی طرح سوے ہوئے - کپڑے اتارے ہوئے ٹوٹی سنجو (ذرہ تکبر) والے نہ لڑنے والے کے ساتھ آئے ہوئے کو نہ مارے -

۴ - اور زخمی اور بیمار اور لڑائی کر کر گھبرائے ہوئے اور لڑائی سے ڈرے ہوئے اور بھاگنے والے انسانون کو سرشیشٹہ پرشون کے دہرمون کا خیال کر کر نہ مارے -

غرض جو شخص سرشیشٹہ پرشون کے دہرمون کو ملحوظ نہ رکھکر لڑائی کرتا ہے - اسکو لڑائی کرنیکا پاپ

ہے۔ دوسرے کو نہیں۔ ایے ارجن اگر تو اِس دہرم یدھ کو جس کے لئے دشمن بُلا رہے ہیں۔ چھوڑ کر چلا گیا۔ تو اِس سے تیرا دہرم بھی جاتا رہے گا۔ اور مہا دیو سے لڑائی کرنیکی شہرت بھی اور لڑائی کرنا جو راجپوت کا دھرم ہے۔ اُس کے نہ کرنیکا پاپ بھی ہوگا۔ اور دریودہن وغیرہ پاپی لوگوں سے مارا بھی جائیگا اور پیٹھ دکھا کر مرنیکا یہ نقصان بھی ہوگا۔ کہ جس راجہ نے تمکو بھیجا ہے۔ اُس کے سب گناہ تمکو لگ جاینگے۔ اور جو پُن تم نے خود کئے وہ سب ناش ہو جائینگے۔ اس لئے تمکو ایسے بڑے بھاری پاپ کا بھاگی بننا مناسب نہیں۔ اِس میں منو سمرتی پرمان :-

شلوک :- جو شخص ڈر کر لڑائی چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائے۔ اور اُس کے دشمن اُسکو ماردین۔ تو اِس سے اُسپر جس راجہ کا ملازم ہوتا ہے۔ اُسکے گناہ لگ جاتے ہیں

۲۔ اور پرلوک کے متعلق جو پُن اُس کے خود کئے ہوں وہ سب اُسکے سوامی (مالک) کے ہو جاتے ہیں۔

یاگولک سمرتی پرمان :- **سمرتی**

میدان سے بھاگ کر مرنیوالوں کے تمام پنوں کا حقدار راجہ ہو جاتا ہے

اِن تمام پرمانوں سے ثابت ہے۔ کہ آتتائیوں کے مارنیکا کچھ پاپ نہیں ہوتا ++

اوترن ۳۴ - یہ بیان کر کے کہ نہ کرنے سے دہرم اور شہرت دونوں ہی کا ناش ہوتا ہے۔ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ پاپ کا پھل تو پرلوک میں ملیگا۔ مگر بدنامی سے جو دُکھ ہوگا وہ یہاں ہی ناقابل برداشت ہوگا۔ اس پر ذیل کا شلوک

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यंति तेऽव्ययाम्
संभावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते॥३४॥

۳۴۔ سب لوگ تیری ایسی بدنامی کرین گے۔ جو کبھی دور نہ ہوگی۔ بڑے آدمی کی بدنامی مرنے سے بھی زیادہ ہے۔

ٹیکا۔ کیا دیوتا اور کیا رشی ہر ایک انسان ارجن کی بدنامی کرے گا۔ اور کہیگا۔ کہ نہ ارجن دھرم پر قائم ہے۔ اور نہ بہادر ہی ہے۔ اور یہ ذکر جہان کہیں لوگون کا مجمع ہوا مُدتون تک جاری رہیگا۔ اور دہرم اور شہرت دور کرکر موجب بدنامی ہوگا۔

آدھے شلوک کا اوترن:۔ ارجن نے کہا یہ تو جانا نہیں جاتا کہ لڑائی کرکہ فتح ہوگی یا شکست۔ اس لئے بدنامی کا ڈر نہیں۔ زندگی بچا لینا چاہیئے۔ لڑائی نہ کرنے میں شانتی پربت کا پرمان:۔

شلوک:۔ ۱۔ دشمن کو فتح کرنے کے لئے سام دام بھید تینون طریقون مین خواہ ایک کرنا پڑے خواہ تینون۔ مگر ڈنڈ (لڑائی) جو کہ چوتھا طریقہ ہے۔ اُسکو ہرگز نہ کرے۔

۲۔ کیونکہ اس سے بباعث اِسکے کہ کئی بار شکست آجاتی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ فتح ہوگی یا ہار اس لئے لڑائی اچھا طریقہ نہیں ہے۔

۳۔ اور اگر اُن تینون طریقون سے کامیابی نہ ہو تو پھر یہ واجب ہے کہ لڑائی سے دشمن کو فتح کرے۔

اسی طرح منو کا قول ہے۔ اور اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان تا مقدور لڑائی نہ کرے۔ اور وہ شخص جو موت سے ڈرتا ہے۔ بدنامی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

اِس کے جواب میں سری کرشن نے فرمایا۔ جو شخص معزز مشہور ہو جاتا ہے۔ اُسکے بدنامی مرنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے تو معزز ہو کر ایسا کام نہ کر۔ بدنامی کا دُکھ نہ قابل برداشت ہے اور اس سے لڑنا بہتر ہے۔ اور جو حوالہ منو اور شانتی پرب کا دیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ دہرم شاستر نہیں۔ دہرم شاستر کا قول یہ کہلاتا ہے۔ کہ جب راجہ کو لڑائی کے لئے بلایا جائے وہ اُس سے انکار نہ کرے۔ پس جس شاستر کا تم نے حوالہ دیا وہ کمزور ہے ؎

اوترن ۳۵ - ارجن نے کہا جن لوگوں نے مجھکو پہلے کبھی لڑتے نہیں دیکھا وہ یہ رائے قائم کر سکتے ہیں۔ کہ ارجن ڈر کر واپس گیا۔ مگر بھیشم اور درون یہ نہیں کہہ سکتے۔ اور بسبب اس کے کہ وہ میری طاقت کو آزما چکے ہیں۔ اُن کے دل میں یہی خیال پیدا ہوگا۔ کہ ارجن کو دیا آئی اور واپس چلا گیا۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک

भयाद्रणादुपरतं मंस्यंते त्वां महारथाः ।
येषां च त्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम् ॥ ३५ ॥

۳۵۔ مہارتھی یودھا یہ سمجھیں گے۔ کہ ارجن میدان سے ڈر کر بھاگ گیا۔ اور جن کی نظروں میں تُو بہت بڑا سمجھا جاتا ہے۔ اُنکے سامنے ہلکا ہو جائیگا۔

ٹیکا:- اور دون کا تو کیا بھیشم جی کا بھی یہی خیال ہوگا کہ ارجن کرن سے ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ نہ یہ کہ دیا سے گھر کر۔ ارجن نے کہا۔ اسکا کیا سبب بھیشم وغیرہ تو مجھکو بہت بڑا جانتے ہیں۔ اِس پر سری کرشن نے فرمایا۔ انہیں لوگوں کی نظروں میں تو ہلکا ہو جائیگا ؎

اوترن ۳۶:- ارجن نے کہا بھیشم وغیرہ نہ سہی دریودھن تو دل میں میرا اُپکار ہی سمجھے گا۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

अवाच्य वादांश्च वहून्वदिष्यंति तवाहिताः
निंदंतस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नु किम्॥३६॥

۳۶ - تیرے دشمن تجھکو بہت بدکلامی کہین گے اور تیری طاقت کی نندا کرینگے
اِس سے پرے اور کیا دکھ ہوگا -

ٹیکا - جو طاقت تجھکو ذاتی حاصل ہے - اُسکی تعریف نہیں ہوگی - اور دشمن آن کہنی باتیں کہکر تیری بدنامی کرین گے - اور ایسا ناکارہ سمجھیں گے - جیسے تِلون کے کھیت میں سنڈ تِل کا بوٹا - یعنے بے پھلا بوٹا - ارجن نے کہا کیا کرون - دشمن کا طعنہ سہار لون گا - مگر بھیشم کے مرنیکا دُکھ سہا نہیں جاتا - اِس پر سری کرشن نے فرمایا - بدنامی سے پرے اور کوئی دُکھ نہیں ہے - اِسکا سہارنا بہت مشکل ہے +

اوترن ۳۷ :- ارجن نے کہا مہاراج اب میں نہایت مذبذب ہون - اور حیران ہون کہ کیا کرون اگر کورون کو مارون تو نیکون میں بدنامی ہوتی ہے - اور اگر لڑائی نہ کرون تو پھر دشمنون میں دونون طرح مشکل ہے - اس لئے جس طرح آپ فرماوین - اُسی طرح کرون - اِس پر سری بھگوان نے فرمایا - لڑائی ہی کر کیونکہ اِس سے فتح سے بھی لابھ اور شکست سے بھی لابھ - اِس پر ذیل کا شلوک :-

हतोवा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्
तस्मादुत्तिष्ठ कौंतेय युद्धाय कृतनिश्चयः॥३७॥

۳۷ - اے ارجن اگر تو مر گیا تو سورگ - اور جیت گیا تو راج پائیگا - اِس لئے یقیناً
لڑائی کے لئے طیاری کر -

ٹیکا :- اس کا مطلب یہ ہے - کہ خواہ جیت ہو - خواہ ہار لڑائی کرنا بہتر ہے - اور اِس سے

اُس میں اِس اعتراض کا بھی کہ لڑائی اور بھیکھ دونون میں کون بہتر ہے جواب دیا گیا +

اوترن ۳۸ ۔ کرم چار طرح کا ہوتا ہے ۔ نتیہ اور نمتیہ اور کامیہ اور نکھد ۔ نتیہ (مقررہ)
سندھیا وغیرہ سے مراد ہے ۔ اور نمیتہ گرہن اور شرادھ وغیرہ سے ۔ اِن کرمون کا جن کے نہ کرنیکا
پاپ ہوتا ہے ۔ اور کرنیکا پُن نہیں ہوتا ۔ کرنا لازمی ہے ۔ اور کامیہ سے خواہش سے کرنے والے
کرمون سے جیسا کہ بارش کی خواہش سے کاریری یاگ اور نکھد سے پر استری اور شراب
وغیرہ سے ۔ چارون طرح کے کرمون میں کامیہ اختیاری کرم ہے ۔ اور نکھد کا کرنا دوش ہے ۔
اِس لئے ارجن کہتا ہے ۔ مہاراج اگر لڑائی کا کرنا ۔ سورگ کی خاطر ہے ۔ تو پھر یہ نتیہ کرم نہیں
ہوسکتا ۔ اور اگر راج کی خاطر ہے ۔ تو پھر ارتھہ شاستر ہے ۔ اور دہرم شاستر کے مقابلہ کمزور ہے ۔
اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک :-

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ॥
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि॥ ३८॥

۳۸ ۔ سُکھ اور دُکھ نفع اور نقصان اور فتح اور شکست سب کو برابر جان کر لڑائی کر
اِس سے تجھکو پاپ نہیں ہوگا ۔

ٹیکا :- سُکھ اور دُکھ کو برابر جان اسکا یہ مطلب ہے ۔ کہ نہ کسی سے راگ کر اور نہ دویش
یعنے سُکھ اور سُکھ کا کارن ۔ لابھ اور لابھ کا پن فتح ہے ۔ ان میں راگ نہ کر اور دُکھ اور دُکھ کا
کارن نقصان اور نقصان کا شکست ہے ۔ اُن میں دویش نہ کر اسطرح ہو کر لڑائی
کی طیاری کر ۔ یعنے نہ یہہ خواہش کر کہ مجھکو سُکھ ملے ۔ اور نہ یہ کہ دُکھ ناش ہو جائے ۔ اور
اپنا دہرم خیال کر کر لڑ ۔ اِس طریقہ سے نہ تجھکو گورو کے مارنیکا پاپ ہوگا ۔ اور نہ نتیہ اور نمتیہ کرمون
کے چھوڑنیکا ۔ گورو اور برہمن کو مار اور مقررہ کرم نہ کرنے کا ۔ اُس صورت میں پاپ ہوتا ہے ۔

جب دل میں کسی طرح کی خواہش ہوتی ہے اور اگر خواہش نہ ہو تو پھل نہیں ہوتا۔ اور یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ لڑائی کا پھل سورگ ہوتا ہے۔ یا راج اسکا یہ مطلب نہیں کہ لڑائی اس غرض سے کی جائے۔ بلکہ یہ کہ لڑائی کا از خود ہی یہہ نتیجہ ہے اس میں آپس تنب درشی کا قول۔

شلوک:۔ جیسے پھل کی خواہش سے لگائے ہوئے آنب کے ہمراہ سایہ اور خوشبو از خود ہی آجاتی ہے۔ اسی طرح بلا کامنا کئے ہوئے کرمون کا پھل از خود ہی ملتا ہے۔ اور اس سے اسکے دہرم کا ناش نہیں ہوتا۔

پس لڑائی ارتھ شاستر نہیں ہے۔ اور اِس سے اُس اعتراض کا یہ جواب بھی کہ آتتائے کے مارنیکا۔ پاپ نہیں ہوتا۔ دیا گیا +

اوترن ۳۹:۔ ارجن نے کہا یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ لڑائی کا اُس شخص کو کچھ پاپ نہیں ہوتا جو اُسکو اپنا دہرم سمجھتا ہے۔ مگر مجھکو یہ اوپدیش مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مطابق آپ کے اِس قول کے آتما کو مرنے اور مارنے والا سمجھنے والے اگیانی ہیں۔ اور جو اسکو جانتا ہے۔ وہ نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ مارنیکی تحریک کرتا ہے۔ لڑائی کا کرنا اُسکے ورودھ ہے۔ اِسکا مطلب یہ ہے کہ کہاں تو وِدوان آپکو اکرتا اور ابھوگتا اور شدھ سروپ سمجھے اور کہاں یہ کہ سورگ کی خاطر لڑائی کرے۔ یہ کرم اور گیان کی دونوں باتین جو کہ مانند اندھیرا اور روشنی کے ضدین ہین۔ اکٹھے نہیں ہو سکتین۔ ارجن کا یہ اعتراض تیسرے ادھیائے کے پہلے شلوک میں درج ہے۔ اور اُسکا مطلب یہہ ہے کہ فقط مجھ ایک کے لئے کرم اور گیان دو باتین نہیں ہو سکتیں۔ اس پر سری بھگوان نے کہا۔ اوستھا کے فرق سے ہو سکتی ہیں۔ اگیانی کی حالت میں کرم کا اور گیانی کی حالت میں گیان کا۔ اِس پر ذیل کا شلوک:۔

एषा तेऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमां शृणु॥
बुद्ध्या युक्तो यया पार्थ कर्मबंधं प्रहास्यसि॥३९॥

۳۹ - ایے ارجن یہ تو گیان یوگ تجھ سے کہا - اب کرم یوگ کو سُن - جس کو سُن کر تو
کرمون کے بندہن سے چھُوٹ جائیگا -

ٹیکا:- ایے ارجن یہ گیان یوگ جو میں نے گیارہوین شلوک سے تیسوین شلوک تک
سُنایا اور مطابق اوپنشدون کے شُدہ پرماتما کے متعلق ہے - اور اُسکے جاننے سے نہ کچھ کرنے لائق
رہتا ہی اور نہ کرمون کا ادہکار رہتا ہے - اور آگے تیسرے ادھیائے میں اُسکا ورنن بھی
ہوگا - تیرے ذہن نشین نہیں ہُوا - اِس سے ثابت ہے - کہ تیرا انتہ کرن ناپاک ہے اور
اُس کی شُدہی کے لئے کرمون کا کرنا ضروری ہے - اور گو کرمون کا تھوڑا سا یہ ذکر کہ سکھ
اور دُکھ کو برابر جان کر لڑ کیا بھی گیا ہے - مگر تاہم اب اسکو مفصل سُن شلوک میں تو
پد گیان یوگ اور کرم یوگ کو الگ الگ ظاہر کرتا ہے - یعنی شُد انتہ کرن کے لئے گیان
یوگ کو اور ناپاک کے لئے کرم یوگ اور کرم اور گیان کا اوپدیش الگ الگ ہونیکی وجہ
سے دونون کے اکٹھا ہونیکا اعتراض بھی نہیں ہو سکتا - اسطرح کرمون سے یکت بُدہی
کا نتیجہ بیان کر کے کہا ہے - کہ جب تو کرمون کو جان لے گا - تب وہ سب بندہن دور
ہو جائینگے - جن کے کرنے سے انتہ کرن ناپاک ہوتا ہے - اور گیان نہیں ہوتا - اِس کا
مطلب یہ ہے - کہ اچھے کرمون سے ہی بُرے کرمون کا ناش ہوتا ہے - اِس میں
شرتی پرمان ہے -

شرتی

دہرم کر کے پاپون کا ناش ہوتا ہے -

اگر یہ کہا جائے کہ انتہ کرن کی شُدہی فقط شرون منن ندہیاسن ہی سے ہو سکتی ہے -

تو یہ بھی نہیں۔ کیونکہ شرون وغیرہ سے فقط شک اور الٹے سمجھ کا ناش ہوتا ہے۔ اور شدھی فقط اچھے کرمون سے۔ گویا تیرا انتہ کرن ناپاک ہے اور تجھکو کرم کرنے واجب ہیں۔ ایسی حالت میں تیرا شرون وغیرہ کا ہی ادھکار نہیں تو پھر گیان کا کہان ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ ارجن کرمون کا ادھکاری ہے اسکو آگے بھی کسی شلوک میں کہا جاویگا۔ اِس میں بعض کا یہ اعتراض کہ کرم گیان سے بہت دُور ہیں۔ اور شرون وغیرہ گیان کے نزدیک تو پھر شری کرشن نے ارجن کو کرمون میں کیون لگایا فضول ہے۔ کیونکہ سری مہاراج نے جیسا اُسکا ادھکار دیکھا ویسا ہی کہدیا۔ اور بعض پورانے ویدانتیوں کے کرم بندھ کے یہ معنے کہ اِس سے سنسار سے مراد ہے۔ اور کرم ایشور ارپن کرنے سے ایشور خوش ہوتا ہے۔ اور اُس سے گیان اور گیان سے کرم بندھ یعنے سنسار کا ناش مگر یہ معنے دُرست نہیں۔ کیونکہ اگر اسکا یہی مطلب ہوتا۔ تو پھر کرم پد دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ صرف بندھ جس کے معنے سنسار کے ہیں کہدیا جاتا۔ پس کرم بندھ کے جو معنے اوپر کئے گئے ہیں وہی دُرست ہیں۔ یعنے بُرے کرمون سے انتہ کرن ناپاک ہوتا ہے۔ اور اچھے کرمون سے پاک اور انتہ کرن کے پاک یعنی شُدھ ہونے سے گیان۔

اوتّرن ۴۰ :۔ ارجن نے کہا مہاراج آپ کرمون سے انتہ کرن کی شدھی بتاتے ہیں اور شرتیون میں کرمون سے گیان یا گیان کی خواہش۔ اِس میں شرتی پرمان

شرتی :۔ (۱) موکھش چاہنے والے برہم گیان کے لئے یگ کرتے ہیں۔

دان کرتے ہیں۔ تپ کرتے ہیں۔ اور برہم چریہ کرتے ہیں +

اس سے ثابت ہے۔ کہ یگ دان وغیرہ نسکام کرمون کا پھل گیان ہے۔ یا گیان کی خواہش۔

۲ - جیسے یہ لوک ناش ہو جاتا ہے - اِسی طرح کرمون کے نتائج سے
ملنے والا دوسرا لوک بھی

اِس سے ثابت ہے - کہ کرمون کا پھل ناش ہو جاتا ہے - اور اگر یگ وغیرہ کرمون کو گیان کی خواہش سے کیا جائے - تو پھر وہ کرم نسکام نہیں رہتے - کامیہ ہو جاتے ہیں - اور کامیہ ہوئے ہوئے نہ تو تا عمر ختم ہی ہوتے ہین - اور نہ ذرا سے نقص ہونے پر پھل ہی دیتے ہیں - اِس لئے آپکا یہ قول کہ کرموں سے کرم بندھن نہیں رہتا یہ کیونکر اُسکے جواب میں ذیل کا شلوک :-

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते ।
स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥ ४० ॥

۴۰ - نسکام کرم کا ناش کبھی نہیں ہوتا - اور نہ کچھ اُسکی ترکیب میں نقص ہونے پر برائی ہے - نسکام کرم تھوڑا سا بھی کیا ہُوا جنم مرن روپ خوف سے بچا دیتا ہے -

ٹیکا :- اِس نسکام (بلا خواہش) کرم یوگ کا پھل کبھی ناش نہیں ہوتا - شرتی میں اُن کرمون کے پھل ناش کا ذکر ہے - جو خواہش سے کئے جاتے ہیں - بلا خواہش کئے ہوئے کرمون سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے - یعنی پاپون کا ناش اور یہ ناش کوئی لوک نہیں ہے - جس کا ناش کہا جائے اور شرتی میں بھی کرمون سے ملنے والے لوک ہی کا ناش کہا ہے - نہ کہ انتہ کرن کی شدھی کا اسطرح انتہ کرن کی شدھی سے گیان کی خواہش اور خواہش سے گیان اور گیان سے اگیان ناش اور اگیان ناش سے برتی روپ گیان کا ناش ہوتا ہے - اور سے مطلب یہان کرم پھل کے نہ ناش کا ہے یعنی کرمون کے پھل سے ہونیوالے گیان کا اسوقت تک ناش نہیں ہوتا جب تک کہ اگیان دُور نہ ہو - اسلئے

کرمون کے پھل کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اس میں سوریشیر آچاریہ کا قول:۔

شلوک:۔ شرتی میں یہ ذکر کہ کرمون سے ملنے والے لوک کا ناش ہو جاتا ہے یہ کرمون کی بُرائی ہے اس لیئے اگر پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم کیا جائے تو اِس سے انتہ کرن کی شُدھی ہوتی ہے۔

اور یہ جو پرتی وائے کا ذکر ہے۔ یعنی پھل کا برعکس ہونا۔ اِسکا یہ مطلب ہے۔ کہ پوری وِدھی سے نہ کیئے ہوئے کرم کا پھل بجائے پُن کے پاپ ہو جاتا ہے۔ مگر بِلا خواہش کیئے ہوئے کرم میں یہ شرط ہی نہیں۔ یگ دان تپ وغیرہ جن کرمون کا ذکر شرتی میں آتا ہے وہ نتیہ کرم ہیں۔ اور اُن سے پاپون کا ناش ہو کر گیان کی خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے نتیہ کرمون میں کرمون کے سب انگ پورے کرنے ضروری نہیں ہیں۔ اور اسی طرح کامیہ کرم بھی بشرطیکہ پوری وِدھی سے کئے جائیں نتیہ کرمون کے برابر ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ نتیہ کرمون اور کامیہ کرمون کا فرق صرف یہ ہے۔ کہ نتیہ کرمون میں پھل کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ اِس میں سوریشیر آچاریہ کا قول:۔

شلوک:۔ شرتی میں کہے ہوئے یگ وغیرہ کرمون سے جو کہ نتیہ (مقررہ) کرم ہیں گیان کی خواہش ہو جاتی ہے۔ اور اگر اُن سے کامیہ کرمون سے مراد ہو۔ تو بھی کامنا چھوڑ کر کرنے سے گیان کی خواہش ہو جاتی ہے۔

غرض جو کرم خواہش سے کئے جاتے ہیں۔ اُن میں پوری وِدھی کا ہونا لازمی ہے۔ اور جو بِلا خواہش کئے جائیں اُن میں یہ شرط نہیں ہے۔ یعنی اگر وِدھی پوری نہ ہو سکے۔ یا اصل سامگری کی بجائے اور کچھ ڈالا بھی جائے۔ تو بھی کچھ ہرج نہیں ہوتا۔ اور نہ برعکس پھل ہی ہوتا ہے۔ اور بِلا خواہش کیا ہوا کرم تو اگر تھوڑا بھی ہو تو بھی اُس سے سنسار

کا خوف نہیں ہوتا۔ اِس میں سمرتی پرمان۔

سمرتی:۔ اِنسان خواہ کیسا ہی گنہگار کیون نہ ہو اگر وہ پلک بھر بھی ایشور کا دھیان لگا لے تو اُس سے وہ مہاتپسوی ہو جاتا ہے اور جِس سبھا میں جاکر بیٹھتا ہے۔ اُسکو بھی پوتر کر دیتا ہے

اِس لئے اَیے ارجن شرُتی میں کہے ہوئے یگ دان وغیرہ کرمون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب کئے جائیں بلکہ یہ کہ انتہ کرن کی شدھی کے لئے بقدر ضرورت کئے جائیں +

اوترن ام

یگ دان تپ وغیرہ کرمون کا جن کا اوپر ذکر آیا ایک ہی نتیجہ ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

व्यवसायात्मिका बुद्धिरेकेह कुरुनंदन॥

बहुशाखा ह्यनंताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम्॥४१॥

ام۔ اَیے کوروننددن یہان نسچیت روپ بڈھی ایک ہے۔ جن کا اِسپر نسچہ نہیں اُنکی بدھیان اَن گنت ہیں۔ اور بہت شاخون والی ہیں۔

ٹیکا۔ شلوک میں "اِیہہ" پد کے دو معنے ہیں۔ یا گیان یا یگ دان تپ وغیرہ ان دونون طریقون میں آتم تت کی نسچیت بدھی ایک ہے۔ اور ہر ایک آشرم کو اُسکے حاصل کرنے کا ادھکار ہے۔ اور یہ یگ دان تپ وغیرہ جو کہ تیرے دیکھتی ہیں الگ الگ ہیں۔ یعنے یگ کا الگ پھل ہے اور دان کا الگ۔ اگر سب کا مِل کر پھل ہوتا جیسا کہ درش آپورن ماس دو یگون کا تو پھر الگ الگ پد دیا نہ جاتا۔ مطلب یہ کہ نہ یگ دان وغیرہ کا مِلکر کرنا کہا گیا ہے۔ ورنہ کوئی اُنکی مِلکر کرنے کا پرمان ہی ہے۔ یہان تک آدھے شلوک کے یہ معنے ہوئے۔ کہ یگ دان تپ وغیرہ کے کرنے میں نسچیت بدھی ایک ہے۔ اِس پر سری شنکر اچاریہ کے اتھ

ارتھ:- جوگیان اور یوگ کا ایک پھل سمجھتے ہیں اُنکی نسچیت بدھی ایک ہے۔ اور وید سے پیدا ہونی اور الٹی سمجھ کا ناش کرتی ہے۔ اور جو اگیانی ہیں۔ اُنکی بدھیاں اگنت ہین اور ناش ہوجانیوالی ہیں۔

کسی اور کا:-

ارتھ

یہ یقین کہ میں ایشور آرادھن کرکر سنسار سمندر سے ترجاؤن گا ایسی نسچیت بدھی ایک ہے۔

اس طرح اسکے تینون معنون میں خواہ کوئی معنے کئے جائیں گیان کانڈ کے مطابق ہیں۔ یعنے بلا خواہش کیا ہوا تھوڑا کرم بھی سنسار کے خوف سے بچا دیتا ہے۔

باقی آدھے شلوک کا ارتھ:- اور کرم کانڈ یعنے کامیہ کرمون میں بسبب بیشمار خواہشون کے بہت بڑا فرق ہے۔ اور اَن گنت بدھیان ہین۔ اور جیسے جس کی خواہش ہوتی ہے۔ ویسے ہی اُسکی بدھی ہوتی ہے۔ اس لئے خواہش کئے ہوئے کرمون سے بلا خواہش کرمون کا بہت فرق ہے۔ یہ اسکا ابھپرائے ہے +

اوترن ۴۲-۴۳-۴۴:- ارجن نے کہا۔ مہاراج خواہش سے کرم کرنیوالونکا اور بلا خواہش کرنیوالونکا دونون کا کرم وید مطابق ہوتا ہے۔ مگر اُن میں خواہش والون کی بدھی ایک طرح کی نہیں ہوتی اسکا کیا سبب اُسکے جواب میں ذیل کے تین شلوک:-

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदंत्य विपश्चितः।।
वेदवादरताः पार्थ नान्यदस्तीति वादिनः।।४२।।
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्मकर्मफलप्रदाम्।।
क्रियाविशेषबहुलां भोगैश्वर्यगतिं प्रति।।४३।।

भोगैश्वर्य प्रसक्तानां तयापहृत चेतसाम्॥
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते॥४४॥

۴۲۔۴۳۔۴۴ اے ارجن اگیانی لوگ جو پشپت بانی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور وید کے ارتھ باد میں لگے ہوے۔ اور کئی طرح کی خواہشون سے بھرے ہوے نسچت بدہی نہیں رکھتے۔ اور کہتے ہیں کہ اسکے سوا اور کچھ نہیں اور سورگ جانا پسند کرتے ہیں اور بھوگ اور ایشوریہ کے واسطے کئی طرح کا کام کرتے ہیں۔ اور ادہرہی دل کو مایل رکھتے ہیں۔ اُن کا دل پشپت بانی کو سن کر کھچ جاتا ہے ٭

ٹیکا:۔ جن بیوقوفون کا دل پشپت بانی کی تعریف کر کر کھینچا جاتا ہے۔ انکی نسچت بدہی نہیں ہوتی۔ یہ پشپت بانی ایسی ہے۔ جیسے پلاس کے پھول دیکھنے میں سندر اور سونگھنے میں ناکارہ۔ مطلب یہ ہے۔ کہ سورگ یاگ کا نتیجہ تو ہے۔ مگر موکش کیطرح قائم نہیں۔ ناش ہوجاتا ہے۔ یعنی اس سے جنم ہوتے ہیں کرم ہوتے ہیں اور پھل ہوتے ہیں۔ نئے حواس اور نیا جسم ملنے کا نام جنم ہے۔ اور جنم سے ورن آشرم کے مطابق کرم کرنیکا نام کرم۔ اور کرم سے حیوان اور بیٹیا اور سورگ وغیرہ کا ملنا کرمون کا پھل۔ اور اس طرح جنم کرم اور پھل تینون کا رہٹ کی ماہل کی طرح چکر بنا رہتا ہے۔ یعنے جنم سے کرم۔ کرم سے پھل۔ اور پھل کے بعد پھر جنم۔ اور بھوگ اور ایشوریہ کے واسطے ایسی باتین کرتے ہین جن میں بہت سے کریاؤن کا ذکر ہے۔ بھوگ سے مراد امرت پینے اپسرا بھوگنے کی اور کلپ برکہش کے پھول سونگھنے کی ہے۔ اور ایشوریہ سے سب کا سوامی ہونیکی ہیں بھوگ اور ایشوریہ حاصل کرنیکے لئے پشپت بانی یہ کہتی ہے۔ کہ اگنی ہوتر اور اگنی شٹوم اور درش پورن ماس وغیرہ یگون کو کرو۔ اسطرح وید میں بمقابلہ گیان کانڈ کے کرم کانڈ بہت بڑا حصہ ہے۔ یعنے اسکے ایک لاکھ شلوکوں

میں اسّی ہزار کرم کانڈ ہے۔ اور سولہ ہزار اوپاشنا کانڈ اور چار ہزار گیان کانڈ اور اوپاشنا کانڈ
بھی جو کہ من کے متعلق ہے۔ مانسی کرم ہے۔ جو شخص ایسی کرم کانڈ کی بانی کو اچھا جانتا ہے
وہ وید کے مدعا کو نہیں جانتا اور وید کے ارتھ باد میں لگا رہتا ہے یعنی ایسی باتون میں کہ چترماس
(چار ماہ تک) یگ کرنیکا پھل کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اور اس سے سورگ میں جاکر امرت ملتا
ہے۔ یہ سب ارتھ باد ہے اور اُن باتون کو پسند کر کر یہ کہنا کہ ٹھیک وید کا یہی مدعا ہے۔
غلطی ہے۔ اور جھوٹا نسیحہ ہے۔ اور یہ قول کہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ
ویدون میں صرف کرم کانڈ ہی ہے۔ گیان کانڈ کوئی نہیں۔ یعنی وید کرم ہی کو کہتا ہے۔ اور
سوائے کرمون کے گیان کا پھل کوئی موکھش نہیں ہے۔ اسطرح پرہٹ دھرمی سے گیان
کانڈ کے اور ہی ارتھ کر دیتے ہیں اور اگر یہ کہا جاوے کہ گیان سے اسقدر دویش کی کیا وجہ؟
تو اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اُنکی طبعیتن خواہشون سے بھر رہی ہیں اور بے قرار رہتی ہیں۔
اور اگر یہ کہا جائے کہ وشیون کی طرح موکھش کی خواہش کیون نہیں ہوتی تو "سورگ پرا"
کہکر یہ جواب دیا کہ سورگ سے بڑھکر کسی کو نہیں جانتے۔ یعنی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اپسرا اور کلپ برکھش
وغیرہ چیزین جو سورگ میں ملتی ہیں، اُن سے پرے موکھش کیا ہے۔ اسطرح مغالطہ کے سبب سے
اُنکو ببیک ہوتا ہے۔ اور نہ ویراگ اور نہ موکھش کا ذکر بہاتا ہے۔ تینون شلوکون کا مطلب یہ
ہے۔ کہ جن کا دل بسبب بھوگ اور ایشوریہ کے سورگ کے ناش ہونیوالی چیزون کو نہیں
دیکھتا اور ایسی باتون میں دل کھنچا گیا ہے جن میں بہت سی کریاؤن کا ذکر ہے۔ اور ببیک اور
ویراگ جاتا رہا ہے۔ اور وید کے ارتھ باد کو اصلی سمجھا ہوا ہے۔ اُنکے انتھ کرن میں نسچت بدھی
نہیں ہوتی۔ شلوک میں سماھدی پد کے دو معنے ہیں۔ ایک انتھ کرن اور دوسرا اسماھدی سماھدی
سے یہ مراد ہے۔ کہ اُنکی بدھی سماھدی میں نہیں لگتی۔ یا یہ کہ پرماتما میں نہیں لگتی۔

بھاؤارتھ :- سوال ۔کرم خواہ کامیہ ہون ۔خواہ نتیہ ایک ہی جیسے ہوتے ہیں ۔اور انتہہ کرن کی شدھی کا باعث ہوتے ہیں ۔اس لئے اُن کرمون سے بھی نسیچت بدھی ہوگی ۔جو سورگ کے لئے کئے جاتے ہیں؟

جواب :- اس میں کوئی شک نہیں کرم ایک ہی جیسے ہوتے ہیں ۔مگر جن کرمون سے باسنا پیدا ہوتی ہیں اُن سے شدھی نہیں ہوتی ۔اگر ہوتی بھی ہے ۔تو بقدر ضرورت اُس بھوگ کی ہوتی ہے ۔ اور اگر کرم پھل کی خواہش چھوڑ کر کیا جائے ۔تو اُس سے گیان ہوتا ہے ۔غرض خواہش سے کئے ہوئے اور بلا خواہش کئے ہوئے کرم کا یہی فرق ہے ۔اور آگے بھی اسکا مفصل ورنن ہوگا

اوترن ۴۵ :- ارجن نے کہا مہاراج یہ تو مانا کہ خواہش سے کرم کرنیوالون کی بباعث کامنا ہونیکی نسیچت بدھی نہیں ہوتی ۔مگر کرم کا سبھاو ایسا ہے کہ اُسکا پھل بغیر خواہش ہی مِل جاتا ہے ۔جیساکہ آنب کے ساتھ اُسکے سایہ ۔اس لئے کرمون کا پھل سورگ کے بھوگ بھوگتے ہوئے ۔نسکام کرم کرنیوالون کا بھی انتہہ کرن شدھ نہیں ہوسکتا ۔اس کے جواب میں ذیل کا شلوک :-

त्रैगुण्य विषया वेदा निस्त्रैगुण्यो भवार्जुन ॥

निर्द्वन्द्वो नित्यसत्त्वस्थो निर्योगक्षेम आत्मवान् ॥ ४५ ॥

۴۵ ۔ اے ارجن ویدو میں جو کچھ تحریر ہے ۔ وہ تینون گنون کے فعل کے متعلق ہے ۔ اسلئے تو اِن گنون سے پرے ہوجا نردوند ہوجا اور ہمیشہ ستوگن میں قایم رہ ۔اور یوگ کھشیم کا خیال چھوڑ کر سادھان رہو ۔

ٹیکا :- تری گن ہا کہکر اس کامنا مولک سنسار سے مراد ہے ۔جو تینون گنون کا فعل ہے اور یہ کہکر کہ وید اُسی کا کتھن کرتا ہے ۔اس سے کرم کانڈ روپ وید سے مراد ہے ۔اور جو

جیسی خواہش کرتا ہے۔ اُس کے لئے اُسی پھل کا ورنن ہے۔ یہ درش پورن ماس یاگ کی تعریف ہے۔ جس سے سب طرح کی کامنا پوری ہوتی ہیں۔ لیکن اسکا یہہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اُس کی ایک ہی دفعہ کرنے سے دھن اور بیٹا اور ہر قسم کا مال و اسباب مل جاتا ہے۔ بلکہ یہ کہ جو جیسی خواہش رکھکر اُسکو کرتا ہے۔ اُس سے وہی پھل حاصل ہوجاتا ہے۔ کہ پھل بغیر خواہش کئے کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے سری بھگوان ارجن کو کہتے ہیں۔ کہ تو "نِس تری گن" ہوجا۔ یعنے نِسکام ہوجا تاکہ بِلا خواہش کرم کر کرنہ آن کا نتیجہ بھوگنا پڑے اور نہ انتہ کرن ناپاک ہو۔ گویا یہ اعتراض ہی فضول ہے۔ کہ کرم خودبخود پھل دیدیتے ہیں۔ ارجن نے کہا۔ مہاراج مکان اور کپڑا وغیرہ کی کئی قسم کی ضروریات کے ہوتے نِسکام کِس طرح ہوجاؤں؟

جواب۔ اِس کے جواب میں سری بھگوان نے کہا۔ "نِردوند" ہوجا۔ یعنے سکھ اور دُکھ جو بسبب سردی اور گرمی کے آنے جانے والے ہیں۔ اُنکو برداشت کر۔

ارجن نے کہا ناقابل برداشت دُکھوں کو کیونکر سہاروں؟

سری مہاراج نے کہا ست میں قائم رہکر یعنے مستقل مزاج ہوکر۔

اِس فقرے کے دوسرے ارتھ

جب انسان کا بسبب رجوگن اور تموگن کی زیادتی کے ستوگن دب جاتا ہے۔ اور دل میں سردی اور گرمی کا دکھ برداشت نہیں ہوتا۔ اور اسقدر فکر ہوجاتا ہے۔ کہ اِنکا مارا مرجاؤنگا۔ تب بے قرار ہوا ہوا اپنا دہرم بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اِس لئے ارجن تمکو اِس قدر ستوگن بڑھانا چاہیئے۔ جس سے رجو اور تمو دب جائیں۔ اور تمکو کسی بات کا فکر نہ رہے۔

ارجن نے کہا سردی اور گرمی سہاری بھی جاسکتی ہے۔ مگر بھوک اور پیاس کا روکنا مشکل ہے۔

اور اُسکے لئے سامان غلہ وغیرہ مہیا رکھنا اور اُسکی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ جس کو کرتے ہوئے ہمیشہ سنتوگن نہیں رہ سکتا۔
شری بھگوان نے کہا اِس "یوگ اور کھشیم" کا خیال ہی نہ کر۔ جو شے حاصل نہیں ہوتی۔ اسکا حاصل ہونا یوگ کہلاتا ہے۔ اور حاصل شدہ کی حفاظت کھشیم۔ یہ یوگ اور کھشیم دونوں دِل کو قایم رہنے نہیں دیتی۔ اس لئے بلا اس قسم کے خیال کے کہ زندگی کس طرح بسر ہوگی۔ اُنکو چھوڑ دے۔ پرماتما خود ہی ایسے شخص کی ہر ایک بات کا انتظام کر دیتا ہے۔ اور آتموان کہکر کہا اے ارجن سب خواہشوں کو چھوڑ کر کسی بات کا فکر نہ کر۔ اور یہ یقین جان کہ ایشور پرائین ہونے سے میری ہر ایک ضروریات پوری ہو جائینگی۔ یا یہ کہ اے ارجن اپنی کلیان کی خاطر کرموں کو سادہان ہوکر کر۔
اوترن ۴۶ :- اور اگر یہ خیال ہو کہ بلا خواہش کئے کرم کرنیکا کچھ پھل ہی نہیں ہوتا۔ اور محنت رایگان جاتی ہے۔ تو یہ بھی نہیں ہے۔ پھل بھی مل جاتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک :-

यावानर्थ उदपाने सर्वतः संप्लुतोदके ॥ ॥
तावान्सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥४६॥

۴۶۔ جیسے تھوڑے پانی میں ہاتھ منہہ الگ دہویا جاتا ہے اور کپڑا الگ اور زیادہ پانی میں (جیسا کہ تالاب) سارے کام ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح ویدوں میں الگ الگ طرح پھل کہے ہوئے برہم گیانی کو سب حاصل ہو جاتے ہیں۔
ٹیکا ۔ جہاں چھوٹے چھوٹے پانی کے گڑھے ہوتے ہیں۔ وہاں کہیں نہانے کا کام ہوتا ہے۔ اور کہیں ہاتھ منہہ دھونے کا۔ اور جہاں تالاب یا دریا میں آکر سارا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ وہاں ایک ہی جگہہ سب کام ہو جاتے ہیں۔ پہاڑ میں جس کے چاروں طرف پانی کے چشمہ جاری ہوتے ہیں۔ وہاں اسیطرح ہوتا ہے کہیں کپڑے دہوئے جاتے ہیں۔ اور کہیں ہاتھ منہہ

اورجہان تالاب یا دریا میں اگر جمع ہو جاتا ہے۔ وہان سب ضرورتین پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح سب دیدون میں کہی ہوئی یعنے راجہ سے برہما تک جو کچھ کامنا والے کرمون کا پھل ہے۔ وہ برہم گیانی کو حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ برہما کے لوک تک کا تچھ آنند اُسے برہمانند کی انس ہے۔ جو برہم گیانی کو حاصل ہے۔ اس میں شرتی پرمان ؛۔

شرتی ؛۔ جو آنند ہر ایک کو حاصل ہے۔

وہ برہمانند کی انس ہے ٭

اور اگر یہ اعتراض ہو کہ نرانس برہم کو انس والا کس لئے کہا تو یہ اعتراض بھی نہیں آتا کیونکہ الگ الگ ہر ایک شے میں جو کمی بیشی آنند کی دیکھی جاتی ہے۔ وہ بسبب جُدا جُدا اُپادھیون کے ادویا سے کلپت ہے۔ اور اسی طرح ہے۔ جیسے الگ الگ اوپادھیون کے سبب اکاش میں گھڑا اکاش اور مٹھا اکاش۔ برہم نرانس ہے۔ شلوک کا خلاصہ یہ ہے۔

شلوک کا خلاصہ :۔ اے ارجن جب تمکو بلا خواہش کرم کرکر اور انتہ کرن کی شُدھی پاکر اور گیان حاصل کرکر آنند حاصل ہوگا۔ تب تمکو یہ فکر ہرگز نہیں ہوگا۔ کہ بلا خواہش کرم کرنیکی محنت رائیگان گئی۔ اس لئے نت گیان حاصل کرنیکے لیئے تمکو نسکام کرم کرنے لازمی ہیں ٭

اوترن ۴۷

اے مہاراج جب گیان ہی سے پرمانند کی پراپتی ہوتی ہے۔ تو پھر بلا خواہش کرمون کے جو کہ باہر کا سادھن ہین۔ اور جن کا کرنا کٹھن ہے۔ اور جلدی پرمانند کی پراپتی کا باعث بھی نہیں ہیں کیا ضرورت؟ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन॥
माकर्मफलहेतुर्भूर्मा ते संगोऽस्त्वकर्मणि॥४७॥

۴۷۔ کرم ہی کا تجھکو ادھکار ہے۔ اُس کے نتیجہ کی خواہش رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اور نہ ہی اُس باسنا کا ہونا مناسب ہے۔ جس سے کرم ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی کرموں کا نہ کرنا۔

ٹیکا:۔ ایے ارجن ابھی تیرا انتہ کرن ناپاک ہے۔ اور تت جاننے اور ویدانت واکوں کے سننے لائق نہیں ہے۔ اِس لئے تو بلا اِس قسم کی خواہش کے کہ سورگ وغیرہ کا پھل ملے انتہ کرن کی شدھی کرنے والے کرموں کو کر۔ ارجن نے کہا۔ اگر بلا خواہش کئے ہی کرموں کا پھل مِل جائے تو پھر کیا۔ اِس پر سری کرشن نے فرمایا۔ باسنا جو کرموں کے پھل کا کارن ہے نہ کر۔ مطلب یہ کہ پھل اُسی کرم کا ملتا ہے۔ جو پھل کی خواہش سے کیا جائے نہ کہ اُسکا جو ایشور ارپن ہو۔ اور یہ اعتراض کہ اگر کرم کر کر اُن کا پھل ہی کچھ نہیں۔ تو اُنکا کرنا بے فائدہ ہے۔ چھوڑ دے۔

اوتّرن ۴۸:۔ ذیل کے شلوک میں کرموں کا مفصل ورنن۔

योगस्थः कुरु कर्माणि संगं त्यक्त्वा धनंजय।

सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते॥ ४८॥

۴۸۔ ایے ارجن یوگ میں قائم ہُوا ہُوا بلا امید نتیجہ کے کرموں کو خواہ اُن کا پھل ملے خواہ نہ ملے کر۔ اور دونوں حالتوں میں یکساں رہ اِسی کا نام یوگ، ہے۔

ٹیکا:۔ جب نتیجہ بر آتا ہے۔ تب خوشی ہوتی ہے۔ اور جب برعکس ہوتا ہے تب غمی۔ اِسلئے تو دونوں حالتوں کو چھوڑ کر ایشور ارپن کرم کر۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ پہلے یوگ کے معنے کرم بتائے اور اب یہ کہ یوگ میں قائم ہو کر کرموں کو کر یعنے یوگ کو کرموں سے الگ۔ تو اُسکا یہ یہ جواب ہے۔ کہ موقع کے لحاظ سے کہیں یوگ کے معنے کرم ہوتے ہیں اور کہیں سمتا یعنے یکسان۔ اور اگر اِس سمتا کے متعلق اعتراض ہو کہ سمتا کی یہ تعریف کہ سُکھ اور دکھ اور ہانی اور لابھ کو یکسان جان یہ ایک دفعہ پہلے آچکی ہے۔ تو اِسکا یہ جواب ہے۔ کہ وہان لڑائی کے لئے سمتا کا

ورنن ہے۔ اور یہاں کرمون کے لئے ✦

اوترن ۴۹ :- ارجن نے کہا ! مہاراج آپ نے بار ہا بلا خواہش کرم کرنیکی تاکید تو کی مگر جو کرم نہ خود ہی موکھش ہو۔ اور نہ کوئی اس کا پھل ہی ہو۔ تو پھر اُسکے کرنے سے حاصل ہی کیا۔ اور کیونکر اُسکے کرنے کا ارادہ ہو سکتا ہے۔ اور بلا مطلب انسان تو کیا حیوان بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاتا ۔۔ اس لئے بلا خواہش کرمون کے خواہش سے کرمون کا کرنا اچھا ہے۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک ا۔

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगाद्धनंजय ॥

बुद्धौ शरणमन्विच्छ कृपणाः फलहेतवः ॥४९॥

۴۹۔ اے دھننجے بدھی یوگ سے کرم بہت دور ہے۔ اور کم درجہ کا ہے۔ اس لئے تو بدھی میں قایم رہنے کی خواہش کر۔ اور جو کسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے کچھ کام کرتے ہیں وہ کرپن ہیں۔

ٹیکا

بدھی یوگ سے بلا خواہش کرمون سے مراد ہے۔ جن سے گیان ہوتا ہے۔ اور دور کہکر اُن کرمون سے جو خواہش سے کئے جاتے ہیں۔ اور گیان سے بہت دور ہیں۔ اور کم درجہ کا کہکر یہ کہ تناسخ میں ڈالنے والا کامنا یکت کرم بمقابلہ بلا کامنا کرم کے بہت کم درجہ کا ہے۔ اور "بدھی یوگات" پد کا دوسرا ارتھ یہ ہے۔ کہ سکام (خواہش) کرم برہم گیان سے بہت دور ہیں۔ اور "بدھو شرن منوچھ" کہکر بدھی برہم گیان سے شرن پاپون کا ناش کرنے والے کرمون سے اور "منوچھ" اُنکے کرنیکی خواہش سے مراد ہے۔ اور "کرپنا پھل ہیتوے" کہکر کہا جو شخص پھل کی خاطر کامنا یکت کرم کرتے ہیں۔ وہ کرپن ہیں یعنے بارہا پیدا ہوتے اور مرتے اور دکھی رہتے ہیں۔ کرپن پد کی تعریف میں برہ دارن

برہ داران اوپنشد پرمان:-

شرتی

یاگولک نے کہا! اے گارگی دنیا میں جو شخص آتما کو نہ جانکر

مرتا ہے وہ کرپن ہے۔

شلوک میں اس کرپن پد کا یہ مطلب ہے۔ کہ جیسے کرپن یعنے بخیل آدمی محنت سے دولت جمع کر کر سوائے دیکھنے کے اُس سے نہ یہان کا آرام پاتا ہے۔ اور نہ وہان (پرلوک) کا۔ اور اُسکی تمام محنت رائیگان جاتی ہے۔ اُسی طرح ادنے سے پھل لینے کی خاطر کرم کرنے والے بدقسمت بیوقوفون کی ساری محنت برباد جاتی ہے۔ اور پرمانند کو حاصل نہیں کرتے۔ پس لیے ارجن تو آتم گیان حاصل کرنیکے لئے جس سے سب دُکھ دُور ہوتے ہیں۔ بلا خواہش کرمون کو کر۔ اور کرپن نہ بن +

اوترن ۵۰ - یہ بیان کر کر کہ بدھی یوگ نہ کرنے سے انسان کرپن (بخیل) کہلاتا ہے۔ اب ذیل میں اُسکی کرنیکی تعریف کا ورنن +

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृत दुष्कृते ॥ ॥
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥ ५० ॥

۵۰ - بدھی یکت انسان کا نہ کوئی پاپ رہتا ہے۔ اور نہ پن ہی۔ اِس لئے تو بھی بدھی یوگ کی کوشش کر کیونکہ بدھی یوگ کا کرم سب کرمون میں سریشٹہ ہے۔

ٹیکا:- بدھی یکت اُسکو کہا جاتا ہے۔ جس کے دل میں اچھا بُرا کام کرتے ہوئے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور پھر یہ کہ نہ اُسکو پن ہوتا ہے۔ اور نہ پاپ۔ اِسکا یہ مطلب ہے کہ بلا خواہش کرم کر کر انتہکرن کی شُدھی ہوتی ہے۔ اور شُدھی سے گیان اور گیان سے پن پاپ دونون کا ناش۔ اِس لئے ارجن تو اِس سمتا (یکسان) کی بدھی کو حاصل کرنیکی کوشش کر۔ بلا خواہش کرم کرنے والے کو ایسی

بدہی سے بہت آنند ہوتا ہے۔ اور یہ کہ بلا خواہش کرم سب کرمون میں سرشیٹہ ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ کرم درحقیقت بندہن کا باعث ہیں۔ مگر بلا خواہش کئے ہوئے بندہن نہیں کرتے بلکہ برعکس اسکے بعد گیان کی موکہش کرتے ہیں۔ اور کرم ہوکر برے کرمون کا ناش کرتے ہیں۔ اِسکا یہ بھاؤ ہے۔ کہ اے ارجن کرم باوجود جڑہ ہونیکے برے کرمون کا ناش کرتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تُو چیتن ہوکر برے لوگون کے مارنیکا ارادہ نہیں کرتا۔

شلوک کا دوسرا ارتھ:۔ یکسان بدہی ہوکر کرم کرنے سے انتہہ کرن کی شدہی ہوتی ہے اور شدہی سے گیان۔ اور گیان سے پُن پاپ دونون کا ناش۔ اسلئے ارجن تُو بھی کرم یوگ کے لئے کوشش کرتا کہ برے کرمون کا ناش ہوجائے۔

اوترن ۵۱ ۔ ارجن نے کہا! مہاراج یہ تو بہتر ہے۔ کہ پاپون کا ناش ہوجائے۔ مگر پُن جن کا نتیجہ سُکھ ہے۔ اُنکا ناش کیون۔ اسکے جواب میں سری بھگوان نے فرمایا۔ تھوڑا سا سُکھ گئے تیاسے۔ پرم سُکھ ہوجاتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک:۔

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः
जन्मबंधविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥५१॥

۵۱ - جو گیانی ہوتے ہیں۔ وہ کرم کے نتائج کو چھوڑکر وہان پہونچ جاتے ہیں۔ جہان نہ کوئی دُکھ ہوتا ہے۔ اور نہ آواگون۔

ٹیکا:۔ یکسان بُدہی والون کے بلا کسی پھل کی خواہش کے ایشور ارپن کرم کرتے ہوئے پہلے انتہہ کرن کی شدہی ہوتی ہے۔ پھر جہاواگون سے گیان۔ پھر آواگون سے بچ کر اُس پرمانند برہم کی پراپتی جو موکہش پد ہے۔ اور اودیا اور اُسکے فعل سے الگ ہے۔ پرمانند کی پراپتی مراد یکتائی سے ہے۔

خلاصہ یہ ہے۔ کہ سمتا (یکسانیت) کی بدھی سے بلا پھل اور بلا کامنا کرم کر کر اوّل انتہہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ پھر مہاواکون سے گیان پھرادیا اور اُس کے فعل کا ناش۔ پھر سب دُکھون کا خاطمہ اور پرمانند کی پراپتی یعنی موکھش۔ یہ موکھش بشنو کا پرم پد ہے۔ اِس لئے کلیان کے چاہنے والے ارجن کو سری بھگوان بلا کامنا کرم کرنیکی ہدایت فرماتے ہیں اور یہ اُس سوال کا جواب ہے۔ جو ارجن نے اپنے کلیان کا پوچھا تھا +

اوترن ۵۲ :- ارجن نے کہا! مہاراج کرم کرتا ہُوا میں اپنے انتہہ کرن کی شدھی کو کس طرح جانوں اور شدہ ہوے ہوے انتہہ کرن کی علامت کیا ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ॥
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥५२॥

۵۲ - جب تیری بدھی موہ کے کیچڑ سے دُور ہوگی۔ تب کرمون کا نتیجہ جو تو نے سنا ہے۔ اور سننا باقی ہے۔ سب سے ویراگ ہو جائیگا +

ٹیکا :- انتہہ کرن کی شدھی کا کہ کب ہوگی؟ کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ مگر جب تیری بدھی موہ کے کیچڑ سے دُور ہوگی۔ یعنے اِس سے کہ یہ میں اور یہ میری چیزیں ہیں۔ تب جو کرم کا پھل سُنا ہے اور سننا باقی ہے۔ اُس سے ویراگ ہو جائیگا۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی :- برہمن کو چاہیئے کہ سب لوکون (عالمون) کو کرمون کا نتیجہ جان کر چھوڑ دیوے

اِس لئے سری کرشن فرماتے ہیں۔ جب تمکو لوک پرلوک کے بھوگون سے ویراگ ہوگا۔ تب یہ جاننا کہ انتہہ کرن شدہ ہوا ہے۔ اور جب تک ویراگ نہ ہو۔ تب تک کرمون کا کرنا چھوڑنا۔

اوترن ۵۳ - ارجن نے کہا! یہ تو مانا کہ ویراگ انتہہ کرن کی شدھی سے ہوتا ہے۔

مگر اِس سے گیان کب ہوگا۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک:۔

श्रुतिविप्रतिपन्ना ते यदा स्थास्यति निश्चला
समाधावचला बुद्धिस्तदा योगमवाप्स्यसि॥५३॥

۵۳۔ جب تیری بُدھی جو وید کی کئی باتیں سُن کر قائم نہیں رہی قائم ہوجائیگی۔ اور پرماتما میں لگ جائیگی۔ تب تمکو گیان ہوجائیگا۔

ٹیکا۔ ”شرتی پرتی پنا بد سے جسکے معنے ہیں۔ وید سُن کر کئی طرح کے شک ہوجاتے ہیں اِس سے یہ مراد ہے کہ اے ارجن تیری بدھی جو بلا سوچے اِس بات کے کہ شرتیوں کے اصلی معنے کیا ہیں گھبرا رہی ہے۔ جب انتہ کرن شُدھ ہوگا۔ اور کرموں کے اُن نتائج میں دوش نظر آئیگا جن میں دل للچاتا ہے۔ گھبرا جانا رہیگا۔ اور بدھی پرماتما میں لگ جاویگی۔ اور اُسوقت ایسی حالت ہوجائیگی کہ گویا اُس میں نہ کوئی جاگرت اور سُپن کیطرح حرکت ہے۔ اور نہ سُکھوپتی اور کھشی کیطرح لئے اور نہ ہی جڑھ کی سی حالت یعنے بدھی لئے۔ اور وکھشیپ دونوں پرتی بندھوں (رکاوٹوں) سے بچی ہوگی اور آتما میں اس طرح قائم ہوگی جیسے ہوا سے محفوظ دیا کی لاٹ۔ شلوک میں یوگ پد جیو برہم کی یکتائی کے گیان سے مراد ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ اے ارجن جب تو اُس گیان کو جو اکھنڈ برہم کا ساکھشات کار روپ ہے۔ اور ہر طرح کے یوگ کا انجام ہے پائیگا۔ تب تمکو اور کسی بات کے حاصل کرنیکی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور کرنے لائق کر کر ”استھت پرگیہ“ (قائم مزاج) ہوجائیگا۔ یعنے نت گیانی یہ شلوک کا ابھپرائے ہے +

اوترن ۵۴:۔ جو لکھشن جیون مکت (استھت پرگیہ) کے سبھاوک ہیں۔ وہ موکھش چاہنے والے کیلئے سادھن ہیں۔ استھت پرگیہ کے لکھشنوں پر ارجن کا سوال؟

अर्जुनउवाच॥ स्थितप्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव॥ स्थितधीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम्॥५४॥

۵۴- ارجن نے کہا:- اے کیشو سماہدی میں ٹھہرے ہوئے "استھت پراگیہ" کی لکھشن کیا ہیں - اور اُس سے اُٹھ کر کیونکر بولتا ہے - کیونکر بیٹھتا ہے - اور کس طرح کا آچار رکھتا ہے*

ٹیکا

جس کی بُدھی ہیں میں برہم ہون یہ قائم ہے - اِسکو استھت پراگیہ کہتے ہیں - استھت پراگیہ کی دو حالتین ہوتی ہیں - ایک سماہدی دوسرا بلا سماہدی - اس لئے ارجن کا الگ الگ دونون حالتون کی نسبت چار طرح کا سوال ہے - اوّل سوال یہ کہ سماہدی میں بیٹھے ہوئے کی شناخت کیا ہے - دوسرا یہ کہ اُس سے اٹھا ہوا بولتا کیونکر ہے - اور تیسرا یہ کہ کس طرح بیٹھتا ہے - چوتھا یہ کہ کیا آچار رکھتا ہے - دوسرے سوال کا یہ مطلب ہے - کہ وہ دوست اور دشمن سے کیا سلوک کرتا ہے اور تعریف اور بُرائی میں کیسا رہتا ہے - اور تیسرے کا یہ کہ رُک کر کھلی ہوئی اندریان کو پھر کس طرح قابو رکھتا ہے - اور چوتھے کا یہ کہ کھانے پینے کا آچار کس طرح رکھتا ہے یعنے اگیانیون کی طرح وشیون کو بھوگتا ہے یا اور کسی طرح - کیشو کہکر یہ مراد ہے - کہ اے کرشن دیو بسبب سب کا انتریامی ہونیکے آپ ہی کو اسکا جواب دینے کی طاقت حاصل ہے*

اوترن ۵۵

ادھیائے کے خاتمہ تک چارون سوالون کا جواب:-

श्रीभगवानुवाच॥ प्रजहाति यदा कामान्सर्वान्पार्थ मनोगतान्॥ आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते॥५५॥

۵۵- سری بھگوان نے کہا:- اے پارتھ جب انسان من کی ساری خواہشین چھوڑ دیتا ہے- اور اپنے آپ ہی کا آنند پاتا ہے- تب اُسکو استھت پر اگیہ (قائم بدھی) کہتے ہیں-

ٹیکا

من کی پانچ برتیاں ہیں- خواہش- ارادہ- ڈر- نیند اور حیا- جو ان پانچوں کو معہ اُنکے افعال کے چھوڑ دیتا ہے- یعنے اُن سے رہت ہے- وہ استھتت پراگیہ سماہدی مین استھت کہلاتا ہے- یوگ شاستر میں اِن برتیوں کے مندرجہ ذیل نام ہیں- پرمان (پرتکھش وغیرہ) وپرجے (برعکس گیان) وکلپ (شک) نیندرا (خواب) اور سمرتی (یاد) شلوک مین منوگتان (من کی کامنا) کہکر یہ مراد ہے- کہ سب طرح کی کامنا من کا دہرم ہے- نہ کہ آتما کا- اسی لئے کامنا چھوڑی جاسکتی ہیں- اور اگر یہ آتما کا دہرم ہوتین- جیسا کہ آگ کا گرمی تو یہ کبھی نہ چھوٹتین- ارجن نے کہا یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ استھت پراگیہ سب خواہشوں سے بری ہے- کیونکہ اُسکا خندان بشاش رہنا بغیر کسی خوشی کے نہیں اور خوشی بغیر کسی کامنا کے نہیں- اس کے جواب میں فرمایا وہ بسبب چیتن ہونیکے اپنے پرمانند روپ ہی میں آنند پاتا ہے- اور اپنی اعلے کوشش کا جس کا نتیجہ موکھش ہے- لابھ اٹھاتا ہے- اسپر شرتی پرمان-

شرتی:- انسان من کے پیدا ہونیوالی سب خواہشوں کو چھوڑکر امرت ہُوا ہُوا یہان ہی برہم کو پہونچ جاتا ہے-

غرض استھت پراگیہ کے دل میں سماہدی کے وقت کوئی خواہش نہیں ہوتی- یہی سماہدی میں بیٹھے ہوے- استھت پراگیہ کا لکھشن ہے- اور ارجن کے پہلے سوال کا جواب ہے-

اوترن ۵۶:- سماہدی سے اُٹھکر استھت پراگیہ کس طرح سے بولتا ہے- اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک:-

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ।
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥५६॥

۵۶- جو منی دُکھ سے اوداس نہیں ہوتا اور سُکھ کی خواہش نہیں کرتا۔ اور راگ اور ڈر اور غصہ نہیں رکھتا۔ وہ استھت پر اگیہ ہے۔

ٹیکا:- دُکھ تین طرح کا ہے۔ ادھیاتمک۔ ادھ بھُوتک۔ ادھ دیوک۔ یہ تینوں طرح کا دُکھ مَن کی راجسی برتی کا پرنام ہے۔ اور پراربھد کرم سے ہوتا ہے۔ جب استھت پر اگیہ کسی دُکھ سے دکھی ہوتا ہے۔ تو وہ اس سے نہیں گھبراتا اور جب اگیانی دُکھی ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے کو گُنہگار نالایق اور قابل نفرت جانتا ہے۔ اور کوئی وسیلہ دُکھ دور کرنیکا نہیں پاتا من کی ایسی برتی ادویگ اور تامسی کہلاتی ہے۔ اگر اگیانی اس قسم کا پچھتاوا پاپ کرنیکے وقت کرے۔ تو وہ اُس پاپ سے بچ جائے جس کا نتیجہ دُکھ ہے اور اگر دُکھ کیوقت اُس سے گھبرائے یا پچھتائے۔ تو یہ لاحاصل اور بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پاپ جو دکھ کا کارن ہے اُس کے ہوتے دُکھ ناش نہیں ہوتا۔ گیانی اِس وہمی دُکھ سے آزاد ہوتا ہے۔ یعنے فقط پراربھد کرم کا دُکھ ہوتا ہے۔ مگر اس مغالطہ کا جس کی اصلیت جانتا ہے دُکھ نہیں ہوتا۔

ارجن نے کہا ایک دکھ پراربھد سے ہوتا ہے۔ دوسرا مغالطہ سے۔ جب پراربھد کا دُکھ گیانی کو ہوتا ہو تو دوسری قسم کا بھی ہونا ضروری ہے۔ اس کے جواب میں سری کرشن نے فرمایا۔ استھت پر اگیہ کو مغالطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ مغالطہ اگیان سے ہوتا ہے۔ اور اگیان اُن کا جاتا رہتا ہے۔ اور نیز یہ کہ پراربھد کا یہ دکھ تو کرموں کا نتیجہ ہے اور مغالطہ ہونے کا کسی کرموں کا نتیجہ نہیں ہے یعنے ایسا کوئی کرم نہیں جس سے مغالطہ ہونیکا دُکھ ہو۔

ارجن نے کہا اگر گیانی کو مغالطہ نہیں تو پھر اُسکا کاروبار کیونکر چلتا ہے - اِس کے جواب میں کہا ایش اودیا کے سبب - جیسے برتن سے ہنگ نکالنے پر اُس سے ہنگ کا مُشک نہیں جاتا - اسیطرح گیانی سے لیش اودیائیں جاتی اور اُس سے ہی پراربھد کا پھل بھوگتا ہے کسی موقع پر اِس کی زیادہ شرح کی جائیگی - جیسے ادھیاتمک ادھ بھوتک اور ادھ دیوک دُکھ تین طرح کا ہے - اسی طرح سُکھ بھی تین طرح کا ہے - اور چت کی ساتکی برتی اور پرارابھد کرم سے ہوتا ہے کہ جب استھت پرگیہ سُکھ سے سکھی ہوتا ہے تب اُسکو یہ خواہش نہیں ہوتی - کہ یہ سُکھ ہمیشہ ہی ہو - اور جب اگیانی سُکھ کا انبھو محسوس کرتا ہے - تب بغیر اِس کے کہ جس سے سُکھ ملے سُکھ کی خواہش کرتا ہی اور اپنے سکھ کو دیکھکر پھولا نہیں سماتا - یہ اُسکی خواہش تامسی برتی اور مغالطہ ہے - مگر گیانی کو نہ ایسی خواہش ہوتی ہے - اور نہ مغالطہ - سوامی شنکراچاریہ فرماتے ہیں - جیسے اگ میں لکڑیان ڈالنے سے اگ بڑھتی ہے - اسی طرح سکھون کو پاکر اور سُکھون کی خواہش بڑھتی ہے - اور جو ایسا ہے کہ سکھون کو حاصل کر کر سکھون کی خواہش نہیں کرتا - وہ ترشنا رہت کہلاتا ہے - اور اُسکے متعلق کی اچھی چیز کو پاکر خوشی نہیں ہوتا - اور بُری کو پاکر دکھی نہیں ہوتا - گیتا میں آگے بھی کہا جاویگا - بیت راگ بھیہ ہے کرودھا یعنے جس کو راگ ڈر اور غصہ نہیں ہے - راگ سے مراد کسی چیز میں دل لگانے سے ہے - اور ڈر سے اس حالت سے جو بوقت اچھی چیز کے ضائع ہونیکے پیش جائے - اور عاجزی سی ہو جائے - اور غصہ سے اس حالت سی جو اچھی چیز کے نقصان کے وقت آئے یہ تینوں جس کو نہیں ہیں - وہ منن کرنے والا مُنی استھت پرگیہ کہلاتا ہے - گویا ایسا شخص اسبات کی مثال ہو جاتا ہے - کہ دُکھ کے آنے پر اُس سے گھبرانا مناسب نہیں - اور سکھ آنے پر اُسکی خواہش واجب نہیں - غرضیکہ ایسی کوشش ہونی چاہیے جس سے نہ کبھی راگ ہو اور نہ دولیش - +

यः सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ॥
नाभिनंदति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥५७॥

۵۷ جس کے دِل میں کسی سے الفت نہیں ہے۔ اور اچھی بُری چیزین پاکر خوشی غمی نہیں ہے۔ اُسکو استھت پرگیہ کہتے ہیں۔

ٹیکا۔ شلوک میں سرب پد کہکر یہ مراد ہے جس کو جسم پران اور بیٹا وغیرہ کسی سے الفت نہیں یعنی نہ اُن کے دُکھ سے دُکھی ہوتا ہے۔ اور نہ اُنکے سُکھ سے سُکھی۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اِس سرب پد میں ایشور بھی آجاتا ہے۔ تو یہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہان سرب پد اناتم چیزون سے مراد ہے۔ ایسا گیانی پرابدھ کرم سے اچھی چیزین پاکر اُن کی تعریف نہیں کرتا۔ اور بُری پاکر رنج نہیں مانتا۔ اور نہ کوی شکایت کرتا ہے۔ اور اگیانی کی سمجھ اِس کے خلاف ہے۔ یعنی جب اُسکو پرابدھ سے لائق بیٹا یا سکھ دینیوالی استری مل جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ تب جا بجا اُسی کا ذکر کرتا ہے۔ یہ اُسکی بھول ہے۔ اور تامسی برتی ہے۔ کیونکہ اُسکے ایسے ذِکر سے اورون کو کیا۔ اِسی طرح اورون کے دھن اور ودیا کو دیکھکر ناحق حسد سے جل کر اُنکی بُرائی کرتا ہے۔ مگر لاحاصل کیونکہ اُسکی برائی کرنے سے کسی کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ غرض اپنے سُکھ کو دیکھکر اپنی تعریف کرنا اور اورون کے سُکھ کو دیکھکر اُنکی بُرائی کرنا یہ دونون باتین تامسی برتی سے ہوتی ہیں۔ استھت پرگیہ میں دونون نہیں ہوتیں۔ اور شُدھ ستوگن میں استھت ہوتا ہے۔ گویا رجسی تامسی برتیان نہ ہونیکی وجہ سے کوئی کارن ایسا نہیں رہتا۔ جو اسکو آتم تت سے باہر نکالے۔ اسلئے ہمیشہ آتم تت میں استھت رہتا ہے۔ پس یہ سمجھ کر ہر ایک موکھش چاہنے والے کو چاہئیے نہ کسی کی برائی کرے اور نہ تعریف۔ اور نہ موہ۔ اور یہ سوال کہ استھت پرگیہ بولتا کسطرح ہے۔ یہ اُسکا جواب ہے۔ یعنی نہ وہ کسی کی برائی کرتا ہے۔ اور نہ تعریف +

اوترن ۵۸۔ ارجن کے تیسرے اِس سوال کا کہ سمادھی سے اُٹھکر استھت پرگیہ کسطرح

اندریاں قابو رکھتا ہے۔ چھہ شلوکوں میں جواب دیا ہے۔ پراربھد کرم کے سبب جب اسکی سماہدی کھلتی ہے۔ اور اندریان اپنے اپنے وشیون کیطرف دوڑتی ہیں اور وہ پھر سماہدی کیلئے کوشش کرتا ہے۔ اور اندریان روک لیتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः ॥०॥

इंद्रियाणींद्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता॥ ५८ ॥

۵۸۔ جس طرح کچھوا اپنی انگون (عضوون) کو اندر کر لیتا ہے۔ اسی طرح اندریون کو قابو رکھتا ہو اور قایم بدہی ہے۔

ٹیکا۔ ۵۶ اور ۵۷ اوپر کے دو شلوکون میں تو یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ استھت پراگیہ میں راجسی تامسی برتیان نہیں ہوتین۔ اور اس شلوک میں یہ کہ اس میں کوئی برتی بھی نہیں ہوتی۔

اوترن ۵۹۔ استھت پراگیہ کیطرح بیمارون کی اندریان بھی روکی ہوئی ہوتی ہیں پھر کیسے تمیز ہو کہ یہ استھت پراگیہ ہے۔ یا بیمار۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

विषया विनिवर्तंते निराहारस्य देहिनः ॥०॥०

रसवर्ज्यं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्तते॥ ५९ ॥०॥

۵۹۔ جو نراہاری (کچھ نہ کھانیوالا) بیمار ہوتا ہے۔ اس کے وشیون کے بھوگ تو ہٹ جاتے ہیں۔ مگر خواہش بنی رہتی ہے۔ اور تت جاننے والے کو بسبب پار برہم کے درشن کے یہ خواہش بھی نہیں رہتی۔

ٹیکا۔ اسکا بھاؤ یہ ہے۔ گیان سے خواہشون کا ناش ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو بڑی کوشش سے حاصل کرنا چاہئے۔

اوترن ۶۰۔ بدہی ٹھہرانے کے دو کارن ہیں۔ ایک اندریان روکنا دوسرا من روکنا

اگر یہ دونوں نہ ہون تو پھر برتی برہما کار نہیں رہتی۔ اور اُسکی سدھی کیلئے کہ اندریون کو نہ روک کر کیا دوش آتا ہے۔ ذیل کا شلوک :۔

यततो ह्यपि कौंतेय पुरुषस्य विपश्चितः ॥०॥
इंद्रियाणि प्रमाथीनि हरंति प्रसभं मनः ॥६०॥

۶۰۔ اے کنتی کے بیٹے یہ اندریان ایسی سرکش ہیں کہ سوچنے اور کوشش کرنے والے انسان کے من کو بھی کھینچکر وشیون میں لے جاتی ہیں *

ٹیکا۔ اے ارجن باوجود اس کے کہ انسان بار بار وشیون کی خرابیاں دیکھتا ہے۔ اور اُنکو خوب طرح جانتا ہے۔ اور اُن سے من بھی ہٹا لیتا ہے۔ تو بھی اُسکی اندریان اُسکے من کو قائیم نہیں رہنے دیتین۔ ارجن نے کہا ببیک کے ہوتے جو وکاروں (خرابیون) کا ورودھی ہے۔ وکار کس طرح ہو سکتی ہیں۔ اِس کے جواب میں فرمایا۔ اندریان بڑی سرکش ہین۔ اور ببیک کو دبا لیتی ہیں۔ گویا کہ جو ببیک گیانی کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ اندریان اُس ببیک اور گیانی کے ہوتے برہم میں لگے ہوئے من کو باہر کھینچ کر اسطرح لے جاتی ہیں جیسے ڈاکو مالک اور محافظ کے ہوتے اُسکے دھن کو

اوترن ۶۱ :۔ ارجن نے کہا! اندریان روکنے کا کیا اوپائے ہو سکتا ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ॥
वशे हि यस्येंद्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६१॥

۶۰۔ خوب طرح اندریان روک کر میرے پرائین ہو جائے۔ جس کی اندریان بس ہوتی ہیں اُنکی بدھی قائیم ہوتی ہے۔

ٹیکا۔ اندریون سے گیان اندریون اور کرم اندریون سے مُراد ہے۔ اُنکو روک کر پھر من کو روکے

اور کوئی حرکت نہ کرے۔ ارجن نے کہا سوال تو یہ تھا۔ کہ اندریان بہت سرکش ہیں۔ اُنکو قابو کس طرح کرے۔ مگر اسکا کوئی جواب نہیں آیا۔ اِس پر "مت پرا" کہکر سری بھگوان نے فرمایا میرے پرائین ہوجائے۔ یعنے مجھ باسدیو کو سب سے بڑا جانکر فقط میری بھگتی کرے۔ یہی اوپائے بڑے راستہ سے بچنے کا ہے۔ اِس میں "وِشنِ سہسر نام" کا پرمان۔

پرمان:۔ باسدیو کے بھگت کو کبھی بڑا راستہ نہیں ملتا۔

اِسکا مطلب یہ ہے۔ جیسے راجہ کے نزدیک بیٹھنے والے شخص سے چور اور بدمعاش وغیرہ ڈرکر خود ہی بس ہوجاتے ہیں۔ اُسی طرح پرماتما پرائین ہونے سے خراب اندریان خود ہی بس ہوجاتی ہیں۔ بھگتی کرنیکے مہاتم کا آگے بھی ورنن ہوگا۔ یہان تک آدھے شلوک میں اندریان روکنے کا اوپائے کہا گیا ہے۔ اور باقی آدھے میں اُسکا نتیجہ یعنے اندریان روکنے سے بُدھی قائم ہوتی ہے۔ اور یہی ارجن کے تیسرے سوال کا جواب ہے۔ کہ استھت پراگیہ اندریان کیہول کر بھی اندریان بس رکھتا ہے۔ اور قایم رہتا ہے۔

اوتترن ۶۲-۶۳ - ارجن نے کہا! مہاراج جیسے بنا دانتوں کے سانپ دُکھ نہیں دیتا اُسی طرح بنا اندریوں کے من کچھ نہیں دیتا۔ اور خود ہی رُک جاتا ہے۔ اس لئے اندریان روک کر پھر من روکنے کی کیا ضرورت۔ سری بھگوان نے کہا۔ اگر من نہ روکا جائے تو بہت ہی تکلیف ہے۔ اسپر ذیل کے شلوک:۔

ध्यायतो विषयान्पुंसः संगस्तेषू पजायते ॥
संगात्संजायते कामः कामात्क्रोधोऽभिजायते॥६२॥
क्रोधाद्भवति संमोहः संमोहात्स्मृतिविभ्रमः॥
स्मृतिभ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति॥६३॥

۶۲ - من سے وشیون کا دھیان کرنے والے اِنسان کو وِشیون سے پریم ہو جاتا ہے پریم سے خواہش (کام) اور خواہش سے کرودھ -

۶۳ - اور کرودھ سے بھُول (موہ) اور بھُول سے سمرتی (یاد) کا ناش اور سمرتی ناش سے بُدھی کا ناش اور بُدھی ناش سے اپنا ناش -

ٹیکا - باہر کی اندریان روک کر اندر وشیون کا دھیان کرتے ہوئے پہلے وشیون کا پریم ہوتا ہے - پھر اُنکی خواہش - خواہش کے پورا نہ ہونے پر غصہ - غصہ سے بھول (بے تمیزی) بھول سے یاد (سمرتی) کا بگاڑ - یعنے جو کچھ گورو اور شاستر سے سُنا - اُس سب کا ناش - اور اُس سے بُدھی کا - یعنی جیو برہم کی یکتائی کے گیان کا ناش - ناش سے یہ مراد ہے - کہ اگر اندریان روکنے والے کی بُدھی برہما کار نہ ہوی ہو - تو آئندہ برہما کار نہیں ہوتی - اور اگر کبھی ہوئی تو پھر بباعث اُلٹی سمجھ اور شک کے اُسے اسکا پھل نہیں ہوتا - او بُدھی ناش سے اُسکا خود ناش ہو جائیگا - یعنے نہ اُسکو دہرم اور ارتھ حاصل ہوگا اور نہ موکھش ہی - اِسطرح سب سے محروم ہُوا ہُوا مانند مردہ کے ہوگا - اور یہی اُسکے خود ناش ہو جانیکا مطلب ہے نہ یہ کہ وہ مر جاتا ہے - پس نتیجہ یہ ہے - کہ بغیر من کے روکے باہر کی اندریان روکنا بے فائدہ ہے - اس لئے جہانتک ہو سکے من کو روکے - اور سری بھگوان کا یہ قول کہ اندریان اور من کو روک کر میرے پرائین ہو جائے بہت ہی ٹھیک ہے *

اوترن ۶۴ - یہ بیان کر کر کہ بغیر من کے روکے اندریان روکنا بے فائدہ ہے - اب یہ کہتے ہیں - کہ فقط من روک کر اگر اندریان نہ بھی روکی جائیں - تو بھی اُس سے کوئی نقصان نہیں یہی ارجن کے چوتھے سوال کا کہ استھت پراگیہ کا آچار کسطرح ہے - جواب ہے - اور ادھیائے کے آخر تک آٹھ شلوکون میں بیان کیا گیا ہے -

रागद्वेषवियुक्तैस्तु विषयानिंद्रियैश्चरन् ॥०॥

आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति॥६४॥

۶۴- استہت پرگیہ بنا راگ دویش،، کے اپنے بس کی ہوئی اندریون سے وشیون کو بھوگتا ہُوا بھی دل سے ناپاک نہیں ہوتا۔

ٹیکا- جیسے یہ کہا گیا ہے کہ بغیر مَن کے روکے اندریان روکنے والا سُرے مَن سے وشیون کا دھیان کرکر اپنے تمام کوشش رائیگان کرلیتا ہے۔ اُسی طرح یہان یہ ذکر ہے کہ اُستہت پراگیہ مَن کو بس کئے ہوئے اندریون سے جو کچھ کرتا ہے۔ وہ اُس کے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ کیونکہ اندریان بنا راگ دویش کے اسکی اختیاری ہوتی ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ بنا من کے روکے اندریون کا راگ دویش نہیں جاتا اور جب تک راگ دویش ہے۔ تب تک اُنکا نتیجہ خراب ہے۔ اِس سے ثابت ہے۔ کہ اندریان بغیر مَن کے راگ دویش کے محسوسات کی طرف نہیں جائیں۔ اور اگر از خود شئے کا گیان ہو جائے۔ تو پھر اِس سے کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا یعنے اُسکا چت ناپاک نہیں ہوتا۔ اور یہان یہ اعتراض بھی کہ جن وشیون کو یاد کرکر چت خراب ہو جاتا ہے۔ اُن کو بھوگ کر کیون نہ ہوگا نہیں آتا۔ کیونکہ چت کی ناپاکی اُسی صورت میں ہوتی ہے جب راگ دویش ہوتا ہے اور اندریان بس نہیں ہوتیں۔ یہی ارجن کے چوتھے سوال کا جواب ہے۔ یعنے استہت پراگیہ کا جسمانی جو کام ہے۔ وہ بغیر راگ دویش کے ہے+

اوترن ۶۵- ارجن نے کہا چت شدہی کا پھل کیا ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک:-

प्रसादेसर्व दुःखानां हानिरस्योपजायते ॥०॥

प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठते॥६५॥

۶۵ - تت وتیا کی چت شدہی ہونے پر سب دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے - اور جب چت شدہی ہوتی ہے - تب بدہی بہت جلد قایم ہو جاتی ہے -

ٹیکا:- چت کی شدہی ہونے پر جبکہ نہ کوئی شک رہتا ہے اور نہ الٹی سمجھ بدہی جیو برہم کی یکتاتی کو جلد قبول کرتی ہے - اور اس میں ٹھہر جاتی ہے چت شدہی سے سب دکھوں کا ناش ہوتا ہے - اس میں یہ اعتراض تو ضرور ہے کہ شدہی سے دکھوں کا ناش نہیں ہوتا - البتہ شدہی سے گیان گیان سے اگیان ناش اور اگیان ناش سے دکھوں کا ناش مگر مدار اسکا چت شدہی پر ہے اور باقی کے کام آسان ہیں - اس لئے یہ مقدم ہے +

اوترن ۶۶ - یہ کہکر کہ چت کی شدہی سے دکھ ناش ہوتا ہے - اب یہ کہتے ہیں کہ دکھ ہونیکی دلیل ہی چت کی شدہی ہے - اسپر ذیل کا شلوک :-

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य न चायुक्तस्य भावना ॥
न चाभावयतः शांतिरशांतस्य कुतः सुखम् ॥ ६६॥

۶۶ - چت پر فتح نہ پانیوالے کو نہ شرون منن ہوتا ہے - اور نہ ندوہیاسن - اس لئے بغیر ندوہیاسن شانتی نہیں ہوتی یعنے برتی برہماکار نہیں ہوتی اور جب برتی برہماکار نہیں تو شانتی کہاں یعنے موکھش +

اوترن ۶۷

چت شدہی بغیر شرون منن کیوں نہیں ہوتی - اس کے جواب میں ذیل کا شلوک :-

इंद्रियाणां हि चरतां यन्मनोऽनुविधीयते ॥
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवांभसि ॥ ६७॥

۶۷ - وشیوں کیطرف جانیوالی اندریوں میں جب من ایک اندری کے ساتھ بھی جاتا ہے - تو وہ اسکی بدہی کو اسطرح کھینچ لیتا ہے - جیسے ہوا پانی میں کشتی کو -

ٹیکا:- وشیوں کیطرف جانیوالی اندریون میں اگر ایک اندری بھی من پر غالب آجائے. تو اُس سے اِسقدر نقصان ہوتا ہے کہ موکھش چاہنے والے کی آتماکار برتی نہیں ہوتی. اور اگر سب اندریان بھی بےبس ہون تو پھر اُسکے نقصان کا شمار ہی کیا ہے. کشتی کی مثال سے یہ مراد ہے کہ جیسے پانی میں کھڑی ہوئی کشتی کو ہوا لے جاسکتی ہے. مگر زمین پر کھڑی ہوئی کو نہیں. اُسی طرح اگر من پانی کی طرح ہلنے چلنے والا ہو تو اُسکو اندریان بگاڑ سکتی ہیں. اور اگر زمین کیطرح ٹھہرا ہو تو نہیں +

اوترن ۶۸ - اندریون کو بڑا طاقتور جانکر اُن کے روکنے کا اوپائے کر کیونکہ -

तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ॥

इंद्रियाणींद्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६८ ॥

۶۸ - اے مہاباہو جس کی اندریان اچھی طرح وشیون کیطرف جانے سے رک جاتی ہیں اُسکی بدھی قائم ہوتی ہے۔

ٹیکا -

مہاباہو کہکر کہا جسطرح دشمنوں کو فتح کر سکتا ہے. اُسی طرح اندریون کو بھی کر سکتا ہے. اور جس شخص کو کہکر گیانی اور موموکھشو سے مراد ہے. کیونکہ اندریون کا روکنا گیانی کا سبھاوک لکھشن ہے. اور موموکھشو کا کوشش کر کر +

اوترن ۶۹ - بدھی ٹھہرانے کے لئے اوپر یہ بیان کیا گیا ہے. کہ موکھش چاہنیوالا کوشش سے اندریان روکے اور اب گیانی کے لئے یہ کہ اُسکی اندریان سبھاوک ہی اسکے بس ہوتی ہیں. اسپر ذیل کا شلوک -

या निशा सर्वभूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ॥

यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥ ६९ ॥

۶۹ - جو سب جیون کی رات ہے. وہ گیانی کا دن ہے. اور جس میں سب پرانی جاگتے

ہیں۔وہ گیانی کی رات ہے ۔

ٹیکا۔جیوؤن کی رات یعنی ویدانت واکون سے برہما کار ہونیوالی یہ برتی کہ میں برہم ہون۔ اگیانیون کے لئے مانند رات کے ہے۔اِس میں اُنکو کچھ دکھائی نہیں دیتا اور جو گیانی ہے اُسکو یہ برہم ودیا رُوپ رات دِن ہے۔یعنی وہ اِس میں جاگتا ہے۔اور اگیان روپی نیند سے اُٹھا ہُوا۔سا وہان رہتا ہے۔اور جس میں سب جیو جاگتے ہیں۔اِس سے یہ مراد ہے۔کہ جیسے خواب میں خواب کا دیکھنے والا آپکو جاگا ہُوا جانتا ہے۔اُسی طرح اگیان روپی نیند میں سوئے ہوئے اگیانی اس میں جاگتے ہیں۔اور گیانی یہ سمجھتا ہے کہ سب خواب کیطرح ہے۔اسلئے وہ گیانی کی رات ہے۔اسی طرح کسی غیر شئے کا غیر شے میں مغالطہ اُسوقت تک رہتا ہے جب تک اُسکی اصلیت کا پتہ نہیں لگتا جیساکہ رسّی میں سانپ کا اصل شئے کا گیان ہوکر مغالطہ نہیں رہتا۔اس میں سوریشر آچاریہ کا قول ا۔

شلوک:۔جب تک یہ سمجھ رہتی ہے۔کہ میں کرتا ہون تب تک شُدہ وستُو کا گیان نہیں ہوتا۔اور جب شُدہ کا گیان ہوتا ہے۔تب اُس میں کرتا (فاعل) ہونا نہیں رہتا

۲۔یہ جگت گیانی اگیانی دونون کو اِس طرح دکھائی دیتا ہے۔جیسے کوّے اور اُلو کو دِن یعنے جو اُلو کا دِن ہے وہ کوّے کی رات ہے۔اور جو کوّے کا دِن ہے وہ اُلو کی رات ہے۔

یہی قول خود سری بھگوان کا ہے۔اِس سے ثابت ہے کہ بسبب مغالطہ کے اصل شئے کا کچھ پتہ نہیں لگتا اور جب اصل سے آگاہی ہوتی ہے۔تب مغالطہ نہیں رہتا۔مغالطہ کا اصل کارن اگیان ہے۔جو ناش ہوجاتا ہے۔اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔جب تک انسان یہ جانتا ہے۔یہ چیزین مجھ سے غیر ہیں۔تب تک اُنکو

اپنے سے غیر ہی یقین کرتا اور غیر ہی دیکھتا ہے۔ اور جب یہ سمجھ ہو کہ آتما ہی سارے

ویاپک ہے۔ تب کیا دیکھے اور کس کو دیکھے اور کس سبب سے دیکھے۔

پس فاعل (کرتا) اور فعل (کریا) جو بسبب اگیان کے ہے۔ وہ گیانی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے

اسکا اندریوں کا سنجم سبھاؤک ہی ہوتا ہے +

اوترن ۷۰۔ استھت پرگیہ کے دل میں طرح طرح کے خیالات سبھاوک ہی نہیں ہوتے

اس پر ذیل کا شلوک:۔

आपूर्यमाण मचल प्रतिष्ठं समुद्रमापः प्रवि-

शांति यद्वत ॥ तद्वत्कामायं प्रविशंति सर्वे स

शांतिमाप्नोति न कामकामी ॥ ७० ॥

۷۰۔ جیسے نہ ہلنے چلنے والے سمندر میں ندیوں کا پانی اگر خود بخود پڑجاتا ہے۔ اُسی طرح جس

شخص میں سُننا چُھونا وغیرہ تمام وشئی بلا خواہش سبھاوک ہی آجاتے ہیں۔ وہ شانتی پاتا ہے

نہ کہ خواہشوں کے کرنے والا۔

ٹیکا۔ جیسے ندیوں کے پانی سے بھرے ہوئے سمندر میں بارش کا پانی بھی آجاتا ہے۔ مگر

وہ حد سے باہر نہیں ہوتا۔ اور اسقدر گہرا ہے کہ اُس میں مَیناک وغیرہ پہاڑ بھی سما جاتے ہیں

اسی طرح نہ تبدیلی ہونے والے (نرو کا) استھت پرگیہ کی حالت ہے اور سُننا (شبد) چھونا (سپرش)

وغیرہ کسی وشئے کو پاکر اپنی حالت تبدیل نہیں کرتا۔ یعنے جن وشیوں کے حاصل کرنیکی اگیانی

کو خواہش رہتی ہے۔ اُنکو پرا ربدھ کرم سے پاکر وکاری نہیں ہوتا۔ اس لئے استھت پرگیہ

بڑے سمندر کی طرح اچل (بے حرکت) رہتا ہے۔ اور لوک پرلوک کے متعلق کرم کرتا ہوا کسی

سے نہیں گھبراتا۔ اور گیان کی ایسی طاقت رکھتا ہے کہ اُس سے نہ اُسکی اودیا رہتی ہے اور نہ

اودیا کا فعل (کارج) ہی۔ وشیون کی خواہش رکھنے والے اگیانی کبھی شانت نہیں ہوتے۔ بلکہ لوک پرلوک کے کرم کرکر اور اُن سے وکھشیپ پاکر بڑے دُکھ کے سمندر میں ڈوبے رہتے ہیں۔ خلاصہ اسکا یہ ہے۔ کہ گیانی کو ودت سنیاس اور سب کلیشون کے دور کرنیوالے کو جیون مُکتی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے پرار بھد کرم سے جو بھوگ بھوگے جاتے ہین۔ اُنکو باکر و کاری نہیں ہوتا +

اوترن ۷۱ - جو جو وشیون کے بھوگ پرار بھد کرم کا نتیجہ ہین۔ اُنکو بھوگتے ہوئے خواہ گیانی کی کچھ بھی ہانی نہیں ہوتی۔ مگر تو بھی وہ اُنکو چھوڑ ہی دیتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک ہے

विहाय कामान्यः सर्वान्पुमांश्चरति निःस्पृहः

निर्ममो निरहंकारः स शांतिमधिगच्छति॥७१॥

۷۱۔ جو شخص وشیون کے سب خواہشین چھوڑ کر بالکل بے خواہش ہوکر رہتا ہے۔ اور کسی میں آہنکار اور محبت نہیں رکھتا وہ شانتی پاتا ہے۔

ٹیکا - جو سب خواہشیں چھوڑ کر یعنے گھر اور گھر کے تمام مال و اسباب وغیرہ باہر کے وشیون کو۔ اور منوراج (خیالات) اور باسنائیں اندر کے وشیون کو اور اُن بے عادات کو جو بلا ضرورت ہی ہو جاتی ہیں جیسا کہ چلتے پھرتے چیزون کو ہاتھ لگانا۔ چھوڑ کر بالکل بے خواہش رہتا ہے۔ یعنے جینے تک کی بھی خواہش نہیں رکھتا۔ اور جسم اور حواسون ہی میں آہنکار اور محبت رکھتا ہے۔ اور نہ جسمانی ضرورت کے لئے کپڑے وغیرہ ملے ہوئی اشیائی میں آہنکار وغیرہ رکھتا ہے۔ سبھاوک بھوگون کو بھوگتا ہُوا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ وچرتا ہوا شانتی پاتا ہے۔ یعنے سنسار کے دُکھون کو جو اودیا اور اودیا کا فعل (کارج) ہین گیان سے ناش کر دیتا ہے۔ اور یہی ارجن کے چوتھے سوال کا کہ استھت پراگیہ کس طرح وچرتا ہے جواب ہے +

اوترن ۷۲ - جو کلھشن استھت پراگیہ کے سبھاؤک اور موکھش چاہنے والے کے لئے کرنے

لائق ہیں وہ چارون سوالون کے بہانہ سے بیان کئے گئے اب فقط گیان نیشٹا کا جو کرم یوگ کا

پھل ہے۔ بیان کر کرادھیاے کی سماپتی۔

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनांप्राप्य विमुह्यति॥

स्थित्वाऽस्यामंतकालेऽपि ब्रह्म निर्वाण मृच्छति॥७२॥

۷۲ ۔ اے پارتھ یہ جو کچھ میں نے تمکو سنایا یہ برہم استھتی ہے۔ اسکو پاکر پھر موہ نہیں ہوتا۔

اور آخیر وقت میں بھی اس میں استھت ہو کر انسان نروان برہم کو پہونچ جاتا ہے۔

ٹیکا۔ اے ارجن یہ برہم استھتی ہے۔ جو سب کرمون کو چھوڑ کر ہوتی ہے۔ اور استھت پرگیہ کے بہانہ سے تمکو سنائی ہے۔ اسکو پاکر پھر موہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ گیان سے جب انادی گیان ناش ہوتا ہے۔ اُسکا پھر ظہور نہیں ہوتا اور اس برہم استھتی کا برہم چریہ کے بعد سنیاس دہار کر ہونا۔ تو کیا اگر کوئی اسکو آخیر عمر میں بھی کر لیتا ہے۔ تو بھی وہ آنند روپ برہم کو پہونچ جاتا ہے

مدھوسودن سوامی کا قول

اس ادھیاے میں اول گیان کا ورنن ہی پھر گیان کے لئے کرم اور کرمون سے انتہ کرن کی شدھی اور شدھی سے گیان نیشٹا یعنی گیان میں استھتی کا۔

اِت سری مدھوسودن سرسوتی ورچت سری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا

سانکھ یوگ نام دوسرا ادھیاے سماپت ہوا۔

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां

योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे

सांख्ययोगो नामद्वितीयो

ऽध्यायः २

اوم

تیسرا ادھیائے

اوترن

گیتا کے پہلے ادھیائے میں اِس کے سبب کا ذکر ہے۔ یعنی کیوں اوپدیش شروع ہوا۔ اور دوسرے میں ساری گیتا کا خلاصہ۔

گیتا کا سار یہ ہے۔ پہلے نِسکام کرم نِشٹھا کرے۔ پھر انتہ کرن کی شدھی پھر سم دم وغیرہ سادھن پھر کرموں کا تیاگ۔ پھر ویدانت وچار۔ پھر بھگوت بھکتی نِشٹھا۔ پھر تت گیان نِشٹھا پھر اسکا پھل تینوں گنوں سے یکت اودیا کا ناش اور جیون مُکتی۔ اور بعد پراربدھ ختم ہونیکے بدیہہ مُکتی۔

جیون مُکتی کے درجہ میں پرم ویراگ اور دیوی سمپتا شبھ باسنا، دونوں حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں کے سبب جیون مکتی قائم رہتی ہے پس دیوی سمپتا قبول کرنے اور آسری چھوڑ دینے لائق ہے۔ آسری سمپتا سے جیون مکتی جاتی رہتی ہے۔ ساتکی شردھا دیوی سمپتا کا کارن ہے۔ اور راجسی تامسی شردھا آسری سمپتا کا۔ دیوی اور آسری سمپتا کے بیان کرنے کا مطلب یہ ہے جو قابل قبول کرنے کے ہے۔ اُسکو قبول کیا جائے۔ اور جو قابل چھوڑنے کے ہے۔ اُسکو چھوڑ دیا جائے۔

دوسرے ادھیائے کے شلوکوں میں ادھیاؤں کا خلاصہ

شلوک اڑتالیس میں یہ کہ "اے ارجن کرم کر" یہ کرم نشٹھا ہے تیسرے اور چوتھے ادھیائے میں اسکا مفصل اختصار سے ورنن ہے۔ اور شلوک اکہتر میں یہ کہ "انتہ کرن کا شدہ سم دم وغیرہ

سادھن کرکر کرمون کا تیاگ کردے،، اسکا پانچوین اور چھٹے ادھیائے میں ورنن ہے۔ اور اِسی میں توم پد ارتھ کا جو پہلا حصہ ہے۔

اور شلوک اکاسٹھ میں یہ کہ "اندریون کو جیت کر میرے پرائین ہوجائے،، یہ ویدانت وچار سے مِلی ہوئی بھگوت بھکتی نیشٹا ہے۔ اِسکا وستار ساتوین سے بارہوین ادھیائے تک ہے۔ اِسی میں تت پدارتھ کا نروپن ہے۔ جو دوسرا حصہ ہے۔ اِن ادھیاؤں میں جو جو اور بات قابل شرح ہوگی۔ وہ ہر ادھیائے کے ساتھ ساتھ بیان کردیجائیگی۔ اور شلوک اکیس[۲۱] میں یہہ کہ "آتما کو اَبے اور ابناشی جانے،، اُسکا تیرہوین ادھیائے میں پُرش اور پرکرتی کے ببیک سے ورنن ہے۔ اور شلوک پنتالیس میں یہ کہ "اے ارجن تینون گنوں سے رہت ہو،، یہہ گیان نیشٹا کا پھل ہے۔ اِسکا چودھوین ادھیائے میں ورنن ہے۔ اور شلوک بونجاہ میں یہ کہ "جو کچھ تو نے کرم پھل سُنا اور آینده سنیگا اُس سے جب تجھے ویراگ ہوگا،، یہ پرم ویراگ ہے۔ جس کا پندرہوین ادھیائے میں سنسار کو درخت روپ کہکر اُسکے کاٹنے کا مفصل ورنن ہے۔ اور شلوک چھپن[۵۶] میں یہ کہ "نہ سُکھ پاکر آنند ہو۔ اور نہ دُکھ پاکر اوداس ہی،، یہ پرم ویراگ ہے۔ اور اُسکا کارن دیوی سمپتا ہے۔ اور شلوک بیالیس سے چوالیس تک جو ورنن ہے۔ وہ پُشپت باتی ہے۔ اور اُسکا کارن جھپوڑنے لائق آسری سمپتا ہے۔ اِن دونون دیوی اور آسری سمپتا کا وستار سولھوین ادھیائے میں ہے۔ اور اِس شلوک پنتالیس میں یہ کہ "دوندن سے رہت ہو،، یہ دیوی سمپتا کے کارن ساتکی شردھا کا ورنن ہے۔ اِسی کا مفصل ستارہوین ادھیائے ہے۔ اِسطرح تیرہوین سے ستارہوین تک پانچ ادھیاؤں میں گیان نیشٹا کا معہ اُسکے پھل کے ورنن ہے۔ اور اٹھارہوین میں پھر تمام گیتا کا۔

شلوکون پر ارجن کا غور

شلوک اُنتالیس[۳۹] میں سری بھگوان کا یہ قول کہ "گیان نیشٹا کو کہا گیا اب کرم نیشٹا سُن اور کرم نیشٹا

کا شلوک سینتالیس[۴۷] تک ورنن بھی ہے۔ مگر اس دو طرح کی بات میں یہ نہیں ہوا کہ کس کو کرموں کا ادھکار ہے۔ اور کس کو گیان کا۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک ہی شخص دونوں کا ادھکاری ہو، کیونکہ گیان اور کرم دونوں ورودھی ہیں۔ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اور گیان کی فضلیت میں شلوک چھیالیس میں یہ کہ "گیانی کو سب پھل حاصل ہو جاتے ہیں"، اور پھر شلوک بہتر میں یہ کہ "گیانی برہم میں استھتی پاتا ہے"، یہ گیان کا پھل ہے۔ اور شلوک اونہتر[۶۹] میں یہ کہ "جہاں گیانی کی رات ہے۔ وہاں اگیانی کا دن ہے"، اور اودیا کا ناش ہی موکھش ہے۔ جیسا کہ رسّی کی لاعلمی دور ہونے پر رسّی کا گیان ہی رہتا ہے۔ اور نہ فرضی سانپ ہی۔ اس میں شرتی پرمان۔ شرتی:۔ انسان آتما کو جانکر مرتیو سے چھوٹ جاتا ہے۔ سوائے اسکے اور کوئی راستہ نجات کا نہیں۔

اعتراض۔ کرم اور گیان کا اندھیرے اور روشنی کیطرح ورودھ ہے۔ اتفاق نہیں ہے۔ اسلئے کرم کا ادھکاری الگ ہونا چاہیئے۔ اور گیان کا الگ۔

جواب[۱] ادھکاری الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ مگر ایک ہی ارجن دو طرح کے اوپدیش کا ادھکاری نہیں ہو سکتا۔ یعنی گیان کے ادھکاری کو کرموں کا اور کرموں کے ادھکاری کو گیان کا اوپدیش نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ تو پھر کیا اوپدیش لینے والے کو یہ کہدینا مناسب ہے۔ کہ کرم یا گیان دونوں میں ایک اختیار کرلے۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کرم اور گیان کا ایک درجہ نہیں ہے۔ اور نہ اودیا نورتی یعنی موکھش ہی ایسی ہے جس میں کمی بیشی واقع ہو۔ پس یہاں یہ صورت کہ خواہ کرم کرے۔ خواہ گیان۔ نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ گیان کا ادھکاری کرموں کے ادھکاری سے الگ ہے۔ اسلئے

ایک کو دو طرح کا اوپدیش نہیں ہو سکتا۔ گویا ظاہر ہے۔ کہ کرم اور گیان دونون ورودھی ہیں۔ اِنکا میل نہیں ہو سکتا۔ اور نیز یہ کہ اگر دونون باتیں ایک ہی شخص کو سکھائی جائیں۔ پھر کرمون سے گیان کی فضیلت پائی نہیں جاتی۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ دونوں میں جو بہتر ہے۔ اُسے اختیار کر تو پھر کرم کرنیکا فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اُنکا کرنا محال اور نتیجہ ادنے ہے۔ اور گیان کا کرنا آسان اور نتیجہ اعلےٰ ہے۔ اس طرح کے خیالون میں پڑکر دیا کُل ہو کر سری کرشن سے۔

अर्जुनउवाच ॥ ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बु-
द्धिर्जनार्दन ॥ तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोज-
सि केशव ॥ १ ॥ ॥ ॥

ارجن نے کہا۔ اے جناردن اگر آپ نے گیان کو کرم سے اچھا سمجھا ہے۔ تو کیشو مجھکو گھور کرم میں کیون لگاتا ہے۔

ٹیکا:۔ جناردن اُسے کہتے ہیں جس کے حضور میں دلی خواہش پوری کرانیکی التجا کی جائے اِس لئے کلیان کے چاہنے والا ارجن کہتا ہے۔ اے جناردن بھگوان اگر آپ کے نزدیک بلا خواہش کرمون کی نسبت گیان اچھا ہے۔ تو پھر مجھ اپنے بھگت کو ایسے گھور کرم میں کیون لگاتے ہو۔ جو سراسر تکلیف کا باعث ہے۔ اور دوش یکت ہے۔ کیشو کہکر یہ مراد ہے۔ اے مہاراج آپکو سب کا ایشور اور خواہشین پوری کرنے والا ہو کر مجھ سے ٹھگی کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ میں آپکا بھگت ہون شِشش ہون۔ اور آپکی شرن ہون ✻

اوترن ۲۔ سری مہاراج نے کہا میں تو کبھی کسی سے ٹھگی نہیں کرتا۔ پھر تجھ جیسے بھگت سے کیوں۔ اس لئے ارجن یہ بتا تونے کونسی ٹھگی جانی ہے۔ اِس کے جواب میں ارجن نے کہا:۔

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ॥

तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥२॥

۲-آپکی مجمل باتیں سُن کر مجھکو حیرانی سے ہوجاتی ہے۔ اس لئے کرم اور گیان دونوں میں ایک بات بتائیں جو ٹھیک ہے۔

ٹیکا۔ ارجن نے کہا مہاراج آپکا وچن تو مجمل نہیں مگر میں اس شک میں ہوں۔ آیا کرم اور گیان کا ایک ادہکاری ہے یا دو۔ اس لئے یہ آپکی ملی جُلی بات میری ناقص سمجھ میں نہیں آئی۔ میرا انتہہ کرن ناپاک ہے۔ اس لئے مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ دو طرح کی باتیں کہکر مجھکو بھلاوا دے رہے ہیں۔ اور مطابق اُسکے جو کچھ میں نے سمجھا میں یہ سوچتا ہوں کرم اور گیان کا ایک کبھی ادہکاری نہیں ہوتا۔ کیونکہ اندھیرے اور روشنی کی طرح یہ دونوں اکٹھے نہیں ہوتے اور نہ نتیجہ کے لحاظ سے ایک جیسے اور اگر ادہکاری الگ الگ ہوں۔ تو پھر میرے لئے دو باتوں کا اوپدیش کیوں۔ اس لئے گیان اور کرم دونوں میں ایک بتا دیجئے جو ٹھیک ہے۔ میں اُسی پر عمل کروں گا۔ مگر اُسکے ہدائیت کر جس سے مجھکو موکھش ملے۔ شلوک کا مطلب یہ ہے۔ ارجن یہ جاننا چاہتا ہے۔ کون کرم کا ادہکاری ہے۔ اور کون گیان کا۔ بعض لوگ اس شلوک کا اور ہی مطلب بیان کرتے ہیں۔ مگر وہ درست نہیں سوامی شنکر اچاریہ نے شرتیوں سمرتیوں اور دلیلوں سے اسکا کھنڈن کر دیا ہے۔ میں اس کھنڈن کو یہاں درج نہیں کرتا۔ فقط سری شنکر اچاریہ کے سار اوپدیش کو لے کر سری کرشن کے ابھپرائے کو ظاہر کر دیا ہے۔ جو میری بانی الکلام کو پوتر کر سکتا ہے۔ کھنڈن پوتر نہیں کر سکتا +

اوتّرن ۳:- ادہکاری کا فرق پوچھنے پر۔

श्री भगवानुवाच ॥

लोकेऽस्मिन्द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मयानघ
ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम॥ ३॥

۳ - سری بھگوان نے کہا :- اے پاپوں سے بچے ہوئے میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اِس لوک میں دو طرح کا نسچہ ہے ۔ وچار والوں کے لئے گیان یوگ ۔ اور کرم کے ادھکاریوں کے لئے کرم یوگ ۔

ٹیکا ۔ اس لوک میں دو طرح کے انسان ہیں ۔ ایک جن کا انتہ کرن پاک ہے ۔ اور دوسرے جن کا ناپاک ہے ۔ اوپر کے ادھیائے میں کرم اور گیان دو راستے کہے گئے ہیں ۔ ان میں کرم سادھن ہیں ۔ اور گیان اسکا پھل ۔ اسطرح دونوں ایک ہی ہیں انگھہ (پاپ رہت) کہکر یہ مراد ہے ۔ ارجن اوپدیش کا ادھکاری ہے ۔ گویا کہ جس کا انتہ کرن پاک ہے ۔ وہ گیان کا ادھکاری ہے ۔ اور جس کا ناپاک ہے ۔ وہ کرموں کا ۔ یا یہ کہ انتہ کرن کا ایسا شدھ جو برہم چریہ کے بعد ہی سنیاس لیلے اُسکو گیان کا ادھکار ہے ۔ اور جس کا ناپاک ہے ۔ اُسکو کرم کا ۔
گیان کو گیان یوگ کہا گیا ہے ۔ اور کرم کو کرم یوگ ۔ اسکا سبب یہ ہے ۔ گیان سے برہم یوگ ہوتا ہے ۔ اور کرموں سے انتہ کرن کی شدھی کے بعد گیان ہوکر یعنی دونوں سے برہم سے یوگ ہوتا ہے ۔ اور یہ کہ گیان سے برہم کو پاتا ہے ۔ دوسرے ادھیائے میں شلوک اکاسٹھ میں کہا بھی ہے ۔ "سب کرموں کو تیاگ کر میرے پرائن ہو جائے ،، یہ گیان یوگ ہے اور شلوک اکتیس میں یہ کہ "کھشتری کے لئے لڑائی ہی کلیان کا سادھن ہے ،، یہ کرم یوگ ہے ۔ ان دونوں کرم اور گیان کا مطلب یہ ہے ۔ نہ یہ اکٹھے ہوتے ہیں نہ ایک جیسے ہیں ۔ اس لئے جب تک کرموں کا ادھکار ہے تب تک کرم کرے ۔ اور جب گیان کا ہو ۔ تب گیان کو یعنی انتہ کرن کی شدھی تک کرموں کو کرے ۔ اور ازاں بعد گیان کو ارجن کو دونوں کے لائق

جانکر دونون کا اوپدیش ہُوا اور اِس سے کہ "گیان نیشٹا کو کہہ چکا ہون ۔ اب کرم نیشٹا سُن"
سری بھگوان نے اِنکی دونوں حالتیں خود ظاہر کر دی ہیں ۔ اس لئے اوستھا کے فرق سے
ایک ہی کو دونون کا اوپدیش ہو سکتا ہے ۔ مگر دونون باتون کا ادھکار الگ الگ ہے ۔
اس لئے درست اوپدیش ہے بے فائدہ نہیں ہے ۔ اس تیسرے ادھیائے میں چوتھے
شلوک سے سولھوین تک یہ کہا جائیگا کہ کرمون کو تب تک کرے ۔ جب تک انتہ کرن شُدہ
نہ ہو ۔ اور ستارہویں سے اٹھارہویں تک یہ کہ انتہ کرن کے شدہ کو کرم کرنیکی ضرورت نہیں ۔
اور اُونیس[19] سے پنتیس[35] تک یہ کہ کرم بندھن کا کارن ہیں ۔ مگر بلا خواہش کئے ہوئے موکش
کا ۔ اور چھتیسویں[36] میں ارجن کے پوچھنے پر ادھیائے کے آخر میں یہ جواب ہوگا کہ کرمون سے
شُدھی نہیں ہوتی ۔ اس لئے نِسکام (بلا خواہش) کرم کر کر بعد شُدھی ہونیکے ارجن
گیان کا ادھکاری ہوگا +

اوترن ۴ ۔ فعل (کارج) بنا فاعل (کارن) نہیں ہوتا ۔ اسپر ذیل کا شلوک ، ۔

न कर्मणामनारंभान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ॥
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥ ४॥

۴ ۔ کرمون کے نہ کرنے سے چت کی شُدھی نہیں ہوتی اور نہ فقط تیاگ ہی سے ہوتی ہے ۔

ٹیکا ۔ وید پڑھنے ۔ یگ کرنے دان کرنے تپ کرنے سے مراد کرمون کی ہے ۔ اِن کرمون کے نہ
کرنے سے چت شُدہ نہیں ہوتا چت شُدھی بنا ادھکار گیان کا نہیں ہوتا ۔ غرض وہ شخص گیان کو
حاصل نہیں کرتا جس کا میلان باہر کو ہے ۔

ارجن نے کہا گیان کرمون کے تیاگ سے بھی ہو جاتا ہے ۔ اس میں شرتی پرمان :۔
شرتی :۔ سنیاسی لوگ آتما کے جاننے کی خواہش رکھکر سنیاس کر لیتے ہیں ۔ ۲

اِس صورت میں کرم کرنیکی کیا ضرورت۔

جواب سری بھگوان نے کہا چت کی شدھی بغیر نسکام (بلاخواہش) کرموں کے نہیں ہوتی۔ بلا شدھی فقط سنیاس سے گیان نہیں ہوتا۔ یعنی اول تو بغیر کرم کر کر چت شدہ کئی سنیاس ہوتا ہی نہیں۔ اور اگر کر لیا جائے تو پھر اُسکا پھل کچھ نہیں ہوتا۔ یہ اسکا بھاوارتھ ہے۔

اوترن ۵۔ اُس شخص کا جس نے کرم کر کر من کو شدہ نہیں کیا میلان باہر کو ہوتا ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

नहि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत्॥ ۵
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः॥ ५॥

۵۔ ایک چھن بھر بھی کوئی بنا کرم کئے نہیں رہتا۔ پرکرتی کے گن بے بس کر کر کرم کرا دیتے ہیں۔

ٹیکا۔ وہ شخص جس کی اندریاں بے قابو ہیں۔ خواہ ویدوں کے کرم کرے۔ خواہ لوگوں کے اُسکا من ناپاک رہتا ہے۔ سنیاس کرنیکی طاقت نہیں رکھتا۔

سوال۔ کس سبب سے اگیانی کرم کرنے سے نہیں چھوٹتا؟

جواب پرکرتی کے گنوں کے بس رہتا ہے۔ گن ہی بے بس کر کر کرم کرا دیتے ہیں۔ اسوجہ سے ناپاک رہتا ہے۔ قابل سنیاس (تیاگ) نہیں ہوتا۔ اور بغیر سنیاس ہوئے۔ یعنی کرموں کے چھوٹے سنیاس نہیں ہوتا۔

اوترن ۶۔ اُس انسان کا دل کبھی پاک نہیں ہوتا۔ جو بغیر کرم کئے سنیاس لے لیتا ہے اس پر ذیل کا شلوک۔

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन्॥
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते॥ ६॥

۶۔ جو کرم اندریان روک کر من سے وشیون کے خیال میں لگا رہتا ہے۔ وہ کپٹی ہے۔

ٹیکا۔ جو بیوقوف ہاتھ پاؤن نہ ہلا کر من میں بہت خواہش رکھکر راگ دویش سے بھرا ہوا کچھ کام نہیں کرتا۔ نہ وشیون کو یاد کرتا ہوا کبھی آتم تت کا دھیان ہی کرتا ہے۔ محض یہی اہنکار رکھتا ہے میں سنیاسی ہون۔ مجھ کو کرم کرنیکی کیا ضرورت وہ کپٹی ہے۔ چت کا ناپاک ہے۔ اور کرم گناہ کو وہ کرتا ہے۔ اس میں دہرم شاستر پرمان۔

شلوک:۔ شُرتی میں کرمون کے تیاگ کا ذکر توم پدارتھ کی وچار کے لئے ہے۔ یعنی یہ کر میں کیا ہون۔ کہان سے آیا ہون بغیر اس وچار کے جو کرم نہیں کرتا۔ وہ پتت ہو کر نرک میں جا پڑتا ہے۔

اس سے ثابت ہے۔ چت کا ناپاک بغیر کرم کئے فقط سنیاس ہی سے گیان حاصل نہیں کرتا۔

اوترن ۷۔ موافق شاستر چت شدہی کے لئے انسان کو چاہیئے نہائیت شوق سے بلا خواہش کرمون کو کرے۔ اس پر ذیل کا شلوک:۔

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ॥०॥
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥७॥

۷۔ اے ارجن جو من کے ساتھ گیان اندریان روک کر پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم اندریوں سے کرم کرتا ہے۔ وہ بہ نسبت اُسکے بہت ہی اعلےٰ ہے۔ جو کرم اندریان روک کر من کو وشیون میں لگاتا ہے۔

ٹیکا۔ اس میں یہ تعجب ہے۔ کرم اندریان روک کر من نہ روکنے سے انسان موکھش کا بھاگی نہیں ہوتا اور من اور گیان اندریان روک کر کرم اندریان نہ روکنے سے موکھش کا بھاگی ہو جاتا ہے۔

اوترن ۸۔ اسطرح نہ کرنیوالے کی نسبت کرنیوالے کو اچھا کہتے ہوئے نیچے لکھے شلوک میں سری بھگوان نے کہا۔

नियतंकुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मण: ॥
शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मण: ॥ ८ ॥

۸۔سندھیا وغیرہ نتیہ کرمون کو کرنا ہو نہ کرنے سے کرنا اچھا ہے۔اور اگر تو کرم نہ کریگا۔تو تیری جسمانی ضرورت بھی پوری نہ ہوگی +

اوترن ۹۔موکھش کے چاہنے والے کو کبھی سکام کرم کرنے مناسب نہیں کیونکر سمرتی مین اُنکو بندھن کا باعث کہا گیا ہے۔

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबंधन: ॥
तदर्थं कर्म कौंतेय मुक्तसंग: समाचर ॥ ९ ॥

۹۔جو کرم سوائے یگ کے کئے جاتے ہیں۔وہ سب بندھن کا باعث ہیں۔اس لئے ایے ارجن تو جو کرم کرے اُس میں پھل کی خواہش چھوڑ کر ایشور ارپن کر۔

ٹیکا۔یگ پد ایشور کا نام ہے۔اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:- یگ بشنو کا نام ہے

اوترن ۱۰۔مطابق قول پرجاپتی کے ادھکاری شخص کو کرم کرنے ہی مناسب ہیں اِسپر ذیل کے چار شلوکون میں ورنن۔

सह यज्ञा: प्रजा: सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापति: ॥
अनेन प्रसविष्यध्वमेष वोऽस्त्विष्टकामधुक् ॥ १० ॥

۱۰۔پرجاپتی نے یگون کے ساتھ پرجا کو رچکر یہ کہا۔ایے پرجا یگ کر کر اپنی برری (ترقی) کرو۔اِن سے تمہاری سب خواہشیں پوری ہون گی۔

ٹیکا۔یگ سے باقاعدہ (وہت) کرمون سے مراد ہے۔اور پرجا سے برہمن کھشتری ویش

تین ورنوں سے اور یہ کہ "یگ کر کر بردھی کرو" اِس سے یہ مراد ہے۔ اُن دھرموں کو کر کر سنتان کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔ جو مطابق اپنے اپنے ورنوں کے ہوں غرض ایک یگ ہی یعنی دھرم ہی ایسا ہے جس سے سب کے من کی خواہشیں پوری ہوتی ہیں۔

سوال یاگ پد سے نتیہ (مقررہ) کرموں سے مراد ہے۔ نہ یہ کہ نمتیہ کرموں سے کیونکہ ذکر اُن کرموں کا چلا آتا ہے۔ جو بلا خواہش ہیں۔ اور آگے بھی یہ کہکر کہ "جن کے نہ کرنے سے پاپ ہوگا" نتیہ کرموں کا ہی ورنن کیا گیا ہے۔ گویا کہ جو کرم بسبب خواہش کے کیا جاتا ہے۔ یہاں اُسکا پرکرن ہی نہیں اِس میں دوسرے ادھیائے کے شلوک سنتالیسؔ کا پرمان۔

شلوک۔ اے ارجن کرم کو کر۔ مگر پھل کی خواہش چھوڑکر۔

پس اِس صورت میں جبکہ کامنا سے کئے ہوئے کرموں کا نکھید پایا جاتا ہے۔ تو یہاں یہ کسطرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ یگ کرو یگ سے پھل ملیگا؟

جواب۔ یہاں بھی بلا خواہش (نسکام) کرموں سے ہی مراد ہے۔ کامنا کا ذکر بسبب اسکے ہے۔ کہ کرموں کا پھل بغیر کامنا ہی مل جاتا ہے۔ اس میں آپس تنب رشی کا قول۔

شلوک:۔ جیسے آنب کے درخت کو پھل کی خواہش رکھکر لگانے سے اسکا سایہ اور خوشبو ازخود ہی ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی دھرم کرنے سے اُسکا پھل خود ہی ہو جاتا ہے۔

اِس لئے پھل کے حاصل ہو جانے سے وہ کرم سکام نہیں ہو جاتا۔

غرض کامنا سے کئے ہوئے اور بلا کامنا کئے ہوئے کرموں میں سوائے کرنے والے کے ارادہ کے اور کوئی فرق نہیں۔ کامنا سے کئے سکام ہو جاتے ہیں اور بلا کامنا کئے ہوئے نسکام نہ یہ کہ پھل کے مل جانے سے سکام ہو جاتے ہیں۔ آگے بھی اِسکا نرنے کیا جائیگا۔

اوترن ۱۱۔ یاگ سے کس طرح من کی خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں اِس سوال کے جواب میں کہا

देवांभावयतानेन ते देवा भावयंतुवः ॥११॥

परस्परं भावयंतः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥११॥

۱۱- اَیے پرجا تم اِس یگ سے دیوتاؤن کا پوجن کرو- اور دیوتا تمہاری پالنا کرین- تمہاری آپس کی بھاؤنا سے تمکو بہت بڑہ کا سکھ ہوگا-

ٹیکا "یاگ کے ذریعہ دیوتاؤن کو بڑہاؤ" اِس سے یہ مراد ہے- ججمان ہوکر اِندر وغیرہ دیوتاؤں کو طاقتور کرو- تم سے طاقت پائے ہوئے دیوتا بارش کرین گے- بارش سے غلہ ہوگا- اور غلہ سے پرورش- اِسطرح ایک دوسرے کو خوش کرتے ہوئے دیوتاؤن کو ترپتی ہوگی- اور تمکو سورگ ہوگا +

اوترن ۱۲- یاگ کرنیکا نتیجہ پرلوک ہی نہیں یہان بھی ملتا ہے- اِسپر ذیل کا شلوک-

इष्टांभोगांहि वो देवा दास्यंते यज्ञभाविताः॥

तैर्दत्तान प्रदायैभ्यो यो भुंक्ते स्तेन एव सः ॥१२॥

۱۲- یگون سے پوجے ہوئے دیوتا تمکو من بانچھت (حسب دلخواہ) پھل دین گے- اُنکے دیئے ہوئے بھوگون کو جو بغیر دیئے اُنکے کہا لیتا ہے- وہ چور کہلاتا ہے-

ٹیکا- من بانچھت بھوگون سے حیوان غلہ سونا وغیرہ سے مراد ہے جسطرح قرضدار اپنا قرضہ ادا کر دیتا ہے- اُسی طرح یگون سے خوش ہوئے ہوئے دیوتا من بانچھت پھل دیدیتے ہیں- دیوتاؤن سے پدارتھ حاصل کر جو اُنکے لئے آہوتیان نہیں ڈالتے- وہ لوگ اُنکے چور ہین- یعنی دیوتاؤن کا دہن چراتے ہیں- اور دیورنی (دیوتاؤن کے قرضدار) ہیں

यज्ञशिष्टाशिनः संतो मुच्यंते सर्वकिल्बिषैः ॥

भुंजते ते त्वघं पापा ये पचंत्यात्मकारणात् ॥१३॥

۱۳۔ یگ کے بعد کا بھوجن کہانے والے سب پاپون سے چھوٹ جاتی ہیں۔ اور جو فقط اپنے لئے پکاتے اور کہاتے ہیں۔ وہ پاپ ہی جمع کرتے ہیں۔

ٹیکا۔ یگ سے پانچ یگون سے مراد ہے۔

۱۔ مقررہ (نتیہ) پاٹھہ۔ ۲۔ ہوم۔ ۳۔ اتھی پوجن۔ ۴۔ ترپن۔ ۵۔ کتے اور کووے کی بلی۔ یہ پانچون مہایگ کہلاتے ہیں۔ ان میں پہلا برہم یگ ہے۔ دوسرا دیو یگ ہے۔ تیسرا راج یگ ہے۔ چوتھا پتری یگ ہے۔ پانچوان بھوت یگ ہے۔ جو منش ان پانچون یگون کو کرکے بعد کا بچا ہوا ان کہاتا ہے۔ اسکا کرم موافق ویدون کے ہے۔ اور دیوتاؤں کے قرضہ سے فارغ ہوکر سب پاپون سے چھوٹ جاتا ہے۔ پاپون کی تفصیل۔ مقررہ کرمون کے نہ کرنے کا پاپ۔ سابقہ جنمون کے پاپ۔ رسوی بنانے کے پاپ جن کی پانچ قسمیں ہیں۔

بوقت غلہ کوٹنے جیوون کا مرنا۔ ۲۔ چکی میں پس کر مرنا۔ ۳۔ چولہا کی آگ میں مرنا۔

۴۔ پانی کے گھڑا کے نیچے مرنا۔ ۵۔ جھاڑو اور چوکا لگاتے ہوے مرنا۔

یہ پانچون قسم کے پاپ گرہستی کے لئے سورگ کے مانع ہین۔ سب پاپ خواہ پچھلے ہون خواہ آئندہ کے۔ پانچون مہایگون سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور جو ان یگون کو نہ کر فقط اتنا ہی کہاتا ہے۔ جتنا اسکو اپنے لئے درکار ہے۔ وہ پاپ ہی اکٹھے کرتا ہے۔ یعنی نہ اُن پاپون سے بچتا ہے۔ جو چلتے پھرتے غفلت سے ہوجاتے ہیں۔ اور نہ اُن سے جو مقررہ کرموں کے نہ کرنے سے ہوتے ہیں۔ اس میں شرتی پرمان:۔

شرتی

اُس غلہ میں جو انسان کی خوراک ہے سب جانداروں کا حصہ ہے۔ اس لئے اُس شخص کے پاپ جو اکیلا ہی کہاتا ہے۔ کبھی دور نہیں ہوتے۔ منو سمرتی۔

اِس میں سنگھتا منتر پرمان۔

منتر۔ ٹھیک جو غلہ بیوقوف کہاتا ہے۔ وہ ضایع جاتا ہے۔ اور یہ کہ وہ اناج محض پاپ ہی ہے۔ جو بغیر کہلائے کسی مہاتما اور دوست کے اکیلا خود ہی کہالیا جائے

اِس سے مطابق قول پرجاپتی کے یہ ثابت ہے۔ کہ ادھکاری شخص پانچ مہایگوں اور نتیہ اور نمتیہ کرمون کا کرنا اپنا فرض سمجھے +

اوترن ۱۴۔ سری کرشن فرماتے ہیں پرجاپتی کے قول پر چلنے سے دینا کا سلسلہ ٹھیک قائم رہتا ہے۔ اسوجہ سے بھی اسپر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اِسکا ذیل کے تین اشلوکوں میں ورنن

अन्नाद्भवंति भूतानि पर्जन्यादन्न संभवः ॥ + ॥
यज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञः कर्म समुद्भवः ॥ १४ ॥

۱۴۔ جسم اَن سے ہوتا ہے۔ اَن بارش سے۔ بارش یگون سے۔ اور یگ کرمون سے۔

ٹیکا۔ جو اَن ماں کہاتی ہے۔ اُس سے خون بنتا ہے۔ اور جو باپ کہاتا ہے۔ اُس سے نطفہ اور دونوں کے اجتماع سے جسم۔ اسطرح جسم اَن سے۔ اَن بارش سے۔ اور بارش کا ریری یگ سے ہوتی ہے۔ اشٹائے ادھیائے کانڈ میں جہان جنگ اور یاگو لگ کا سمباد ہے اُسکا بہت مفصل ورنن ہے۔ اور منو نے بھی کہا ہے۔ جو ذیل میں ہے۔

شلوک۔ آگ میں ڈالی ہوئی آہوتی سورج کو پہونچتی ہے۔ سورج بارش کرتا ہے بارش سے ان ہوتا ہے اور اَن سے جسم۔

ایسا یاگ کرم کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یعنی ججمان کرتا ہے اور رتک کراتا ہے۔

कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षर समुद्भवम् ॥ ॥
तस्मात्सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥ १५ ॥

۱۵۔ کرم وید سے ہوتا ہے۔ اور وید پرماتما سے۔ اسلئے سب جگہ و یاپک وید یگ میں ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

ٹیکا۔ کرم وید سے ہوتا ہے۔ یعنی کرم کرنے میں وید ہی پرمان ہے۔ اس لئے پھل اُسی کرم کا ہوتا ہے جو مطابق وید کے ہو۔ نہ یہ کہ من گھڑت دلیلوں سے پاکھنڈ کا بنایا ہوا ہو۔

سوال:۔ پاکھنڈ شاستروں سے یعنی ناستک بادیوں کے گرنتھوں سے ویدوں میں کیا فضلیت ہے۔ یعنی جو ویدوں میں کہا گیا ہے۔ وہ دہرم ہے۔ اور جو اور گرنتھوں میں کہا ہے وہ ادہرم اُسکی کیا دلیل ہے۔

جواب:۔ وید پرماتما کے بنائے ہوئے پرماتما کا سانس ہیں اور بلا دوش ہیں۔ دہرم ادہرم کو جاننے والا وہی ہونا چاہیئے جس میں کوئی دوش نہ ہو۔ کیونکہ دہرم ادھرم کی کوئی شکل نہیں جس کو دیکھ لیا جائے۔ پاکہنڈ شاستر انسان کا بنایا ہوا ہے۔ اور انسان چار دوشوں سے یکت ہے۔

۱۔ بپریہ یعنی بدہی کے دوش سے اور کا اور سمجھنا۔

۲۔ پرماد (غفلت) یعنی کام کو دل لگا کر نہ کرنا۔

۳۔ وپرلپسا (ٹھگی) یعنی بسبب کسی طمع کے دل کا ٹھیک ٹھیک حال نہ بتانا۔

۴۔ کرنا پانو۔ یعنی حواسوں کا دوش مثلاً اور کا اور سُننا اور کا اور دیکھنا۔

اسوجہ سے انسان کے بنائے گرنتھوں میں جو چار دوشوں سے یکت ہے۔ سچا گیان نہیں ہوسکتا۔ اور اس میں کہ وید ایشور کا سانس ہیں۔ شرتی پرمان۔

شرتی:۔ رگ۔ یجر۔ شام۔ اتھربن۔ اتیہاس۔ پوران۔ ودیا۔ اوپنشد۔ شلوک سوتر۔ اور انکے ویاکہان (شرح) یہ سب اُسی پرماتما کا سانس ہیں۔ جو سب سے بڑا ہے۔

یہ پوران اور اتیہاس وغیرہ وہ نہیں ہیں۔ جو بیاس کرت ہیں۔ یہ سب ویدوں کے بیچ ہی

ہیں۔غرض وید کا کرتا سا کہشات پرماتما ہے۔اس لئے وید ہی سب ارتھون کا پرکاشک ہے یہی وید کے ویاپک پد کا ارتھ ہے۔اور یہ کہ وید یگ میں ہمیشہ استہت ہے۔اس سے یہ مراد ہے وید اُس شئے کو ظاہر کرتا ہے۔جو دیکھنے میں نہیں آتی۔

شلوک کا مطلب یہ ہے۔جو دہرم پاکھنڈ شاستر سکھاتا ہے۔وہ آپ دھرم ہے۔یعنی اصلی دہرم کے نمونہ کا بناوٹی دہرم۔اس لئے انسان کو چاہیئے۔اُس دہرم کو چھوڑکر۔وید کے کہے ہوئے دہرم کو قایم کرے +

اوترن ۱۶۔اوپر کے اشلوک کا نتیجہ کیا ہے۔اس پر ذیل کا شلوک۔

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ॥+॥*

अघायुरिंद्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥ १६ ॥

۱۶۔ایے ارجن اسطرح کے بنے ہوئے چکر کو جو شخص توڑ دیتا ہے۔اُس اندریون میں آرام پانیوالے۔پاپون میں عمر گنوانے والے کا جینا بے فایٔدہ ہے۔

ٹیکا:۔یہ چکر اسطرح پر ہے۔سب سے اول نت پرکاشک بلا دوش ایشور سے وید ہوتا ہے۔ویدون سے کرم کا گیان گیان ہوکر کرم کا کرنا۔کرم سے دہرم (پن) دہرم سے بارش۔بارش سے غلہ۔غلہ سے جسم جسم سے پھر کرم۔اس طرح پرماتما کے بنائے ہوئے چکر سے دنیا کا ظہور اور لئے ہوتا رہتا ہے۔جو اس چکر کو قایم نہیں رکھتا اُسکا جینا بے فایدہ ہے۔یعنی بہ نسبت زندہ رہنے کے مرنا بہتر ہے۔تاکہ اس جنم میں کرم نہیں کرتا تو اور کسی جنم میں کرنے لگ جائے اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔آدمی کا جسم سب جانداروں کا بھوگ ہے۔دیوتاؤن کا بھوگ گھی کے ساتھ ہون کرنے سے رشیون کا وید پڑھنے سے۔پتر دان کا سنتان

کی خواہش کرنے اور پتروں کے نمت دان کرنے سے۔ اور منشوں کا مکان
اور ان دینے سے۔ اور حیوانوں کا گھاس اور پانی دینے سے اور کیٹے
کیڑے وغیرہ گھر کے جانوروں کا کھانا دینے سے بھوگ ہے ÷
اندریوں میں آرام کرنیوالا کہکر مراد اُس شخص سے ہے۔ جو کرم کا ادھکاری ہے۔ برہم ویتا سے
نہیں ہے۔ کرموں کا ادھکاری ہوکر کرم نہ کرنے والا پاپوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اِس لئے
اُسکا جینا بے فائدہ ہے۔ یہ اشلوک کا ابھپرائے ہے ÷

اوتر ن ۱۷۔ اندریوں میں آرام نہ پانیوالا اصلیت کو پہونچا ہوا دنیا کا چکر چلانے والے
کرموں کو نہ کر کر بھی پاپی نہیں ہوتا۔ اسپر ذیل کا شلوک

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः॥
आत्मन्येव च सन्तुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते॥१७॥

۱۷۔ جو آتما ہی میں پریتی رکھتا ہے۔ اور آتما ہی میں ترپت ہے۔ اور آتما ہی میں سنتشٹ
ہے۔ اُس کے لئے کچھ کرنا نہیں رہتا۔

ٹیکا۔ اندریاں رامی شخص میں تین باتیں ہوتی ہیں۔ رتی۔ ترپتی۔ تُشٹی۔ ان میں چندن
مالا استری وغیرہ کی محبت رتی کی تعریف ہے۔ اور دلپسند کھانا کھانا ترپتی کی اور تندرستی
بیٹا۔ سونا اور جانور وغیرہ ہونا تُشٹی کی۔ یہ سب سامان بیرونی ہیں۔ اگر یہ میسر نہ ہوں
پھر تینوں باتیں نہیں ہوتیں۔ یہ تینوں من کی برتیاں ہیں۔ ساکھشی انکو جانتا ہے۔
اور پرمانند کو پہونچا ہوا انت دنیا تو محسوسات کی خواہش ہی نہیں کرتا۔ نہ سوائے اپنی غیریت
جانتا ہے۔ گویا کہ اُسکے نزدیک سب ہیچ ہے۔ دوسرے ادھیائے کے چھیالیسویں شلوک
میں اُسکی مثال بھی دیگئی ہے۔ یعنی یہ رتنا جاننے والے کو سبھی آنند حاصل ہوتے ہیں۔

اس لئے اِسکو دنیون کی کسی چیز میں رتی ترپتی تشٹی نہیں ہوتی پرمانند او دیت کو ساکھشات جانتا ہے
اسوجہ سے اُسکی رتی بھی آتما میں ہوتی ہے۔ اور ترپتی اور تشٹی بھی آتما ہی میں اس میں
شرتی پرمان ؛۔

شرتی

وہ تت ویتا برہم جاننے والوں میں سب سے بڑھکر ہے جس کی آپ ہی
میں کریڑا (دل لگنا) ہے۔ اور آپ ہی میں رتی (محبت) ✤ مُنڈک ۳۔۴

انو پد کہکر منش ماتر سے مراد ہے۔ خواہ کوئی ہو جس میں ایسی صفات ہوتی ہیں وہی کرت کرت
ہوتا ہے۔ یعنی کرنے لایق کاموں سے فارغ خصوصیت برہمن کھشتری ذات کی نہیں ہے۔
ایسے شخص کے دل میں باسنائیں جن سے کرم ہوتے ہیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے اُسکے
لئے ویدون اور لوگون کے متعلق کچھ کرنا نہیں رہتا ✤

اوترن ۱۸ سورگ کے لئے یا موکھش کے لئے یا پاپون کو دور کرنے کے لئے کرم کرنے ہی
مناسب ہیں۔ مگر آپ کہتے ہیں۔ تت ویتا کو کچھ کرنا نہیں رہتا اِسکے جواب میں ذیل کا شلوک

नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृतेनेह कश्चन ॥

न चास्य सर्वभूतेषु कश्चिदर्थव्यपाश्रयः ॥१८॥

۱۸۔ نہ تت وتیا کو کچھ کرم کرنیکا پھل ملتا ہے۔ اور نہ ہی کچھ نہ کرنیکا اور نہ چیزون میں کسی
چیز سے تعلق ہی رہتا ہے۔

ٹیکا۔ تت ونیا کو کرم کر کر نہ سورگ ہی ملتا ہے۔ اور نہ موکھش ہی۔ کیونکہ وہ سورگ
کی خواہش نہیں رکھتا اور موکھش کرمون کا انجام ہی نہیں۔ اس میں شرتی پرمان۔
شرتی۔ ادھکاری شخص لوک پرلوک کو کرمون کا پھل جانکر اُسکی کبھی خواہش
نہ کرے اور نہ موکھش کو کرمون کا پھل ہی سمجھے۔

یہ موکھش گیان کا کارج بھی نہیں خود ہی آتمار وپ ہے۔ ہمیشہ ہی حاصل ہے۔ اسکا نہ جاننا اُس سے محرومی ہے۔ گیان کا پھل صرف یہ ہے۔ اُس سے اگیان نہیں رہتا۔ اور اگیان ناش ہوکر نہ کچھ کرمون کا پھل رہتا ہے۔ اور نہ گیان ہی کا۔

اعتراض۔ پاپون کو دور کرنے کے لئے اُسکو کرم کرنے ضرور ہی مناسب ہیں۔

جواب۔ اس پر سری بھگوان نے کہا اُسکو کرم کرنے سے کچھ نہیں یعنی وہ اس بدنامی سے مُبرا ہے۔ جو کرم نہ کرنے سے ہوتی ہے۔ یہانتک آدھا شلوک کہا گیا ہے۔ باقی آدھا اُسکی دلیل ہے یعنی اُس تت ویتا کو پہاڑ اور درخت کی جونون سے برہما تک کسی جون کی خواہش نہیں ہوتی اسلئے اُسکے لئے کرنا نہ کرنا دونون یکسان ہیں۔ اس میں شرتی پرمان

شرتی۔ ۱۔ کرم کے کرنے اور نہ کرنے میں تت ویتا کو دونون طرح تکلیف نہیں ہوتی۔

۲۔ تت ویتا دیوتاؤن کا اپنا آپ ہے۔ اس لئے دیوتاؤن میں بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ اسکو موکھش سے روک سکیں۔

شرتی دوئم سے ثابت ہے۔ کہ تت ویتا جاننے والے کو بگنوں سے بچنے کے لئے دیوتاؤن کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ دیوتا اُسکا اپنا آپ ہیں + برہم ویتا کی تعریف میں وششٹ میں سات بھومکا کہی گئی ہیں جن کا نام ذیل میں ہے۔

۱۔ شبھ اچھیا۔ ۲۔ وچارنا۔ ۳۔ تن مانسا۔ ۴۔ ستوا پتی۔ ۵۔ آسنگ سکتی۔ ۶۔ پدار تھا بھاؤنی ۷۔ ترجکا + ۱۔ شبھ اچھیا میں نت انت کا ببیک وغیرہ سادھن کر کر موکھش کی خواہش ہوتی ہے +

۲۔ وچارنا میں۔ گورو کی خدمت کر کر شرون منن روپی ویدانت واکون کا وچار ہوتا ہے۔

۳۔ تن مانسا میں۔ ندھیاسن کا ابھیاس کر کر من یکسو ہو جاتا ہے۔ اور سوکھشم وستو (لطیف شے)

کے جاننے کی قابلیت ہوتی ہے ۔ یہ تینوں بھومکا سادھن روپ جاگرت اوستھا کہی جاتی

ہیں یعنی اِن تینوں تک جگت جاگرت کی طرح نظر آتا ہے ۔ اس میں وششٹ پرمان ۔

شلوک :۔ پہلی تینوں بھومکاؤں میں ایسے راجی جاگرت اوستھا رہتی ہے جس

طرح جاگا ہوا سب چیزوں کو الگ الگ دیکھتا ہے ۔ اُسی طرح اُن بھومکاؤں

میں بھی دیکھتا ہے ۔

ستواپتی میں ویدانت وچنوں سے جیو برہم کی ایکتا کا نروکلپ گیان ہوتا ہے ۔ یہ بھومکا پھل

روپ سپن اوستھا کہی جاتی ہے ۔ اِس میں سارا سنسار مانند خواب کے متھیا دکھائی دیتا

ہے ۔ اِس میں وششٹ پرمان ۔

شلوک ۔ جب ادوتی برہم میں لگ کر من میں دوئی کا خیال نہیں اُٹھتا چوتھی بھومکا

ہو جاتی ہے اور دنیا ایسی جیسے خواب ۔ ۴

ایسے گیانی کو برہم وِت کہتے ہیں اسکے بعد کی تینوں بھومکا جیون مکتی کی ہیں ۔ مگر اُن کا درجہ

الگ الگ ہے ۔ بعد سوے بکلپ سمادھی کے آسنگ سکتی میں رُک کر نربکلپ سمادھی ہو

جاتی ہے ۔ یہ بھومکا پانچویں ہے ۔ اور مانند سکھوپت کے ہے اس میں سمادھی سے از خود

اُٹھتا ہے ۔ اور برہم وِت ور کہلاتا ہے ۔ اور پدارتھا بھاونی میں ابھیاس کے بل سے

من دیر تک ٹھہر جاتا ہے ۔ یہ چھٹی بھومکا ہے اور ایسی ہے جیسی گاڑھ سکھوپت اِس میں

بِلا کوشش دوسرے کے خود بخود اُٹھا نہیں جاتا اور برہم وِد وایان کہلاتا ہے ۔ اِس میں

وشِشٹ کا قول :۔ **شلوک** ۔

پانچویں بھومکا کو پہونچکر پھر چھٹی بھومکا ہو جاتی ہے ۔ یعنے گاہڑ

سکھوپتی

اور جب سمادھی کی ایسی حالت ہو کہ نہ اُس سے خود ہی اُٹھے اور نہ دوسرے کی کوشش ہی سے۔ تب ساتوین بھومکا ہو جاتی ہے۔ اور کوئی غیر دکھائی نہیں دیتا یہانتک کہ کھانا بھی خود نہیں کھاتا۔ کوئی دوسرا مُنہہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور ہضم پرانون سے جو ایشور کی طاقت سے حرکت کرتے ہیں ہوتا ہے۔ اس طرح پرمانند میں مگن ہو کر استھت رہتا ہے۔ یہ ساتویں تُریا وستھا کہلاتی ہے۔ اور اِس میں اسکا نام برہم وددِ رشٹ ہو جاتا ہے۔ اِس میں وشِشٹ کا قول ؛۔

شلوک :۔ ۱۔ چھٹی بھُومکا قایم ہونیکے بعد ساتویں ہو جاتی ہے۔ اور اُس کی حالت کو دیکھکر یہ نہیں کہا جاتا کہ کونسی ہے۔ کیونکہ اُس میں سب برتیوں کا لئے ہوتا ہے۔ اور دوئی کا گیان نہیں رہتا۔

۲۔ ساتویں بھومکا میں جس کا اظہار زبان سے نہیں ہو تا یدیہ مکُت بھی کہا جاتا ہے۔ ایسے شانت چت کی یہ یوگ کی آخیر کی منزل ہے۔

بھاگوت کے گیارہویں سکندہ کا پرمان۔

شلوک :۔ آتما کو پائے ہوئے نت ویتا کو خواہ کہیں بیٹھے۔ یا کہیں گر جائے دیہہ کا کچھ خیال نہیں ہوتا جیسا کہ متوالے شرابی کو کچھ ہوش کپڑے اور گرنے کی نہیں ہوتی۔

بھاگوت کے دوسرے سکندہ کا پرمان۔

شلوک :۔ نت ویتا کا جسم بسبب پرار بھد کرم کے رہتا ہے۔ جو پرانون کے رہنے تک ہی ہے۔ بعد پران نکل جانیکے بباعث آتم گیان کے اسکو پھر جنم نہیں ہوتا۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:- جس طرح سانپ کی کانچلی سانپ ہی کے بل میں رہجاتی ہے۔ اُسی طرح تت ویتا کا جسم جو دیہہ سے الگ پران سروپ برہم سروپ امرت روپ پرکاشیہ روپ ہے، پڑا پڑا خشک ہوجاتا ہی۔

مدہوسودن سوامی کا قول۔

چوتھی بھومکا گیان روپ ہے پہلی تینوں میں گیان کا سادہن اور پچھلی تینوں میں جیون مکتی۔ کرموں کا ادہکار پہلی تینوں ہی میں نہیں رہتا۔ تو پھر جیون مکت کو کہاں +

اوترن ۱۹- اے ارجن تو موکہش اور کرموں کا ادہکاری ہے۔ ایسا گیانی نہیں کہ کرم نہ کرے اِسپر ذیل کا شلوک:-

तस्माद सक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ॥००
असक्तो ह्याचरन्कर्म परमाप्नोति पूरुषः ॥१९॥

۱۹۔ بلا خواہش ہوکر سدا کرنے والے کرموں کو کر بلا خواہش کرم کرتے کرتے مُنش موکہش کو پہونچ جاتا ہے۔

ٹیکا- اُن کرموں کو جو بحوالہ ذیل کی شرتی کے اوپ یوگی (بڑہانیوالے) ہیں سدا کر۔

شرتی- برہمنوں کا وید پڑہنا یگ کرنا دان کرنا تپ کرنا آتم گیان کی خواہش سے ہوتا ہے۔

ایسے گیان کے بڑہانیوالے مقررہ (نتیہ اور نمیتہ) کرموں کو سدا کر۔ اُن سے اوّل انتہ کرن کی شدہی ہوتی اور پھر موکہش۔ پُورشا پد کہکر یہ مراد ہے۔ ایسا شخص ہی ست پرش ہے۔ سوائے اِس کے اور کوئی ایسا نہیں +

اوترن ۲۰ - ارجن نے کہا مہاراج جبکہ گیان کے ادھکاری مموکھشو کو سوائے شروَن منن ندھیاسن کے کرمون کا کرنا نہیں کہا تو پھر مجھکو کیون جو سنیاس اختیار کر گیان کی خواہش رکھتا ہون. سری بھگوان نے کہا تو کہشتری ہونیکی وجہ سے اسکا ادھکاری نہیں - اِس پر ذیل کا شلوک -

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ॥
लोकसंग्रहमेवापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥२०॥

۲۰ - کرمون سے ہی جنک وغیرہ نے انتھہ کرن کی شدھی اور گیان حاصل کیا - اور لوگون کو سکھلانے کی خاطر اَرجن تجھکو بھی کرم کرنے ہی واجب ہیں -

ٹیکا - جنک اور اجات شترو وغیرہ جن کا ذکر اوپنشدون میں آتا ہے. سب کرم کرتے ہوئے سدھی کو پہونچے یہ سب کھشتری راجے تھے - اِسی طرح ارجن کہشتری ہوکر تو بھی گیان کا خواہشمند ہے - اس لئے تجھکو کرم کرنے ہی واجب ہیں نہ کہ سنیاس. سنیاس برہمن ہی کا ادھکار ہے - اِس میں شرتی پرمان -

شرتی - برہمنون کے لئے دہن بیٹا اور لوک کی خواہشین چھوڑ بھکشا ہی کا ان کھانا چاہیئے -

برہمن سنیاس کرے. اس سے ثابت ہے. برہمن ہی سنیاس کر سکتا ہے اور دوسرا نہیں جیساکہ راجسویگ فقط راجہ ہی کر سکتا ہے. یعنی کہشتری - دوسرا نہیں کر سکتا. سنیاس کے متعلق سمرتی پرمان -

شرتی - برہمن کے چار آشرم مقرر ہیں - برہم چریج گرہست. بان پرست اور سنیاس اور کہشتری کے سوائے سنیاس کے باقی تین - اور ویش کے سوائے

سنیاس اور بان پرست کے باقی دو ہیں۔

کسی پوران کا قول۔

شلوک:۔ سنیاس دنڈ دہارن کیا نہ کہشتری کو ادہکار ہے۔ اور نہ ویش کو فقط برہمن ہی کو اُسکا ادہکار ہے۔

اس لئے سری کرشن کا یہ قول کہ جنگ وغیرہ کرمون سے سدہی کو پہونچے بہت ہی ٹھیک ہے۔ راجہ کو کرم کرنے ضرور ہی واجب ہیں۔ اس میں سمرتی پرمان۔

سمرتی۔ سب دہرم راجہ کے سہارے ہیں۔ راجہ ہی سب دھرمون کا رکشک ہے۔

اس لئے اے ارجن تو بھی لوگون کو اپنے اپنے دہرم میں لگانے اور پاپون سے بچانے کے لئے کرم ہی کر۔ تیرے کرمون نے تجھکو کہشتری کے گھر پیدا کیا ہے۔ اگر تو جنک وغیرہ کی طرح گیانی بھی ہے۔ تب ہی تجھکو کرم چھوڑنے مناسب نہیں۔ کیونکہ تو کہشتری ہے برہمن نہیں ہے۔ سری بھگوان کا یہی ابھپرائے سمجھ کر بھاشکارون نے سنیاس کا ادہکاری فقط برہمن کو کہا ہے۔ مگر سوریشر آچاریہ شاستر کے حوالے سے کہتے ہیں کہشتری اور ویش کو بھی اسکا ادہکار ہے +

اوترن ۲۱ - ارجن نے کہا یہ کیونکر کہ اگر میں کرم کرون تو اور لوگ بھی کرین گے۔ سری بھگوان نے کہا ہر کوئی وہی کرم کرنے لگ جاتا ہے جسکو بڑے آدمی کرین۔ اس پر ذیل کا اشلوک۔

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ॥
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥२१॥

۲۱۔ جو جو کام بڑا آدمی کرتا ہے وہی اور لوگ کرتے ہیں۔ جس شاستر کو وہ پرمان مان لیتا ہے

وہی سب پرمان کر لیتے ہیں +

ٹیکا۔ بڑا آدمی خواہ کوئی راجہ ہو خواہ کوئی اور اچھا بُرا جیسا کرم کرتا ہے۔ سب لوگ اُسی کی پیروی کرتے ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتے۔

ارجن نے کہا مہاراج یہ کیون شاستر دیکھکر خود ہی کر سکتی ہیں۔ سری بھگوان بولے شاستر بھی وہی پرمان ہوتا ہے جس کو وہ پرمان کرتا ہے۔ اپنی مرضی کا نہیں۔ پس ارجن تو مکھیا آدمی ہے اور راجہ بھی ہے۔ اس لئے تو لوگون کی خاطر کرم کر سب لوگ تیری پیروی کرینگے۔

اوترن ۲۲ تین شلوکون میں تجھکو اپنی ہی مثال دکھاتا ہون۔

न मे पार्थास्ति कर्तव्यं त्रिषु लोकेषु किंचन ।।

नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त एव च कर्मणि ।।२२।।

۲۲۔ اے ارجن میرے لئے تینون لوکون میں کچھ کرنے لائق نہیں۔ اور نہ کوئی ایسی چیز ہی دیکھتا ہون جو میرے پاس نہیں اور کرم کر کر میسر کرنی ہے۔ تاہم میں کرم کرتا ہی ہون

ٹیکا۔ پارتھ کہکر یہ مراد ہے۔ تو اعلےٰ خاندان کا ہے۔ اور یہ کہ سورا جس کا میں پوتا ہون تو اُسکا دوہتا ہے +

اوترن ۲۳۔ ارجن نے کہا اے کرشن دیو آپ کس خیال سے لوگون کی خاطر کرم کرتے ہیں۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

यदि ह्यहं न वर्तेयं जातु कर्मण्यतन्द्रितः ।।

मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ।।२३।।

۲۳۔ ارجن اگر میں آلکس چھوڑ کر کرم نہ کرون تو یہ لوگ میرے پیچھے لگ کر کرم کرنے چھوڑ دین +

اوتّرن ۲۴۔ مہاراج اگر آپکے کرم نہ کرنے سے لوگ آپکی پیروی کریں لوگوں کا کلیان تب بھی تو ہو ہی گا۔ اسپر ذیل کا شلوک:۔

उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम्॥
संकरस्य च कर्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः॥२४॥

۲۴۔ اگر میں کرم نہ کروں تو یہ سب لوگ ناش ہو جائیں۔ اور میں برن سنکر کا کرتا۔ اور سب مخلوق کا ناش کرنیوالا ٹھہروں۔

ٹیکا۔ اگر ایشور ہو کر میں ہی کرم نہ کروں۔ تو پھر منوں وغیرہ مجھ سے بعد ہونیوالے کبھی کرم نہ کریں۔ اور وہ سب لوگ ناش ہو جائیں جن کا مدار ہی کرموں پر ہے۔ گویا کہ میں ہی برن سنکر کا کرتا ہو جاؤں۔ یعنی دھرم لوپ ہو جانے پر میں ہی سب کے ناش کا سبب ہو جاؤں مطلب یہ ہے میرا اوتار لوگوں کی پرورش کے لئے ہے۔ نہ کہ انکے ناش کے لئے +

اوتّرن ۲۵۔ مہاراج آپ تو سب کے ایشور ہیں۔ کرم کرتا ہی اکرتا ہیں۔ کچھ خود بھی کرم کرنیکی نہیں رکھتے۔ اس سے آپکی کچھ ہانی نہیں۔ مگر میں جیکہ جیو ہو کر لوگوں کی خاطر کرم کرنے لگوں۔ تو پھر میرا تو کرم کرنیکے اہنکار سے ہی سب گیان جاتا رہیگا۔ اس پر ذیل کا شلوک:۔

सक्ताः कर्मण्य विद्वांसो यथा कुर्वंति भारत॥
कुर्याद्विद्वांस्तथा सक्तश्चिकीर्षुर्लोक संग्रहम्॥२५॥

۲۵۔ اے بھارت جس طرح اگیانی پھل کی خواہش سے کرم کرتے ہیں۔ اُسیطرح صاحب علم (وِدوان) بلا خواہش ہوئے ہوئے لوگوں کی خاطر کرم کرتے ہیں۔

ٹیکا۔ جس طرح اگیانی آپکو کرتا مان کرخواہش سے کرم کرتا ہے۔ اُسی طرح گیانی بلاخواہش اور کرتا ابھمان کے کرم کرتا ہے۔ اِسکا مطلب یہ ہے۔ اُسکا کرم فقط لوگون کو سکِھانے کی خاطر ہے بھارت کہکر دو معنے پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ راجہ بھرت کی اوتم کُل میں پیدا ہونے کی وجہ سے توبھی گیان کے لائق ہے۔ اور دوسرا بھاؤ بمعنے گیان رت بمعنے پریتی یعنی توگیان میں پریتی رکھتا ہے۔ اِس لئے تو اُن ارتھون کے جاننے لایق ہے۔ جن کو شاستر کہتا ہے۔

اوتَرن ۲۶۔ اگر مہاراج لوگون ہی کے سکھانے کو کرم کرنے واجب ہیں۔ تو پھر گیان ہی کو کیون نہ کرے۔ اسپر ذیل کا شلوک:۔

न बुद्धिभेदं जनयेदज्ञानां कर्म संगि नाम् ॥

जोषयेत्सर्वकर्माणि विद्वा न्युक्त: समाचरन् ॥२६॥

۲۶۔ گیانی کو چاہیئے اگیانیون کی بُدھی کو کبھی کرمون سے نہ ہٹائے بلکہ اُن سے کرم کرانے کیخاطر خود کرم کرنے لگ جائے۔

ٹیکا۔ اُس اگیانی کو جو دل میں کامنا رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے۔ میں کرمون کا کرتا ہون کبھی کرمون سے نہ ہٹائے بلکہ اُسکی شردھا بڑھانیکے لئے خود کرم کرنے لگ جائے۔ اور یہ ہرگز نہ کہے کہ آتما اکرتا اور ابھوگتا ہے۔ کیونکہ بغیر ادھکار اوپدیش کر دینے سے انسان دونون باتون سے گرجاتا ہے۔ نہ گیان ہی ہوتا ہے۔ اور نہ کرم ہی اس میں منو کا پرمان:۔

شلوک:۔ برائے نام الیشور کو جاننے والے محض اگیانی کے لئے یہ اوپدیش کہ سب جگت برہم روپ ہے۔ جہانرک میں ڈال دیتا ہے۔

اوتَرن ۲۷۔ گیانی اگیانی کا کرم دونون کا یکسان ہے۔ فرق صرف یہ ہے اگیانی کا کرم آہنکار سے یکُت ہوتا ہے۔ اور گیانی کا بلا آہنکار۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ॥
अहंकारविमूढात्मा कर्ताहमिति मन्यते ॥ २७॥

۲۷۔ سب کرم پرکرتی کے تینون گنون سے کئے جاتے ہیں جس کا من آہنکار سے بھُولا ہُوا ہے وہ آپکو کرم کا کرتا مانتا ہے +

ٹیکا۔اِس ست رج تم سے ملی ہوئی پرکرتی ہی کو مایا سمجھیا۔ اگیان اور ایشور کی شکتی کہا جاتا ہے۔اس میں سویتا ستر اوپنشد پرمان۔

شرتی۔ مایا جگت کا اوپادان کارن ہے۔اور چیتن نمت کارن۔

اس سے ثابت ہے۔لوگون اور ویدون کے جو جو کام کئے جاتے ہیں۔وہ سب مایا ہی کے گنون سے ہوتے ہیں۔ مگر اگیانی یہ سمجھتا ہے۔ انکا کرتا میں ہی ہون +

اوترن ۲۸۔ ودوان (صاحب علم) کی کیا سمجھ ہے۔اِس پر ذیل کا شلوک۔

तत्त्ववित्तु महाबाहो गुणकर्मविभागयोः ॥ ॥
गुणा गुणेषु वर्तन्त इति मत्वा न सज्जते ॥२८॥

۲۸۔ اے مہاباہو جو تت ویتا گن اور کرم کے فرق کو جانتا ہے۔وہ کرم کرتا ہی کرمون سے بے تعلق ہے۔اور یہ سمجھتا ہے۔اندریان اپنا اپنا وشی لے رہی ہین۔

ٹیکا۔گن اور کرم کا فرق کہکر گن سے جسم حواس اور انتہہ کرن سے مراد ہے۔جس میں اہلن آہنگ بدھی رکھنا ہے یعنی میں ہون اور جو اُن سے کرم کیا جائے اُس سے کرم سے۔کیونکہ کرم کرکر ممتا بدھی ہو جاتی ہے یعنی یہ سمجھا جاتا ہے۔یہ کام میرے ہیں۔اور انکے فرق سے یہ کہ آتما گن اور کرم دونون سے الگ دونون کا ظاہر کنندہ ہے۔جو اس طرح آتما کو جانتا ہے۔وہ یہ سمجھتا ہے۔اندریان اپنا اپنا وشی لے رہی ہین۔کیونکہ اندریان وکاری ہیں۔

اور آتمانشوکار۔ شلوک میں دو دفعہ گُن پڑہکر ایک سے اندریان اور دوسرے سے وشیون سے

مراد ہے۔ غرض گیانی آدمی اگیانی کی طرح یہ نہیں سمجھتا میں کرتاہوں۔ مہاباہو کہکر یہ مراد ہے۔

ارجن اگیانی مقابل اور دیکھ مطابق سامدرک شاستر تیری بہت اچھی علامتیں ہیں +

اوترن ۲۹ - شلوک چھبیس میں جو کہا گیا ہے۔ کہ گیانی کبھی اگیانی کی بُدہی کو کرمون سے

نہ ہٹاوے۔ یہان اُسکو مکرر کہکر سماپت کرتے ہیں +

प्रकृतेर्गुणसंमूढाः सज्जंते गुण कर्मसु ॥ + ॥

तान कृत्स्नविदो मंदान्कृत्स्नविन्न विचालयेत् ॥२६॥

۲۹- پرکرتی کے گنون سے موہت چت ہوئے ہوئے گنُ اور کرمون میں بندہ جاتے ہیں۔

اس لئے گیانی کو چاہیئے اِن بیوقوفون کو کرمون سے نہ ہٹاوے۔

ٹیکا - جو لوگ جسم اور حواسون کے ادہیاس (ایکتا) سے جو پرکرتی کے گنون کا فعل ہے جسم ہی

کو اپنا آپ سمجھتے ہیں۔ اور جسم وغیرہ سے کرم کرکر آپکو کرمون کا کرتا اور اُن کا نتائج کھوگنے والا

مانتے ہیں۔ گیانی کو چاہیئے اُنکو کبھی کرمون سے نہ ہٹاوے۔ کیونکہ بسبب ناپاک چت ہونیکے

گیان کے ادہکاری نہیں ہوتے مطلب یہ ہے جن کا چت شدہ ہوتا ہے۔ وہ خود ہی غور

کرکے کرمون کو چھوڑ کر گیان کے ادہکاری ہوجاتے ہیں۔

کرتسن برہم کا نام ہے۔ اور اکرتسن اناتم چیزون کا اس لحاظ سے کرتسن وت کو گیانی اور اکرتسن

وت اگیانی کہتے ہیں۔ ان ارتھون کے مطابق سوریشر آچاریہ کا قول۔

شلوک ۱۔ جس کو چھاندوگیہ کی شرتی میں ست برہم کہا گیا ہے ہائی کرتسن

اودتی وستو کہتے ہیں۔ اس لئے اس سے اکرتسن وستو کا جو دوئے روپ ہے

اور کرتسن کے دورو دہی ہیں وجود ہی نہیں ہوسکتا +

۲- اناتم چیزوں میں جو کہ اکرتسن کہلاتی ہیں۔ یہ قاعدہ نہیں ہے۔ کہ ایک ہی کو دیکھکر سب کا گیان ہو جائے۔ بلکہ دیکھی جانیوالی اناتم چیز کا ہی پورے طور سے گیان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُسکا اوپر یا نیچے کا کوئی نہ کوئی حصہ دکھائی دینے سے رہ جاتا ہے۔ مگر برہم وستو جو کہ کرتسن ہے۔ اُس میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔ کیونکہ کرتسن وستو جس سے غیر کچھ نہیں ایک ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ اُنکی کوئی اطراف دیکھنے والی رہ جائے +

اوتَرن ۳- بعد اس ذکر کے گیانی اگیانی دونوں کا کرم یکسان ہے۔ اور فرق صرف کرتا اکرتا بدہی کا ہے۔ اب یہ کہتے ہیں۔ ان میں اگیانی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک موکھش کا خواہشمند دوسرا بغیر اُسکی خواہش کے۔ موکھش چاہنے والا بلا خواہش کرم کرتا ہے۔ اور دوسرا خواہش رکھکر ارجن پہلی قسم کا ممکھشو ہے۔ اس لئے اسکو بلا خواہش کرم کرنے چاہیئے۔ اسپر ذیل کا شلوک:-

मयि सर्वाणि कर्माणि सन्यस्याध्यात्मचेतसा॥

निराशीर्निर्ममो भूत्वा युद्धस्व विगतज्वरः ॥३०॥

۳- اے ارجن سب کام میرے ارپن کر کر مجھ میں من لگا کر بلا خواہش اور ممتا اور غم کے یدہ کو کر۔

ٹیکا۔ سب کام خواہ مطابق ویدوں کے ہوں خواہ لوگوں کے مجھ بھگوان باسدیو ہی کے ارپن کر کیونکہ میں ہی سب کا ایشور ستا دینے والا اور سب کی آتما ہوں۔ ادھیاتم چیتا ایشور میں چت لگا کر کہکر کہا انسان کو یہ سمجھنا چاہیئے میں انتریامی کے بس ہوا ہوا صرف کام ہی کرنے والا ہوں۔ اور جو کچھ کرتا ہوں۔ ایشور کی آگیا مان کر ایشور ارپن کرتا ہوں۔ ارجن سے شری بھگوان کہتے ہیں۔ ہر ایک کام اسطرح میرے لئے کر۔ جس طرح راجہ کے لئے اُسکی ملازم

سب خواہشیں چھوڑ دے۔ یہان تک کہ بھائی بیٹا اور جسم سے کسی سے ممتا نہ رکھ۔ غم مت کر۔ کیونکہ غم یہان کی بدنامی کا باعث ہے۔ اور مرکر نرک کا۔ فقط ممو کھشو ہوکر ہی لڑ جو کہ وہت کرم ہے۔ یہ اسکا ابھپرائے ہے۔ غم اور موہ چھوڑ کر کرم کرنا فقط لڑائی کے لئے کہا گیا ہے۔ اور بلا خواہش اور ایشوراپن کرمون کا کرنا ہمیشہ ہی +

اوترن ۳۱۔ بغیر پھل کی خواہش کئے ایشوراپن کرم کرنے سے اوّل انتھہ کرن کی شُدہی ہوتی ہے۔ اور پھر گیان۔ اس پر ذیل کا شلوک ؎

ये मे मतमिदं नित्यमनु तिष्ठन्ति मानवाः ॥
श्रद्धावन्तोऽनसूयन्तो मुच्यन्ते तेऽपि कर्मभिः ॥३१॥

۳۱۔ جو لوگ اپرکہیا (حسد) چھوڑ کر شردہا سے سدا میرے اِس مت کو مانتے ہیں۔ وہ سب پاپون سے چھوٹ جاتے ہیں۔

ٹیکا:۔ میرا مت اُس کرم سے مراد ہے۔ جو سدا کا ہوتا آیا اور وید وہت اور بلا خواہش کے ہو۔ اور مانوا کہکر منش ماتر سے خواہ کوئی کسی ذات کا ہو۔ سبھی کو کرم کا ادہکار ہے۔ اور شردہاونت کہکر اُسکو جو گورو اور شاستر کے قول کو سچا جانتا ہے۔ اور اسویا رہیت (عیبون کو دیکھنا) اُسکو جو گورو کو سخت نہیں سمجھتا اور اسکی تعلیم کو تکلیف وہ نہیں جانتا۔ سری کرشن کہتے ہیں۔ جو لوگ اسویا رہیت ہوکر میرے اس مت پر عمل کرتے ہیں۔ وہ گیان کو پہونچے ہوئے گیانیون کی طرح کرمون سے چھوٹ جاتے ہیں +

اوترن ۳۲۔ بلا خواہش کرمون کی خوبی بیان کرکر اُن کے نہ کرنیکے دوش کا ورنن:

ये त्वेतदभ्यसूयन्तो नानुतिष्ठन्ति मे मतम् ॥
सर्वज्ञानविमूढांस्तान्विद्धि नष्टानचेतसः ॥३२॥

۳۲۔ اے ارجن جو ایر کہا کھکر میرے اِس مت کو نہیں مانتے اُن دل کے کھوٹوں سب گیان سے بھولے ہوون بے عقلوں کو ناش ہوا جان۔

ٹیکا۔ ناستک لوگ جن کا یقین (شردہا) ٹھیک نہیں۔ میرے مت پر عمل نہیں کرتے یعنے بلا خواہش کرموں کو اچھا نہیں جانتے انکو سب گیان سے بھولا ہوا جان یعنی نہ انکو نرگن برہم کا گیان ہوتا ہے۔ اور نہ سگن برہم کا۔ اور نہ کرموں کا ہی۔ اور یہ کہ اُنکا انکو ناش ہوا جان۔ اِس سے یہ مراد ہے نہ اُن کو ارتھ حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ دہرم کام موکش ہی +

اوترن ۳۳۔ ارجن نے کہا اے کرشن دیو انسان تو راجہ کی حکم عدولی بھی نہیں کرسکتا پھر آپکے مت کو نہ مانے یہ کیونکر اس پر ذیل کا شلوک۔

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञानवानपि ॥
प्रकृतिं यान्ति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥३३॥

۳۳۔ گیان وان بھی اپنی پرکرتی کے موافق عمل کرتا ہے۔ سب لوگ پرکرتی کے بس ہیں۔ اِس پر کسی کا زور نہیں چلتا۔

ٹیکا:۔ پرکرتی سے پچھلے جنم کے اُن سنسکاروں سے مراد ہے۔ جو سبب دہرم ادہرم گیان اگیان اور اِچھیا وغیرہ کرنیکے پیدا ہو کر حال کے جنم میں ظاہر ہو جاتے ہیں اور بڑے زبردست ہیں۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔ کرم اوپاسنا اور گیان پچھلے جنم کی حاصل ہو جاتی ہے۔

گن دوشن کے جاننے والے بھی پرکرتی ہی کے موافق عمل کرتے ہیں۔ اس میں بیاس سوتر پرمان۔

سوتر۔ گیانی کے اور حیوان کے کام (الوہار)
میں کچھ فرق نہیں آتا۔

سوتر کا مطلب یہ ہے۔ گن اور دوشوں کے جاننے والے کا عمل بھی جب پرکرتی کے موافق ہوتا ہے۔ تو پھر بیوقوف کا ذکر ہی کیا ہے۔ پس سب جاندار اپنی پرکرتی کے بس ہیں۔ خواہ کسی کی اچھی پرکرتی ہو۔ خواہ بری ہو اس میں نہ میری اور نہ راجہ کی کسی کی پیش نہیں جاتی۔ جہاں جہاں کسی کا دل لگ جاتا ہے۔ اسی طرف ہی اسکی پرورتی رہتی ہے۔ روکی نہیں جاتی +

بھاوارتھ۔ شراب ماس وغیرہ جو جو برے کام نرک کا باعث ہیں۔ انسان انکو برا جانتا بھی ہے۔ تاہم بھی نیچ باسناؤن سے دبا ہوا انکو کرچکتا ہے۔ اور میرے مت پر عمل نہ کرنے سے کچھ نہیں ڈرتا +

اوترن ۳۴۔ ارجن نے کہا اگر یہی بات ہے۔ ہر کوئی پرکرتی کے بس ہے۔ تو پھر کیا ویدون کے اور کیا دنیا کے کسی کام میں کوشش کرنیکی ضرورت نہیں نہ کوئی ودہی نہ کوئی نشید۔ نہ شاستر سب کچھ اکارتھ (بے فایدہ) ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک:۔

इंद्रियस्येंद्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ॥ ० ॥
तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपंथिनौ ॥ ३४॥

۳۴۔ جو جو وشے اندریون کے ذریعہ بھوگی جاتی ہیں۔ سب راگ دویش سے ملے ہوئی اسکی لئے راہزن اور ذکیت ہیں۔ پس انسان کو چاہئے۔ ان کے بس نہ آوے۔

ٹیکا۔ اندریون کے وشیون کی تفصیل۔

سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چاہنا اور سونگھنا۔ گیان اندریون کا وشی ہے۔ اور دینا۔ پکڑنا۔

چلنا پیشاب اور رفع حاجت کرم اندریون کا وشئی - اِن وشیون میں انسان وہی کچھ
کرتا ہے جو اُس کے موافق ہو. شاستر کی ممانعت کی پرواہ نہیں کرتا - اسی طرح جو ناموافق ہوتا ہے
اُسکو چھوڑ دیتا ہے - اور یہ پرواہ نہیں کرتا کہ اسکا کرنا شاستر کی ودھی ہے - غرض ہر ایک
اِندری (حواس) میں راگ بھی شامل ہے - اور دویش بھی پس انسان شاستر پڑھکر اور
کوشش کرکر یہ نتیجہ پیدا کرے جس سے راگ دویش اس پر غالب نہ ہون -
انسان کے سنسکارون سے مانس کھانے والے کے دل میں اوّل راگ (خواہش) پیدا
ہوتا ہے - پھر مانس کھاتا ہے - پھر یہ گیان بھول جاتا ہے - کہ اس سے نرک ہوگا -
فقط سُکھ ہی کا خیال جم جاتا ہے - ایسے سنسکارون سے سندھیا وغیرہ شاستر وہت کرمون
کا کرنا اور یہ کہ اِن سے سورگ ملتا ہے - ناش ہو جاتا ہے - اور یہ خیال جم جاتا ہے -
کہ یہ سراسر تکلیف کا باعث ہے - لیکن اگر کوئی شاستر کے ذریعہ یہ جان جائے کہ مانس
وغیرہ کھانے سے نرک ملتا ہے - اور جو سُکھ بسبب سنسکارون کے پایا جاتا ہے -
وہ زہر سے ملے ہوئے لڈون کیطرح ہے - تب اُن میں اُسکا راگ نہیں رہتا -
اور نہ اُس طرف جانیکا میلان ہی - اسی طرح سندھیا وغیرہ شاستر وہت کرمون
میں تکلیف جانکر دویش ہونا شاستر کے گیان سے ہٹ جاتا ہے - یعنی یہ جانکر کہ
جسطرح رسوئی کے بنانے میں تکلیف + سے سورگ ملتا ہے - اس طرح دویش ہٹتا ہے
اور کرنے کی رغبت ہو جاتی - گویا کہ راگ دویش جو پرکرتی (سنسکار) سے ہوتا ہے
وہ کمزور ہے - اور بیبک اور گیان جو شاستر سے ہوتا ہے - وہ غالب ہے - اِس لئے
نہ شاستر بے فایدہ ہے - اور نہ کوشش ہی - پس شاستر کے گیان سے راگ
دویش کا ناش کر کر کبھی اُنکے بس نہ آنا چاہیئے - کیونکہ یہ بٹ مارے موکھش کے

+ پہنچتی ہے - اور کھا کر آرام - اسی طرح سندھیا وغیرہ کرنے کی تکلیف

راستہ پر جانے والے مسافر کا بیبیک اور گیان روپی دہن لوٹ لیتے ہیں۔ جیساکہ ڈاکو مسافر کا۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔ پرجاپتی کی دو طرح کی سنتان ہے۔ ایک اسُر دوسرے دیوتا۔ ان میں دیوتا ناطاقت اور اسُر طاقتور ہیں۔ دونوں کے درمیان لڑائی رہتی ہے۔ شرتی میں کام کرودہ کو راکہش کہا گیا ہے۔ اور بیبیک ویراگ کو دیوتا اِن دونوں میں باہمی لڑائی رہتی ہے۔ جو راگ دویش سبھاوک ہوتا ہے۔ اُسی کا شرتی میں ذکر ہے۔ راگ دویش کی پرورتی اسُر ہے۔ اور شاستر وہت کی دیوتا۔ اس کا شرتی میں بہت مفصل ورنن ہے۔ اس لئے یہاں زیادہ شرح نہیں کی گئی +

اوتّرن ۳۵۔ ارجن نے کہا راگ اور دویش کیا انسان اور کیا حیوان سب میں پچھلی پرکرتی کے سبھاوک پایا جاتا ہے۔ اور اس سے بچنے کا اوپائے فقط شاستر وہت کرم ہے۔ اسی طرح میری بہکشو ہونیکا خیال بھی یعنی سنیاس دہرم بھی مطابق شاستر کے ہے۔ اور اُسکا کرنا آسان بھی ہے۔ پھر آپ مجھکو اُس سے منع کر لڑائی میں جس کا کرنا مشکل ہے۔ کیوں لگاتے ہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک:۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥ ॥

स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥ ३५ ॥

۳۵۔ اپنا تھوڑا دہرم بھی دوسرے کے مکمّل دہرم سے بہتر ہے۔ اپنے دہرم میں مر جانا اچھا ہے دوسرے کا دہرم خوف کا باعث ہے۔

ٹیکا: جس ورن یا آشرم میں انسان استھت ہے۔ مطابق وید کے وہی اُسکا اپنا دہرم ہے۔ اپنا دہرم اگر مکمل نہ بھی ہو سکتا ہو تو بھی دوسرے کے مکمل دہرم سے بہتر ہے۔ کیونکہ وید اسی طرح کہتا ہے

اپنے تھوڑے دہرم میں مرجانا باعث نیکنامی اور سورگ کا ہے۔ اور دوسرے کے دہرم میں زندہ رہنا باعث بدنامی اور نرک کا اِس لئے جس طرح راگ دویش کا رہنا اچھا نہیں اُسی طرح دوسرے کا دہرم اچھا نہیں۔ اِس ایشور کے ست پر عمل کرنا ہی موکہش کا باعث ہے۔ بر عکس اسکے بر عکس ہی نتیجہ ہے یعنی موکہش نہیں ہوتی۔ تین شلوکون کا جو تیس سے پنتیس تک ہین۔ خلاصہ یہ ہے بباعث سکام (خواہش رکھکر) کرمون کے اور پاپون کے انسان موکہش مارگ سے گر جاتا ہے۔ اِن شلوکون میں اور بھی باتین موکہش سے گرانی والی بیان کیگئی ہین۔ جن کا خلاصہ مدہوسودن سوامی کے ذیل کے شلوک میں ہے۔

شلوک:- اشردہا (بے اعتقادی) ایرکہا (حسد) دِل کی ناپاکی۔ بے عقلی پرکرتی (رہنکارون) کے بس۔ راگ دویش کے بس۔ دوسرے دہرم کی خواہش۔
یہ سب باتیں نرک کا سامان ہیں۔

اوُتھان ۳۶۔ جب تک سکام اور نکہد (ممنوع) کرمون کا باعث معلوم نہ ہوا اور اسکا ناش نہ ہو تب تک نسکام (بلا خواہش) کرمون کا ہونا مشکل ہے۔ ارجن نے یہ سوچتے ہوئے ذیل میں کہا۔

अर्जुन उवाच ॥ अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ॥ अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥ ३६ ॥

۳۶۔ اے کرشن ایسا کون ہے۔ جو بلا خواہش ہی مجبوراً پُرش سے پاپ کرا دیتا ہے۔

ٹیکا:- سوال یہ سوال جو ارجن نے اب کیا اِسکا دوسرے ادہیائے کے شلوک باسٹھ میں بھی جواب دیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ وشیون کا خیال ہی پاپون کا کارن ہے ۔، اور اِسی تیسرے ادہیائے کے اٹھائیسوین شلوک میں بھی یعنی یہ کہ پرکرتی (مایا) کے گُن پاپون کا باعث ہیں۔ پھر یہان اِس

سوال کرنیکی کیا ضرورت؟

جواب:۔ اسکا یہ مطلب ہے۔ پاپون کے جو جو کارن پہلے بیان کئے گئے ہیں۔ آیا وہ سبھی ایک جیسے ہیں یا اُن میں ایک خاص ہے۔ اور باقی اُس کے تعلق کے۔ ایک جیسے ہونے پر اُنکا ہٹانا بہت مشکل ہے۔ اور اگر ایک ایسا ہے جس کے ہٹانے سے باقی سب ہٹ جاتے ہیں اور انسان کرِت کرِت ہو جاتا ہے۔ یعنی کرنے لایق کر چکتا ہے۔ تو مجھ کو بتائیے وہ کون ہے جس کا اکسایا ہوا پرش آپکے مت کو نہیں مانتا۔ اور سب گیان بھول کر پاپون یا سکام کرمون کو کرتا ہے۔

مثال کے طور پر سکام کرمون کی شرح۔

جانورون (حیوانون) کی خواہش سے چترا یاگ کا کرم۔

اور دشمن کو مارنیکی خواہش سے سین یاگ کا کرم۔

یہ سکام کرم کہلاتے ہیں۔ اور مانس وغیرہ کھانا نکھد کرم۔

اِن کرمون کو باوجود اسکے کہ انسان بُرا بھی جانتا ہے۔ تسپر بھی کرتا ہی ہے۔ اور آپکے کہے ہوئے موکھش دینے والے نورتی مارگ کو خواہش رکھنے پر بھی نہیں کرتا۔ اِس سے ثابت ہے بلش کسی کے بس رہتا ہے۔ اور مجبور ہو کر کرم کرتا ہے۔ جیسا کہ راجہ کے حکم سے اُسکے ملازمون کو وہان بھی جانا پڑتا ہے۔ جہان اُن کا دل نہیں کرتا۔ پس وہ کارن جس سے کوئی کام آپکی مرضی کے خلاف اور پاپ ہونے پر بھی ہو جاتا ہے۔ مجھکو کہدیجے تاکہ اُسے جانکر میں اُسکے ناش کا اُپائے کرون۔ وارشنے کہکر یہ مراد ہے۔ ایسے کرشن دیو مجھکو الغرضی سے جواب نہ دینا کیونکہ جس خاندان سے آپ ہیں۔ میں بھی اُسی خاندان کی کنیا کا بیٹا ہون۔

اوترن ۷ ۔ بحوالہ۔ برہ دارن اوپنشد کی شرتی کے جو ذیل میں ہے۔

شرتی :- یہ پُرش جو کا مناروپ ہے۔ دنیا کے ظہور سے اوّل ایک تھا۔ اُسکے بعد اُسکو استری بیٹا اور دہن کی خواہش پیدا ہوئی اور خواہشون سے کرم۔ اسی طرح اور آگے بھی کہا ہے۔

श्रीभगवानुवाच ॥ काम एष क्रोध एष रजो-
गुणसमुद्भवः ॥ महाशनो महापाप्मा विद्धेन-
मिह वैरिणम् ॥ ३७ ॥

۳۷

شری بھگوان نے کہا۔ یہ جو رجوگن سے پیدا ہوا کام ہے۔ یہی کرودھ ہو جاتا ہے۔ اور بڑا کھاتا ہے۔ اور مہا پاپی ہے۔ اسکو تو دشمن جان۔

ٹیکا۔ اے ارجن جس کا اُکسایا ہوا جیو پاپ کرنے لگ جاتا ہے وہ کام (خواہش) ہے۔ یہی ہر ایک دُکھ کا باعث ہے۔ ارجن نے کہا مہاراج بہت برائیاں پیدا کرنے والا کرودھ بھی تو ایسا ہی ہے۔ سری کرشن نے کہا کرودھ کوئی الگ شے نہیں خواہش کے پورا نہ ہونے پر کام ہی کرودھ ہو جاتا ہے۔ بغیر اس دشمن کے مارے کبھی کوئی سکھی نہیں ہوتا۔ یہ کام رجوگن سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جیسا کارن رجوگن دُکھ روپ ہے۔ ویسا ہی اُسکا کاریہ کام بھی۔ ارجن نے کہا۔ تموگن بھی دُکھ کا کارن ہے۔ سری کرشن نے کہا نہیں۔ اس دُکھ اور پرورتی کا اصلی کارن رجوگن ہی ہے۔ تموگن برائے نام ہے رجوگن ساتکی برتی سے ناش ہوتا ہے۔ اور رجوگن کا ناش ہی دُکھ کا ناش ہے یا رجوگن کے معنے پرورتی ہیں۔ اور پرورتی کا کارن کامنا (خواہش) ہیں جن کے اُٹھتے ہی انسان دُکھوں سے گھِر جاتا ہے۔ اس لئے اِن خواہشون کا مارنا ہی مناسب ہے۔ یہ سری کرشن کا اپدیش ہے۔ ارجن نے کہا۔ دشمن کو مارنیکے چار طریقے ہیں۔ سام (شرن) دام (لالچ) بھید (نفاق)

اور ڈنڈ (مارنا) ڈنڈ آخیر کا طریقہ ہے۔ اور اُسوقت کہا جاتا ہے۔ جب پہلے تینوں میں کامیابی نہ ہو۔ اس لئے اِس کام کا مارنا مناسب نہیں۔ سری کرشن نے کہا یہ دشمن ایسا نہیں جس پر سوائے مارنے کے کوئی اور طریقہ استعمال کیا جائے۔ کیونکہ اسکے غذا بہت زیادہ ہے۔ گویا یہ دام (طمع دینے سے بھی قابو میں نہیں آتا۔ اس میں سمرتی پرمان۔

سمرتی:۔ دنیا کے تمام جانوروں۔ استریوں سونا۔ غلہ سے ایک آدمی کی غرض بھی پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے انسان کو چاہئے اِن سے کبھی محبت نہ کرے اور دویم یہ کہ یہ مہا پاپی ہے۔ اس لئے سام (شرن) اور بھید (نفاق) سے بھی جیتا نہیں جاتا۔ پس اسکو دشمن جان اور مار۔ اس پر سوریشر آچاریہ کا قول۔

سوال۔ اگر یہ پرُش کرنے (پرورتی) اور نہ کرنے (نورتی) میں خود مختار ہے۔ تو پھر یہ دُکھ روپ سنسار کیطرف کیوں جاتا ہے۔ اور اُس نورتی کیطرف کیوں نہیں لگتا جس سے سب دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ کیوں جان بوجھ کر دکھوں کیطرف جاتا ہے۔ کون اُسکو اُکساتا ہے۔ بغیر بے بس ہوئے۔ تو ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ کون ہے جس کا۔ اُکسایا ہوا موکھش چاہنے والا بُرے کاموں سے نہیں چھوٹتا۔

جواب۔ انسان ارتھ دھرم وغیرہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو کر دکھوں سے بھرا ہوا بغیر ہی سادھن ارتھ دھرم وغیرہ ملنے اور دکھوں کے چھوڑنیکی خواہش رکھتا ہے۔ شرتی میں ایسی خواہش کا کارن اودیا کہا گیا ہے۔

اِس پر منو کا پرمان:۔

شلوک

کوئی کام بغیر کامنا نہیں ہوتا۔ گویا کہ آدمی جو فعل کرتا ہے۔ اسکا کارن کامنا

ہی ہے۔ بِلا کامنا کچھ نہیں۔ جیسا کہ گیتا کا قول ہے۔ کام ہی کرودھ ہو جاتا

ہے۔ اِس لئے پرورتی کا بغیر کامنا کوئی کارن ثابت نہیں ہوتا ؛

اوترن ۳۸۔ کامنا انسان کی بہت دشمن ہے ذیل کے شلوک میں اُسکی تشبیہ

धूमेनाव्रियते वह्निर्यथाऽऽदर्शो मलेन च ॥

यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥३८॥

۳۸۔ جیسے دھواں آگ کو زنگار شیشہ کو جھلی بچہ کو ڈھک لیتی ہے ویسے ہی کامنا خواہش

گیان کو ڈھک لیتی ہے۔

ٹیکا۔ کام (خواہش) کی چار حالتیں ہیں۔ سوکھشم۔ استھول۔ استھول تر۔ استھول تم۔

تا ہنیے استھول جسم کے جس کے بغیر انتھ کرن کی برتی پیدا نہیں ہوتی کام کی سوکھشم حالت رہتی

ہے۔ اور جسم بن کر برتیاں ظاہر ہو کر استھول اور وشیوں کا خیال پیدا ہو کر استھول تر۔ اور وشیوں کو

بھوگتے ہوئے استھول تم۔ پہلی حالت پر دھواں کی مثال ہے۔ جو آگ سے اٹھ کر آگ کو ڈھک

لیتا ہے۔ دھواں کی خود شکل تاریکی ہے۔ اور آگ کی روشن۔ اور دوسری حالت پر شیشہ

کی مثال یعنی شیشہ پہلے بنتا ہے اور چھائیاں بعد میں۔ اور تیسری حالت پر جھلی کی مثال ہے

اسی طرح کام (خواہش) نے گیان کو ڈھک رکھا ہے۔ دھواں سے آگ ڈھک جاتی

ہے۔ مگر اُسکا فعل بند نہیں ہوتا۔ اور شیشہ کی خود شکل تو نہیں ڈھکتی۔ مگر چھائیاں

پڑنے سے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اور جھلی کے اندر نہ بچہ کی شکل نظر آتی ہے۔ اور نہ

ہاتھ پاؤں ہی ہلاتا ہے ؛

اوترن ۳۹۔ جو بات اوپر بیان کی گئی ہے۔ اُسی کی ذیل میں شرح

ہے۔

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ॥
कामरूपेण कौंतेय दुष्पूरेणानलेन च ॥३९॥

۳۹- اِس کام نے جو گیانی کا ہمیشہ کا دشمن ہے ۔ گیان کو ڈھک رکھا ہے ۔ اے کنتی کے بیٹے آگ کی طرح یہ کبھی سیر نہیں ہوتا ۔

ٹیکا- اگیانی وشیوں کو بھوگتے ہوئے کام (خواہش) کو اپنا دوست جانتا ہے - اور بھوگنے کے بعد دکھ پاکر دشمن اور گیانی بھوگ کر بھی بھوگتا ہوا بھی ۔ ہر وقت کام کو دکھ روپ جانتا ہے ۔ اِس لئے یہ گیانی کا ہمیشہ کا دشمن ہے ۔ اور مارنے لائق ہے - ارجن نے کہا کام کا روپ کیا ہے ۔ سری بھگوان نے کہا ۔ اِسکا روپ ہی کام ہے ۔ یعنی ترشنا اور اچھیا ۔ اور یہ کبھی سیر نہیں ہوتا ۔ یعنی جسطرح آگ آہوتی سے نہیں بھرتی ۔ اسیطرح بھوگوں سے کام نہیں بھرتا ۔ اور ہمیشہ دکھ دیتا ہے ۔ اگیانی کو بھی اسکا چھوڑ دینا مناسب ہے ۔ اِس میں سمرتی پرمان ۔

سمرتی

جیسے آہوتی سے آگ قناعت نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے ۔ ویسے ہی وشیوں کو بھوگ کر کام دور نہیں ہوتا ۔ اور بڑھتا ہے ۔

ارجن نے کہا وشیوں کو بھوگ کر کام تو خود ہی ہٹ جاتا ہے ۔ سری کرشن نے کہا نہیں یہ وشیوں کو بھوگ کر سیر نہیں ہوتا ۔ فقط تھوڑی دیر کیلئے (خواہش) دب جاتا ہے ۔ مگر بعد ازاں پھر ویسے کا ویسا ۔ اِس لئے کامنا دور کرنیکا اوپائے فقط دکھ درشٹی ہے ۔ یعنی وشیوں میں خرابیاں دیکھنا +

اوترن ۴۰

دشمن تبھی جیتا جا سکتا ہے ۔ جب اُس کے رہنے کی جگہہ کا علم ہو ۔ اِس پر ذیل کا شلوک ۔

इंद्रियाणि मनो बुद्धिरस्याधिष्ठानमुच्यते ॥

एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम् ॥४०॥

۴۰۔ کام کے رہنے کی تین جگہ ہیں۔ اندریان من اور بدھی اِن سے مل کر گیان کو ڈھک کر یہہ جیو کو بُھلا دیتا ہے۔

ٹیکا۔ گیان اندریوں سے سُننے چھُونے وغیرہ کا گیان ہوتا ہے۔ اور کرم اندریوں سے بولنے چلنے وغیرہ کا۔ اور من سے سنکلپ اور بدھی سے نسچے (یقین) کا۔ یہ سب کام کے رہنے کی جگہ ہیں اِن سے مل کر ببیک اور گیان کو ڈھک کر جیو کو بُھلا دیتا ہے۔

तस्मात्त्वमिंद्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ॥ ॥

पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञाननाशनम् ॥४१॥

۴۱۔ اے بھرت کے خاندان میں سرشٹھ پہلے اندریاں وغیرہ روک پھر اِس گیان وگیان کے ناش کرنے والے پاپی کام (خواہش) کو مار ڈال۔

ٹیکا۔ جیو کو بُھلانے والا کام اندریوں میں رہتا ہے۔ اس لئے پہلے اندریان روک۔ اُنکے رُک جانے سے من اور بدھی خود ہی رُک جائیگی۔ یعنے یقین (بدھی) اور ارادوں (من) میں تبھی دُکھ پہونچتا ہے۔ جب اندریاں (حواسوں) میں اُنکی پرورتی ہو۔ اوپر کے شلوک میں کام کے رہنے کی تین جگہ بیان کی گئی ہیں۔ اور اس شلوک میں فقط ایک جگہ یعنی اندریان اسکا سبب یہ ہے۔ کہ اندریان رُک جانے سے من اور بدھی خود رُک جاتی ہیں۔ یا یہہ کہ اندریان کہکر تینوں مقاموں کو ہی کہا گیا ہے۔ کیونکہ اندرونی اور بیرونی اندریان دو طرح کی ہے بھرت شبھ کہکر کہا اے بھرت کی خاندان میں شرشٹھ تو اندریان روکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اس پاپوں کی جڑھ دشمن کام کو مار دے۔ یعنی اُسکا تیاگ کردے۔ کیونکہ یہ گورو اور شاستر سے سُنے

ہوئے گیان کو اور اپرو کہش (ظاہر) ہوئے ہوئے وگیان کو ناش کر دیتا ہے ❖

اوترن ۲/۴ ۔ ارجن نے کہا مہاراج باہر کی اندریان روکنا تو آسان ہے۔ مگر ترشنا جو کہ اندر کی ہے۔ اسکا روکنا بہت مشکل۔ سری بھگوان نے کہا۔ اسکا اوپائے پر (پرماتما) کا درشن ہے۔ جس کو دوسرے ادھیائے کے او نسٹھ شلوک میں ورنن کیا گیا ہے۔ ارجن نے کہا۔ پر کون ہے۔ سری بھگوان نے کہا۔ شدہ آتما جو دیہہ اندریوں سے الگ ہے۔ اِس ذیل کا شلوک

इंद्रियाणि पराण्याहुरिंद्रियेभ्यः परं मनः ॥

मनसस्तु परा बुद्धिर्यो बुद्धेः परतस्तु सः ॥४२॥

۴۲۔ دیہہ سے اندریان پرے ہیں۔ اندریوں سے من۔ من سے بدہی۔ بدہی سے آتما۔

ٹیکا ۔ دیہہ سے اندریان برتر ہیں۔ کیونکہ دیہہ استھول۔ جڑھ اور پرچھن (محدود) ہے۔ اور اندریان سوکھشم۔ پرکاشک اور ویاپک۔ سانکھی اندریوں کو ویاپک مانتے ہیں۔ مثلاً جہانتک آواز سنائی دیتی ہے۔ وہاں تک کان ویاپک ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح وِدوانوں (صاحب علم) کے نزدیک یہ سریشٹھ ہین۔ اور ان سے من جس کی طاقت سے یہ حرکت کرتے ہیں۔ اور من سے بدہی جو نسچے روپ ہے۔ یعنی بغیر کسی بات کا نسچے کرنیکے کوئی سنکلپ (ارادہ) پیدا نہیں ہوتا۔ اور بدہی سے آتما جو بدہی کو روشن کرنے والا اور اسکا درشٹا ہے۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی

اندریوں سے ارتھ (وشی) پرے ہیں۔ اور ارتھوں سے مَن۔ مَن سے
بدہی۔ بدہی سے مہتت۔ مہتت سے پردہان۔ پردہان سے پرش (آتما)
پرش سب کی پرم گتی ہے۔ اِس سے پرے کوئی نہیں۔

اگرچہ سری بھگوان نے دیہہ سے پرے اندریان کہی ہیں۔ اور شرتی نے ارتھوں کو۔ مگر اِس میں اعتراض

کوئی نہیں۔ مطلب دونوں کا ایک ہے۔ یعنی آتما سب سے پرے ہی شرتی میں جہاں (مہنت) پد سے سمشٹی بدہی (عقل کل) سے مراد ہے۔ اس میں بالو پران کا حوالہ۔

شلوک:- من اور متی اور بُدہی اور کہیاتی اور الیشور یہ سب سمشٹی بُدہی کے نام ہیں۔

شرتی میں یہ کہ پُرش (آتما) سب کی پرم گتی ہے اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی:- تت جاننے والا جس گتی کو پہونچتا ہے۔ وہی وشنو کا پرم پد ہے۔

سری بھگوان نے بُدہی سے پرے آتما کو کہا ہے۔ گویا کہ جو جو نام شلوک میں نہیں لئے گئے اُنکو شرتی میں دیکھکر یہ سمجھنا چاہیئے آتما سب سے پرے ہے +

اوترن ۴۳- اوپر کے شلوک کا ذیل میں خلاصہ:-

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मानमात्मना ॥

जहि शत्रुं महाबाहो कामरूपं दुरासदम् ॥४३॥

۴۳- اے مہا باہو بُدہی سے پرے جو آتما ہے۔ اُس کو جان کر اور نسچے روپ بُدہی سے من روک کر دُکھ دینوالے کام روپ دشمن کو مار دے۔

ٹیکا

بحوالہ دوسرے ادھیائے کے شلوک اونسٹھ کے یعنی پر کے درشن سے ترشنا کا ناش ہوتا ہے۔ اس "پر" کو بدہی سے پرے جان کر اور من کو نسچے روپ بدہی سے روک کر موکہش سے ہٹانے والے کام روپی دشمن کو مار دے۔ مہا باہو کہکر کہا تجھکو دشمن کا مارنا آسان ہے۔

ادھیائے کے خلاصہ پر مدہوسودن

سوامی کا شلوک

اِس ادھیائے میں مکھ (خاص) کرم نِشٹھا کا ورنن ہے۔ جو گیان کا سادھن ہے۔ اور گیان نِشٹھا کا گون۔ جو کرموں کا مقصود ہے۔

اِت سری مدھو سودن سرسوتی کرت سری مدبھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا کرم یوگ نام تیسرا ادھیائے

سماپت ہُوا۔

इति श्रीमद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु-

ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्री

कृष्णार्जुन संवादे कर्म-

योगो नाम तृतीयो-

ऽध्याय: ॥

॥ ३ ॥
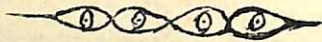
ॐ

چوتھا ادھیائے

گو اوپر تیسرے ادھیائے میں یہ بیان تو کیا گیا ہے۔ کہ کرم نیشٹا اوپائے ہے۔ اور گیان نیشٹا اسکا پھل ہے۔ اور پانچویں ادھیائے کے شلوک پانچویں میں بھی۔ یعنی کرم یوگ اور گیان یوگ دونوں کو ایک کہا گیا ہے۔ کیونکہ کرم یوگ اسکا سادھن ہے۔ اور گیان یوگ اسکا نتیجہ۔ مگر یہاں اسکو پھر گیان کے سلسلہ سے بیان کر کر ثابت کرتے ہیں۔ شلوک۔

श्रीभगवानुवाच ॥ इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ॥ विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥ ॥ १ ॥ ॥ ॥

۱۔ یہ یوگ میں نے اول سورج کو سکھایا تھا۔ اور سورج نے اپنے بیٹے بیوست منو کو اور بیوست نے اکشواکو کو۔

ٹیکا۔ یہ گیان نیشٹا یوگ جس کو دوسرے اور تیسرے ادھیائے میں کہا ہے اور کرم یوگ سے ہوتا ہے۔ میں نے سب سے اول سورج کو جس سے کہشتریوں کا بنش جاری ہوا سکھایا تھا اس سے مجھ باسدیو سب کے پرتپالک (پالنا کرنے والے) کی غرض یہ تھی کہ دنیا کے راجوں

مہاراجون کو۔ دھرم ادھرم سوچنے کی طاقت حاصل ہو جائے۔ ارجن نے کہا اس سے کس طرح طاقت ہو جاتی ہے۔ اسکے جواب میں سری بھگوان نے اپے پد کہا۔ اسکا مطلب یہ ہے یہ گیان وید سے ہوتا ہے اور انجام اسکا موکھش ہے۔ یہی ویدون کا گیان میں نے سورج کو سکھایا۔ اور سورج نے اپنے بیٹے بیوست منو کو اور بیوست نے سب سے پہلے راجے اکشواکو کو۔ جو منو اس سرشٹی کے ظہور کا ہے۔ اسکا نام بیوست ہے اور وہ سورج کا بیٹا ہے۔ اس سے پہلے جو جو منو ہوئے اُن میں کوئی برہما سے ہوُا اور کوئی اگنی سے۔ سری کرشن نے سورج کا نام اسی منو کے لحاظ سے لیا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ اس سرشٹی کے شروع میں ویدون کا گیان سورج کو دیا گیا تھا۔

एवं परंपरा प्राप्त मिमं राजर्षयो विदुः ॥

स कालेनेह महता योगो नष्टः परंतप ॥२॥

۲۔ اے پرم تپ اس طرح سے اس پرم پرا سے چلے آئے گیان یوگ کو راجرشیون نے جانا۔ اور اب بباعث بہت عرصہ گذر جانیکے اس یوگ کا ناش ہو گیا ہے۔

ٹیکا۔ اس گیان یوگ کو جس کا گورو شِشش کے قاعدہ سے سورج سے ظہور ہوُا سب راجرشی جانتے تھے۔ راجرشی اُن لوگون سے مراد ہے۔ جن کے دل میں سوچ بچار بھی رہتی تھی۔ اور رعایا کی حفاظت بھی۔ جیسا کہ راجہ جنک اور یہ کہ یہ قدیمی گیان ہے۔ یعنی آنادی ویدون کا کہا ہوُا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ ارجن اسکو نیا گیان نہ سمجھے۔ اب فقط دواپر کے آخیر میں آکر بسبب راجون کے شہوت غضب اور اندریون کے غلام ہونیکے ادھکاری نہ رہکر اس کا سلسلہ جاتا رہا ہے۔ ایسی حالت کو دیکھتے ہوئے سری کرشن فرماتے ہیں۔ افسوس لوگون کی بہت بدنصیبی ہے۔ پرم تپ کہکر یہ مراد ہے۔ ارجن کا رعب دشمنون پر غالب ہے۔ اور بباعث اُسی جور تپیا اگنی کے

اندریان جیت بھی ہے۔ اِس لئے گیان کا ادھکاری ہے۔

स एवायं मयाते ऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः
भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥३॥

۳۔ میں نے تمکو وہی پورانا یوگ یہ جانکر سُنا دیا ہے۔ کہ تو میرا بھگت ہے۔ اور دوست ہے۔ یہ گیان بہت اچھا ہے۔ اور اصلی ہے۔

ٹیکا۔ وہی یوگ جس کے بغیر موکھش نہیں ہوتی۔ اور سورج کو سکھایا تھا اور ادھکاری نہ رہنے سے سلسلہ جاتا رہا۔ آج تجھکو بڑی محبت سے سُنایا ہے۔ اور کسی سے نہیں کہا۔ تُو میرا بھگت ہے اور دوست ہے۔ شرن آئے ہوئے کو بھگت کہتے ہیں اور ہم عمر کو دوست۔ یہ گیان بہت ہی اوتم ہے۔ اور اسکا سُنانا بغیر ادھکاری مناسب نہیں +

اوترن ۴۔ بیوقوفوں کے اس اعتراض کو رفع کرنیکے لئے کہ سری کرشن نت سناتن نہیں ذیل کے شلوک ہیں:۔

अर्जुन उवाच ॥ अपरं भवतो जन्म परं जन्म
विवस्वतः ॥ कथ मेत द्विजानीयां त्वमादौ
प्रोक्तवानिति ॥ ४ ॥ ❊ ॥ ❊ ॥

ارجن نے کہا۔ آپ کا جنم تھوڑے عرصہ سے ہُوا سورج قدیمی ہے۔ میں کس طرح جانوں کہ آپ نے سورج کو سکھایا تھا۔

ٹیکا۔ اِس سے کہ آپکا جنم تھوڑے عرصے سے ہوا۔ یہ مطلب ہے۔ آپکو بسدیو کے گھر جنمے بہت عرصہ بھی نہیں گذرا اور سورج سرشٹی کے شروع کا ہے۔ اور یہ تفاوت بھی ہے کہ آپ منش ہیں اور سورج دیوتا ہے۔ گویا کہاں تو آپ اور کہاں سورج اِس لئے یہ میں کس طرح سچ جانوں کہ

آپ نے سورج کو سکھایا تھا +

اعتراض۔ ارجن کو یہ تو پہلے بتایا گیا ہے۔ کہ آتما کا جنم نہیں ہوتا۔ پھر یہان اِس سوال سے کیا مطلب ؟۔

جواب۔ یہ سوال بلحاظ آتما کے نہیں جسم کے ہے۔

شلوک کا بھاوارتھ:۔ اے کرشن دیو آپ کا دیہہ انسانی ہے۔ تھوڑے عرصہ کا ہے۔ اور گیان بھی الپگیہ ہے۔ اور سورج کا دیوتا کا ہے۔ سرشٹی کے شروع کا ہے۔ اور گیان بھی سرّبگیہ (ہمہ دان) ہے۔ اِن صورتون میں مہاراج میں یہ پوچھتا ہون کیا آپ نے سورج کو اِس جسم سے سکھایا تھا۔ یا کسی اور جسم سے۔ اگر اُسوقت اور جسم تھا۔ پھر اُسکی خبر ہونا ناممکن ہے۔ پچھلے جنم کی خبر کسی کو نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی مجھکو بھی ہوتی۔ کیونکہ جیسے آپ ویسا ہی میں ہون۔ کسی مہاتما کا قول ہے کہ پیچھے جس بات کا گیان کیا گیا ہو۔ اب اُسکی سمرتی نہیں ہوتی۔ اور اگر اِس جسم سے کہا جائے تو یہ بات ہی ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ جسم سرشٹی کے شروع میں نہیں تھا۔ غرض ارجن کے دو سوال ہیں۔ ایک یہ کہ اگر جسم سرشٹی کے شروع میں ہوسکتا ہے۔ تو اُسوقت کے گیان کی اب سمرتی نہیں ہوسکتی۔ اور جس جسم میں سمرتی ہوسکتی ہے۔ وہ جسم شروع کا ہو نہیں سکتا۔

اوترن ۵۔ اپنے آپکو ہمہ دان مان کر پہلے سوال کے جواب میں۔

श्रीभगवानुवाच ॥ बहूनि मे व्यतीतानि जन्मा
नि तव चार्जुन ॥ तान्यहं वेद सर्वाणि न
त्वं वेत्थ परंतप ॥ ५॥

۵۔ سری بھگوان نے کہا

اے ارجن میرے اور تیرے بہت سے جنم گذرے ہیں۔ مگر اے دشمنون کو دکھ دینے

والے تو انکو نہیں جانتا اور میں سب کو جانتا ہوں۔

ٹیکا۔ جنم کا ارتھ یہاں سری بھگوانکی اپنی اچھیا ہے اور لوگونکی سمجھ کے لحاظ سے کہا ہے جیسا کہ سورج کا طلوع ہونا اور غروب ہونا فقط لوگوں کی نظروں کے لحاظ سے کہا جاتا ہے یعنی جب سورج نظر سے غائب ہوتا ہے۔ سورج کا غروب ہونا کہا جاتا ہے۔ اور جب سامنے آتا ہے۔ تب اُسکا طلوع ہونا۔ اِسی طرح میرا جنم ہے اور جو جنم تجھکو بار بار ملتا ہے۔ وہ مطابق کرموں کے ہے۔ اور ایسا ہی اگیانیوں کا ہے۔ اور اِس سے کہ "تو اپنے جنموں کو نہیں جانتا" اِسکا یہ مطلب ہے جس طرح ارجن نہیں جانتا۔ اُسی طرح کوئی نہیں جانتا۔ یا اکیلے ارجن کو کہنے کا کہ تو نہیں جانتا ایک جیو با وصف کو لیکر ہے۔ اور ارجن نام لینے کا یہ بھاؤ ہے۔ ارجن تو کو بھو درخت کے جس کا نام ارجن ہے مانند ہے۔ یعنی جیسے درخت کو گیان نہیں ویسے تجھکو پچھلے جنموں کا نہیں۔ اور آورن سا ہو رہا ہے۔ مگر میں سروگیہ ہوں۔ سروشکتیمان ہوں۔ اور سب کا ایشور ہوں۔ اِس لئے میں اپنے اور تیرے جس قدر جنم ہوئے سب کے حال سے آگاہ ہوں۔ اور تجھ الپ شکتی رکھنے والے اگیانی جیو کو جبکہ اپنے ہی جنموں کی خبر نہیں۔ تو دوسروں کی کیونکر ہو۔ پرم تپ (دشمنوں کو دکھ دینے والا) کہکر یہ مراد ہے۔ لڑنے کے ارادہ سے میدان جنگ میں اگر ارجن آپکو اور دشمنوں کو الگ الگ سمجھتا ہے۔ گویا ارجن کو مغالطہ ہو رہا ہے۔ اور شلوک میں ارجن اور پرم تپ دو نام لیکر یہ مراد ہے۔ آورن اور وکھشیپ اگیان کی دو شکتیاں کا درشن ہے۔

اُوترن ۶۔ ارجن نے کہا اگر مہاراج آپکو سابقہ جنموں کی خبر ہے بھی۔ تو پھر آپ یوگی جن ہیں۔ جیسا کہ بامدیو جس کو پچھلے جنم کا حال معلوم تھا۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی ہے۔ میں ہی منو ہوں۔ میں ہی سورج ہوں۔ میں ہی ککھشی وان ارشی ہوں اور میں ہی برہمن ہوں۔

اِس شُرتی میں بامدیوکا وچن ہے۔ گویا آپ ابھیاس کے بل سے سروگیہ ہین۔ اصلی سروگیہ نہیں ہیں۔ اور سورج اصلی سروگیہ ہے۔ پس آپ رُتبہ کے لحاظ سے بھی سورج سے بڑھکر نہیں پھر آپکا سورج کو اوپدیش کرنا کیونکر۔ جیو کبھی اصلی سروگیہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اُسکی اوپادہی جسم بیشٹی ہے۔ یعنی چھوٹی اور پرچھِن ہے۔ یعنی محدود۔ اور اُسکا تعلق بھی ہر ایک سے نہیں ہے۔ اور ایسا ہی ہرنٹ جیو جس کی اوپادہی سمشٹی ہے۔ یعنی مجموعہ اجسام کثیف ہے۔ پورا سروگیہ نہیں ہے۔ سوکھشم وشیون کا گیان اسکو نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہرن گربھہ کو بھی جس کی اوپادہی سوکھشم (لطیف) ہے۔ سوائے سوکھشم (باریک) اور استھول (موٹی) چیزون کے سب کا گیان نہیں ہوتا اِسلئے گذشتہ آئندہ اور حال کے تینون زمانون میں سب چیزون کا گیان فقط ایشور ہی کو ہوتا ہے۔ جس کی اوپادہی مایا ہے پس وہی سروگیہ ہے۔ اُسی کو سب کا علم ہے۔ اب یہان پر یہ بات جاننے لایق تو ہے۔ کہ گذشتہ آئندہ اور حال کے تینون زمانون کا حال جاننے کے لئے ایشور کو ایک مایا کی ایک برتی سے گیان ہوتا ہے۔ یا الگ الگ برتیون سے۔ مگر یہ غور یہان بباعث طوالت کے نہیں کیا گیا اور نہ اسکا یہان کچھ مطلب ہی ہے۔ اب یہ ذکر ہے۔ کہ نت سروگیہ ایشور کا نہ کوئی پُن ہی ہوتا ہے۔ اور نہ پاپ ہی۔ اور اگر پُن نہیں۔ اور پاپ نہیں تو اُسکا جنم بھی نہیں۔ اسلئے اجنما ایشور کا یہ قول کہ پیچھے میرے کئی جنم گذرے یہ بات ہی ناممکن ہے۔ اِس طرح اِن سب باتون کو سُنکر ارجن نے کہا اگر آپ جیو ہیں تو سروگیہ نہیں ہو سکتے اور اگر ایشور ہیں۔ تو جنم نہیں ہو سکتا۔ اس پر ذیل کا شلوک ؎

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ॥
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय संभवाम्यात्ममायया ॥ ६ ॥

۶۔ میں اج ہون (نہ پیدا ہونیوالا) ابے ہون (نہ بدلنے والا) بھوتون کا ایشور ہون اپنی مایا کو۔

بس کئے ہوئے مایا سے جنم لیتا ہون ۔

ٹیکا ۔ جب جسم اور حواس نیا ملتا ہے ۔ جنم کہا جاتا ہے ۔ اور جب اُس سے نکلتا ہے ۔ تب مرنا

نیایک مت مین پیدا ہونیکو بھاؤ اور مرنیکو پریت کہتے ہین ۔ دوسرے ادھیائے کے ستائیسوین

شلوک مین بھی یہی ذکر ہے ۔ یعنی جو جنما وہ مرے گا اور جو مرا وہ پھر جنمے گا ۔ یہ مرنا اور پیدا ہونا ۔

بسبب پُن اور پاپ کے کرمون کے ادھکاری اگیانی کو ہوتا ہے ۔ اِس لئے ارجن کا یہ ٹھیک

اعتراض ہے ۔ کہ سرو گیہ ایشور جنم مین نہین آتا ۔ اور یہ کہ اگر ایشور کا جسم فعل عضرون کا ہو ۔ یعنی بیشٹی

(ایک) روپ تو پھر وہ جیو ہے ۔ اور اگر سمشٹی روپ ہو ۔ یعنی مجموعہ اجسام کا ۔ تو پھر وہ براٹ ہے ۔

اور اگر سوکھشم بھوتون (عضرون) کا ہو ۔ تو پھر خواب کا بیشٹی جیو ہے ۔ اور اگر سمشٹی روپ ہو یعنی

مجموعہ اجسام لطیف کا ۔ تو پھر ہرن گربھ ہے ۔ اِس سے ثابت ہے ۔ کہ ایشور کا جسم نہ بھوتون کا ہے

اور نہ یہ تمیز ہی ہے ۔ کہ یہ جسم جیو کا ہے ۔ اور یہ ایشور کا ۔

سوال ۔ ایشور کا وہی جسم ہے ۔ جو جیو کا ہے ۔ کیونکہ وہ ایسے ویاپک ہے ۔ جیسے جسم مین بھوت ۔

جواب ۔ ایشور جسم مین ویاپک تو ہے ۔ مگر پہلے یہ بتانا چاہیئے ۔ کہ اس جسم سے جیو کو سُکھ ہوتا

ہے ۔ یا نہیں ۔ اگر ہوتا ہے ۔ تو پھر ایشور کے ہونیسے جیو کو کیا ۔ اور اگر نہیں ہوتا ۔ اور سب مین

ویاپک انتریامی ہی دُکھ سُکھ کو بھوگتا ہے ۔ تو پھر جیو کا جسم ماننا لاحاصل ہے ۔ غرض ارجن

کا یہ اعتراض کہ ایشور کا بھوتون کا جسم نہیں ہے ۔ ٹھیک اعتراض ہے ۔ یہی آدھے شلوک مین

خود سری بھگوان نے کہا ۔ مین اج روپ ہون یعنے نہ پیدا ہونیوالا اور ابے روپ ہون ۔ یعنی

نہ بدلنے والا ۔ برہما سے چیونٹی تک سب جیون کا ایشور ہون ۔ اپنی مایا سے جو میرے اختیار ہی

ہے ۔ دیہہ دھاریون کیطرح نظر آتا ہون ۔ میرا جنم دھرم ادھرم کے سبب سے نہیں ۔ میری مایا

کی شکتی بے شمار طرح کی ہے ۔ ناممکن باتون کو ممکن کر دیتی ہے ۔ اور اس سے کہ "مایا کو بس رکھکر"

یہ مراد ہے۔ کہ مایا جس میں برہم کا عکس پڑتا ہے۔ اور انادی ہے۔ وہ میری اوپادہی (جسم) ہے۔
اور اُسوقت تک رہتی ہے۔ جب تک کہ زمانہ (کال) رہتا ہے۔ گویا کہ مایا نِت (ہمیشہ) ہے
اور وہی میری جگت کرنا ہونیکا کارن ہے مگر اسکی کوئی حرکت بلا میری خواہش کے نہیں ہوتی۔
ایسی شدھ ستوگن مایا اوپادہی والا ہی میں اَج ابے اور ایشور ہون یعنی نہ پیدا ہونیوالا اور نہ
بدلنے والا ہون۔ اس مایا کے جسم سے ہی میں نے سورج کو یوگ سکھایا تھا۔ اور اسی سے اب
تمکو سکھاتا ہون۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔ آکاش ہی برہم کا دیہہ (جسم) ہے۔

آکاش مایا کا نام ہے۔ اس میں بیاس سوتر پرمان:۔

سوتر:۔ شرتی میں آکاش پد مایا کا نام ہے۔ اُسی میں جگت بنانیکی شکتی رہتی ہے۔

ارجن نے کہا اگر مہاراج آپکا جسم بھوتون کا نہیں۔ تو پھر آپکی انسان کی سی شکل کیون نظر آتی ہے۔
اس پر آتم مایا (میری مایا) کہکر سری بھگوان نے کہا میری یہ شکل مایا کی ہے۔ لوگون کو اوپدیش
دینے کے لئے دہارن کی ہے۔ اسکو جسم نہ جان۔ اِس میں شانتی پرب پرمان۔

شلوک:۔ اے نارد میری یہ شکل جس میں تو بھوتون کے گُن دیکھتا ہے۔ اصلی
نہیں ہے۔ یہ میں نے مایا رچی ہے۔ اصلی شکل اس سے الگ ہے۔ مگر وہ
تجھکو ان آنکھون سے نظر نہیں آسکتی۔

اس پر شنکر آچاریہ کا پرمان۔

پرمان۔ گیان ایشورج شکتی جسمانی بل۔ اودم۔ پرتاپ۔ بھگوان میں سب باتیں ہوتی
ہیں۔ تینون گنون سے یکت مایا بھی اُسی کے بس ہے۔ وہی پیدا ہونے والا۔ نہ ناش ہونیوالا
جیون کا ایشور ہے۔ نِت شدھ بدھ مکت سبھاؤ ہوکر بھی مایا کے سبب دیہہ دہاریون کیطرح

نظر آتا ہے۔ ایسی شکل دھارن کرنے سے بھگوان کا اپنا کوئی مطلب نہیں۔ محض لوگوں پر دیا کے واسطے ہے۔ اس بھاشیہ پر آنند گری ٹیکا۔ نز

یہ مایا مئی شریر بھگوان نے اپنی اچھیا سے آپ رچا ہے۔ سری بھگوان کے جسم کے متعلق الگ الگ رائین۔

سوامی شنکر آچاریہ کی رائے۔

(۱) آنادی مایا جس میں بے شمار طرح کی شکتی ہے۔ بھگوان کا جسم ہے۔ نز

بعض ویدانتوں کی رائے

۲۔ پرماتما نت ہے۔ ویاپک ہے۔ ست چت آنند روپ سب کا ایشور یا بدیو یہ پری پورن اور نرگن روپ ہے۔ سوائے اِسکے اُسکا اور کوئی جسم مایا کا۔ یا بھوتوں کا نہیں۔ نز

اِس میں شرتیوں اور سوتروں کا پرمان۔

۱۔ آتما نت ہے۔ اور آکاش کی طرح سب جگہہ ویاپک ہے۔ نز عو

۲۔ آتما ابناشی ہے۔ دہرموں سے رہت ہے۔ اس لئے اسکے کسی دہرم کا ناش نہیں ہوتا۔

بیاس کا سوتر:۔ ۱۔ آتما پیدا نہیں ہوتا نہ کسی شرتی نے اسکا پیدا ہونا کہا ہے

۲۔ آتما ست ہے۔ یہی سبب اُس کے نہ پیدا ہونیکا ہے۔ نز نز نز

اِن پرمانوں کے مطابق شلوک کا ارتھ۔

ارتھ۔ دراصل نہ آتما پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ مرتا ہے۔ سب کا پرکاشک ہے مایا جو سب کا کارن ہے۔ اِسکا ادہشٹان (آسرا) ہے۔ سب جیوؤں کا

ایشور ہے۔ اپنے سبھاؤ ست چت آنند روپ میں قائم ہوا ہوا سب کاموں

کو بغیر ہی جسم اور جسم والا ہونیکے کر رہا ہے۔

اس میں شرتی پرمان۔

شرتی

گارگی نے کہا آتما کہاں رہتا ہے۔ یاگوالک نے کہا اپنے آپ ہی میں۔

سوال۔ ست چت آنند روپ آتما جو جسم سے الگ ہے۔ اس میں منش کا سا جسم بناکس

طرح نظر آتا ہے۔

جواب۔ نرگن شدہ ست چت آنند روپ آتما باسدیو بھگوان میں جو جسم اور جسم والا ہونیکے

بھاؤ سے الگ۔ ہے جسم کا معلوم ہونا مایا ماتر ہے۔ کسی نے کہا بھی ہے۔

یہ کرشن سب جیون کا آتما ہے۔ جگت کے کلیان کیلئے اس نے یہ مایاوی

دیہہ دھاریوں کی سی شکل اختیار کر رکھی ہے۔

اس میں بھاگوت پرمان۔

شلوک ۔ نند اور گوپ اور اُنکے سوا جو اور برج میں رہتے ہیں اُنکا پورن پرانند

سناتن برہم متر ہو رہا ہے۔ اس لئے اُنکے بڑے بھاگ ہیں بڑے

بھاگ ہیں۔

بعض کی رائے

رائے۔ پرماتما باوجود اسکے کہ نت نروئیو (بے عضو) نروکار (نہ ناش ہونیوالا) پرانند

بھی ہے۔ مگر تاہم اُسکا جسم مایاوی نہیں جسم اور عضو سچے ہیں

مدھوسودن سوامی کہتے ہیں یہ مت بہت ہی نامعقول ہے۔ ہٹانے سے ہٹنے والا نہیں ہے۔

اس لئے اس کی تردید نہیں کرتا۔ بغیر تردید ہی یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ نروکار نروئیو ایشور

کے کبھی سچے انگ نہیں ہو سکتے +

اوترن ۷۔ ارجن نے کہا اے ست چت آنند روپ آپکا دیہہ دہاریون کیطرح کب اور کس لئے ظہور ہوتا ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ॥
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्यहम् ॥७॥

۷۔ اے بھارت جب جب دہرم گہٹتا ہے۔ اور ادہرم بڑہتا ہے۔ تب تب میں دیہہ دہار کر ظاہر ہو جاتا ہون۔

ٹیکا۔ اس سے کہ "جب دہرم گہٹتا ہے،، یہ مراد ہے۔ جب سورگ اور موکش کے دینوالا پرورتی نورتی روپ ویدوکت دہرم کا جو ہر ایک ورن آشرم کے متعلق ہے۔ ناش ہوتا ہے۔ اور دکھون کے دینوالا وید سے منع کیا ہوا ادہرم بڑہتا ہے۔ تب میں دیہہ دہاریون کیطرح مایا سی شکل بناکر ظاہر ہو جاتا ہون بھارت کہکر کہا تو سرشٹیہ کل کا ہے۔ یا بھا بمعنی گیان رت بمعنی پریتی گویا گیان مین تیری محبت ہے اس لئے تو بھی ایسا ہے کہ دہرم کا ناش ہوتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا +

اوترن ۸۔ ارجن نے کہا اس سے تو ظاہر ہے کہ آپ دہرم کے گھٹنے اور ادہرم کے بڑہنے سے بہت خوش ہیں۔ کیونکہ آپ کا ظہور تب ہی ہوتا ہے۔ جب ایسا موقع آجاتا ہے۔ اگر یہی ہے۔ تو پھر آپکا اوتار ہونا باعث تکلیف ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम्
धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे ॥ ८ ॥

۸۔ سادہون کی رکھشا کے لئے بُروں کے ناش کے لئے دہرم مرجاوا قایم کرنے کے لئے یگ

یگ میں ظاہر ہوتا ہوں ۔

ٹیکا - جو نیک ہیں جن کا دہرم وید وکت ہو دہرم کی ہانی نہیں سہارتے انکی رکھشا کے لئے اور جو بدطنیت پاپی ہیں - وید وکت دہرم کے وردہ ہیں اور ادہرم بڑھنے سے خوش ہیں ۔ اُنکے ناش کے لئے وید مارگ قایم کرنے کے لئے یگ یگ میں ہوا کرتا ہوں +

जन्म कर्म च मे दिव्यमेवं यो वेत्ति तत्त्वतः ॥

त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन ॥ ९ ॥

۹ - اے ارجن جو میرے ایسے جنم اور کرم کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے - وہ دیہہ چھوڑ کر پھر پیدا نہیں ہوتا ۔

ٹیکا - جو میرے جنم اور کرم کو جانتا ہے - جنم سے یہ کہ جو مجھ شدہ ست چت آنند کو یہ جانتا ہے کہ یہ اُس کی ظاہری لیلا کی بنائی ہوئی شکل ہے اور کرم سے یہ کہ دھرم کو قایم کرکے دہرم سے جگت کی پالنا کرتا ہے - اور یہ کہ سوائے ایشور کے اور کسی کو نہ ایسے جنم لینے کی شکتی ہے اور نہ ایسے کام کرنے کی - وہ مجھ میں لئے ہو جاتے ہیں - اور جو مجھکو حمل میں آکر پیدا ہوا جانتے ہیں اور میرے کاموں کو بھوگوں کی خاطر جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں اور یہ جاننے والے کی یہ شدھ سچدانند ہے - منش جاننا بیوقوفی ہے - اجنما کا مایا سے جنم ہوا ہے - یعنی نقلی جنم - اور یہ کہ سری بھگوان آکرتا ہیں - لوگوں کے سکھانے کے لئے کرم کرتے ہیں - وہ آدمی دیہہ کو چھوڑ کر پھر پیدا نہیں ہوتے مجھ ست چت آنند روپ بھگوان کو پہونچ جاتے ہیں اور آواگون میں نہیں آتے +

اوترن ۱۰ - یہ کہکر کہ ایسے لوگوں کا مجھ میں لئے ہوتا ہے - اب یہ کہتے ہیں - کہ میں وہ وستو ہوں جہاں پر مکت پرش پہونچتے ہیں - اِس پر ذیل کا شلوک ہے -

वीतरागभयक्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ॥
वहवो ज्ञानतपसा पूता मद्भावमागताः ॥१०॥

۱۰۔ ایسے بہت سی ہیں جن کا ڈر غصہ اور خواہش جاتی رہی ہے۔ اور میرے ہی آشرے ہوئے ہوئے میرا ہی روپ ہو رہے ہیں اور گیان کے تپ سے شدہ ہوکر میرے روپ کو پہونچ گئے ہیں۔

ٹیکا۔ کرموں کے پھل کی خواہش کو راگ کہتے ہیں۔ اور محسوسات روشنی کو چھوڑ کر گیانی ہوکر کہانے کے فکر کو بھے (ڈر)۔ اور اس قسم کے دویش کو کہ جس گیان سے وشیوں کا ناش ہوجاتا ہے۔ اس سے کیا سکھ ہوگا۔ کرودھ۔

اس طرح کا راگ ڈر اور غصہ جن کا جاتا رہا ہے۔ اور انتہ کرن شدہ ہے۔ اور یہ جانا ہے کہ تت پدارتھ پرماتما سے توم پدارتھ جیو کا ابھید ہے۔ یا یہ کہ جن کا چت مجھ ہی میں لگا ہے۔ اور میرا ہی جن کو آشرا ہے۔ یعنی پریم اور بھگتی سے جو میری ہی شرن ہیں۔ اور گیان سے شدھ ہوکر پاپ جن کے جاتے رہے ہیں۔ گیان سے پرے کوئی پوتر نہیں۔ بہت سے لوگ گیان سے اگیان کا معہ اس کے کارج کے ناش کر مجھ کو پہونچ جاتے ہیں۔ یعنی انکا اگیان جاتا رہا ہے۔ یا گیان کے تپ سے شدہ جیو مکت مجھ میں پریم رکھنے والے مجھ کو پاتے ہیں۔ اور یہ کہ گیانی میرا سرشٹہ بھگت ہے اسکو آگے بھی کہا جائیگا +

اوترن ۱۱۔ ارجن نے کہا مہاراج جو گیان کے تپ سے شدہ ہیں۔ اور بے خواہش رہتے ہیں۔ وہ آپکو پہونچ جاتے ہیں۔ اور جو شدہ نہیں رہتے۔ خواہش نہیں چھوڑتے وہ آپکو نہیں پاتے اس سے آپ پر دو اعتراض آتے ہیں ایک یکسان نہ دیکھنے کا دوسرا دیالو نہ ہونیکا۔ اسپر ذیل کا شلوک ہے:-

ये यथा मां प्रपद्यंते तांस्तथैव भजाम्यहम्॥
मम वर्त्मानुवर्तंते मनुष्याः पार्थ सर्वशः॥ ११॥

۱۱- جو جیسا مجھکو جانتا ہی میں اُس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں- اے پرتھا کے بیٹے سب لوک میرے ہی راستہ پر چلتے ہیں۔

ٹیکا- جو دولت کے خواہشمند جگیاسو اور گیانی ہیں- اُن میں بلا خواہش ہوکر یا خواہش رکھکر جو جیسا مجھکو جانتا ہے- میں اُنکے لائق اُنکو ویسا ہی پھل دیتا ہوں یعنی خواہش کے برعکس پھل نہیں دیتا- جو دُکھی ہوکر بھجتا ہے اسکا دُکھ دور کر دیتا ہوں اور دولت کے خواہشمند کو دولت دیتا ہوں- اور بلا خواہش کرم کرنے والوں ممو کہشوں کو گیان اور گیانیوں کو موکہش غرض ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کامنا اور ہو اور اُسکا پھل کچھ اور-

ارجن نے کہا اس سے میرا اعتراض رفع نہیں ہوا- کیونکہ آپ دے تو دیتے ہیں- مگر بغیر بھکتی کسی کو نہیں دیتے-

سری کرشن نے کہا مجھ باسدیو کا بھکت خواہ کرم کرے- خواہ گیان سب میرے ہی راستے میں چلتے ہیں- بلکہ اندر وغیرہ دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے بھی دراصل میری ہی پوجا کرتے ہیں- اس میں وید منتر پرمان-

منتر اِندر مِتر ورن اگنی یہ سب ایشور کے نام ہیں- سنو

اس میں بیاس

سوتر- ایشور ہی پھل کے دینے والا ہے سوائے اِس کے اور کوئی پھل دینے والا نہیں ہو سکتا- سو

گیتا میں آگے کہا بھی ہے- جو اور دیوتا کے بھگت ہیں وہ سب میرے ہی ہیں-

اوترن ۱۲ - ارجن نے کہا اے باسدیو بھگوان ہر کوئی آپکی پوجا کیون نہیں کرتا۔ اور آپکو چھوڑ کر دوسرون کی کیون کرتے ہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک

कांक्षंतः कर्मणां सिद्धिं यजंत इह देवताः॥
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा॥ १२॥

۱۲ - کرمون کے پھل کی خواہش کرنے والے انسان دیوتاؤن کو پوجتے ہیں کیونکہ منش لوک میں اُنکو کرم کرکر پھل کی سدہی بہت جلد ہو جاتی ہے۔

ٹیکا - پھل کی خواہش کرنے والے اگیانی اندر وغیرہ دیوتاؤن کو پوجتے ہیں۔ مجھ بھگوان باسدیو کو نسکام ہو کر نہیں بھجتے۔ کیونکہ پھل کی خواہش سے اندر وغیرہ کو پوجکر اُنکو پھل کی سدہی بہت جلد ہو جاتی ہے۔ اور نسکام کرم جن کا نتیجہ انتہ کرن کی شدہی کے بعد گیان ہے۔ جلدی نہیں ملتا۔ اور اس سے کہ منش لوک میں کرمون کی سدہی جلد ہوتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ دوسرے لوگون میں دیر بعد ہوتی ہے۔ اس لئے جو اُن سے پھل کے خاطر موکھش سے ہٹے ہوئے پھل کے خواہشمند ہیں۔ وہ دیوتاؤن کو پوجتے ہیں۔ اور جو موکھشو ہیں۔ وہ مجھکو +

اوترن ۱۳ - پرماتما کی پوجا چھوڑ کر دیوتاؤن کے پوجن کا ایک سبب تو یہ بتایا گیا ہے کہ دل میں کسی پھل کی خواہش ہوتی ہے۔ اور دوسرا اُن گنون کی کمی بیشی ہے جن کا یہ تسم فعل ہے۔ اس لئے کسی کا کوئی سبھاؤ ہوتا ہے۔ اور کسی کا کوئی اس پر ذیل کا شلوک :-

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुण कर्म विभागशः॥
तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्य कर्तारमव्ययम्॥ १३॥

۱۳۔ گن اور کرمون کے فرق سے میں نے چارون بنائے ہیں۔ اور گو میں ہی انکا کرتا ہون پر تو بھی تو مجھکو نہ بدلنے والا اکرتا ہی جان۔

ٹیکا۔ مکھہ ستوگن سے برہمنوں کو رچکر انکے لئے سم دم وغیرہ ساتکی کرم۔ اور ستوگن کی کمی اور رجوگن کی زیادتی سے کہشتریوں کو رچکر پرتاپ اور بہادری کے کرم۔ اور تموگن کی کمی اور رجوگن کی زیادتی سے ویشون کو رچکر کہیتی اور بوپار وغیرہ کرم۔ اور مکھہ تموگن سے شودرون کو رچکر تینون ورنون کی خدمت کرنیکا کرم بنایا۔ یہ منش لوک کے اصول ہین۔

اعتراض۔ اگر آپ نے خود ہی چارون ورن رچکر الگ الگ سبھاؤ کر دیئے تو پھر آپ سم درشی (یکسان دیکھنے والے) نہیں ہو سکتے ہیں۔

جواب۔ عوام کے دیکھنے میں میں ہی چارون ورنون کا کرتا ہون۔ درحقیقت میں کسی کا کرتا نہیں ہون۔ کیونکہ نروکار ہون یعنے نہ بدلنے والا۔

न मां कर्माणि लिम्पन्ति न मे कर्मफले स्पृहा ।।
इति मां योऽभिजानाति कर्मभिर्न स बध्यते ।।१४।।

۱۴۔ نہ مجھکو کرمون کے پھل کی خواہش ہے نہ مجھکو کرمون کا پھل ہی لگتا ہے۔ جو مجھکو اس طرح جانتا ہے۔ اسکو بھی کرمون کا بندھن نہیں ہوتا۔

ٹیکا۔ دنیا کے ظہور و قیام وغیرہ کرنیکا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ مجھکو اس کے متعلق کچھ خودی نہیں۔ نہ مجھکو کرمون کے پھل کی ہی خواہش ہے۔ کیونکہ جو خواہش کرمون سے پوری ہوتی ہیں وہ مجھکو پہلے ہی حاصل ہیں۔ اس میں شرتی پرمان

شرتی
جس کے لئے سب کچھ پہلے ہی سے حاصل ہے۔
اسکو پھر کسی شئے کی خواہش نہیں ہوتی * سنو

کرمون کا پھل اُسی کو ملتا ہے۔ جو آپکو کرمون کا کرتا مانتا ہے۔ اور پھل کی خواہش رکھتا ہے۔ مجھ میں یہ دونون ہی نہیں۔ اِس طرح جو مجھکو اکرتا ابھوگتا جان کر مجھکو اپنا روپ سمجھتا ہے۔ وہ بھی کرم بندھن سے نہیں بندھتا اور گیان سے موکھش پاتا ہے +

اوترن ۱۵۔ موکھش کا خواہشمند آپکو اکرتا اور ابھوگتا جانتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः ॥
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम् ॥१५॥

۱۵۔ پہلے موکھش چاہنے والون نے اسی طرح جانکر کرم کئے اس لئے تو بھی ایسا جانکر کرمون کو کر۔

ٹیکا:۔ یہ جانکر کہ آتما اکرتا ہے اور الیپ (अलेप) ہے جیسے پہلے موکھش چاہنے والون نے کرم کئے اور اس یگ میں بیاتی اور یدو وغیرہ نے کئے اُسی طرح تو بھی کر۔ سکوت اختیار کرنا یا سنیاسی ہوجانا مناسب نہیں اگر تو اگیانی ہے۔ تو انتھ کرن کی شدھی کیلئے کرم کر۔ اور اگر گیانی ہے تو لوگون کو سکھانے کی خاطر کر جیسا کہ جنک وغیرہ نے اور یگون میں کئے گویا کہ پچھلے اور حال کے یگون میں جب کہ کرم ہوتے رہے ہیں تو پھر تجھکو کرمون کا کرنا ہی واجب ہے +

اوترن ۱۶۔ ارجن نے کہا مہاراج کرمون کا کرنا جو کہ نہایت آسان اور سیدھی بات ہے اسکا اوپدیش کرتے ہوئے۔ آپ جنگ وغیرہ کا کیون ذکر کرتے ہیں۔ میں اس میں کوئی بھی شک کی بات جو قابل سننے ہو نہیں دیکھتا۔ سری بھگوان نے کہا شک بھی ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिताः

नत्तेकर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात॥१६

۱۶- بدھمان بھی اس بات کو بھول گئے ہیں کہ کرم کیا ہے اور اکرم کیا ہے۔ اس لئے میں تجھکو کرم اکرم دونوں بتلاؤں گا۔ جسے جانکر تو سنسار سے چھوٹ جائے۔

ٹیکا- جس طرح کشتی میں بیٹھ کر کنارے کے درخت چلتے نظر آتے ہیں۔ اور دور چلا آتا آدمی کھڑا ہُوا۔ یعنی نہ چلنے میں چلنے کا اور چلنے میں نہ چلنے کا مغالطہ ہے۔ اُسی طرح حقیقت میں کہ کیا کرنا ہے۔ اور کیا نہ کرنا ہے۔ بدھمان سبھی اسکا نرنے نہیں کر سکتے یہ نرنے کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ اس لئے تیرا شک دور کرنے کے لئے کہ کیا کرنا ہے۔ اور کیا نہ کرنا ہے۔ میں تجھکو بتلاؤں گا۔ تاکہ اسکی حقیقت جانکر تو سنسار بندھن سے چھوٹ جائے +

اوترن ۱۷- ارجن نے کہا مہاراج اس میں کونسی بات قابل اظہار ہے۔ اور کون نہیں جانتا کہ ہاتھ پاؤں ہلانا کرم ہے اور کچھ نہ کرنا خاموش رہنا اکرم ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

कर्मणोह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं च विकर्मणः॥

अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गतिः॥१७॥

۱۷- کرم وکرم اکرم تینوں کا تت جاننے لائق ہے۔ اُنکی اصلیت کا جاننا مشکل ہے

ٹیکا- شاستر وہت کو کرم اور شاستر نکھدھ کو وکرم اور کچھ نہ کرنیکو اکرم کہتے ہیں۔ ان تینوں کا تت جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ انکا نرنے کرنا بہت ہی کٹھن ہے +

اوترن ۱۸- ارجن نے کہا مہاراج سناؤ وہ کیا کرم کا تت ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

कर्मण्यकर्म यः पश्येदकर्मणि च कर्म यः

स बुद्धिमान्मनुष्येषु स युक्तः कृत्स्नकर्मकृत् ॥ १८

۱۸۔جو کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے۔ وہی منشوں میں بدھمان ہے۔ وہی یوگی ہے۔اور وہی سب کرم کا کرتا ہے ٭کرم میں اکرم کا نرنے ٭

ٹیکا۔کرم خواہ شاستر ودہی کا ہو۔خواہ اُسکے ورودھ کرم وہی کہا جاتا ہے۔جو ہانتھ پاؤن ہلا کر کیا جائے۔اِس لئے کرم دراصل اندریان کرتی ہیں۔مگر بسبب آتما اور اندریون کی ایکتا ہونے کے آتما آپکو کرم کا کرتا مانتا ہے۔لیکن اِن میں بدھمان وہی ہے۔جو آتما کو اکرتا مانتا ہے یعنی آتما میں کرم کا ابھاؤ۔جس طرح کشتی میں بیٹھے ہوئے کو کنارے کے درخت چلتے دکھائی دیتے ہیں۔اُسی طرح اندریون کے کرم کرنے سے اگیانی اکرتا آتما کو مانتا ہے۔اور جیسے یہ نسچے ہو جاتا ہے۔کہ درخت نہیں چلتے کشتی چلتی ہے۔اُسی طرح جو آتما میں کرم کا ابھاؤ جانتا ہے۔وہ بدھمان ہے ٭

٭اکرم میں کرم کا نرنے ٭

یہ جسم اور حواس اُس مایا کا فعل ہے۔جو تینون گنون سے یکت ہے۔اِس لئے یہ حواس وغیرہ بغیر کرم کئے کبھی نہیں رہتے سدا کرم کرتے ہیں۔پس جو آدمی خاموش رہکر آپکو کچھ کرتا نہیں جانتا وہ نادان ہے اور کرم کو اکرم کہتا ہے اور جو اِس اہنکار کو کہ میں خاموش ہو کر بیٹھا ہون۔ایک قسم کا کرم سمجھ لیتا ہے۔وہ بدھمان ہے اور اکرم کو کرم جان لیتا ہے۔جیسا کہ دُور سے چلے آتے آدمی کو جو کھڑا جانتا ہے۔وہ نادان ہے۔اور کرم میں اکرم دیکھتا ہے۔اور جو ایسا نہیں سمجھتا وہ بدھمان ہے۔اور یہ کہ وہی بدھمان وہی یوگ یکت اور سب کرمون کا کرتا ہے یہ گیانی کی بڑائی کا ورنن ہے ٭ شلوک کا خلاصہ ٭

ارجن یہ مت جان کہ کرم بندھن کا کارن ہیں۔ اور انکو چھوڑ کر خاموش رہکر بندھن نہیں رہتے۔ بندھن آہنکار سے ہوتا ہے یعنی جب تک کرم آہنکار سے یکت ہے تب تک اُس سے بندھن ہے۔ اور جب آہنکار نہیں پھر خواہ کرم ودھی کا ہو۔ خواہ نہ ودھی کا۔ اُس سے بندھن نہیں ہوتا۔ یہی میں نے چودھویں شلوک میں کہا ہے اور اپنی مثال دی ہے غرض یہ بات بھی کہ میں کچھ نہیں کرتا ایک طرح کا آہنکار ہے۔ اور بندھن کا کارن ہے۔ کیونکہ اس سے حقیقت کا گیان نہیں ہوتا۔ پس اے ارجن تو کرم وکرم اور اکرم کی حقیقت کو جانکر وکرم اور اکرم کو چھوڑ دے۔ اور شاستروہت کرموں کو آہنکار اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کر یہہ اُسکا اُپرائے ہے۔

شلوک کا دوسرا ارتھ

کرم سے تمام جڑھ جگت سے مراد ہے۔ جو گیان کا وشی ہے یعنی گیان سے جانا جاتا ہے۔ جو اس جڑھ جگت میں سب کے آدھار ست چت آنند روپ برہم کو دیکھتا ہے۔ وہی کرم میں اکرم دیکھتا ہے۔ اس میں ایشا باش اوپنشد پرمان۔

منتر:۔ اُس شخص کو جو سب جیون کو آتما میں دیکھتا ہے۔

اور آتما کو جیون میں کبھی افسوس نہیں ہوتا۔ نو

اِس طرح جو شخص آتما اناتما کی ملی جلی صورت میں اصل بات کو جان لیتا ہے۔ وہی منشوں میں بدھمان ہے اور جو نہیں جانتا وہ بدھمان نہیں۔ اور وہی یوگ یکت ہے۔ یعنی بسبب انتہکرن کی شدھی کے یکسو رہتا ہے۔ اور وہی سب کرموں کا کرتا ہے۔ یعنی جن کرموں سے انتہکرن کی شدھی ہوتی ہے انکو کر چکا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اسکی سچی تعریف ہے پس اے ارجن تو بھی ایسا بن تاکہ سنسار بندھن چھوٹے کرم وغیرہ کا تت جانے

اور بدہمان بنے۔ غیر وستو کی گیان سے سنسار سے کبھی موکھش نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُس سے جو غیر ہے۔ وہ اناتما ہے۔ جاننے لائق نہیں ہے۔ نہ اُس کے گیان سے بدہمان ہی ہوتا ہے۔

اور کا ارتھ

کرم سے ایشورارادھنا وغیرہ مقررہ (نتیہ) کرموں سے مراد ہے۔ جن سے بندھن نہیں ہونا۔ اس لئے یہ کرم ہو کر اکرم ہے۔ اور اکارنہ کرنا اکرم ہو کر کرم ہے یعنی نہ کرنیسے پاپ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اکرم کرم ہے۔ جو اس اکرم کو کرم جانتا ہے وہ بدہمان ہے۔ مگر یہ ارتھ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ سری کرشن نے فرمایا ہے میں تجھکو وہ کرم کا تت بناؤن گا جس کو جانکر تو سنسار بندھن سے چھوٹ جائے اس لئے مطابق اس ارتھ کے سندھیا وغیرہ مقررہ کرم باعث بندھن نہیں۔ اس سے سنسار بندھن دور نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ الٹی سمجھ ہے یعنی سندھیا وغیرہ کو جو دراصل کرم ہیں انکو اکرم جاننا بھرانتی گیان ہے۔ بھرانتی گیان کا جاننا تت نہیں ہوسکتا نہ ایسا شخص بدہمان ہی ہوسکتا ہے اور یہ کہ مقررہ کرموں کو بھی کرکر انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ اور شدھی سے گیان۔ نہ یہ کہ انکو صرف اکرم جان لیا جائے اور شاستر کے رو سے یہ بھی نہیں کہ کرم کو اکرم جانکر اس کی اوپاشنا کی جائے یعنی سورج اور من کو برہم جان کر اسکی اوپاشنا کی جاتی ہے۔ یہ ویسے بھی نہیں۔ اور یہ بھی نہیں کہ یہ شلوک ہی اس میں پرمان ہوسکے کیونکہ جو بات اُسکی اول اور اسکے بعد ہے۔ اُس سے اُسکا سلسلہ نہیں ملتا ہے۔ اور یہ کہ سندھیا وغیرہ مقررہ کرموں کا جو کہ اکرم ہیں نہ کرنا پاپ ہے۔ یہ ارتھ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ مقررہ (نتیہ) کرموں کا نہ کرنا ابھاؤ (نہ ہونا) روپ ہے۔ اور ابھاؤ یعنی کسی امر کا

نہ ہونا پاپ کا باعث نہیں ہوسکتا۔ نہ ابھاؤ (نہ ہونے) سے بھاو (ہونا) ہوتا ہی ہے
اور یہ کہ مقررہ کرموں کے نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے۔ اِسکا یہ
مطلب ہے۔ مقررہ کرموں کے کرنے کے وقت بجائے مقررہ کرموں کے جو اور کرم کیا جاتا
ہے اُس سے پاپ ہوتا ہے۔ اور اگر ابھاؤ سے ہی کسی فعل کا ہونا مان لیا جائے
تو ایک نہ ایک ابھاؤ ہر وقت ہی بنا رہتا ہے۔ اور اُس سے ہی ہر ایک کام انجام
پاسکتا ہے۔ مثلاً بھوجن کے ابھاؤ سے بھوک دور ہوجانی چاہیئے۔ اور اگر یہ کہا
جائے کہ "اَنی راتر" نام یگ میں کھوڑسے پاتر رکھا نہیں جاتا۔ اُس کے رکھنے سے
پاپ ہوتا ہے۔ گویا کہ اُس کے ابھاؤ سے پھل ہوتا ہے۔ اور بھاؤ سے نہیں۔ تو
یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اُسکے بھاؤ سے جو وقت منتر سے آہوتی ڈالنے میں صرف
ہوتا ہے اُس سے پُن ہوتا ہے۔ اور وہی پھل دینے کا باعث ہے۔ اُسکا ابھاؤ پھل
نہیں دیتا۔ اور اگر بقول منو کے اس قول کے کہ سورج کو نہ بوقت طلوع کے دیکھے
اور نہ غروب کے نہ گرہن کے۔ نہ مدھیان (دوپہر کیوقت) کے نہ پانی میں پڑے ہوئے
عکس کے۔ اِس سے یہ کہا جائے کہ سورج کے نہ دیکھنے یعنی ابھاؤ سے پُن ہوتا ہے
تو یہ اعتراض بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ شلوک وہاں کہا گیا ہے۔ جہاں پر برہم چاری کے
لئے برتوں کی ہدائیتیں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ برہم چاری اُن اُن وقتوں میں وقتوں
کے مناسب کرموں کو کرے۔ اور سورج کے دیکھنے ہیں وقت ضایع نہ کرے کرموں
سے ہی پُن ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ مقررہ کرم کرنیکیوقت جو آدمی نیند میں سوتا
ہے۔ یا کسی اور طرح وقت ضایع کرتا ہے اور جس کام میں لگتا ہے۔ اس سے پاپ
ہوتا ہے۔ اِس میں شرتی پرمان۔

سمرتی۔ مقررہ کرموں کے نہ کرنے سے پرش پتت ہو جاتا ہے۔ سنز۔

اسکا یہ مطلب ہے۔ جو وقت مقررہ کرموں کا ہے۔ اسوقت سوائے اُن کرموں کے اور کوئی کام نہ کرے غرض اِس تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ پرکرن بھرانتے گیان دور کرنیکا ہے۔ اور اُسکے بجائے بھرانتے (مغالطہ) میں ڈالنے والا کہا گیا ہے۔ جو ٹھیک نہیں ہے۔

سوال۔ سری کرشن نے جو فرمایا اُسکا یہ مطلب ہے۔ مقررہ کرموں کو اکرم جانو اور کرو نہ یہ کہ اُنکو صرف اکرم جانو؟۔

جواب۔ اس صورت میں یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ مقررہ کرم کرنے چاہیئے نہ کہ اکرم جاننا ہی اس پر بھاشیہ کاروں نے بہت شرح کی ہے۔ اس لئیں اور زیادہ نہیں لکھتا +

اوترن ۱۹

حقیقت پر پہونچے ہوئے کو یہ خود ہی نہیں ہوتی کہ میں کرم کرتا ہوں۔ اور نہ کرم کا لیپ لاشر ہی ہوتا ہے چوبیسوین[۲۴] شلوک تک اسی کی شرح ہے۔

यस्य सर्वे समारंभाः कामसंकल्प वर्जिताः ॥

ज्ञानाग्निदग्ध कर्माणं तमाहुः पंडितं बुधाः ॥ १९ ॥

۱۹۔ جس پرش کے سب کام خواہش اور ارادے سے رہت ہیں۔ اور کرم گیان کی آگ سے جلے ہوئے ہیں۔ اسکو بدھمان پنڈت کہتے ہیں۔

ٹیکا۔ اصلیت جاننے والے شخص کے جس کے دنیا اور ویدون کے سب کام خواہش اور اہنکار کو چھوڑ کر فقط پراربھد کے بس ہو کر لوگون کو سکھانے یا جسمانی حفاظت کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اور اچھے برے سب کرم بھی۔ کرم وغیرہ کو اکرم جانکر گیان کی آگ سے جل جاتے ہیں

اُسکو بدھمان پنڈت کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ جو ٹھیک جانتا ہے۔ وہ پنڈت ہے۔ اور جس کو مغالطہ ہے۔ وہ پنڈت نہیں۔ اور یہ کہ کرم گیان کی آگ سے جل جاتے ہیں۔ اِس میں بیاس سوتر پرمان :-

سوتر :- برہم کے گیان سے سب کرم ناش ہو جاتے ہیں۔ اور جو آئیندہ ہون اُنکا تعلق نہیں ہوتا۔ ایسا ہی شرتی نے کہا ہے۔

اوترن ۲۰ - ارجن نے کہا مہاراج اُن کرمون کا جو گیان سے پیشتر ہون۔ گیان سے ناش ہو جاتا ہے۔ اور اُن کا جو گیان کے بعد ہون گیان کے سبب یعنی اُنکا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ مگر اُن کرمون کا جو گیان ہونے کے وقت ہون کیون پھل نہیں ہوتا۔ اِس پر ذیل کا شلوک :-

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्यतृप्तो निराश्रयः ॥
कर्मण्यभिप्रवृत्तोऽपि नैव किंचित्करोति सः ॥ २० ॥

۲۰ - جو پھل کی خواہش چھوڑ کر ہمیشہ ترپت ہے۔ اور بغیر سہارے کے ہے۔ وہ کرم کرتا ہی نہ کرتا ہے۔

ٹیکا - جو آتما کو اکرتا ابھوگتا جانکر کرم اور کرم کے پھل کی خواہش نہیں رکھتا - اور نہ کرم کرنے کا اہنکار ہی - ہمیشہ ہی پرمانند میں ترپت رہتا ہے۔ اُسی کو سب سے بڑھکر جانتا ہے۔ گویا کہ اودتی برہم کے گیان سے اُسکو جسم اور حواسون کی کچھ بھی خودی نہیں۔ سمادھی سے اٹھ کر پراربدھ کے موافق لوگون یا ویدون کا کوئی کرم کرے۔ لوگون کی نظرون میں کرتا ہے۔ مگر اپنی آتما میں کچھ نہیں کرتا۔ اِس لئے وہ کرتا ہی نہ کرتا ہے ❊

اوترن ۲۱۔ اسطرح گیانی کو وکھشیپ پیدا کرنے والے بڑے بڑے جو تی شٹوم وغیرہ یگون سکا ہی کچھ اثر نہیں ہوتا۔ تو پھر جسم کی حفاظت کے لئے بھکشا مانگنے کا کب ہو سکتا ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्तसर्वपरिग्रहः ॥
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥२१॥

۲۱۔ جو بلا اچھیا ہو کر جسم اور حواسون کو جیت کر سب ارنہون کو چھوڑ کر صرف جسم کی حفاظت کے لئے کرم کرتا ہے۔ اُسکو کچھ پاپ نہیں ہوتا۔

ٹیکا:۔ جس کو مطلقاً خواہش نہیں۔ جو جسم حواس اور انتھ کرن پر قابو ہے۔ اور سوائے لنگوٹی چادر اور بھکشا مانگنے کے وشیون کی کوئی چیز نہیں رکھنا۔ اور وہ بھی صرف جسم کی حفاظت کے لئے اور شاستر کی ہدائیت کی وجہ سے اِسطرح وہ من اور گفتگو اور جسم سے جو کرم کرتا ہے۔ اسکا اُسکو کچھ پاپ نہیں ہوتا۔ آتما کو اکرتا جانتا ہوا پُن پاپ دونون سے سے بری ہے۔ بعض اِسکا یہ ارتھ کرتے ہیں۔ جو کرم جسمانی ہیں اُنکا اُسکو دوش نہیں ہوتا مگر یہ ارتھ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر صرف اُنہیں کرمون کا دوش نہ ہو۔ جو جسم سے ہون۔ تو پھر اُسکا یہ مطلب ہے۔ جو کرم من سے اور بولنے سے ہوتے ہیں اُنکا دوش ہوتا ہے۔ چونکہ شاستر کے رو سے گیانی کو کسی کرم کا پھل نہیں ہوتا۔ اِس لئے یہ ارتھ خلاف شاستر ہیں بھاشیہ کارون نے اسپر بہت شرح کی ہے۔ اِس لئے میں اسکا زیادہ کھنڈن نہیں کرتا +

اوترن ۲۲۔ اِس سے ثابت ہے کہ گیانی وشیون کی سب چیزین چھوڑ کر فقط جسم کی حفاظت کے لئے کھانے اور کپڑے کی ضرورت کو پورا کرے۔ مگر یہ کہ اُسکو مانگ کر

لے یا کس طرح اسکا نرنے نہیں ہُوا۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

यदृच्छालाभसंतुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः ॥

समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबध्यते ॥ २२॥

۲۲ - جو خود بخود مل جائے اُس میں خوش رہنے والا دوندون سے چھوٹا ہُوا۔ ایر کہا رہت ملنے نہ ملنے میں یکسان رہکر کرم کرتا ہوا بندھن میں نہیں بندھتا۔

ٹیکا:۔ جو شاستر مطابق کوشش کرتا ہُوا خود بخود ملی چیزون میں خوش رہتا ہے اور وہ بھی اُس صورت میں جبکہ انکا لینا شاستر کے مطابق ہو۔ اور ضرورت سے زیادہ نہ ہون۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ جب بھکشا کے لئے جائے تو موہنہ سے کچھ نہ مانگے اور بھکشا بھی ایسی لے جو خود بخود میسر ہو اور کہکر نہ بنوائی ہو۔

اِس میں منو کا قول۔

شلوک:۔ سنیاسی کو چاہئے جب بھکشا مانگنے کے لئے جائے نہ کسی کو ڈرائے نہ کسی پرب کا ذکر کرے نہ جوتشی بنے نہ اوپدیش کرے نہ جھگڑا ہی کرے۔ سنہ۔

اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ بھکشا کے لئے سنیاسی گاؤن میں جائے۔ سنہ۔ سنہ پس اسی قدر کے لئے کوشش کرئے۔ اِس سے زیادہ نہ کرے اور اگر اتفاقاً زیادہ مِل بھی جائے تو اُسکو نہ لے۔ لینے قابل چیزون میں سمرتی پرمان۔

سمرتی:۔ چادر لنگوٹی جوتی سردی کی گودڑی اِن چیزون سے زیادہ کوئی چیز نہ لے

اسی طرح اور بہت سے نیم (مقررہ) شاستروں میں کہے گئے ہیں۔
اعتراض۔ اگر سنیاسی خود مانگنے کی کوشش نہ کرے اور نہ کوئی غیر آکر ہی کچھ دے تو پھر وہ سردی گرمی کے دُکھ سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے؟
جواب۔ دونوں سے الگ ہو جانے سے یعنی جب تک سمادہی کی حالت میں رہتا ہے۔ تب تک نہ بھوک پیاس کا دُکھ ہوتا ہے۔ نہ سردی گرمی کا نہ راگ دویش کا۔ اور جب سمادہی سے اُٹھتا ہے اور سردی گرمی کا اثر ہوتا ہے۔ تب آتما کو اکرتا ابھوگتا ہے جانکر دُکھ نہیں رہتا۔ اِسی طرح اس کے لئے اُس شئے کا رنج کرنا واجب نہیں جس سے خود محروم رہے۔ اور دوسرے کو مِل جائے۔ اور ایسا ہی کبھی کسی سے ابیر کہا۔ (دشمنی) نہ کرے۔ یعنی ایسا نہ ہو جس سے اوروں کی تعریف سُن کر دُکھی ہو اور اپنی سننے کی خواہش ہو۔ غرض سب میں ایک آتما جانکر کسی سے دشمنی نہ کرے۔ اور نہ اُس چیز سے کبھی خوش ہو جو خود بخود مل جائے اور نہ اُس سے دکھی ہو جو نہ ملے۔ ایسا آدمی بھکشا مانگتا ہُوا۔ اپنے دل میں اکرتا ہے۔ اور دوسروں کے دیکھنے میں کرتا۔ اِس سے اُسکو کچھ بندھن نہیں ہوتا۔ جو کرم بندھن کا باعث ہیں۔ وہ اُسکے گیان کی آگ سے جل جاتے ہیں*

اوتترن ۲۳۔ جو سب وشیوں کو چھوڑ کر ملی چیز سے خوش ہو کر فقط جسم کی حفاظت کے لئے بھکشا مانگتا ہے۔ اُس سے اُسکو کچھ بندھن نہیں ہوتا۔ مگر یہ کہ اگر گرہستی ہو کر تت ویتا ہو جیسا کہ راجہ جنک تو پھر اسکو کرموں کا بندھن ہوتا ہے یا نہیں یہ شرنے نہیں ہُوا۔ اسپر ذیل کا شلوک

गतसंगस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थित चेतसः॥

यज्ञाया चरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥२३॥

۲۳ - جو پھل کی خواہش نہیں رکھتا چت گیان میں قائم رکھتا ہے۔ اور کرم ایشوراپن کرتا ہے۔ اُس کے سب کرم لئے ہو جاتے ہیں +

اوترن ۲۴ - سوال کرم بلا پھل دیئے کیوں ناش ہو جاتا ہے۔

جواب۔ گیان سے اُسکا کارن نہیں رہتا۔ اِس پر ذیل کا شلوک

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम् ॥

ब्रह्मैव तेन गंतव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना ॥२४॥

۲۴ - برہم ہی اَرپن ہے۔ برہم ہی آہوتی ہے برہم ہی اگنی ہے اور برہم ہی اُس آگ میں ڈالتا ہے۔ اسطرح یگ کرنیکا پھل بھی برہم ہی ہے اور اُس کرم کا کرنا بھی برہم ہے۔

ٹیکا - چھ کارک ہوتے ہیں۔ کرتا۔ کرم۔ کرن۔ سمپردان۔ اُپادان۔ ادھی کرن۔ یگ وغیرہ کرموں میں اُن سب کارکوں کی ضرورت رہتی ہے۔ دیوتا کی ترپتی کے لئے طیار کی ہوئی ساگری کو یاگ کہتے ہیں۔ اور آگ میں ڈالنے کو ہوم۔ اور اس دیوتا کو سمپردان جس کے لئے اسکو ڈالا جائے۔ اور آہوتی اور اُس کے نتیجہ سورگ کو کرم۔ اور اُس لکڑی کو کرتا جس سے آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ اُن منتروں کو کرن جو بوقت ڈالنے اور سنکلپ کرنے والے ججمان اور آہوتی ڈالنے والے دکھشنا لینے والے برہمن کو کرتا۔ اور اُس آگ کو ادھی کرن جس میں ہوی ڈالی جاتی ہے۔ اور وہ وقت اور جگہہ بھی ادھی کرن ہے۔ جہانکہ یاگ کیا جاتا ہے۔

جیسے یاگ میں چھ کارک ہوتے ہیں۔ ویسے ہی ہر ایک کام میں یہ سب کارک برہم کو نہ جاننے کی وجہہ سے برہم میں کلپت ہیں۔ جیساکہ رسی کی لاعلمی سے رسی میں

× پڑھے جاتے ہیں

سانپ اور مالا اور لاٹھی اور پانی کی دہار وغیرہ کا وہم۔ اور جیسے رسّی کے گیان سے اِن سکا ناش ہوجاتا ہے۔ ویسے ہی برہم کے گیان سے ان سب کا۔ اور یہ سب جو کچھ نظر آتا ہے۔ جلے ہوئے کپڑے کی طرح ناکارہ ہے۔ یہی مطلب اِس شلوک کا ہے۔ یعنی ارپن برہم ہے۔ اِس سے یہ مراد ہے۔ سروِدا او منتر جس سے ہوی ڈالی جاتی ہے۔ کرن کارک ہے اِس لئے وہ ارپن کرن کارک برہم ہے۔ اور دوسرا جس کے لئے ارپن کیا جائے۔ وہ دیوتا سمپردان ہے۔ اِس لئے وہ ارپن سمپردان برہم ہے۔ اور تیسرا وہ ارپن ہے جس میں ہوی ڈالی جائے یعنی آگ جگہہ اور وقت۔ اس لئے یہ ارپن ادہی کرن کارک برہم ہے جیسے رسّی میں کلپت (فرضی) سانپ رسی روپ ہے۔ ویسے ہی یہ سب برہم ہیں۔ کیونکہ اُنکی کلپنا برہم میں ہوتی ہے۔ اور برہم ہوی کہکر یہ مراد ہے۔ ہوی کرم کارک ہے۔ اور آگ جہاں وہ ڈالی جاتی ہے۔ ادہی کرن کارک۔ اور جہان اور پادھا کرتا کارک۔ یہ سب برہم ہیں۔ اور اِن کا انجام جو کہ سورگ وغیرہ ہے۔ وہ بھی برہم ہے۔ اور جو اسکو بھوگتا ہے۔ وہ بھی برہم غرض ایسے کرموں کا کرتا برہم کو پہونچ جاتا ہے۔ یعنی برہم سے ابھید (ایک) ہوجاتا ہے۔ اُسکا سورگ وغیرہ کیطرح ادنے سا پھل نہیں ہے۔ اور دیا سے کلپے ہوئے سب کارک ناش ہوجاتے ہیں۔ اِس میں سوریشر آچاریہ کا قول۔

شلوک۔ جب تک کارک بوہار (کارکوں پر عمل) رہتا ہے۔ تب تک شُدہ برہم کا گیان نہیں ہوتا اور جب شُدہ برہم کا گیان ہوتا ہے۔ تب کارک بوہار نہیں ہوتا۔

بعض کہتے ہیں جن کارکوں کو سری کرشن نے برہم کہا ہے۔ وہ کارک دراصل برہم نہیں انکو فقط اوپاشنا کی غرض سے برہم کہا گیا ہے جیسا کہ سالگرام کی مورتی کو بشن بھاش کاروں نے یہ کہکر کہ اوّل اور بعد میں جب گیان کا ورنن ہے تو بیچ میں اوپاشنا کا کس طرح اسکتا ہے

اِس مت کا بہت دلیلوں سے کھنڈن کر دیا ہے +

اوترن ۲۵ - برہم درشن روپی یگ جس کا اوپرورنن ہوا سب یگوں سے بڑھکر ہے اسپر ذیل کا شلوک -

दैवमेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते ॥

ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनैवोपजुह्वति ॥ २५॥

۲۵ - کرم کرنیوالے دیوتاؤں کے لئے یگ کرتے ہیں۔ اور گیانی برہم کی آگ میں اپنے ہی کا ہون -

ٹیکا - کرم کرنے والے یوگی اُن یگوں کو کرتے ہیں۔ جن میں اندر اگنی وغیرہ دیوتاؤں کا پوجن ہوتا ہے - اور درش پورن ماس کہلاتے ہیں اور گیان یگ کو جس سے انتہ کرن شُدہ نہیں کرتے اور جو گیانی ہیں - وہ تتومسی مہاواکیہ سے ست چت آنند تت پدارتھ برہم کو جانکر برہم کی آگ میں جیو آتما روپ توم پدارتھ کا ہون کر دیتے ہیں۔ یعنی اپنے آپ کو برہم سے غیر نہیں جانتے اور یگ پد یہ آتما کا نام ہے - یاسک منی نے اسکو آتما کے ناموں میں شمار کیا ہے - اور یگوں میں برہم یگ کا ورنن برہم یگ کی بڑائی کے اظہار کے لئے ہے +

اوترن ۲۶ - گون (عام) اور خاص (مکھ) دو قسم کے یگوں میں جو بیان کئے گئے برہم یگ مکھ ہے - اب یہ کہتے ہیں۔ وید میں جو کچھ کلیان کا سادھن بتایا گیا ہے - وہ سب ہی یگ روپ ہے - اس پر ذیل کا شلوک :-

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ॥

शब्दादीन्विषयानन्ये इंद्रियाग्निषु जुह्वति ॥ २६॥

۲۶ - بعض شروترا کان اور غیرہ اندریوں کو سنجم روپ آگ میں ہون کرتے ہیں - اور

بعض شبد (بولنا) وغیرہ وشیون کو اندریون کی آگ میں ہون کرتے ہیں۔

ٹیکا۔ جو شروتر وغیرہ پانچون گیان اندریون کو وشیون سے روک کر اُن کا پرتیاہار (روکنا) کرتے ہیں۔ وہ اندریون کا سنجم روپ آگ میں ہون کرتے ہیں۔ یعنی سب اندریان دہارنا اور دہیان اور سمادہی میں لگا دیتے ہیں یہی اندریون کا سنجم کی آگ میں ہون ہے۔ اِس میں پاتنجلی سوتر پرمان ہے۔

سوتر:۔ دہارنا دہیان سمادہی تینون کا نام سنجم ہے۔

دہارنا سے دیرتک ہردے کنول وغیرہ ایک جگہ چت کو روکنے سے مراد ہے۔ اور دہیان سے رُکے چت کی اُس برہماکار برتی سے جو وشیون کی طرف نکل جائے اور پھر دہیان میں لگائی جائے اور سمادہی سے اُسکو جب برتی کا ایک پرواہ بندہ جائے۔ اور دوسری طرف نہ جائے۔ یہ سمادہی بسبب چت کی الگ الگ اوستھا کے دو طرح کی ہے۔ ایک سم پرگیات دوسرے اسم پرگیات۔ چت کی پانچ اوستھا (حالتیں) ہیں۔ کہشپت۔ موڑھ۔ وکہشپت۔ ایکاگر نرودھ کہشپت کی حالت میں چت راگ دویش (دوستی دشمنی) کے بس رہکر وشیون کیطرف مایل رہتا ہے۔ اور موڑھ حالت میں نیند اور آلکس میں۔ اور وکہشپت میں کبھی وشیون میں اور کبھی اپنی آتما میں۔ کہشپت اور موڑھ۔ دونون حالتیں سمادہی کے لائق نہیں ہیں۔ اور وکہشپت میں بباعث چنچلتا کے چت یوگ میں قایم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہوا میں دیا۔ اور ایکاگر میں فقط ایک ہی وشے ہوتا ہے۔ یعنے برہم میں برتی کا پرواہ بندہ جاتا ہے۔ اس اوستھا میں نہ تموگن کا خاصہ نیند اور آلکس ہوتا ہے اور نہ رجوگن کا خاصہ چنچلتا۔ فقط گیان ہوتا ہے۔ جو ستوگن کا خاصہ ہے۔ غرض سب وکہشیون سے رہت ہو جانا چت کی ایکاگر اوستھا ہے اِس سے سم پرگیات سمادہی ہوتی ہے۔ اور اُس دہیہ کی خبر رہتی ہے جس کے دہیان

میں برتی لگے۔ اور برتی کا لئے ہو جانے سے نرودھ اوستھا ہو کر اسم پرگیات سمادھی ہوتی

ہے۔ اس میں پاتنجلی سوتر۔

سوتر۔ دھیا کار برتی کا لئے ہو جانے سے سب برتیوں کا لئے ہو کر اسم پرگیات

سمادھی ہو جاتی ہے۔

ایسی سمادھی اُس شخص کی ہوتی ہے جس کو نہ سمادھی کے پھل کی خواہش ہو اور نہ کسی اور

بات کی۔ سمادھی دھرم کا بادل ہے۔ اس میں پاتنجلی سوتر پرمان

سوتر۔ اُس شخص کے لئے جس کو کسی پھل کی خواہش نہیں ہوتی۔ سب

کلیشون کے ہٹانیوالی سمادھی دھرم کا بادل روپ ہوتی ہے۔

اور "سنجم اگنی سو" اکھو جن صیغہ جمع کا کہکر اس سے دہارنا دھیان سمادھی تین سنجموں سے مراد ہے۔ اور

یہ کہ "سنجم کی آگ میں اندریون کا ہون کرے" اس سے یہ مراد ہے۔ دہارنا دھیان سمادھی کے

لئے اندریون سے وشیوں کو روکے جو کہ پرتیاہار ہے۔ اس میں پاتنجلی:

سوتر۔ اندریوں کا اپنے اپنے وشیون سے رک کر چت روپ ہو جانا پرتیاہار ہے

اسطرح شلوک میں یوگ کے چار انگ کہے گئے ہیں۔ پرتیاہار۔ دہارنا۔ دھیان۔ اور سمادھی

سمادھی کی حالت میں سب اندریون کی برتیان رک جاتی ہیں۔ اسی لئے اسکو یگ کہا جاتا

ہے۔ اور دوسرا یگ جو کہ شبد وغیرہ وشیون کا اندریون میں ہون ہے۔ اس سے یہ مراد ہے

جب یوگی سمادھی سے اُٹھتا ہے۔ تو راگ دویش سے الگ ہو کر وشیون کو بھوگتا ہے۔

یہ دونون یگ الگ الگ اِسوجہہ سے کہے گئے ہیں کہ یوگی پہلا یگ سمادھی میں کرتا ہے

اور دوسرا اُس سے اُٹھ کر۔

اوترن ۲۷۔ ایک یگ چت کا سمادھی میں لئے ہو کر ہوتا ہے۔ اور دوسرا سمادھی

سے اُٹھ کر۔ یہ دو طرح کا یگ مطابق مت پاتنجلی بھگوان کے ہے۔ جو بیان کیا گیا ہے
اِس کے علاوہ اور دو قسم کا یگ ہے۔ جو برہم گیانیوں کے مت مطابق ہے ایک جگت
کا ستھیا جاننا۔ دوسرا متھیا جانکر برتی کا لئے ہو کر پھر نہ اُٹھنا۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

सर्वाणीन्द्रियकर्माणि प्राणकर्माणि चापरे ॥

आत्मसंयमयोगाग्नौ जुह्वति ज्ञानदीपिते ॥२७॥

۲۷۔ بعض اندریوں اور پرانوں کی حرکتوں کو آتما کے سنجم روپ آگ میں جو گیان سے
روشن ہے ہون کرتے ہیں
ٹیکا۔ سمادھی دو طرح کی ہے۔ ایک لئے سمادہی دوسرے باہد سمادہی۔ سمادھی میں بیاس
سوتر پرمان۔
سوتر۔ فعل (کارج) کارن ہی کا روپ ہوتا ہے۔ کیونکہ بحوالہ شرتی کے فعل
صرف کہنے کو ہے
گویا کہ فعل اپنے فاعل سے الگ نہیں ہوتا۔ اِس لئے جس قدر اجسام مہا بھوتوں
کے ہیں۔ وہ سب براٹ کا جو مجموعہ اجسام کا ہے فعل ہیں یعنی کوئی جسم بھی براٹ سے جُدا
نہیں ہے۔ اور براٹ مہا بھوتوں سے جدا نہیں اور مہا بھوت اپنچی کرت بھوتوں سے
جُدا نہیں۔ اسی طرح شبد سپرش روپ رس گندہ گنوں سے یکت پرتھوی گندہ
چھوڑ کر جل سے جدا نہیں۔ اور جل رس کو چھوڑ آگ سے جُدا نہیں۔ اور آگ روپ چھوڑ کر
ہوا سے جُدا نہیں اور ہوا سپرش (چھونا) چھوڑ کر آکاش سے جُدا نہیں۔ اور آکاش شبد
چھوڑ کر ایشور کے اس سنکلپ سے کہ میں ایک سے بہت ہو جاؤں جُدا نہیں۔
اور سنکلپ (اہنکار) مایا کی برتی روپ گیان سے جدا نہیں۔ اور مایا کی برتی جو کہ مہتت

ہے۔ مایا سے اور مایا جڑھ اور چیتن میں کلپت ہونیکے سبب چیتن سے جدا نہیں۔ اس طرح لئے چیتن کرتے ہوئے اس کارن کارج روپ سنسار کے بنے ہوئے برہم میں سمادھی لگ جاتی ہے۔ اسکا نام لئے چنتن ہے۔ مگر اس میں بسبب برہم گیان نہ ہونیکے نہ اودیا کا ناش ہوتا ہے۔ اور نہ اودیا کے فعل جگت ہی کا۔ یعنی بغیر گیان پھر ارادہ سنسار کا ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اس میں باسنا کا تخم موجود رہتا ہے۔ گویا کہ یہ سمادھی مانند سکھوپتی کے سوبیج سمادھی ہے۔ اصلی نہیں ہے۔ دوسری۔

باہد سمادھی

تتومسی وغیرہ مہاواکون سے گیان ہوکر نہ اودیا رہتی ہے۔ نہ اودیا کا فعل ہی۔ نہ اودیا ناش ہوکر پھر پیدا ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ انادی ہے۔ اس کے پیدا نہ ہونے سے اِسکا فعل بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اِس لئے یہ باہد نروبیج سمادھی ہے۔ شلوک میں سب اندریون کے کرم کہکر یہ مراد ہے۔ بولنا چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا گیان اندریون کا کرم ہے۔ اور چلنا۔ لینا۔ دینا۔ وغیرہ کرم اندریون کا اور ارادہ اور یقین من اور بدہی کا اور پرانون کے کرم کہکر جو پران۔ اپان۔ بیان۔ اودان۔ سمان پانچ طرح کا ہے۔ یہ مراد ہے۔ اندر کی چیز باہر آنا پران کا کرم ہی اور باہر کی اندر جانا اپان کا اور عضووں کا اکٹھا کرنا ویان کا عضون کا کھولنا اودان کا۔ اور سب ناڑیون میں غذا پہونچانا سمان کا۔ اسطرح بعض گیان اندریون کرم اندریون پران اور من اور بدہی کو جو کہ لنگ شریر (جسم لطیف) ہیں۔ اور مجموعہ اجسام کا ہونے سے ہرن گربھ ہیں۔ آتما کی دہارنا۔ دہیان اور سمپرگیات سمادھی کی آگ میں ہون کرتے ہیں۔ مراد یہ کہ سمپرگیات کے پختہ ہوجانے سے انکا نرودہ یہ نام ہوجاتا ہے۔ یعنے چت کا ٹھہر جانا۔ نرودہ سمادھی میں پاتنجلی سوتر پرمان۔

سوتر: جب اوتھان یعنی اٹھانیوالے سنسکاروں کا نرادر ہوتا ہے اور نرودہ کے سنسکاروں

کا ظہور۔ تب نرودہ سے چت ٹھہر جاتا ہے۔ اسکا نام رو کنا سمادھی ہے

چت کی تین اوستھا ہیں۔ کہشپت۔ موہڑ اور وکہشپت۔ اسی کا نام اوتھان ہے۔ ان

سنسکاروں سے سمادھی دور ہو جاتی ہے۔ اس لئے یوگی کو چاہئے بڑی کوشش سے

ہمیشہ انکا ناش کرے۔ تاکہ نرودہ کے سنسکار پیدا ہوں جیسا چت بوقت نرودہ کے

رہتا ہے۔ اس کا نام نرودہ سمادھی ہے۔ نرودہ سمادھی کے بچھل میں پانجلی سوتر

سوتر:۔ اُن سنسکاروں سے جو نرودہ کے ہیں پرشانت واہتا ہو جاتی ہے۔

یعنی تمو اور رجو کا ناش ہوکر جب چت کا لئے (نیند) اور وکہشیپ (گھبراہٹ) نہیں رہتا۔

چت پرشانت ہو جاتا ہے۔ اور پرشانت کے بڑھنے سے پرشانت واہتا۔ پرشانت

واہتا بڑھنے میں پانجلی سوتر سے پیان۔

سوتر:۔ پرش کی کوشش سے سب برتیوں کا ناش ہوتا ہے اور کوشش کے

زیادہ ابھیاس ہونے سے اسم پرگیات سمادھی۔ یہ اسم پرگیات سمادھی

آتم سنجم یوگ اگ ہے جو گیان سے روشن ہوکر اودیا اور اُس کے فعل

کا ناش کرتی ہوئی بابہ روپ سمادھی میں تمام اجسام لطیف کا لئے

کر دیتی ہے۔ اسی کا نام ہون ہے۔

اوتترن ۲۸

اوپر تین شلوکوں میں دیویگ برہم یگ اندریوں کا ہون اندریوں کا وشیوں میں ہون

اندریوں اور پرانوں کا برہم میں ہون۔ یہ پانچ یگ کہے گئے ہیں۔ اب ذیل میں اور

چھ قسم کے یگوں کا ورنن۔

द्रव्ययज्ञास्तपोयज्ञा योगयज्ञास्तथापरे
स्वाध्यायज्ञानयज्ञाश्च यतयः संशितव्रताः।२८

۲۸- دربیہ (دولت) یگ۔ تپ یگ۔ یوگ یگ وید پڑھنا اور گیان اور گیان کا سادھن یہ چھ طرح کا یگ ہے۔ اور چھیون ہی سے ہوتا ہے۔

ٹیکا:- جو لوگ دولت کو مطابق شاستر کے نیک کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ وہ دربیہ یگ کرتے ہیں۔ سمرتیون میں دربیہ یگون کو پورت کرم کہا جاتا ہے۔ اس میں سمرتی پرمان سمرتی:- کوا باولی تالاب باغ اور مندر کا بنانا اور ان دنیا پورت کرم ہے۔ اسی طرح دت کرم بھی دربیہ یگون میں شامل ہے۔ اس میں سمرتی پرمان۔ سمرتی:- شرن آئے کی رکھشا کرنا جانداروں کو نہ مارنا بغیر ویدی بنانے کے دان دینا دت کرم ہے۔

مگر ان میں شروت یگ شامل نہیں ہیں۔ اور نہ ویدی بنا کر دان کرنا ان کا اوپر پانچون قسم کے یگون میں بیان ہو چکا ہے۔ تپ یگ کرنا کرچھ چندرائین وغیرہ برتون سے مراد ہے۔ اور یوگ یگ کرنا اشٹانگ یوگ سے۔ یوگ بمعنی چت برتیان روکنا۔ یم۔ نیم۔ آسن۔ پرانایام دہارنا۔ دھیان سمادھی۔ یوگ کے آٹھ انگ ہیں۔ ان میں پرتیاہار کا یعنی اندریون کا وشیوں سے روکنا چھبیسویں[26] شلوک میں ورنن ہو چکا ہے۔ اور دھارنا۔ دھیان۔ سمادھی کا ستائیسوین[27] میں۔ اور پرانایام کا آگے انتیسویں میں ہوگا۔ اس لئے یہان یم نیم۔ آسن تین انگون کی شرح کی جاتی ہے۔ یم کی پانچ قسمیں ہیں۔ اہنسا۔ ست۔ استے۔ (چوری کرنا)۔ برہم چریہ۔ اور اپرگرہ (دان نہ لینا)۔ اسی طرح نیم کی پانچ قسمیں ہیں۔ شوچ (صفائی)۔ سنتوش۔ تپ وید پڑھنا۔ اور ایشور اوپاشنا۔ اور آسن فقط بیٹھنے کا نام ہے۔ جو کئی طرح کا ہے۔ اس سے غرض

آرام سے بیٹھنے کی ہے۔ اور وہی آسن ہے۔

پانچ طرح کا یم

۱۔اہنسا۔ خلاف شاستر جانداروں کا مارنا ہنسا ہے۔ ہنسا کی تین قسمیں ہیں۔ کسی جاندار کو خود مارنا۔ یا مارنیکی صلاح دینا۔ یا ایسے فعل کو دیکھکر خوش ہونا۔ اِن سے پرہیز اہنسا ہے۔

۲۔ست۔ سچ نہ کہنا جھوٹ کہاتا ہے۔ لیکن اگر سچ ایسا ہو جس سے کسی جاندار کی ہنسا ہو جائے۔ جیسا کہ گائے یا برہمن کی تو ایسا سچ بھی جھوٹ کے برابر ہے۔ اس کے سے پرہیز رکھنا ست ہے۔

۳۔استے۔ شاستر کے خلاف دہن کا لینا چوری میں داخل ہے اور اس سے پرہیز استے (چوری نہ کرنا)۔

۴۔برہم چریہ۔ شاستر کے خلاف پرش استری کی نزدیکی (سنبندہ) میتھن ہے۔ اور اُس سے پرہیز برہم چریہ۔

۵۔اپری گرہ۔ شاستر کے طریقے کے خلاف جسمانی حاجت سے زیادہ لے لینا پرے گرہ (دان) ہے۔ اور اس سے پرہیز اپرے گرہ (دان نہ لینا)

پانچ طرح کا نیم

۱۔شُوچ۔ دو طرح کا ہے ایک باہر کا دوسرا اندر کا۔ اشنان وغیرہ کرنا اور تھوڑا اور پوتر اور دلپسند کھانا کھانا باہر کا شُوچ ہے۔ اور کرونا (دیا) میتری (دوستی) مُدتا (آنند) اوپیکشا (نہ دوستی نہ دشمنی) وغیرہ سے چت شدہ کرنا اندر کا شُوچ ہے۔

کرونا یعنی چھوٹوں پر دیا۔ میتری ہم عمروں سے دوستی۔ مُدتا بڑوں کو دیکھکر خوشی۔ اور اوپیکشا۔ بیوقوفوں سے نہ دوستی نہ دشمنی۔

۲۔ سنتوش۔ موجودہ مال و دولت سے زیادہ کا خواہشمند نہ ہونا۔

۳۔ بھوک پیاس سردی گرمی دوندون کا سہارنا۔ اور کاشٹ مون یعنے بالکل خاموشی اور آکار مون یعنے اشارہ سے مانگنا یہ بھی تپ میں شامل ہے

۴۔ وید پڑھنا۔ ویدانت شاستر کا پڑھنا یا اونکار کا جاپ۔

۵۔ ایشور اوپاشنا۔ بغیر پھل کی خواہش کے کرمون کا ایشور ارپن کرنا۔

یہ یم نیم پورانون میں بارہ بارہ طرح کے کہے گئے ہیں۔ مگر وہ سب ان پانچون میں آجاتے ہیں ان یمون نیمون کے ابھیاس کرنے والے یوگ یگ کے کرتا ہیں اور باقاعدہ رودھی پوربک) وید پاٹھ کرنے والے سوادھیائے یگ کے یعنے وید یگ کے اور دلیلوں سے ویدون کے معنے سمجھنے والے گیان یگ کے۔ اور اچھی طرح گیان کے سادھن یعنی برت کرنے والے برت یگ کے کرتا ہیں برت یگ میں پاتھلی۔

سوتر۔ پیچھے کہے ہوئے یہ یم ساری دنیا میں بلا تمیز جاتی۔ وقت۔ جگہ۔ اور موقعہ کے کئے ہوئے مہابرت ہو جاتے ہیں

اسکا مطلب یہ ہے۔ اہنسا۔ ست۔ استے۔ برہم چریہ اور اپری گرہ۔ ان پانچون یم کے سادھنون کو جاتی۔ وقت جگہہ اور موقعہ کا لحاظ چھوڑ کر کرنا چاہیئے۔ جیساکہ تمثیلاً ذیل میں کہا ہے۔

اہنسا۔ جاتی۔ (ذات) کسی ہرن کو نہ مارنا۔

جگہ۔ (دیس) کوئی اچھا ملک یا جگہہ سمجھ کر جاندار کو نہ مارنا۔

وقت (کال)۔ سنکرانت یا اماوس کا روز جانکر نہ مارنا۔

موقعہ (سمے)۔ بغیر کسی دیوتا کو بلی دینے کے یا لڑائی کے نہ مارنا

یہ جاتی وغیرہ کا لحاظ ہے۔ جو شخص بغیر ان باتون کی تمیز کے کبھی کسی کو نہیں مارتا

میک طور سے اہنسا دھرم کا پالن کرتا ہے۔ اور اہنسا میں مہابرتی ہے۔

ست بولنا۔ کبھی جھوٹ نہ بولنا نہ شادی کے موقعہ پر نہ کسی کے روزگار کی خاطر

استے ۳۔ کبھی چوری نہ کرنا۔ نہ مصیبت میں کسی سے کچھ لینا اور نہ دوگنی (نیشکر) تک مفت لینا۔

برہم چریہ ۴۔ ایام حیض کے بعد بھی عورت کے نزدیک نہ جانا۔

اپرے گرہ ۵۔ گورو کی خاطر بھی کسی سے کچھ نہ لینا۔

اِن مہابرتوں کی بڑی احتیاط سے حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح اگر جاتی وغیرہ کا لحاظ چھوڑ کر کاشٹ مون اور آکار مون بھی کئے جائیں تو وہ بھی مہابرت ہو جاتے ہیں

اِن مہابرتوں کے اچھی طرح کر لینے سے کام کرودھ لوبھ موہ چاروں نرک کے دروازے نہیں رہتے۔ کیونکہ اہنسا اور کھشما سے کرودھ ناش ہو جاتا ہے۔ اور برہم چریہ اور آتم وچار سے کام اور استے اور اپری گرہ اور سنتوس سے لوبھ اور ست بولنے اور آتما اناتما کا بیک (جاننے) کر لینے سے موہ ان چاروں کا ناش ہو جانے سے اِن کے فعل کا خود ہی ناش ہو جاتا ہے۔ اور وہ پھل جو کامنا رکھکر مہابرتوں سے ہوتا ہے۔ اُس کا ذکر یوگ شاستر میں مفصل ہے۔ اُس کے یہاں بیان کرنیکی ضرورت نہیں +

اوشرن ۲۹۔۳۰

ذیل کے ڈیڑھ شلوک میں پرانایام کا ورنن

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथाऽ-
परे ॥ प्राणापानगती रुद्ध्वा प्राणायामपरा-
यणा: ॥२९॥*॥

۲۹-۳۰- بعض پرانایام کرنیوالے پران کا اپان میں ہون کرتے ہیں۔ اور بعض اپان کا پران میں۔ اور پران اپان کی چال کو روک لیتے ہیں۔ اور بعض مقررہ کہانا کہانیوالے پرانون کا پرانون میں ہون کرتے ہیں۔

ٹیکا۔ باہر کی ہوا کو سانس کے ذریعہ اندر کہینچنا اپان میں پران کا ہون ہے۔ اسکو پورک پرانایام کہتے ہیں۔ اور جسم کے اندر کے ہوا کو سانس کے ذریعہ باہر نکالنا پران میں اپان کا ہون ہے۔ اسکو ریچک پرانایام کہتے ہیں اس سے دو طرح کا کُنبہک بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ یعنی اندر جاکر پران کا ٹھہرنا۔ اندرونی کُنبہک ہے۔ اور باہر آکر ٹھیرنا بیرونی کُنبہک اور اس سے کہ پران اپان دونون کی چال رُک جاتی ہے۔ یہ مراد ہے۔ جو پران باہر نکلکر رُکتا ہے۔ اُسکو باہر کا کنبہک روکتا ہے۔ اور جو اندر جاکر رُکتا ہے۔ اُسکو اندر کا کنبہک اور اس سے کہ نیتا آہاری۔ یعنی یوگ کے سادہون سے یکت مقررہ کہانا کہانیوالے پرانون کا پرانون میں ہون کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے۔ پران اپان میں دونون قسم کے پران کو جو کنبہک کرکر روکا جاتا ہے۔ اُس پران میں گیان اندریان اور کرم اندریان، دونون لئے کی جاتی ہیں۔ یہی پرانون میں پران کا ہون ہے پاتنجلی بھگوان نے اسکا مختصراً بھی ورنن کیا ہے۔ اور مفصل طور سے بھی۔ اس میں سوتر پرمان۔

سوتر:- جب آسن جم جاتا ہے۔ اور پران اپان کی چال رُک جاتی ہے۔

پرانایام کہا جاتا ہے۔ ۳۰ ۳۰

سوتر کا ارتھ یہ ہے۔ آسن کے جم جانے پر پران اپان کی چال کو جو بغیر کوشش جاری ہے۔ روک لینا پرانایام ہے۔ پرانایام دو طرح کا ہے:۔

ایک اندر کا دوسرا باہر کا۔ اس سے جسقدر پران بڑا یا چھوٹا (سوکہشم) ہوتا ہے۔ اُس کی

پہچان فاصلہ وقت اور شمار سے کی جاتی ہے ۔ جو سانس باہر رُکتا ہے ۔ اُسکو پورک
کہتے ہیں ۔ اور جو اندر رُکتا ہے ۔ اسکو ریچک ۔ بعض باہر کو ریچک اور اندر کو پورک کہتے
ہیں ۔ غرض جیسا جس کا مت ہے وہ ویسا کہدیتا ہے ۔ پران اپان دونوں کی چال
روکدینا کُھنک کہا جاتا ہے ۔ یوگ شاستر کہتا ہے ۔ جب پران اپان رُک جائیں
یعنے نہ پورک ہو نہ ریچک اور سانس اسطرح لئے ہوجائے ۔ جیسے گرم لوہا پر پانی ۔
تب ہوا کی ساری حرکت بند ہوجاتی ہے ۔ اور سوکھشم ہوکر جسم کے اندر رہتی ہے ۔
پورک ریچک کُھنک تین طرح کا پرانایام ہے ۔ فاصلہ وقت اور شمار کے ذریعہ جاننے کے
بڑا اور چھوٹا ہوجاتا ہے ۔ جیساکہ روئی کی باندہی ہوئی گٹھڑی کُھل کر پھیلاؤ میں بڑہ
جاتی ہے ۔ اور سخت سے نرم ہوجاتی ہے اسی طرح پرانوں کا ابھیاس کرتے
کرتے اُن کا فاصلہ وقت اور شمار بڑہکر پران بڑا اور سوکھشم ہوجاتا ہے ۔ سانس کی
معمولی چال جو ہردے سے اٹھتا ہے ۔ ناک سے بارہ انگلی تک باہر کو ہے ۔ اور پھر وہاں
سے واپس ہردے تک اندر کو یہ چال خود بخود جاری رہتی ہے ۔ اور ابھیاس سے
بڑھا ہوا ہردے کے بجائے ناف سے اٹھتا ہے ۔ اور ناک سے بارہ انگلی تک جانیکے
چوبیس ۲۴ انگلی تک یا چھتیس انگلی تک جاتا ہے ۔ اسی طرح ناف کے نیچے تک بھی
چلا جاتا ہے ۔ اسکے بڑہ جانیکی پہچان کا یہ طریقہ ہے ۔ جس مکان میں ہوا کے آنیکا
دخل نہ ہو ۔ وہاں کاتنے کے پوُر کو سانس کے آگے رکھ لے ۔ جس فاصلہ سے وہ ملے
اسی فاصلہ تک سانس کو بڑھا ہوا جانے ۔ اور اندر کی طرف جہانتک کیڑی کے پھرنے
کی سی خراش معلوم ہو ۔ وہاں تک اسکو بڑھا ہوا جانے یہ فاصلہ کی پہچان ہے

✣

وقت اور شمار کی شناخت کا طریقہ

پلک کے چوتھائی حصہ کو چھن کہتے ہیں۔ اور زانو پر تین بار ہاتھ پھرا کر چٹکی مارنیکو ماترا اور چھتیس ماترا کو منداودگھات اور بہتر ماترا کو مدہم اودگھات۔ اور ایکسو آٹھ ماترا کو اوتم اودگھات۔ یہ اودگھات اُس سانس کو کہا جاتا ہے۔ جو ناف سے کھینچ کر باہر نکالکر پھر ناف کی طرف نہ جائے۔ اور سر کو پہونچایا جائے۔ یہی طریقہ شناخت وقت شمار کا ہے۔ اور بوقت سانس لینے اور چھوڑنے کے اونکار کا نام لینا بھی شمار کی شناخت کا باعث ہے۔ اس طرح پرانون کا ابھیاس کرتے کرتے کئی دنوں یا مہینوں میں پران رُک جاتا ہے۔ تین طرح کا پرانایام بیان کر کر چوتھے پرانایام کا ورنن جو پھل روپ ہے۔ اِس میں سوتر پرمان

سوتر:۔ جس میں نہ باہر کا وشے ہو۔ اور نہ اندر کا وہ چوتھا کنبھک روپ پرانایام ہے۔

سوتر کا ارتھ۔ ریچک سانس اندر سے باہر جاتا ہے۔ یہ باہر کا وشی ہے۔ اور پورک باہر سے اندر آتا ہے۔ یہ اندر کا وشی ہے۔ اور ریچک اور پورک کو روک کر جو کنبھک کہا جاتا ہے۔ اس میں سانس باہر روکنا پڑتا ہے اور پورک کے کنبھک میں اندر اِسطرح ریچک پورک۔ کنبھک تینوں کے علاوہ کنبھک کے زیادہ ابھیاس سے جب بغیر باہر یا اندر سانس روکنے کے رُک جاتا ہے۔ تب چوتھا کنبھک ہو جاتا ہے۔ یہی کنبھک پھل روپ ہے۔ شلوک میں پران کا اپان میں ہون کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ چار طرح کا پرانایام اسی کی شرح ہے +

اوترن ۳۰۔۳۱۔ اُس پھل کا ورنن جو اوپر کہے ہوئے بارہ یگون کے کرنے

والے کو ہوتا ہے۔

अपरे नियताहाराः प्राणां प्राणेषु जुह्वति ॥ ॥
सर्वेऽप्येते यज्ञविदो यज्ञक्षपित कल्मषाः ॥ ३०॥
यज्ञशिष्टामृतभुजो यांति ब्रह्म सनातनम्॥ ॥
नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥३१॥

۳۰۔ ۳۱۔ ان سب یگ کرنیوالوں کے یگ سے پاپ ناش ہوجاتے ہیں۔ اور یگ سے بچے ہوئی چیزیں کہاکر سناتن دہرم کو پہونچ جاتے ہیں۔

اوترن ۳۱

یگ کرنیکا پھل کہکر آد ہے شلوک میں اُسکے نہ کرنیکا دوش ورنن۔

नायंलोकोऽस्त्ययज्ञस्यकुतोऽन्यःकुरुसत्तम् ३१

۳۱۔ ایسے کوروں میں سرشیٹھ جو یگ نہیں کرتے۔ اُنکو اور لوک تو کہاں یہ منش لوک بھی نہیں ملتا۔

ٹیکا۔ جو اوپر بیان کئے ہوئے یگوں میں ایک یگ بھی نہیں کرتے۔ انکو ایسے کوروں میں سرشیٹھ یہ تھوڑا آرام دینے والا آدمی کا تن ہی نہیں ملتا یعنی منش لوک تو پھر اور لوک جو بڑے بڑے یگوں کے کرنے سے ملتے ہیں وہ کہاں۔

اوترن ۳۲

ارجن سے کہاکیا مہاراج جن یگوں کا آپنے ورنن کیا اُن کا کہیں پرمان بھی ہے۔ یا آپکے دل سے کہے ہوئے ہیں۔ سری بھگوان نے کہا وید میں اُنکا ورنن ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ॥
कर्मजान्विद्धि तान्सर्वानेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥३२॥

۳۲۔ ویدون میں ایسے بہت سے یگ کہے گئے ہیں جو کرنی سے ہوتے ہیں۔ ارجن تو انکو جان کر سنسار سے چھوٹ جائیگا۔

ٹیکا۔ سری کرشن نے فرمایا ایسے بہت طرح کے یگ جن کو کر کے موکھش ہو جاتی ہے۔ ویدون میں کہے گئے ہیں۔ میں نے انکا پرمان بباعث طوالت ہو جانیکے بیان نہیں کیا۔ ان یگون میں کوئی یگ من سے ہوتا ہے۔ اور کوئی بولنے سے اور کوئی جسم سے۔ آتما ان میں اکرتا ہے۔ سب کامون سے بری ہے۔ سب کا اپنا آپ ہے۔ ایے ارجن اسطرح جانکر تو سنسار بندہن سے چھوٹ جائے گا +

اوترن ۳۳۔ یہ ذکر کہ یگون میں گیان یگ سرشیٹھ ہے۔ اب تک نہیں ہوا۔ بلکہ کرم یگ اور گیان یگ اور دوسرے یگ سب کو ایک جیسا بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ان یگون کے درمیان جو فرق ہے۔ اسکا ذیل میں ورنن۔

श्रेयान्द्रव्यमयाद्यज्ञाज्ज्ञानयज्ञः परंतप ॥
सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥३३॥

۳۳۔ ایے دشمنون کو دکھ دینوالے گیان یگ درویہ یگون سے سرشیٹھ ہے۔ کیونکہ جس قدر کرم ویدون اور سمرتیون میں کہے گئے ہیں۔ ایے پرتھا کے بیٹے وہ سب گیان ہی کے لئے ہیں

ٹیکا۔ ایے دشمنون کو دکھ دینے والے گیان یگ ان سب سے سرشیٹھ ہے۔ جو درویہ یعنے پدارتھون سے کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ درویہ یگون کا انجام آواگون ہے۔ اور گیان یگ کا موکھش پشو یگ۔ سوم یگ (جو گلو کے رس سے ہوتا ہے) چین یگ (جو اینٹون کا کنڈ بنا کر ہوتا ہے)

جس قدر ویدوکت کرم ہیں۔ اور اپاشنا وغیرہ سمارت امطابق سمرتیون کے، اُن سب سے

پرتی بندھون کا ناش ہوکر گیان ہوجاتا ہے۔ اِس میں شرتی پرمان

شرتی

۱۔ وید پڑھنے یگ کرنے۔ دان کرنے تپ کرنے اور برہم چریہ سے

آتما کے جاننے کی خواہش ہوجاتی ہے۔

۲۔ دہرم سے پاپ کا ناش ہوتا ہے۔ سنز۔

اِس میں بیاس

سوتر

گیان حاصل کرنیکے لئے کرمون کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اُس

پھل کے لئے جو گیان سے ہوتا ہے۔ کسی کرم کی ضرورت نہیں۔

کیونکہ یگ وغیرہ لیکر شرتی نے ایسا ہی کہا ہے۔ مثال۔ جیسے گھوڑا

رتھ میں جوتتا ہے۔ مگر ہل میں نہیں ویسے کرمون سے گیان ہوسکتا

ہے۔ مگر موکھش نہیں۔

اوترن ۳۴۔ مہاراج ایسا کونسا اوپائے ہے۔ جس سے جلد گیان ہوجائے۔

اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

तद्विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ॥

उपदेक्ष्यंति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्व दर्शिनः ॥३४॥

۳۴۔ مہاتما کے پاس جاکر اول نمسکار کر پھر سیوا کر پھر اُن سے پوچھ تت جاننے والے

تجھکو برہم کا اوپدیش کرین گے۔

ٹیکا۔ لے ارجن جو گیان سب کرمون کا انجام ہے۔ اُس کی تلاش کے لئے اول گورو کے

پاس جا کر جھک کر نمسکار کر کے سیوا کر کے ان کو خوش کر کے یہ پوچھ میں کون ہوں۔ کیوں سنسار بندھنوں میں بندھا ہوں۔ اور اس سے چھوٹنے کا اوپائے کیا ہے۔ اس طرح بھکتی اور شردھا دیکھ کر مہاتما تجھکو وہ اوپدیش کرین گے جس سے تجھکو موکھش ہو۔ مگر یہ دیکھنا شرط بھی ہے کہ آیا اوپدیش کرنے والا ویدا ایک ایک پد کے ارتھ جانتا ہے۔ اور یہ کہ اس پر عامل بھی ہے۔ یعنی اسکو برہم کا ساکھشات کار گیان بھی ہے۔ کیونکہ بغیر عمل صرف پنڈت کی کہی ہوی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس میں شرتی پرمان

شرتی

برہم گیان سیکھنے کے لئے ہاتھ میں لکڑیاں لئے ہوئے اس گورو کے پاس جانا چاہئے۔ جس کو برہم کا ساکھشات کار ہو۔ اور ویدوں کے معنے جانتا ہو۔

اور شلوک میں گیانی پد جو کہ صیغہ جمع کا ہے۔ اس سے گیان کی بڑائی سے مراد ہے۔ نہ یہ کہ بہت سے گیانیوں کے پاس جائے۔

اوترن ۳۵ ۔ اس قدر محنت سے حاصل کئے ہوئے گیان کا پھل کیا ہے اس پر ذیل کا شلوک۔

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पांडव ॥
येन भूतान्यशेषेण द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥ ३५ ॥

۳۵۔ اے پانڈو کے بیٹے وہ گیان ایسا ہے۔ جس کو جان کر تجھ کو پھر موہ نہیں ہوگا۔ اور سب موجودات کو اپنے میں اور مجھ میں دیکھیگا۔

ٹیکا:۔ گورو سے گیان حاصل کر کر تجھ کو پھر رشتہ داروں کی نسبت مرنیکے ڈر کا

موہ نہیں ہوگا۔ اور اِس کے پرتاپ سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ تمام موجودات جو برہما سے مچھر تک ہے۔ اودیا کلپت ہے۔ یعنی اودیا کے سبب فرضی ہے۔ اور یہ کہ مجھ میں اور ایشور میں کچھ بھید (فرق) نہیں ہے۔ اور فرضی شے اُسیکا روپ ہے۔ جس کے سہارے فرض کی جاتی ہے۔ اِسطرح جب تو نے مجھ باسدیو کو اپنا روپ ہی جانا پھر نہ تجھکو اگیان ہی رہیگا۔ اور نہ اُسکا فعل جگست ہی۔

اوترن ۳۶ :- گیان کی مہمان ورنن۔

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः॥
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं संतरिष्यसि॥४॥३६॥

۳۶۔ ایے ارجن اگر تو سب پاپیوں سے بڑھکر پاپی بھی ہو تو بھی تو گیان کے جہاز سے سب دکھوں سے تر جائیگا۔

ٹیکا۔ ارجن درحقیقت پاپی نہیں فقط گیان کا مہاتم دکھانے کے لئے کہا گیا ہے۔

اوترن ۳۷ ۔ اگر مہاراج سمندر کیطرح کرموں کا ترنا ہے تو پھر کرموں کا ناش نہیں ہوتا۔ کیونکہ جہاز کا سمندر کے اوپر سے گذر جانا سمندر کو خشک نہیں کرتا۔ اس پر دوسری مثال دینے کے لئے ذیل کا شلوک۔

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा॥३७॥

۳۷۔ ایے ارجن جس طرح بہت تیز آگ لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ اُسی طرح گیان کی آگ سارے کرموں کا ناش کر دیتی ہے۔

ٹیکا۔ گیان کی آگ سے سوائے پراربھد کے سنچت اور کریامان یعنے پچھلے اور آئیندہ کے سب کرم ناش ہو جاتے ہیں۔ اِس میں شرتی پرمان

شرتی۔ تت گیانی کے بسبب برہم گیان کے نہ شبہ رہتے ہیں نہ کرم رہتے ہیں اور نہ ہردے گرنتھی (گرہ)

بیاس

سوتر

۱۔ برہم گیان سے مطابق قول شرتی کے پچھلے پاپون کا ناش ہو جاتا ہے اور جو آئیندہ ہون اُن کا تعلق نہیں ہوتا۔ ۴۔۱۔۱۳

۲۔ جیسے پاپون کا ناش ہوتا ہے۔ اور پاپون کا تعلق نہیں ہوتا۔ ویسے پنون کا بھی۔

۳۔ مطابق قول شرتی کے پراربھد کے سوائے پچھلے پنون اور پاپون سب کا ناش ہو جاتا ہے۔ ۴۔۱۔۱۵

شرتی:۔ جب تک پراربھد کرم رہتا ہے۔ تب تک برہم سے ابھید نہیں ہوتا۔ اُس کے ناش کے بعد ابھید ہو جاتا ہے۔ ۴

سوتر:۔ پراربھد کا پُن پاپ بھوگ کر برہم ہو جاتا ہے + ۴۔۱۔۱۹۔

مگر جو پراربھد کرم بششٹ اور بیاس وغیرہ کارکون کا ہوتا ہے۔ اُس میں ایک علیحدہ قسم کی طاقت بھی رہتی ہے۔ یعنے یہ کہ جب پراربھد کرم کے سبب اُنکا جنم اور گیان ہوتا ہے۔ وہ اُسی سے جس قدر اور جنم چاہیں قبول کر سکتی ہیں۔ اِس میں بیاس

سوتر:۔ کارکون کا جب تک پراربھد کرم رہتا ہے۔ تب تک اُنکی قائمی رہتی ہے۔

کارک لوگوں کا پراربھد کرم جس میں کئی بار جنم دینے کی شکتی ہوتی ہے۔ بہت طاقتور ہوتا ہے
اور سوائے اوپاشکوں کے اور کسی کا نہیں ہوتا۔ یہ فقط پراربھد کرم کی تعریف ہے
اِس کا مطلب یہ ہے۔ کرم انکا انفنیایی ہوتا ہے خواہ ایک جنم میں پورا کر لیا جائے۔ خواہ کئی
جنموں میں اور جو کرم نسپجت ہوتے ہیں یعنی جمع انکا ناش ہو جاتا ہے۔ کارکوں کے پراربھد
کرم کی نسبت شاریرک بھاشیہ میں بہت شرح کی گئی ہے۔

नहि ज्ञानेन सदृशं पवित्र मिह विद्यते ॥:॥

तत्स्वयं योग संसिद्धः कालेनात्मनि विंदति ॥ ३८ ॥

۳۸۔ گیان کے برابر اس دنیا میں کوئی وستو اوتم نہیں انتہ کرن کا شدھ وقت کے
مطابق اسکو اپنے آپ میں پالیتا ہے۔

ٹیکا۔ گیان کے برابر نہ دنیا میں نہ ویدمیں کوئی وستو پاک کرنیوالی نہیں ہے۔ کیونکہ جو شے
گیان سے الگ ہے۔ اس سے نہ اگیان ناش ہوتا ہے۔ اور نہ پاپوں کا معہ اس کے
کارن کے۔ اور جب تک کارن ناش نہیں ہوتا۔ تب تک کاریہ پھر ہو جاتا ہے۔ اور گیان
کی یہ تعریف ہے۔ کہ اس سے نہ اگیان رہتا ہے اور نہ پاپ اسکا کاریہ ہی اسلیئے گیان کے
برابر اور کوئی شے نہیں ہے۔

سوال۔ اِس کا کیا سبب ہے۔ کہ ہر ایک کو آتما کا گیان نہیں ہوتا۔ اور جلدی نہیں ہوتا۔

جواب:۔ اس کے جواب میں آدھے شلوک میں سری بھگوان نے کہا اوپر کہے ہوئے
کرموں سے جس کا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے۔ وہ گیان کو پالیتا ہے۔ اور جس کا نہیں
ہوتا وہ نہیں پاتا یعنی یہ نہیں کہ انتہ کرن کسی اور کا شدھ ہو اور گیان کسی اور کو ہو۔

اوترن ۳۹ - اگرچہ ایک طریقہ جس سے جلد گیان ہو چونتیسوین شلوک میں کہا گیا ہے - مگر اب ایک اور طریقہ بیان کرتے ہیں جو اُس سے بھی آسان ہے - شلوک

श्रद्धावाँल्लभते ज्ञानं तत्परः संयतेन्द्रियः ॥ ॥

ज्ञानं लब्ध्वा परां शान्ति मचिरेणाधिगच्छति ३९

۳۹ - جو شردھا رکھتا ہے - کوشان (تت پر) رہتا ہے - اندریان جیت ہے - وہ گیان کو پاکر جلد شانتی پا لیتا ہے -

ٹیکا - جو شردھا رکھتا ہے - یعنی ویدانت شاستر اور گورو کے قول پر یقین رکھتا ہے - اور ساتھ ہی یہ کہ گورو کے بتائے ہوئے طریقہ پر کوشش بھی کرتا ہے - یعنی اُس پر تت پر ہے - اور نیز یہ کہ اندریان جیت بھی ہے کیونکہ بغیر اندریان جیتے خالی شردھا اور سیوا سے کچھ نہیں ہوتا گویا کہ وہ اُن تینون باتون پر عمل کرتا ہوا گیان پاتا ہے - اور وہ طریقہ جس کا چونتیسوین شلوک میں ورنن ہے - یعنی نمسکار وغیرہ وہ ایک آسان بات ہے - اور ہر ایک کے کرنے قابل ہے - مگر گیان کے کرنے والے یہ تینون طریقے ایسے نہیں - کہ انکو ہر کوئی کر سکے اس لئے یہ گیان کے نزدیک اور جلد گیان کرنے والے کہے گئے ہیں پس اِن سے گیان پاکر انسان جلد شانتی یعنی موکھش پا لیتا ہے - جیسے دیا سے اندھیرا فوراً دور ہو جاتا ہے - اُسی طرح گیان سے اگیان دُور ہو جاتا ہے +

اوترن ۴۰ - جو بات اوپر بیان کی گئی ہے - اُس میں شک نہ لانا - کیونکہ شک لانے سے دوش آتا ہے - اسپر ذیل کا شلوک -

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति ॥

नायं लोकोऽस्ति न परो न सुखं संशयात्मनः ॥ ४० ॥

۴۰- اگیانی شردھارہت اور شکی تینون کا ناش ہوجاتا ہے۔اور شکی کو تو نہ اِس دنیا کا سُکھ ملتا ہے۔اور نہ پرلوک ہی کا۔

ٹیکا۔اگیانی اُسکو کہا جاتا ہے جس کو نہ شاستر کا علم ہو اور نہ آتما کا گیان۔اور شردھارہت اُس کو جو ویدانت شاستر اور گورو کے قول کو جھوٹا سمجھے۔اور شکی اُسکو جو ہر کام میں شک لائے۔اور سمجھے کہ خبر نہیں یہ ٹھیک ہے یا نہیں یہ تینون باتین انسان کا ناش کرنے والی ہیں۔مگر اِن میں شکی بہت ہی ناقص اور نیچی حالت میں ہے۔کیونکہ نہ اُسکو اِس دنیا میں کامیابی ہوتی ہے۔اور نہ پرلوک کے متعلق یعنے سورگ یا موکھش کی۔اور دوسرے کو جو بے وقوف اور بے اعتقاد ہے۔اس دنیا میں تکلیف نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ بوپار وغیرہ ہر ایک کام کر لیتا ہے۔صرف پرلوک سُکھ سے محروم ہے۔اور شکی یہان اور وہان دونون سے۔

اُوتّرن ۴۱:- ذیل کے شلوک میں دو باتون کا ورنن ہے۔ایک یہ کہ سب دُکھون کے باعث شک کا گیان سے ناش ہوتا ہے۔اور دوسرا یہ کہ اُس کرم نِشٹھا اور گیان نِشٹھا کو جو دوسرے اور تیسرے اُدھیائے میں کہی گئی ہے۔

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसंछिन्नसंशयम् ॥

आत्मवंतं न कर्माणि निबध्नंति धनंजय ॥ ४१॥

۴۱- اے دھننجے جس کا کرم ایشور ارپن ہے۔اور گیان سے شک جاتے رہے ہیں۔اور وشیون کو قابو رکھتا ہے۔اُسکو کرم نہیں باندھتے۔

ٹیکا۔جو ایشور ارپن کرم کرتا ہے۔یا گیان سے کرمون کو تیاگ دیتا ہے۔اور یقین کر کر آتم گیان سے شکون کو دور کرتا ہُوا وشیون کے بس نہیں ہوتا۔وہ خواہ سبھاوک

کرم کرے - خواہ لوگوں کو سکھانے کے لئے اسکو کرم بندہن نہیں کرتے یعنی نہ
اُسکا اوچ جونوں میں جنم ہوتا ہے - اور نہ منیچ جونوں میں اور نہ منش جون میں -

तस्मादज्ञानसंभूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनात्मन: ॥
छित्वैनं संशयं योगमातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥ ❖ ॥ ४२ ॥

۴۲ - اس لئے اے بھارت اِس ہردے میں بیٹھے ہوئے اگیان کو گیان کی تلوار
سے کاٹ کر اُٹھ کر بلا خواہش کرم کر -

ٹیکا - اِس اگیان سے پیدا ہوئے بُدہی کے شک کو گیان کی تلوار سے کاٹ دے
بُدہی دشمن کے رہنے کی جگہہ ہے - اور اس لئے بیان کی گئی ہے کہ اُس کو جان کر تو آسانی
سے فتح پا سکے - اور بلا خواہش کرم کر یعنے یدہ کی تیاری کر - اور بھارت کہکر یہ مراد ہے
بلحاظ اوتم خاندان کے تیرے کوشش بے فائدہ نہیں ہوگی

مدہوسودن سوامی کا شلوک

اِس ادھیائے میں سری کرشن نے تین باتیں بیان کی ہیں - ایک یہ کہ میں
جیو نہیں اور دوسرے بھگتی اور شردہا - تیسرے کرموں کو گیان کا کارن -
اِت سری مدہوسودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوڑہ ارتھ دیپکا کا گیان وبھاگ
یوگ نام چوتھا ادھیائے سماپت ہوا + ۴ +

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां
योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे
कर्मब्रह्मार्पणयोगो
नाम चतुर्थोऽध्याय: ॥ ४

اوم

ادھیائے پانچواں

اوترن

مدھوسودن سوامی کا شلوک

تیسرے اور چوتھے ادھیائے میں کرم اور گیان کا نرنے ہوا۔ اور پانچویں
اور چھٹے میں کرم اور کرم کے تیاگ کا ہوگا۔ ......

تیسرے ادھیائے کی پہلے شلوک میں ارجن کے اِس سوال پر کہ "اگر گیان کرم سے اچھا ہے تو پھر مجھکو کرم میں لگانا مناسب نہیں" اُسکا یہ جواب دیا گیا ہے۔ کہ نہ کرم اور گیان اکٹھے ہی ہوتے ہیں۔ اور نہ یہ کہ دونوں میں خواہ کوئی کر لیا جائے۔ اور پھر تیسرے شلوک میں یہ کہ "میں انتہ کرن والوں کو کرم کا ادھکار ہے۔ اور شُدھ والوں کو گیان کا" گویا کہ جو کرم کے ادھکاری اگیانی ہیں انکا اندھیرے اور روشنی کیطرح گیان سے کسی طرح میل ہی نہیں کیونکہ کرم کرنیوالا بھید بدھی سے آپکو کرم کا کرتا سمجھ کر اور کرموں کو الگ جان کر کسی پھل کے پورا کرنے کے لئے اُنکو کرتا ہے۔ اور ایسا ہی اُس پھل کو بھی غیر ہی جانتا ہے۔ جو سورگ وغیرہ میں جا کر ملے اور

گیان سے اس قسم کی کوئی جدائیگی نہیں رہتی۔ اور نہ یہ ہو ہی سکتا ہے۔ کہ بجائے گیان کے کرم کر لیا جائے اور بجائے کرم کے گیان کیونکہ دونوں کا نتیجہ الگ الگ ہے یعنی گیان سے اگیان ناش ہوتا ہے۔ جو کرموں سے نہیں ہوتا۔ اور کرموں سے سورگ وغیرہ ملتا ہے۔ جو گیان سے نہیں ہوتا۔ اور اس میں کہ گیان سے اگیان ناش ہوتا ہے۔ شرتی پرمان۔

شرتی:۔ انسان آتما کو جانکر موت سے بچ جاتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی راستہ موکھش پانے کا نہیں۔ سر۔

اور یہ کہ گیان کو پاکر پھر کسی کرم کے نتائج کی ضرورت نہیں رہتی یہ تالاب کی مثال دیکر دوسرے ادھیائے میں بیان بھی کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ گیانی کو کرموں کا ادھکار نہیں ہوتا۔ اور مطابق پراربدھ کرم کے خواہ کرموں کو کرے خواہ نہ کرے۔ کرنا نہ کرنا اُس کے اپنے اختیار ہی ہے۔ یہ چوتھے ادھیائے میں نرنے کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ اگیانی انتہ کرن کی شدھی کر کر گیان کے لئے کرموں کو کرے اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ آتما کے جاننے کے لئے برہمن یگ کرتے ہیں۔ دان کرتے ہیں۔ اور تپ کرتے ہیں۔

اور اس میں گیتا کا قول بھی ہے۔ کہ وہ تمام کرم جو شرتی اور سمرتی میں کہے گئے ہیں سب گیان ہی کے لئے ہیں۔ جیسے کرموں کا کرنا گیان کے لئے ہے۔ ویسے کرموں کا تیاگ بھی گیان کے لئے ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ ۱۔ وہ تیاگ جس کو سنیاسی کرتے ہیں۔ آتما کے جاننے کی خواہش سے ہوتا ہے

۲۔ من اور اندریان روک کر سب سے دِل ہٹا کر سختی برداشت کر کر ٹھیک اساو دہان (من ہو کر اپنے اندر (انتہہ کرن) ہی آتما کو دیکھے۔

۳۔ تیاگی ہوا ہوا اپنے ہی کو آپ دیکھتا ہے۔

۴۔ ست اور است۔ اور سُکھ اور دکھ اور وید اور لوک اور پرلوک اِن سب کی خواہشین چھوڑ کر سوائے آتما کے اور کوئی خواہش نہ کرے۔

اس لئے کرم اور تیاگ دونون ضد ہیں نہ اکٹھے ہی ہوتے ہیں۔ نہ ایک وقت کئی ہی جا سکتے ہیں۔ اور نہ اس لحاظ سے ہی کہ کرم اور تیاگ دونون کا نتیجہ گیان ہے یہ ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ بجائے کرم کے تیاگ کر لیا جائے اور بجائے تیاگ کے کرم۔ اور یہ کہ جیسے یاگ میں کھوڑ ہی پاتر کا رکھنا نہ رکھنا یکسان ہے یعنے نہ اُس سے کچھ نفع ہوتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ یہان کرم کرنے اور نہ کرنے میں یہ صورت نہیں ہے۔ کرم کرنیکا پھل پاپون کا ناش ہے۔ مگر نظر نہیں آتا اور تیاگ کا وکہشپون کا ناش ہے۔ اور پرتکش ہے۔ یہ دونون میں فرق بھی ہے اس لئے تیاگ وچار کے نزدیک ہے جس سے گیان ہوتا ہے۔ پس نتیجہ اسکا یہ ہے۔ پاپون کے دور کرنیکے لئے کرمون کو کرے اور وکہشپون (طرح طرح کے خیالون) کے دور کرنیکو تیاگ۔ اور اگر سنیاس کر کر بعد میں کرم شروع کیا جائے تو یہ ایسا ہے جیسے کوئی اوپر چڑھ کر نیچے گرے۔ اس سے نہ سنیاس قائم رہتا ہے اور نہ کرمون کا ادہکار ہی۔ اور اگر بغیر کرم کئے صرف تیاگ ہی سے گیان ہو جا

تو پھر کرموں کا کرنا بے فائدہ ہے۔ اس لئے یہ واجب ہے۔ اوّل بلا خواہش کرم کر کر انتہ کرن کی شدھی کرے۔ پھر ویراگ پھر گیان کی خواہش پھر کرموں کا تیاگ۔ پھر شرون منن وغیرہ ویدانت وچار۔ یہ سری بھگوان کا ابھپرائے ہے۔ اور یہ کہ بغیر کرم کئے فقط تیاگ سے موکھش نہیں ہوتی۔ اس میں چھٹے ادھیائے کا تیسرا اشلوک پرمان۔

شلوک:۔ جو شخص یوگ کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے کرم وسیلہ ہیں۔ اور جب وہی یوگ پکا ہو جاتا ہے۔ تب اُس کے لئے شانتی وسیلہ ہے۔

اِس یوگ پد سے ویراگ سے ملے ہوئے گیان کی خواہش سے مراد ہے۔ اوپر کے شلوک کی تائید میں سوریشر آچاریہ کا قول۔

شلوک:۔ وید پڑھنا وغیرہ سب کرم اِس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ اُن سے گیان کی خواہش پیدا ہو اور کرموں کا تیاگ گیان کے لئے۔ کیونکہ ایسا ہی شرتی کہتی ہے ٭ ٭

اُس میں سمرتی پرمان

سمرتی:۔ کرموں سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ اور گیان سے پرم گتی اس لئے کرموں سے شدھ ہو کر پھر گیان ہوتا ہے۔

مہابھارت کے موکھش دھرم کا پرمان

شلوک۔ ۱۔ برہم چریہ اور گرہست اور بان پرست یہ تینوں آشرم انتہ کرن کی شدھی کے لئے ہیں۔ اور سنیاس ان کے بعد ٭ ٭ ٭ ٭

۲ سنسار میں بہت مدت تک جنم پاتے ہوئے جب انتہ کرن شدہ ہو جائے تو پھر پہلے ہی آشرم میں موکھش ہو جاتی ہے جو شخص پہلے آشرم ہی میں موکھش ہو جائے اسکو پھر باقی اختیار کرنے کی ضرورت نہیں

شلوک میں موکھش پد سے مراد ویراگ کی ہے اور اسکا یہ مطلب ہے کہ تیاگ (سنیاس) باقاعدہ بھی ہو سکتا ہے اور بلا قاعدہ بھی اس میں شرتی پرمان۔

شرتی:۔ برہم چریہ کے بعد اول گرہست آشرم کرے پھر بان پرست اور پھر سنیاس یا بعد برہم چریہ یا گرہست یا بان پرست کے جب ویراگ ہو تب ہی سنیاس (تیاگ) کرے۔

اسکا مطلب یہ ہے کہ اگیانی اسوقت تک کرموں کا تیاگ نہ کرے جب تک کہ اسکو ویراگ نہ ہو۔ ویراگ کے بعد کرموں کا تیاگ کر کے پھر گیان حاصل کرنے کے لئے شروَن منن ندھیاسن کرنے لگ جائے۔ اس لئے اگیانی کے لئے دونوں باتیں ہیں۔ کرموں کا کرنا بھی اور کرموں کا تیاگ بھی۔ اسی کو مفصل بیان کرنیکے لئے پانچویں اور چھٹے ادھیائے کا ارنبھ ہے۔ اور ودت سنیاس جو کہ گیان کے بعد ہوتا ہے۔ وہ گیان کی طاقت سے خود ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہاں اُس کے بیان کرنیکے کچھ ضرورت نہیں۔ ارجن یہ باتیں سنتے ہوئے کہ کہیں گیان کے لئے کرموں کا کرنا کہا گیا ہے۔ اور کہیں کرموں کا تیاگ شک میں ہو گیا اور یہ سوچتا ہوا کہ میں ایک ہوں جگیاسو (گیان کا متلاشی) ہوں اگیانی ہوں۔ اس لئے مجھ کو کرم اور تیاگ دونوں ضدین میں کیا کرنا واجب ہے۔ اس خیال سے ذیل کے شلوک میں۔

अर्जुन उवाच ॥ सन्यासं कर्मणां कृष्ण पु-
नर्योगं च शंससि ॥ यच्छ्रेय एतयोरेकं त-
न्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥१॥

ارجن نے کہا:۔ اے کرشن آپ نے کرموں کا تیاگ بھی کہا اور کرموں کا کرنا بھی

اِن دونون میں جو اچھا ہے۔وہ نسچے کر کر مجھکو بتایئے۔

ٹیکا۔ " ہے کرشن "، اس سے یہ مراد ہے۔ ایے آنند مورت والے بھگتون کے رکھشک آپ بقول اس شرتی کے۔ کہ جب تک جیوئے کرمون کو کرے۔ کبھی کرمون کا کرنا کہتے ہین۔ اور کبھی جگیاسو کے لئے کرمون کا تیاگ اور یہ دونون باتین وید پرمان کے مطابق کہی ہین۔ کرم کرنے میں شرتی پرمان

شرتی :- برہمنون کا وید پڑھنا یگ کرنا۔ دان کرنا تپ کرنا۔ اور برہم چریہ آتما کے جاننے کی خواہش سے کیا جاتا ہے۔

کرمون کے تیاگ میں شرتی پرمان۔

شرتی :- سنیاسی پرشون کا تیاگ آتم پراپتی کی خواہش سے ہوتا ہے۔

اِس میں گیتا پرمان۔ ایے ارجن بلا شبہ کرم کر اور یدہ کے لئے اٹھ " دوسرا پرمان۔ فقط جسمانی حفاظت کا کرم کرتے ہوئے گیانی کو کسی پاپ کا اثر نہیں ہوتا " ان کرم کرنے اور نکرنے کے پرمانون کے روسے ارجن نے کہا اِن دونون باتون میں جو آپکے نزدیک بہتر ہے۔ مجھکو وہی بتایئے تاکہ میں اُس پر عمل کرون۔

اوترن ۲ ۔ ارجن کے اِس سوال پر

श्रीभगवानुवाच ॥ सन्यासः कर्मयोगश्च निः
श्रेयसकरावुभौ ॥ तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्म
योगो विशिष्यते ॥२॥

سری بھگوان نے کہا :- کرم کا تیاگ اور کرم کا کرنا دونون گیان کا کارن ہین۔ مگر ان میں کرمون کے تیاگ سے کرمون کا کرنا اچھا ہے۔

ٹیکا:۔ انتہہ کرن کے ناپاک کو بجائے کرم نہ کرنیکے کرمون کا کرنا اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے گیان کا ادھکار ہوجاتا ہے۔

اوترن ۳۔۴۔۵:۔ نہ کرنے سے کرنا اچھا ہے۔ اسکا ذیل کے تین شلوکون میں ورنن۔

ज्ञेयः स नित्यसंन्यासी यो न द्वेष्टि न कांक्षति॥

निर्द्वन्द्वो हि महाबाहो सुखं बंधात्प्रमुच्यते॥३॥

۳۔ وہ شخص سنیاسی سمجھا جاتا ہے۔ جو بلا خواہش کرم کرتا ہوا نہ کرم کو برا جانتا ہے۔ نہ کسی پھل کی خواہش رکھتا ہے۔ نردوند ہوا ہوا ایسے مہابا ہو آسانی سے بندہنون سے چھوٹ جاتا ہے۔

ٹیکا۔ بندہن انتہہ کرن کی ناپاکی سے مراد ہے۔ جس کے سبب گیان نہیں ہوتا۔ نت انت وستو کا ببیک وغیرہ سادہن اُسکا اوپائے ہے۔ جس سے موکھش ہوجاتی ہے

اوترن ۴۔ ارجن نے کہا مہاراج کرمون کا کرنا اور کرمون کا تیاگ دونون ضدین ہیں۔ اس لئے کرم کرتے ہوئے انسان کو کس طرح سنیاسی کہا جائے۔ اور اگر یہ دلیل ہو کہ دونون کا نتیجہ ایک ہے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ جن کا آپس کا وردھ ہے۔ اُنکا نتیجہ کبھی ایک نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپکا یہ وچن کہ کرم اور کرم کا تیاگ دونوں گیان کرتے ہیں ٹھیک نہیں۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

सांख्ययोगौ पृथग्बालाः प्रवदंति न पंडिताः

एकमप्यास्थितः सम्यगुभयोर्विंदते फलम्॥४॥

۴۔ نادان سانکھ اور یوگ کو الگ الگ سمجھتے ہیں نہ کہ پنڈت جو ایک کو اچھی طرح حاصل کرلیتا ہے

وہ دونون کا پھل لیتا ہے

ٹیکا:۔ یہان سانکھہ سنیاس سے مراد ہے۔ کیونکہ سانکھہ سنکھیان یعنی گیان کے کارن کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ سنیاس سے گیان ہوتا ہے۔ اِس لئے سانکھہ کو سنیاس کہا جاتا ہے اور یوگ کو کرم یوگ۔ جو اِن دونون میں وروده جانتا ہے وہ نادان ہے یعنی شاستر کے ارتھہ کو نہیں جانتا پنڈت ایسا کبھی نہیں کہتے۔ پنڈتون کا یہ مت ہے۔ جو مطابق شاستر کے دونون میں ایک بھی اچھی طرح کرلے وہ دونون کا پھل پالیتا ہے۔ یعنی گیان کے بعد موکھش۔

اوترن ۵ - مہاراج یہ بتائیں کہ ایک کرنے سے دونون کا پھل کیونکر ملتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک:۔

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते ॥
एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति स पश्यति॥५॥

۵ - جس نتیجہ کو سانکھہ والے (سنیاسی) پہونچتے ہیں اُسی کو یوگ کرنے والے۔ اِس لئے جو سانکھہ اور یوگ کو ایک دیکھتا ہے۔ وہی دیکھتا ہے۔

ٹیکا۔ سانکھہ بدھی یعنے گیان والے سنیاسی جن کے کرم گو اس جنم کے نہیں بھی ہوتے۔ تو بھی وہ گذشتہ جنم کے کرمون سے شدہ ہیں۔ اور شرون وغیرہ کر کر گیان سے موکھش پاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آورن دور ہو جانے سے وہ اُس مقام کو پہونچتے ہیں، جو ہمیشہ ہی موجود ہے۔ اور دوسرے جو کرمون سے موکھش پاتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ طریقہ ہے۔ اول بلا خواہش کرم کر کر انتہ کرن کی شدھی کرے پھر سنیاس پھر شرون منن ندھیاسن پھر گیان پھر موکھش۔ یہ موکھش خواہ اِس جنم میں ہو۔ خواہ آئندہ جنم میں مگر پھل دونون کا ایک ہی ہے

اس لئے جو سانکھ اور یوگ کو ایک دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے۔ دوسرا نہیں دیکھتا۔

بھاوارتھ۔ جن کو صرف سنیاس ہی سے گیان ہوتا ہے۔ اُن کی گذشتہ کرموں کے گیان ہی سے تحقیق ہوتی ہے یعنے امتحان۔ کیونکہ کوئی فعل بغیر سبب کے نہیں ہوتا

اس میں شاستر پرمان۔

شلوک: گیانی سنیاسی گذشتہ جنموں میں اُن سب کرموں کو کر چکا ہوتا ہے۔

جو اُس کے لئے اب لازم تھے ورنہ وہ کبھی برہم کو نہ پہنچتا

اُسی طرح اس شخص کے آئیندہ گیانی سنیاسی ہونیکا اندازہ ہوجاتا ہے جن کو اب بلا خواہش کرم کرتے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ جس کا سامان موجود ہوتا ہے۔ اُسکا فعل بھی ضرور ہوتا ہے اس لئے اے ارجن تجھ اگیانی مموکھشو کے لئے کرم کرنے واجب ہیں تاکہ انتہ کرن کی شدھی ہو۔ سنیاس کرنا مناسب نہیں زبردست ویراگ ہوجانے سے سنیاس خود ہی ہوجاتا ہے۔

اوترن ۶۔ ارجن نے کہا گیان کے لئے سنیاس تو لازمی ہے۔ پھر اگر بغیر شدھی کر لیا جائے تو کیا ہرج؟ اس پر ذیل کا شلوک

सन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः॥

योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म न चिरेणाधिगच्छति॥६॥

۶۔ اے مہاباہو بباعث انتہ کرن ناپاک ہونیکے سنیاس کا پانا بڑا مشکل ہے۔ کرم یوگ والا منی جلد ہی برہم کو پالیتا ہے۔

ٹیکا۔ اُن کرموں کو کئے بغیر جن سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ ہٹ سے سنیاس کرنا دکھ کا باعث ہے۔ کیونکہ انتہ کرن کی ناپاکی کے سبب سنیاس سے نہ گیان ہی ہوتا ہے

اور نہ کرم کا ادھکاری ہی - اور بلا خواہش کرم کرنے والا انتہ کرن کی شدھی کے بعد سنیاس دھار کر جلدی ست چت آنند روپ برہم کو پالیتا ہے - پیچھے کسی ادھیائے میں کہا بھی ہے - کہ نہ بغیر کرم کئے موکش ہوتی ہے - اور نہ بغیر کئے سنیاس کے گیان ہی - اس لئے گو کرم اور تیاگ کا ایک ہی پھل ہے - مگر تو بھی کرموں کا کرنا ہی اچھا ہے -

اوترن ۷ - ارجن نے کہا مہاراج کرم باعث بندھن ہیں - اس لئے آپ کا یہ قول کہ کرم کرنے والا ہی برہم کو پالیتا ہے ٹھیک نہیں - اسپر ذیل کا شلوک

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेन्द्रियः।
सर्वभूतात्मभूतात्मा कुर्वन्नपि न लिप्यते॥ ७॥

۷ - جس یوگ یکت کا یعنے کرم کرنے والے کا انتہ کرن شدہ ہے - اندریاں بس کی ہوئی ہیں - سب پرانیوں کا آتما روپ ہے - اُسے کرم کر کر بھی کرم کا کوئی اثر نہیں ہوتا جسم اور حواس قابو ہیں -

ٹیکا - یوگ پد اُس کرم سے مراد ہے - جو مطابق شاستر کے بلا پھل کی خواہش کے ایشور ارپن کیا جائے - ایسے کرم سے رجو تمو چھوڑ کر جس کا انتہ کرن ساتکی ہے - وہ بقول منو مہاراج کے تر ڈنڈی کہلاتا ہے - ونڈ کی تینوں قسموں پر منو کا شلوک -

شلوک :- ایک ڈنڈ بانی (گفتگو) کا ڈنڈ ہے - دوسرا من کا تیسرا جسم کا جو تینوں ڈنڈ رکھتا ہے - وہ تر ڈنڈی کہلاتا ہے باہر کا ڈنڈ رکھنے والا نہ ڈنڈی نہیں ہوتا -

جب یہ صفات آجاتی ہیں گیان ہو جاتا ہے - اور پھر کوئی چیز خواہ جڑ خواہ چیتن گیان سے غیر نظر نہیں آتی - ایسا شخص اوروں کے دیکھنے میں کرم کرتا ہے مگر اپنے انہو میں کچھ نہیں کرتا اس لئے اُس پر کسی کرم کا اثر نہیں ہوتا *

اوترن ۸ و ۹ - اِس اوپر کہے ہوئے بات کا ذیل کے " شلوکون میں ورنن :-

नैव किंचित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्त्ववित् ॥

पश्यन्शृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपन्श्वसन् ॥ ८॥

प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ॥ ॥ ॥

इंद्रियाणीन्द्रियार्थेषु वर्तंत इति धारयन् ॥ ९ ॥ ॥ ॥

۸ - جو تتّ ویتا یہ جانتا ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا ۔ وہ دیکھتا ۔ سنتا ۔ چھوتا ۔ سونگھتا ۔ کہاتا سوتا ۔ اور سانس لیتا ہُوا -

۹ - اور بولتا ۔ چھوڑتا ۔ پکڑتا آنکھیں کہولتا او بند کرتا ہُوا یہ نسچے رکھتا ہے - اندریان - اندریون کے وشیون میں لگتی ہیں ۔ اور میں اِن ہیں اکرتا ہون -

ٹیکا : گیان اندریان کرم اندریان اور پانچون پران اور چارون انتہ کرن جب یہ اپنا اپنا کام کرتے ہس ۔ تب تتّ جاننے والا یہ سمجھتا ہے - میں اِن میں کچھ نہیں کرتا -

دوسرا ارتھ - جو اوّل نسکام کرم کرتا ہے - پھر انتہ کرن کی شُدہی - پھر تتّ گیان و دیکھتا ۔ سنتا ۔ چھُونا ۔ سُونگھتا ۔ کہاتا ہُوا ۔ یہ سمجھتا ہے - کہ یہ سب آنکھ کان - کہال ناک اور زبان کا فعل ہے - اِسی طرح چلنا پاؤن کا بولنا مونہہ کا پیشاب اور پاخانہ عضو تناسل اور مقعد کا اور پکڑنا ہاتھون کا فعل ہے - اور سانس لینا پران کا اور آنکھون کا کہولنا اور بند کرنا کورم اور ناگ وغیرہ پانچون پرانون کا ۔ اِس لئے وہ سب کامون میں آتما کو اکرتا جانکر یہ سمجھتا ہے مجھ پر کسی کرم کا اثر نہیں -

اوترن ۱۰ - ارجن نے کہا مہاراج بباعث اِس کے کہ اگیانی کو کرم کرنیکا اہنکار ہوتا ہی اگیانی کو کرمون کا لیپ (اثر) ہوگا اور لیپ ہوئے ہوئے کو سنیاس ہوگا گیان نہیں ہوگا -

اس پر ذیل کا شلوک ہے۔

ब्रह्मण्याधाय कर्माणि संगं त्यक्त्वा करोति यः ॥
लिप्यते न स पापेन पद्मपत्रमिवाम्भसा ॥१०॥

۱۰۔ جو بلا خواہش ایشورارپن کرم کرتا ہے۔ اُس پر پاپوں کا اثر نہیں ہوتا۔ جیسے کمل کے پتے پر پانی کا۔

ٹیکا:۔ جیسے راجہ کے لئے کام کرتے ہوئے اُس کے ملازم اپنی ہار جیت نہیں مانتے ویسے پھل کی خواہش چھوڑ کر ویدوں اور لوگوں کے سب کرم ایشورارپن کرتے ہوئے کسی کرم کا لیپ نہیں ہوتا۔ جیسے کمل کے پتے پر پانی اثر نہیں کرتا اسی طرح ایشورارپن کرم کرتے ہوئے بندھن نہیں ہوتا۔ اور انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔

اوترن ۱۱۔ اسی کا اور فصل ورنن۔

कायेन मनसा बुद्ध्या केवलैरिन्द्रियैरपि ॥
योगिनः कर्म कुर्वन्ति संगं त्यक्त्वाऽऽत्मशुद्धये ॥११॥

۱۱۔ جسم اور من اور بُدھی اور اندریوں سے صرف انتہ کرن کی شُدھی کے لئے بلا پھل کی خواہش کے یوگی کرم کرتے ہیں۔

ٹیکا۔ لفظ صرف کہنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اُنکے دِل میں سوائے ایشور کے اور کسی قسم کے پھل کی خواہش نہیں ہوتی۔

اوترن ۱۲۔ ارجن نے کہا مہاراج جو بلا کامنا کرم کرتا ہے۔ اُسکو بھی کرم کرنیکا اہنکار (خودی) ہوتا ہے۔ اور جو کامنا رکھکر کرتا ہے۔ اُسکو بھی۔ گویا کہ کرم کے کرنے اور اُسکا اہنکار رکھنے میں دونوں مساوی ہیں پھر اِسکا کیا سبب کہ جو بلا کامنا کرتا ہے۔ وہ نجات پاتا ہے

اور جو کامنا یکت کرتا ہے۔ وہ بندھن۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शांतिमाप्नोति नैष्ठिकीम्

अयुक्तः कामकारेण फले सक्तो निबद्ध्यते ॥१२॥

۱۲۔ یوگی کرم کی خواہش نہ رکھتا ہوا۔ اُس شانتی کو پاتا ہے جو ختم نہیں ہوتی ۔ اور جو یوگی نہیں وہ کرم کرکر کرموں سے بندھ جاتا ہے۔

ٹیکا۔ یکت (یوگی) اُسکو کہا جاتا ہے جس کا نسچے ایشور ارپن کرمون میں ہو۔ ایسا شخص پھل کی خواہش چھوڑ کرم کرتا ہؤا ۔ اول انتہ کرن کی شدھی کرتا ہے۔ پھر نت (ہمیشہ) انت (فانی) وستو کا بیبیک پھر سنیاس پھر گیان پھر موکش اور جو یوگی نہیں یعنے ایشور ارپن کرم نہیں کرتا۔ کسی پھل کی خواہش سے کرتا ہے۔ وہ مطابق اپنی کامنا کے پھل میں آشکست (گرویدہ) ہوا ہؤا سنسار بندھن میں بندھتا ہے۔ اس لئے اے ارجن تو بھی یکت ہوکر کرم کر یہ اسکا ابھپرائے ہے۔

اوترن ۱۳۔ یہ بیان کرکر کہ چت کے ناپاک کو بمقابلہ سنیاس کے کرم کرنا اچھا ہے۔ اب یہ کہتے ہیں شدھ چت والے کو کرم کے مقابلہ سنیاس اچھا ہے ۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

सर्व कर्माणि मनसा सन्यस्यास्ते सुखं वशी ॥

नवद्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन् ॥१३॥

۱۳۔ من سے سب کاموں کو چھوڑ کر حواسوں کو قابو رکھنے والا نہ کرتا ہؤا نہ کراتا ہؤا اس نو دروازے والے جسم میں آرام سے رہتا ہے۔

ٹیکا۔ سب کرم کہکر مراد نتیہ نیمتیہ (مقررہ) اور کامیہ (خواہش سے کئے ہوئے) اور

نکھدا ممنوع اکرموں سے ہے۔ جو شخص آتما کو اکرتا جانکر اِن سب کو چھوڑ دیتا ہے۔
وہ پراربدھ کے بس ہوا ہوا آرام سے رہتا ہے۔ کیونکہ اُس کا کوئی کرم نہ من سے ہوتا ہے۔
نہ بولنے سے نہ جسم سے سب کو چھوڑ دیتا ہے۔

اعتراض۔ اگر یہ من بانی (گفتگو) اور جسم خود بخود اپنے اپنے وشیون میں لگ جائین
تو پھر کیا ہو؟

جواب:۔ سوکہشم اور استھول دونوں طرح کا جسم اِس کے بس رہتا ہے۔ اس لئے
یہ وشیون کی طرف نہیں جاسکتی یہ جسم نو دروازوں والا ہے۔ یعنی دو کان دو آنکھ دو ناک کے
سوراخ اور ایک مُنہہ یہ سات اوپر کے دروازے ہین۔ اور عضو تناسل (لنگ) اور ایک
مقعد (گدا) یہ دو نیچے کے ہیں۔ ایسا شخص اس نو دروازے کے جسم میں اس طرح
رہتا جس طرح غیر گھر میں مسافر اس لئے خواہ کوئی اُس کی عزت کرے خواہ بے عزتی
اِس سے نہ وہ خوش ہوتا ہے۔ اور نہ غمگین ہی۔ گویا کہ نہ اُسکو نہ یہ اہنگتا ہوتی ہے۔ کہ
میں ہون اور نہ یہ ممتا کہ یہ میرے ہیں اب یہ کہتے ہیں کہ گیانی اِس جسم میں بلا تکلیف کی
رہتا ہے۔ اور اگیانی تکلیف میں کیونکہ اگیانی آپ کو جسم سے جُدا نہیں مانتا جسم ہی
کو اپنا آدہار سمجھتا ہے یعنے گھر زمین آسن جہان کہین وہ بیٹھے۔ جسم کی لحاظ سے وہان
ہی آپکو بیٹھا سمجھتا ہے۔ اور گیانی ایسا نہیں مانتا۔ وہ یہ سمجھتا ہے۔ میں اس جسم میں
فقط نواس کرنے والا ہون۔ اور جسم سے الگ ہون۔ جو کام جسم کے متعلق سے کئے
جاتے ہیں۔ وہ بسبب اودیا کے آتما میں فرضی (کلپت) ہیں۔ اور ودیا سے ناش
ہو جاتے ہیں۔ یہ جانکر سب کاموں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کہا گیا ہے۔
کہ وہ اس نو دروازے کے جسم میں آرام سے رہتا ہے۔

ارجن نے کہا مہاراج بقول آپکے جو جو کرم متعلق جسم کے ہیں۔ وہ آتما میں اسطرح فرض کئے جاتے ہیں۔ جیسے کشتی کا چلنا درختون میں۔ اُن کا ودیا سے ناش بھی ہو سکتا ہے۔ مگر جو کرم آتما خود کرتا ہے۔ یا جسم وغیرہ کو طاقت دیکر کراتا ہے۔ وہ کرم تو ناش نہیں ہونگے اس پر سری مہاراج نے کہا۔ نہ آتما کچھ کرتا ہے۔ اور نہ کراتا ہے۔

اوترن ۱۴:۔ اوپر کے شلوک میں یہ بات کہ جسم کے دھرموں کو اسطرح آتما میں فرضی جانے جیسے کشتی کا چلنا درختون میں۔ اور گیان سے اُنکا ناش ہو جاتا ہے۔ مگر جس طرح آدمی جاتا جاتا کھڑا ہو جائے اور اُسکا جانا بند ہو جاتا ہے اُسی طرح یہ کیون نہ کہا جائے کہ کرتا کراتا آتما ہے۔ اور سنیاس (تیاگ) کرنے سے اُسکا کرنا کرانا بند ہو جاتا اس شک کو رفع کرنے کے لئے سری مہاراج نے کہا۔ جیسے آکاش میں نیلی رنگت اور کڑاہے کی سی شکل کچھ نہیں۔ اُسی طرح آتما میں کرموں کا ابھاؤ ہے۔ اور جب کرم ہی نہیں۔ تو پھر اُنکے چھوڑنیکی کیا ضرورت۔ اسپر ذیل کا شلوک:۔

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः॥
न कर्मफलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते॥१४॥

۱۴۔ پربھو نہ لوگون کے کرم رچتا ہے۔ نہ کرمون کے پھل کو نہ کرتا بدھی کو۔ یہ سب کام سبھاؤ سے ہوتے ہیں۔

ٹیکا:۔ پربھو نہ کسی سے کہکر کرم کراتا ہے نہ خود کرتا ہے۔ نہ کسی کے کئے کرم کے نتائج کو بھوگتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ ا۔ آتما دونون لوکون میں مساوی وچرتا ہے۔ دونون لوکون سے مراد خواب و بیداری کی ہے۔

۲۔ جب بدھی دھیان کرتی ہے۔ تو آتما دھیان کرتا معلوم ہوتا ہے اور جب حرکت کرتی ہے تب حرکت کرتا۔

۳۔ بدھی کے ساتھ ہی خواب میں جاتا ہے۔ اور بدھی کے ساتھ ہی واپس بیداری میں ؎ .... ؎ .... ؎

اِس پر گیتا کا قول۔

اے کنتی کے بیٹے باوجود اس کے کہ آتما جسم میں مقیم ہے بھی۔ پرنتو بھی اُس پر کسی کرم کا اثر نہیں ہوتا۔

سوال۔ اگر آتما کچھ کرتا کراتا نہیں۔ تو پھر کون کرتا اور کراتا ہے؟

جواب۔ اِس پر سری مہاراج نے کہا سبھاؤ کراتا ہے۔ سبھاؤ کو اگیان پرکرتی دیوی اور مایا بھی کہتے ہیں۔

اوترن ۱۵۔ ارجن نے کہا مہاراج میرے نسچے میں تو یہ آتا ہے ایشور کرم کرانیوالا ہے۔ اور جیو اُس کے کرنیوالا۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ ایشور جس کو اچھے لوک میں لے جانا چاہتا ہے۔ اُس سے اچھے کرم کراتا ہے۔ اور جس کو نرک میں لے جانا چاہتا ہے۔ اُس سے برے

سمرتی پرمان ا۔

سمرتی

یہ اگیانی جیو سکھ دکھ پیدا کرنیکی خود کچھ طاقت نہیں رکھتا۔ ایشور کا اکسایا ہوا نرک اور سورگ کو چلا جاتا ہے۔

اِس سے ثابت ہے۔ ایشور کرانیوالا ہی اور جیو کرنیوالا اور ایشور بھوگا نیوالا ہے اور جیو بھوگنے والا۔ اس لئے پن پاپ کا لیپ آتما کو ہوا پھر آپ کس طرح کہتے ہیں سبھاؤ ہی

سب کچھ کراتا ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک :-

नादत्ते कस्यचित्पापं नचैव सुकृतं विभुः ॥
अज्ञानेनावृतं ज्ञानंतेन मुह्यंति जंतवः ॥१५॥

۱۵۔ سرو ویاپی پرماتما نہ کسی سے پاپ کراتا ہے۔ اور نہ پن ہی۔ اگیان نے گیان کو ڈھک رکھا ہے۔ اِس لئے جیو موہ میں پڑ رہے ہیں۔

ٹیکا ۔ پرماتما نہ کسی سے پن کراتا ہے اور نہ پاپ ہی اور نہ جیو اُسکا کرتا ہی ہے۔

سوال ۔ تو پھر اِس بات کا کیا جواب ہُوا جس کا حوالہ شرتی اور سمرتی میں ہے۔ اور نیز یہ بات کہ ایشور جو چاہتا ہے۔ اپنی مرضی سے کراتا ہے۔ عام زبان زد بھی ہے؟

جواب ۔ اسپر سری بھگوان نے کہا آورن اور وکھشیپ دو شکتیوں والے اگیان نے گیان کو ڈھک رکھا ہے گیان سے اُس چیتن برہم سے مراد ہے۔ جس کے آشرے جیو جگت اور ایشور کا مغالطہ ہوتا ہے۔ اور جو درحقیقت نت سوے پرکاش سچدانند ادوتی ست سروپ ہے۔ اگیان سے جب چیتن آتما کا آورن (ڈھک جانا) ہوتا ہے۔ تب پرماتا (جاننے والا) پرمان (جاننا) پرمے (جس کو جاننا ہو) اور کرتا (فاعل) کرم (فعل) کرن (آلہ) اور بھوگتا (بھوگنے والا) بھوگیہ (فعل) بھوگ (جسکو بھوگتا ہو) نو طرح کا سنسار روپ وکھشیپ ہو جاتا ہے۔ اور جیو اُس کے پانیوالا۔ جیو اُس سے مراد ہے۔ جو اپنے اصلی روپ کو نہ جانکر آپکو پیدا ہونے اور مرنے والا سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ ایشور کے اکرتا ابھوگتا پرمانند ادوتی روپ سے بے خبر ہے۔ اسطرح بیوقوفوں کو جیو ایشور اور جگت کا مغالطہ ہو رہا ہے۔ یہی شرتی اور سمرتی کے کہنے کا مدعا ہے۔ یعنے شرتی کا خود یہ قول نہیں کہ ایشور کرانے والا اور جیو اُس کے کرنے والا ہے۔ بلکہ یہ کہ جس

طرح بے وقوف مانتے ہیں اُنکی سمجھ کا ذکر ہے۔ دراصل اودیت کا بودھ کرانے سے مطلب ہے۔
اوترن ۱۶: اگر گیان ہی نے گیان کو ڈھک رکھا ہے۔ اور جیو اُس سے بھولے پھرتے ہیں۔ تو پھر باعث گیان نہ رہنے کے کس طرح سنسار بندھنوں سے رہائی ہوگی اس پر ذیل کا شلوک۔

ज्ञानेन तु तदज्ञानं येषां नाशितमात्मनः ॥१०॥
तेषामादित्यवज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम् ॥१६

۱۶- اُن لوگوں کا جن کا اگیان آتم گیان سے جاتا رہا گیان (برہم) سُورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔
ٹیکا۔ آورن اور وکشیپ شکتیوں والا انادی اور نربا چیہ (جو کہنے میں نہ آسکے) اور مِتھیا اور ہر ایک دُکھ کا باعث اور آتما کے سہارے رہکر آتما کو ڈھکنے والا اگیان جس کو اودیا اور مایا بھی کہتے ہیں۔ انتہ کرن کی اُس نرمل برتی سے ناش ہوتا ہے جس سے گورو اور ویدانت کے وچنوں پر بعد شروَن منن ندھیاسن کے جیو اِیشور کی ایکتا سِدھ ہوتی ہے۔ اور شُدھ سچدانند اکھنڈ ایک رَس برہم جانا جاتا ہے۔ اور اِس سے کہ گیان سے اگیان ناش ہوتا ہے" یہ مراد ہے چیتن سے الگ اگیان نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔ نہ آئندہ ہوگا۔ جیسا کہ سیپ کو جانکر یہ گیان ہوتا ہے۔ کہ اُس میں روپا نہ تھا نہ ہے۔ نہ ہوگا ایسا یقین ہو جانا ہی اگیان ناش ہے۔ جن کا باعث چاروں سادھنوں کے اور اِیشور کی کرپا کے ایسا اگیان جاتا رہتا ہے۔ اُنکو سورج کیطرح برہم کا پرکاش ہو جاتا ہے۔ یعنے جیسے سورج طلوع ہوتے ہی بلا کسی اور امداد کے اندھیرا دور کر دیتا ہے۔ ویسے شُدھ ستوگُن سے ہُوا ہُوا برہم گیان بھی ہوتے وقت ہی اگیان کو معہ اس کے فعل کے

دور کر ست چت آنند گیان روپ ادوتی برہم کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے یہ مراد ہے۔ برنی میں اُسکا سایہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہ کہ اگیان نے گیان کو ڈھک رکھا ہے۔ اور گیان سے اگیان کا ناش ہوتا ہے۔ یہ نیائے مت کا کھنڈن ہے۔ جو کہ اگیان کو کچھ وستو نہیں مانتے اور گیان ہی کے ابھاؤ کو اگیان سمجھتے ہیں۔ کیونکہ نہ ابھاؤ یعنی نہ ہونا۔ یہ کسی شے کو ڈھک سکتا ہے۔ اور نہ گیان کا ابھاؤ یعنے گیان کا نہ ہونا گیان سے ناش ہی ہوتا ہے۔ اور ابھاؤ کا ناش اگرچہ گیان نہیں۔ بلکہ ابھاو کا ناش ہی گیان روپ ہے۔ اور یہ کہ میں اگیانی ہوں اور نہ آپ کو جانتا ہوں اور نہ دوسرے کو یہ اگیان اپنے انبھو میں ساکھشی سدہ ہے یعنے ظاہر ہے۔ اور بھاؤ (ہونا) ہے یہی بھگوان کا مت ہے اگر کوئی اسکو مفصل دیکھنا چاہیئے۔ گرنتھ ادویت سدہی میں دیکھ سکتا ہے۔ اور یہ کہ جن کو گیان ہوا اُنکا اگیان ناش ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے گیان کا ہونا کسی خاص ذات پر حصر نہیں جو چاہے وہی حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی

(۱) دیوتاؤں رشیوں منشوں میں جس جس نے برہم کو جانا وہی برہم ہو گیا۔

۲۔ جو برہم کو اس طرح جانتا ہے۔ کہ میں برہم ہوں وہ برہم ہو جاتا ہے

اور دلیل سے بھی ظاہر ہے۔ کہ جس کو جس شے کا علم نہیں ہوتا۔ اُسکو اُسکا علم ہونے ہی لاعلمی جاتی رہتی ہے۔ گویا کہ نتیجہ یہ ہی کہ گیان ہونا کسی خاص قوم سے تعلق نہیں رکھتا جس کو برہم گیان ہوتا ہے۔ اُسی کا اگیان ناش ہو جاتا ہے اگیان کی دو شکتیاں ہیں ایک آورن دوسرے وکھشیپ آورن دو طرح کا ہے۔

۲ یعنے اگیان کا ناش ہی

ایک استوا پاوک یعنی چیز کے موجود ہوتے چیز کے نہ ہونیکا یقین۔ اور دوسرا بھاناپاوک یعنے چیز کے موجود ہوتے اُس کے ہونیکی لاعلمی۔ پہلی قسم کا آورن پروکھش گیان اور اپروکھش گیان دونوں طرح سے دور ہو جاتا ہے۔ جیسے آگ کے نہ ہونیکا مغالطہ آگ کے انمان سے جوکہ پروکھش گیان ہے۔ اور آنکھوں سے دیکھکر جوکہ اپروکھش گیان ہے۔ دونون طرح دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ کہ برہم نہیں ہے۔ یہ مغالطہ ست چت آنند روپ برہم کا ہونا سُن کر جوکہ پروکھش گیان ہے۔ جاتا رہتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ برہم تو ہے۔ مگر دکھائی نہیں دیتا۔ یہ مغالطہ پروکھش گیان سے دور ہوتا ہے۔ اور اپروکھش گیان ویدانت کے مہاواکوں سے ہوتا ہے۔ اودیت سدہی میں اسکا بہت وچار ہے ٭

اوترن ۱۷۔ اُس نتیجہ کا ورنن جو گیان سے آتم تتو پرکاش پاکر ہوتا ہے۔

तद्बुद्धयस्तदात्मानस्तन्निष्ठास्तत्परायणाः ॥ ॥
गच्छन्त्यपुनरावृत्तिं ज्ञाननिर्धूतकल्मषाः ॥ १७॥

۱۷۔ برہم گیان ہوکر اُسی میں جن کا من لگا ہے۔ اور اُسی پر جن کا یقین ہے۔ اور اُسی کے لئے جن کی کوشش ہے۔ وہ پاپوں کا ناش کرکر پھر آواگون میں نہیں آتے۔

ٹیکا۔ گیان سے ظاہر ہوئے ہوئے پرماتم تتو ہی میں یعنے ست چت آنند روپ ہی میں جن کی بدھیاں لگتی ہیں۔ یا یہ کہ جو ہر وقت ہی نروکلپ سمادھی میں رہتے ہیں۔ انکے لئے پھر آواگون کا عذاب نہیں رہتا۔

سوال:۔ جیو جاننے والا اور برہم جس کو جاننا ہے۔ اسطرح جیو اور برہم دو ہو جاتے ہیں۔ یعنے دونوں کا بھید ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں۔ بھید نہیں ہوتا۔ وہ پار برہم کو اپنا روپ ہی جانتے ہیں۔ جاننا اور جاننے

والا یہ بھید مایا کے سبب فرضی ہے۔

سوال۔ یہ قول کہ گیانیون کا بھید سمجھنا اصلی نہیں فرضی (کلپت) ہے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ برہم کا ابھید (یکتائی) گیانیون اگیانیون سب میں اصلی ہے؟

جواب۔ اگیانی جسم اور حواسون کو آتما سمجھتے ہیں۔ اِس لئے وہ برہم روپ نہیں کہلاتے اور جو گیانی ہیں۔ اُنکو جسم وغیرہ کا اہنکار نہیں ہوتا۔ اِس لئے اُن کو برہم روپ کہا جاتا ہے۔

سوال۔ کرم کرنیکی تکلیف اُنکو بھی اٹھانی پڑتی ہے۔ جو گیانی ہیں۔ اِس لئے اُن سے جسم وغیرہ کا اہنکار نہیں چھوٹتا؟

جواب۔ تدنیشٹا پد کہکر سری بھگوان نے کہا اُسی پر جو قائیم ہیں۔ یعنے سب کرمون کو چھوڑکر وہ برہم میں قائیم ہوجاتے ہیں۔ یعنی آتم وچار میں لگ جاتے ہیں

سوال۔ جب تک کرمون کے پھل کی خواہش رہتی ہے۔ تب تک کرمون کا تیاگ کس طرح ہوسکتا ہے؟

جواب۔ تت پرائین ہوکر یعنے جو ایک پرماتما ہی کو سب پھل روپ جانتے ہیں۔ اِس سے اُنکو کسی پھل کی خواہش نہیں ہوتی۔ سب کو چھوڑ دیتے ہیں۔

پدون کا ارتھ

تدبدھیا" پد سے اپروکھش گیان کو۔ اور "تدآتما نہ" سے ندھیاسن کو جس سے آناتما اہنکار روپی الٹی سمجھ کا ناش ہوتا ہے۔ اور "تدنیشٹا" سے شرون من کو جس سے پرمان گت اور پر مے گت دو طرح کا شک جاتا رہتا ہے۔ پرمان گت شک سے یہ مراد ہے کہ شاستر میں برہم کا ذکر ہی یا سورگ وغیرہ کا ایسا شک شرون سے ناش ہوتا ہے اور پر مے گت سے یہ کہ جیو برہم کا بھید ہے۔ یا ابھید یہ من سے دور ہوتا ہے۔ اور

نت پرائنا" سے مضبوط ویراگ کو۔ ایسے لکھشنوں سے سنیاسی آواگون میں نہیں آتے موکھش ہو جاتے ہیں۔

سوال موکھش ہونیوالوں کو پھر دیہہ (جسم) کیوں نہیں ملتا؟

جواب "گیان نِردھوت کلشا" کہکر کہا بسبب گیان کے پُن پاپ اور اُن کا کارن اگیان نہیں رہتا یعنی گیان سے اگیان ناش ہوتا ہے۔ اور اگیان ناش کے بعد پُن پاپ کا جو اسکا فعل ہیں۔ اور پُن پاپ کا ناش ہونے سے پھر جسم نہیں ملتا کیونکہ بغیر فاعل فعل نہیں ہوتا۔

اوترن ۱۸۔ یہ بیان کرکر کہ دیہہ چھوٹنے کے بعد بدیہہ مکتی ہوتی ہے۔ نیچے لکھی شلوک میں جیون مکتی کا ورنن جو گیان کا پھل ہے۔

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ॥
शुनि चैव श्वपाके च पंडिताः समदर्शिनः ॥१८॥

۱۸۔ جو ودیا اور نمرتا کے سبب برہمن گائے ہاتھی کتا اور چانڈال سب کو برابر دیکھتا ہے وہی پنڈت ہے۔

ٹیکا۔ برہمن کہکر ویدوں کے جاننے والے آہنکار سے رہت برہم گیانی ساتکی سبھاؤ والوں سے مراد ہے۔ اور گائے کہکر راجس سبھاؤ والی مخلوق کی جو بلا سنکاروں کے ہے۔ اور ہاتھی کتا چانڈال کہکر تامسی مخلوق کی ان سب میں جو برہم کو یکساں اور ویاپک دیکھتا ہے۔ وہی پنڈت ہے۔ وہی گیانی ہے۔ اور وہی جیون مکت۔ جیسے سب جگہ گنگا جل اور تالاب اور شراب اور پیشاب میں سورج کا عکس مساوی پڑتا ہے۔ اور اِس سے اُس میں کسی کا گُن اور دوش اثر نہیں کرتا۔ اِسی طرح جو سب میں

برہم کو دیکھتے ہیں۔ وہ دوستی دشمنی سے چھوٹے ہوئے پرمانند کا انبھو کرتے ہوئے۔ جیون مکتی سکھ کا انبھو کرتے ہیں۔

اوترن ۱۹ - یکسان دیکھنے والے کا ذکر سُن کر ارجن نے کہا مہاراج کسی شخص کا ساتکی سبھاؤ ہوتا ہے۔ اور کسی کا راجسی اور کسی کا تامسی گو یا کہ سبھاؤں میں قدرتی فرق ہوتا ہے۔ اِس لئے سب کو برابر دیکھنا بہت مشکل اور خلاف دہرم شاستر ہے۔ اِس میں گوتم سمرتی پرمان۔

سمرتی - ۱۔ جو شخص وید جاننے والے "پنڈتوں میں ایک کی پوجا کم کرے۔ اور ایک کی زیادہ تو اُس کے گھر کا کھانا دوش ہے۔ اور اسی طرح جو گُن اور ودیا کے لحاظ سے باہمی برابر نہ ہوں۔ جو اُنکے برابر پوجا (تعظیم) کرے۔ اُس کا اَن کھانا بھی دوش ہے۔ کیونکہ اُن کی ایسی پوجا سے چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا سمجھا جاتا ہے۔

۲ - جو پوجا کرنے والا بلا سوچے سمجھے اِس بات کی کہ یہ اعلےٰ ہے یا ادنیٰ کسی کی پوجا کرے۔ اِس سے اُسکا دہرم اور دہن دونوں ناش ہو جاتے ہیں۔

اور اگر یہ اعتراض ہو۔ کہ یکسان دیکھنے والے (سم درشی) سنیاسی کے گھر نہ تو اَن ہی ہوتا ہے۔ اور نہ دہن ہی۔ اور اِس سے کہ اِس کے گھر کا اَن نہ کھائے یہ مطلب ہے۔ وہ پاپی ہو جاتا ہے۔ اور نیز یہ کہ ایسے لوگوں کا تپ ہی دہن ہوتا ہے۔ اِس لئے اُس کا ناش ہو جائیگا۔ اِسطرح کہکر ارجن نے کہا مہاراج آپ نے یکسان دیکھنے والے کو جیون مکت کِسطرح کہدیا۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद् ब्रह्मणि ते स्थिताः॥१९॥

۱۹- جن کا من سمتا (یکسان) میں قایم ہے- انہون نے یہان ہی دنیا کو جیت لیا ہے کیونکہ برہم بے دوش اور سب میں برابر ہے- اس لئے وہ برہم میں قایم ہوتے ہیں.

ٹیکا:- یکسان دیکھنے والے پنڈت جو یہان ہی دنیا کے دہرمون سے اوپر رہتے ہیں- انکا مرکر دنیا کے دہرمون سے بے تعلق ہونا تعجب میں داخل نہیں- جو برہم مختلف سُبھاؤن کے جاندارون میں یکسان مقیم ہے- اُس میں جن کا من قایم ہے- انہون نے دنیا کو جیتا ہے- کیونکہ برہم بے دوش ہے- وکارون سے رہت ہے- نت ہے- یکسان ہے- اس لئے جو سمتا (یکسان) میں قایم ہے- وہ برہم میں قائم ہے-

بھاوارتھ

چیزون میں دو طرح کی ناپاکی (خرابی) ہوتی ہے- ایک خود بخود دوسری کسی سے مل کر مثلاً پیشاب یا شراب یا چانڈال- یہ خود ہی ناپاک ہیں- اور گنگاجل وغیرہ کیچڑ وغیرہ سے مل کر- برہم دونون طرح کی دوشون سے بری ہے- جن کا یہ خیال ہے- سرو ویاپی برہم چانڈال وغیرہ سے ملکر بے دوش نہیں رہتا- انکی سمجھ بے وقوفون کی سی ہے برہم سب میں بے دوش ہے- آکاش کی طرح آسنگ ہے- اس میں شرتیان پرمان

شرتی - ۱- یہ پُرش آسنگ ہے-

۲- جس طرح سب کو پرکاش کرکر سورج کو کسی شے کا اثر نہیں ہوتا- اسی طرح آتما سب بھوتون کے اندر ہے- مگر کسی کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتا- کیونکہ آسنگ ہے- ۲-

آتماہیں کام کرودھ وغیرہ دوش بھی نہیں ہیں۔ یہ دوش انتھ کرن کا دھرم ہیں۔ اندریاں جیت بے دوش برہم کا روپ ہُوا ہُوا جیون مکت ہو کر رہتا ہے۔ اس میں یہ اعتراض کہاں کہ بباعث یکساں دیکھنے کے وہ پاپی ہے۔ اور اسکا ان کھانا دوش ہے۔ شرتی سمرتی کی ہدایت جن کا کہ اوتّرن میں حوالہ دیا گیا ہے۔ فقط اگیانی گرہستی (دنیادار) کے لئے ہے۔ جیون مکت کے لئے۔ ایسے منشوں کا ان کھانا دوش بنا کر اور دھرم اور دھن کا ناش کہکر مراد گرہستیوں سے ہے۔

اوتّرن ۲۰۔ برہم کو بے دوش اور یکساں جاننے والے کی کیسی صفات ہوتی ہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम्

स्थिरबुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद्ब्रह्मणि स्थितः।२०।

۲۰۔ جو پیاری چیز کو پا کر خوش نہیں ہوتا۔ اور بُری کو پا کر دُکھی نہیں ہوتا۔ وہ قایم عقل نہ بھولا ہُوا برہم جاننے والا برہم میں قایم ہے۔

ٹیکا۔ یہ صفات جو شلوک میں بیان کی گئی ہیں جیون مکت میں سبھاوک ہوتی ہیں۔ اور موکھش چاہنے والے میں کوشش کرنے سے اسکا سبب یہ ہے۔ جیون مکت سب میں ایک اودتی برہم کو دیکھتا ہے۔ اس لئے اسکو اچھی بُری کسی شے کی خوشی اور غمی نہیں ہوتی۔ ذیل کا آدھا شلوک اسی کی شرح ہے یعنے جو قایم عقل ہے۔'' اس کا یہ مطلب ہے۔ جو سنیاسی ہو کر ویدانت وچنوں کو سوچتا ہوا سب شکوں سے چھوٹا ہُوا برہم میں قایم عقل ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے شخص کو شک نہ نہ الٹی سمجھ (بپریت بھاونا) ہی ہوگی۔ تو یہ ہی نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ اسکو الٹی سمجھ

ہٹانیوالا ندہیاسن بھی ہوتا ہے۔ یہ اسم موہٹر اپد کا ارتھ ہے۔ یعنی یہ بھولا ہوا نہیں۔ مطلب یہ کہ سوائے برہم کے اُسکی برتی اور کسی طرف نہیں جاتی۔ اس لئے اسکو نہ کسی قسم کا بھولا وا ہوتا ہے۔ اور نہ رکاوٹ (پرتی بندہ) نہ شک نہ الٹی سمجھ ہی۔ برہم کا ساکھشات کر کر سمادہی لگا کر سدا بے دوش برہم میں قایم رہتا ہے۔ اُسکو جیون مُکت اور اسنپنت پر اگیہ بھی کہتے ہیں۔ ایسے شخص کی نظرون میں دنیا اصلی نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اس لئے اُسکو نہ کسی شئے کی خوشی ہوتی ہے۔ اور نہ غمی۔ اور جو موکھش کا خواہشمند ہے۔ اور دوئی کو دیکھ رہا ہے۔ اُسکو یہ واجب ہے۔ وشیون میں اُن کی خرابیان دیکھتا ہُوا۔ اُن کی خوشی اور غمی کو چھوڑ دیوے۔

اوتنرن ۲۱ - کئی جنموں سے باہر کے وشیون کا سُکھ انہو کرتے ہوئے دل وشیون میں طاقت پا چکا ہے۔ اس لئے ایسے دل کا اُس برہم میں قایم ہونا۔ جس کو کبھی دیکھا ہوا اور باہر کے وشیون سے رہت ہے۔ اور کبھی کسی جنم میں دیکھا ہُوا نہیں ہے۔ مشکل ہے۔ اگر دیکھا ہوتا تو پھر دوبارا جنم نہ ہوتا۔ اور اگر یہ دلیل ہو۔ کہ بسبب برہم کے پرمانند روپ ہونیکے دل اُس میں قایم ہو جائیگا۔ تو یہ بھی نہیں۔ کیونکہ جس آنند کو پہلے کبھی جانا نہیں۔ اُس آنند کی خواہش پیدا نہیں ہو سکتی۔

اس میں سوریشر اچاریہ کا قول

شلوک - آنند ستا تو ہے۔ مگر اُسکا ساکھشات نہ کسی شے سے علم ہوتا ہے
اور نہ اُس میں یہ طاقت ہے کہ اُس سے ظاہری وشیون کے سُکھ
کی خواہش ہٹ جائے۔ سنو۔

اسپر ذیل کا شلوک۔

बाह्यस्पर्शेष्वसक्तात्मा विंदत्यात्मनि यत्सुखं॥
सब्रह्मयोगयुक्तात्मा सुखमक्षयमश्नुते॥२१॥

۲۱- جس کا چت باہر کے وشیوں میں نہیں لگتا- وہ آتم سُکھ کو پاکر یوگ سے برہم میں لگا ہُوا- اُس سُکھ کو پالیتا ہے- جس کا کبھی ناش نہیں-

ٹیکا- جن چیزوں کا گیان بذریعہ حواسوں کے ہوتا ہے- مثلاً بولنا چھونا وغیرہ- وہ چیزیں باہر کا وشے کہلاتی ہیں اور اناتما (نہ آتما) کا دہرم ہیں- اِن میں جس کا دل نہیں چاہتا- وہ خواہشوں سے چھوٹ کر اپنے اندر ہی اُس سُکھ کو پالیتا ہے- جو باہر کے وشیوں سے الگ نورتی روپ ہے- اور چت کی نرمل ساتکی برتی سے جانا جاتا ہے- اِس میں مہابھارت پرمان-

شلوک:- جو سُکھ یہاں کے وشیوں کا ہے- اور جو سورگ وغیرہ لوکوں کا ہے- وہ سُکھ اس سُکھ کے سولہویں حصہ کے بھی برابر نہیں جو خواہشیں چھوڑکر حاصل ہوتا ہے

شلوک ۲۱ کا دوسرا ارتھ

آتم سُکھ مراد جیو آتما سے- یعنے جیو کے (توم پدارتھ) لکھش ہے- اُس میں جو سُکھ بوقت سکھوپتی کے بغیر وشیوں کے ہوتا ہے- وہ اُسکو وشیوں کو چھوڑکر جاگرت ہی میں ہو جاتا ہے- اور یہ نہ صرف جیو کے لکھش توم پدارتھ کا ہی ہوتا ہے بلکہ ایشور کے لکھش تت پدارتھ سے اُسکو غیر نہ دیکھتا ہُوا پورن سُکھ کو پاتا ہے- اور آگے باقی آدھے شلوک میں اِسی کا ورنن ہے- یعنے یہ کہ ترشنا سے چھوٹا ہُوا یوگ سے برہم میں لگا ہُوا اُس سُکھ کو پاتا ہے- جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا-

اِس پد کا دوسرا ارتھ

برہم پدنت پدارتھ یعنے ایشور کے لکھش سے مراد ہے اور یوگ پد ابھید گیان سے جو مہاواکون سے ہوتا ہے۔ ابھید گیان کا پھل اکھشی سُکھ ہے۔ یعنے نہ ناش ہونیوالا سُکھ اس سے انسان سُکھ روپ ہوجاتا ہے۔ اور اس سُکھ کا پانا اِسوجہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو مغالطہ ہمیشہ موجود آتما کی نسبت رہتا ہے وہ جاتا رہتا ہے۔

بھاؤارتھ۔

جو آتما کے نہ گھٹنے والے اکھشی سُکھ کو چاہتا ہے۔ اُسکو چاہیئے اندریون کو ایسے سُکھون میں نہ لگائے جو نرک کے دنیوالے اور چھن بھر کے ہیں۔ فقط اس پر عمل کرنے سے برہم میں قائمی ہوجاتی ہے۔

اوترن ۲۲

ارجن نے کہا مہاراج یہ بات کہ جب تک وشیون کا سُکھ نہ چھوٹے تب تک اکھشی سُکھ نہیں ملتا۔ اور جب تک اکھشی سُکھ نہ ملے وشیون کا سُکھ نہیں جاتا۔ اس سے انوان آسرے کا دوش آتا ہے۔ یعنے ایک کا دوسرے پر حصر ہے۔ اس لئے اِس سے حاصل کیا۔ جواب۔ یہ دوش نہیں آتا۔ البتہ اُس صورت میں آسکتا ہے۔ اگر وشیون کے سُکھ ہٹانیکا باعث اکھشی سُکھ ہوتا۔ یہ وشیون کا سُکھ وشیون میں خرابیان دیکھنے سے ہٹ جاتا ہے۔ اور اس کے ہٹ جانے سے اکھشی سُکھ حاصل ہوتا ہے اسپر ذیل کا شلوک۔

ये हि संस्पर्शजा भोगा दुःखयोनयएव ते ॥०॥
आद्यंतवंतः कौंतेय न तेषु रमते बुधः ॥ २२ ॥

۲۲۔ اےکنتی کے بیٹے جو بھوگ اندریوں اور وشیوں کے مِلنے سے ہوتے ہیں۔ اور

دُکھ کا باعث ہیں۔ اُن کا شروع بھی ہے اور انجام بھی عقلمند اِن میں دل نہیں لگاتے

ٹیکا ۔ وشیون اور اندریوں کے تعلق ہونیکا نام سپرش ہے۔ اور اس تعلق سے جو تچھ (تھوڑی) اور ہیچ سکھ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ کیا اس لوک کے اور کیا اُس لوک کے سب راگ دویش (دوستی دشمنی) سے بھرے ہوئے ہیں۔ اِس لئے ایسے سُکھ دُکھ کا باعث ہیں۔ اور برہم لوک تک دُکھ ہی دیتے ہیں۔ اِس میں بشن پُران کا پرمان۔

شلوک :۔ انسان جسقدر من بھاتی چیزوں کو اچھا جانکر قبول کرتا ہے۔
اُسی قدر اُن کی غم سے اُسکا من چھِد جاتا ہے۔

اور نیز یہ کہ یہ سُکھ ایسے دُکھ کا باعث ہونے پر بھی قائم نہیں رہتے۔ وشیون کے سُکھ کے تعلق سے اِن کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اُنکے وجوگ سے اُنکا ناش۔ گویا کہ نہ یہ اول تھی۔ نہ آئیندہ ہونگے۔ فقط درمیان ہی میں اِن کا ظہور ہے۔ اس لئے اُنکو اب بھی متھیا اور مانند خواب کے جاننا چاہیئے۔ اِس میں گوڈپاداچاریہ کا پرمان۔

شلوک :۔ جو شے نہ آدمیں ہوتی ہے۔ اور نہ انت میں وہ درمیان میں بھی
نہیں ہوتی
اس لئے بیکی (گیانی) آدمی اِن میں کبھی محبت پیدا نہیں کرتا۔ اِس میں پاتنجلی سوتر پران

سوتر ۔ اِس دنیا کی تمام چیزیں پرنامی ہیں۔ یعنے تغیر پذیر اور کئی طرح کے تاپوں
اور سنسکاروں اور دکھوں سے شامل ہیں اور تینوں گنوں کی برتیاں
بھی ورودھ ہیں۔ اس لئے بیکی شخص کو ساری دنیا دُکھ روپ
نظر آتی ہے

سوتر کا ارتھ۔ بیکی (گیانی) شخص یہاں اور وہاں کی تمام خوشیوں کو دُکھ روپ اور

ناموافق جانتا ہے۔ اور اُنکے دکھون کو یاد رکھتا ہے۔ اور اگیانی اس کے خلاف یعنے
خوشیون کو بھوگتا ہُوا۔ اُنکا دُکھ خیال میں نہیں لاتا۔ وِدوان (صاحب علم) مانند
آنکھ کے نرم ہوتا ہے۔ اور ذرا سا دُکھ دیکھکر بھی ویراگی ہو جاتا ہے۔ جیسے کڑی
کے جالے کی نرم تار آنکھ میں پڑکر دُکھ دیتی ہے۔ اور جسم پر نہیں اُسی طرح ودوان
کو اس سے دکھ ہوتا ہے۔ غرض ودوان (گیانی) ان خوشیون کو دُکھ سے ملا ہُوا۔ اس
طرح جانتا ہے۔ جیسے کوئی لڈون کو زہر سے مِلا ہُوا۔ اور اگیانی جوکہ ہمیشہ دُکھ پانیکا
عادی ہے نہیں جانتا۔ دُکھ تین طرح کا ہے۔ پرنام تاپ اور سنسکار۔

پرنام دُکھ ۔ جس قدر وشیون کا سُکھ ہے۔ اُسکا سبب خواہش ہے۔ بلا خواہش
کسی شے کا سُکھ نہیں ہوتا۔ اِسکا مطلب یہ ہے۔ خواہش سے جب کوئی شے
حاصل ہوتی ہے۔ خواہش ہی اُلٹ کر سُکھ کا روپ ہو جاتی ہے۔ اور پل بہ پل بڑہتی
جاتی ہے۔ اور اگر اُسکی کامیابی رُک جائے تو پھر وہی اُلٹ کر دُکھ ہو جاتی ہے۔ اس
لئے اسکا نام پرنام دُکھ ہے۔ اِس سے ثابت ہے۔ بھوگون سے اندریان کا ہٹ جانا
سُکھ ہے۔ اور نہ ہٹنا دُکھ ہے۔ یعنے بھوگون کو بھوگتے ہوئے خواہش دُور نہیں
ہوتی بلکہ اور بڑہتی ہے۔ اور اندریان زیادہ چپل ہو جاتی ہیں۔ اِس میں سمرتی پرمان۔

سمرتی ۔ جیسے آگ گھی ڈالنے سے دور نہیں ہوتی۔ ویسے وشیون کی خواہش
وشیون کو بھوگ کر دور نہیں ہوتیں۔

اس لئے بباعث اِسکے کہ خواہش دُکھ روپ ہے۔ خواہش سے جو سُکھ ہوتا ہے۔ وہ
بھی دُکھ ہی ہے۔

تاپ دُکھ ۔ بوقت کسی سُکھ کے موجود ہونیکے جو دُکھ انسان کے ناموافق طبع

ہوتا ہے۔ اُس سے دل میں دویش سا رہتا ہے۔ اور جب تک وہ ہٹ نہ جائے
سُکھ بِسُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ دویش انسان کی اُس خواہش کا نام ہے۔ جس سے
وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ مجھکو کبھی کسی سبب سے دُکھ نہ ہو۔ چونکہ ایسی کوشش کا ہونا
ناممکن ہے۔ اسلئے سکھوں کے ہونے پر بھی دُکھ کے دینیوالے کارنوں کا دل میں
دویش رہتا ہے۔ اِسی کا نام تاپ دُکھ ہے۔

اِس دُکھ کا دوسرا ارتھ

تاپ بمعنی دویش اِسکو موہ دکہا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اِس سے بباعث دُکھ کا سبب دور
نہ ہونیکے موہڑتا یعنی نااُمیدی سی ہوجاتی ہے۔ اس پر بیاس جی کے یوگیہ بھاشیہ کا
پرمان۔

یوگ بھاشیہ

چیتن اور جڑہ سا ہو کر تاپ دُکھ کا انبھو ہوتا ہے۔ اور سب سے دویش
رہتا ہے۔

ایسا دل میں دویش رکھنیوالا انسان سُکھ کے وسائل ڈھونڈتا ہوا اپنے من گفتگو اور جسم کو
اسی کام میں مصروف رکھتا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کسی سے دوستی اور کسی سے
دشمنی رکھتا ہے۔ اور کسی کو آرام اور کسی کو تکلیف دیتا ہے۔ اور اس سے بسبب
لوبھ اور موہ کے دہرم اور ادہرم ہوجاتا ہے۔

سنسکار دُکھ

اوّل کسی شے موجودہ کا سُکھ انبھو (گیان) ہوتا ہے۔ پھر اُس انبھو سُکھ کے
ہٹ جانے سے سُکھ کے سنسکار قایم ہوجاتے ہیں اور سنسکاروں سے سُکھ
کی سمرتی۔ اور سمرتی سے اُسکے ملنے کی خواہش۔ اور خواہش سے من بانی اور جسم کو حرکت

اور اُس حرکت سے پُن اور پاپ۔ اور پُن پاپ سے پیدا ہونا اور مرنا۔ اسی کا نام سنکار
دُکھ ہے۔ اسی طرح تاپ اور موہ کے سنسکار ہو جاتے ہیں۔ اوپر یہ بیان کرکر کہ وشیون
کا سُکھ بباعث دُکھ سے ملا ہوا ہونیکے دُکھ روپ ہے۔ اب یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ
وشیوں کا سُکھ بذات ہی دُکھ روپ ہے۔ اس میں سوتر پران۔

سوتر۔ آپس میں تینوں گُن ورودھی ہیں۔

گُن تین ہیں ستوگن رجوگُن تموگن۔ ستوگن سُکھ روپ ہے۔ رجوگن دُکھ روپ۔ اور
تموگُن موہ روپ۔ اِن تینوں میں آپس کا وِرودھ ہے۔ جیسے تیل بتی اور آگ تین ملکر
دیا بنتا ہے۔ اسی طرح ان تینوں کے ملنے سے انسان کے بھوگوں کے لئے ایک شے
بن جاتی ہے۔ مگر اس میں ان تینوں میں ایک گُن مکھ ہوتا ہے۔ اور دوسرے دوگون
اس لئے مکھ گُن کو لے کر اُس شے کو ساتکی یا راجسی یا تامسی کہا جاتا ہے۔ اب یہ ذکر ہے۔
کہ گو سُکھ کا بھوگ ستوگن کا فعل ہے۔ مگر اس میں رجو اور تموگُن بھی شامل ہیں۔
اِس لئے وہ تینوں گنوں سے یکت ہے۔ اور سُکھ دکھ اور موہ کا روپ ہے۔ بیکی
(عقلمند) شخص اسوجہ سے سب چیزوں کو دُکھ روپ جانتے ہیں۔ اور نیز یہ کہ ایسے
سُکھ کا انبھو کبھی قایم نہیں رہتا۔ کیونکہ گُن حرکت میں رہتے ہیں۔ اور چت چھن
چھن کے بعد بدل جاتا ہے۔

اعتراض:۔ جس شے کا سُکھ انبھو ہوتا ہے۔ اُس میں سکھ دُکھ اور موہ تینوں ضد کا
جو کہ اندھیرے اور روشنی کی طرح اکٹھے نہیں ہوتے ملاپ نہیں ہو سکتا پھر آپ
نے اُن کا ملاپ ہونا کس طرح مانا ہے۔

جواب۔ اُس میں ستوگُن ظاہر ہوتا ہے۔ اور رجو اور تمو پوشیدہ اسوجہ سے وہ دونوں

ورودھی (مخالف) نہیں ہوتے۔ جیساکہ آگ اندھیرے کو دور کرتی ہے۔ مگر لکڑی
میں پوشیدہ رہی ہوئی نہیں کرتی۔ مطلب یہ ہے۔ یہ گن برابر ایک جیسے ہوئی ہوئی
ورودھی ہوتے ہیں ورنہ نہیں ہوتے۔ جیسے ایک انتہ کرن میں دھرم اور ادھرم۔
گیان اور اگیان۔ ویراگ اور راگ۔ امیری اور غریبی۔ اکٹھے رہتے ہیں۔ اور اُن میں
ایک ظاہر رہتا ہے۔ اور باقی کے پوشیدہ۔ اسیطرح ورودھی گن اکٹھے رہ سکتے ہیں
اور دلیل سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مکھیا آدمی کا مخالف مکھیا ہوتا ہے۔ نہ کہ کمزور۔
غرض جب ستوگن رجوگن تموگن برابر برابر ہوتے ہیں۔ تب اُن میں وروده ہوجاتا
ہے۔ اور جب کم وبیش ہوتے ہیں۔ تب نہیں ہوتا۔ یہاں تک سوتر میں پرنام تاپ
سنسکار دُکھ بیان کئے گئے۔ اور راگ دویش اور موہ بھی کیونکہ ہر ایک کلیش کی پرسپت
تنو وچھن اور اُودار چار چار اوستھا ہوتی ہیں۔ اور اسبات میں کہ کلیش کیا ہوتا ہے
پاتنجلی سوتر پرمان

سوتر۔ ۱۔ کلیش پانچ ہیں۔ اودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ اور ابھے نویش
۲۔ اودیا ان میں۔ باقی چاروں کلیشوں کا کارن ہے۔ اور اُن
چاروں کی چار چار اوستھا ہیں۔ پرسپت تنو وچھن۔ اور اودار۔
۳۔ اودیا چار قسم کی ہے۔ انت (فانی) میں نت کا گیان ناپاک
میں پاک کا گیان۔ دُکھ میں سُکھ کا گیان۔ اناتما میں آتما کا گیان
۴۔ چیتن اور بدھی کی ایکتا اسمتا ہے۔
۵۔ اور سُکھ کی خواہش راگ۔
۶۔ اور جس سے دُکھ ہو وہ دویش۔

۷- اور صاحب علم (ودوان) کو سبھاوک ہٹ ہو جانا اچھی نوئیش -

۸- یہ سو کھشم کلیش پیدا ہونیسے پہلے نبا گے جا سکتے ہیں -

۹- اور پیدا ہوئے ہوئے دھیان لگا کر ناش ہوتے ہیں -

۱۰- کلیش ان سب کرمون کا کارن ہیں - درشٹ یعنے نظر آنیوالے اور ادرشٹ یعنے نہ نظر آنیوالے پیدائیش ہو کر سب کرم ظاہر ہو جاتے ہیں -

۱۱- ذات اور عمر اور بھوگ کا کارن کرم ہیں -

سوترون کا ارتھ

۱- اودیا اس سے مراد ہے جس سے کسی شئے کا بغیر وجود کے ہی گیان ہو جائے ایسے گیان کا نام الٹا اور متھیا گیان ہے - اور اسی اودیا کے کسی حصہ کا فعل سارا سنسار ہے - زمین اور چاند اور تارے سب ہمیشہ کے ہیں - اور دیوتا ست ہیں - اور امر ہیں - اور

ناپاک میں پاک گیان :- یہ کنیا (لڑکی) چاند کیطرح خوبصورت امرت کے بنائے انگون والی چاند کو پھاڑ کر نکلی ہوئی کمل نینی کماندار آنکھون والی انسانون کی زندگی ہے - ان باتون میں ایک بات بھی کنیا میں نہیں ہوتی - بلکہ یہ جسم نہایت ناپاک اور نفرت کے لایق ہے اس میں بیاس جی کا قول -

قول - جہان یہ جسم بنتا ہے - یعنی حمل وہ جگہ ناپاک ہے اور جو اسکی اصل ہے یعنی نطفہ پدر اور خون مادر وہ بھی ناپاک ہے - اور پھر یہ کہ ناپاک ہڈیون کے سہارے رہتا ہے - اور پھٹی ہوئی مشک کی طرح ہر وقت جھرتا رہتا ہے - اور اشنان وغیرہ کر کے اسکو پاک کیا جاتا ہے - اور آخرکار موت کا لقمہ ہے - اسلئے پنڈت لوگون کے نزدیک سدا ناپاک ہے -

اِسی طرح باقی باتون میں یعنے پاپ کو پُن سمجھنا اور دُکھ کو سُکھ اناتما میں آتما کا گیان۔ جسم جو کہ اناتما ہے۔ اُس کے سبب یہ جاننا کہ میں برہمن ہون یا کھشتری ہون وغیرہ وغیرہ

یہ اودیا سب کلیشوں کا مول ہے۔ اور اسکو تم بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ "اسمتا" کا ارتھ۔ بدھی اور چیتن کے ایک ہونیکا یقین ہونا اسمتا کہلاتا ہے۔

اور اُس کا دوسرا نام موہ ہے۔

۳۔ "راگ" کا ارتھ۔ بغیر سُکھ کا سامان ہونیکے سُکھ کی خواہش رکھنا راگ کہلاتا

ہے۔ اور مہاموہ بھی کہا جاتا ہے۔

۴۔ دویش کا ارتھ۔ دُکھ دینوالے کامون کو کر کے یہہ خواہش رکھنا کہ دُکھ نہ ہو۔

اس اُلٹی خواہش کا نام دویش ہے۔ اور اسکا دوسرا نام تامسر ہے۔

۵۔ ابھی نویش کا ارتھ۔ مرنیکے وقت اس قسم کی خواہش کا ہونا کہ جسم سے جان

کی مفارقت نہ ہو۔ جو عورت مرد اور بچہ سب کو ہوتی ہے۔ اس اُلٹے

خوف کا نام ابھی نویش ہے اور اس کا دوسرا نام اندھ تامسر ہے

اِن اودیا کے پانچون نامون میں ایک پوران کا حوالہ۔

شلوک۔ پرماتما سے اودیا کا ظہور ہُوا جس کی پانچ گانٹھیں ہیں۔ تم

موہ مہاموہ تامسر اور اندھ تامسر ہے

ان پانچون کلیشوں کی چار چار اوستھا ہیں۔ پہلی اوستھا میں جب تک کلیش ظاہر نہیں ہوتا سوکھشم رہتا ہے۔ یہ اُسکی پرسُپت اوستھا ہے۔ اور دوسری میں جبکہ ظاہر تو ہو سکر کام نہ کرسکے وہ تنو اوستھا ہے۔ اور تیسری میں۔ اُسکے ظاہر ہونے اور کام کرنے پر کسی وجہہ سے رُک جائے۔ وہ وچھن اوستھا ہے۔ اور چوتھے میں۔

اوسکے ظاہر ہوئے ہوئے اور کام کرتے ہوئے کو نہ روکنا اودار اوستھا ہے۔ ان اسمتا وغیرہ چاروں کلیشوں کا جن کی چار چار اوستھا ہیں۔ کارن اودیا ہے۔ اس لئے اودیا کے ناش سے ان کا ناش ہو جاتا ہے۔ جب تک انسان پرکرتی میں لئے ہوتا ہے۔ تب تک کلیشوں کی پرسپت اوستھا ہوتی ہے۔ اور جب وہ ظاہر ہوئے ہوئے کوشش سے دبائے جائیں۔ تب تنو اوستھا۔ اس اوستھا میں کلیش سوکھشم ہو جاتے ہیں۔ یہی سب یوگیوں کا درجہ ہے۔ من روک کر نرویکلپ سمادھی کر کر سوکھشم کلیش بھی نہیں رہتے۔ وچھن اور اودار دونوں سوکھشم کا فعل ہیں۔ اور استھول اوستھا ہیں۔ ان دونوں میں جو رک رک کر پھر ہو جائے وہ وچھن۔ جیسا کہ بوقت کسی سے محبت کرنیکے غصہ ظاہر نہیں ہوتا۔ مگر دل میں موجود ہوتا ہے۔ اور پھر ہو جاتا ہے۔ یہہ وچھن ہے۔ اسی طرح دوسری مثال یعنے ایک آدمی اپنی ایک عورت سے محبت کرتے ہوئے دوسری سے نہیں بھی کرتا۔ مگر اس کے دل میں اسکی محبت دبی ہوئی رہتی ہے۔ یعنی ایک عورت سے محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اور دوسری کی آئندہ ہونیوالی۔ یہ آئندہ ہونیوالی وچھن ہے۔ اور جب کوئی شے حاصل ہوتی ہے۔ اور بغیر کسی قسم کی روک کے قایم رہتی ہے۔ وہ اسکی اودار اوستھا ہے۔ اسطرح وچھن اور اودار یہ دونوں استھول اوستھا ہیں۔ ان کلیشوں کا من روک کر اور ایشور کا دھیان لگا کر ناش ہو جاتا ہے۔ اور سوکھشم کلیشوں کا سمادھی لگا کر۔ اس سے ثابت ہے۔ پرنام تاپ اور سنسکار دکھوں میں سب کلیش پرسپت تنو اور وچھن اوستھا میں ہر وقت رہتے ہیں۔ اور اودار اوستھا میں کبھی کبھی اور کسی کسی کو کلیش انکو بسبب دکھ کے کہا جاتا ہے۔ ان سے ہی دہرم اور ادہرم ہوتا ہے۔ جب تک یہ دور نہیں ہوتے تب تک پیدایش عمر اور بھوگ ان کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ اور جیسا دہرم

ادہرم کیا ہوتا ہے۔ وہ جنم پاکر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اِس طرح کلیشون کا چکر مانند ہرٹ کی ٹنڈون کے رات دن کبھی اوپر کبھی نیچے گھومتا رہتا ہے۔ اس لئے سری کرشن کا یہ قول کہ وشیون کے بھوگ پیدا ہونے اور ناش ہونے والے دُکھ روپ ہیں۔ بہت ہی ٹھیک ہے۔ یہانتک جو ارتھ بیان کئے گئے مطابق یوگ شاستر کے ہیں۔

ویدانت شاستر مطابق دوسرا ارتھ

انادی اگیان اودیا ہے۔ اور آہنکار اسمتا۔ اور راگ دویش اور ابھی نویش۔ یہ تینوں آہنکار کی برتیان یہ سب اودیا سے ہوتے ہیں۔ اِس لئے سب اسطرح ہیں۔ جیسے رسی میں سانپ یعنے متھیا۔ اور متھیا ہوکر بھی دُکھ کا کارن۔ اور خواب کیطرح دیکھنے کے۔ اور پیدا ہونے اور ناش ہونیوالے ہیں۔ نت جاننے والا آتم گیانی مغالطہ سے چھوٹا ہوا۔ اِن وشیون میں پریتی نہیں کرتا جیساکہ مرگ ترشنا (سراپ) کا پانی جانکر پھر کوئی پانی لینے نہیں جاتا۔ اِسی طرح انسان کو یہ جانکر کہ دنیا کے سُکھ برائے نام ہیں وشیون سے اندریان روک لینی چاہیئے۔

اوترن ۲۳ ۔ کام کرودھ اور راگ وغیرہ دوشوں کو جو موکھش مارگ سے گرانیوالے اور مشکل سے ہٹائے جانے والے ہر ایک دُکھ کا باعث ہیں۔ ہٹانیکے لئے ممو کھشو کو بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

शक्नोतीहैव यः सोढुं प्राक शरीर विमोक्षणात्॥

कामक्रोधोद्भवं वेगं सयुक्तः स सुखी नरः॥२३॥

۲۳۔ شریر چھوٹنے سے پہلے جو انسان کام کرودھ کے ویگ کو روک لیتا ہے۔ وُہی یُکت اور وُہی سکھی ہے۔

ٹیکا - کام سے یہ مراد ہے - جو جو حسب دلخواہ چیزیں سننے دیکھنے اور خیال میں آتی ہیں - اور اُن کی خوبیاں یاد آتے ہی اُن میں الفت ہوجاتی ہے - اُس اُلفت کو اچھیا ابھلاشا ترشنا لوبھ اور کام کہتے ہیں - کام استری پرُش کی نزدیکی کا نام بھی ہے - مگر یہاں اُسکا ذکر نہیں ہُوا - اور کرودھ سے یہ مراد ہے - جو جو دُکھ دینے والی ناموافق چیزیں سُننے دیکھنے اور خیال میں آتی ہیں اُن کی خرابیاں یاد آتے ہی دِل جل اُٹھتا ہے - اُس جلن کو دویش اور کرودھ کہتے ہیں - جب کام اور کرودھ کا ویگ آتا ہے - تب انسان لوگوں اور ویدوں کے برعکس عمل کرنیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا - اُس کا سارا میلان برعکس ہی ہوجاتا ہے - اسی سبب سے کام کرودھ کے ویگ کو ندی کے ویگ کی طرح ویگ کہتے ہیں - یعنے جیسے برسات میں ندی کے زور کا پرواہ اُس میں گرے ہوئے آدمی کو بغیر اُسکی خواہش کے گھمن گھیر کے چکر میں ڈالکر کبھی نیچے اور کبھی اوپر کر دیتا ہے اُسی طرح ندی روپی کام کرودھ میں وشیوں کا ابھیاس برسات کا موسم ہے - اور کام کرودھ زیادہ زور پکڑ جاتا ہے - اور انسان کی بغیر خواہش ہی اُسکو سنسار دکھوں میں ڈالکر سنسار سمندر کے غوطہ لگاتا ہُوا - جہانرک میں ڈالدیتا ہے - یہی ویگ پد کا مطلب ہے - اور ایسا ہی کام کرودھ کے ویگ کا کہ اُس میں انسان گر جاتا ہے - ارجن کے اس سوال پر کہ "یہ پرش بلا اپنی اچھیا کے کس کا اُکسایا ہُوا پاپ میں لگ کر پاپ کرتا ہے اُسکا ورنن کیا ہے - ایسے زور (ویگ) والے اور کئی سببوں سے ہونے والے کام کرودھ کا جس کا یہ بھروسہ نہیں کہ کس وقت ہوجائے - اُسکو جو شخص جیتے جی اپنے ہی میں روک لیتا ہے - یعنے وشیوں کے بھنور میں گرنے سے پیشتر وشیوں کی خرابیاں سوچکر اور ویراگ پیدا کرکے جو چیت روک لیتا ہے وہی یوگی ہے - وہی سُکھی ہے - اور وہی

انسان ہے۔ ورنہ وہ شکل سے انسان ہے اور درحقیقت حیوان۔ کیونکہ جیسے کہانا۔ سونا۔ ڈرنا اور متھن (زناہ) حیوان میں ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس میں۔ شریر چھوٹنے سے پہلے"۔ اس پد کا دوسرا ارتھ۔

جس طرح مرنیکے بعد روتی روتی استریاں پرش کے بدن پر ہاتھ بھی لگا دیتی ہیں۔ اور اُس سے کام پیدا نہیں ہوتا۔ اور بھائی بندون کے جلا نیکیوقت اُن پر غصہ نہیں آتا۔ اسی طرح جو جیتے جی کام کرودہ کا ویگ سہارتا ہے۔ وہی یوگی ہے۔ وہی سکھی ہے اور وہی انسان ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کام کرودہ کو اُٹھنے ہی نہ دے۔ اِس میں شنشٹ کا قول۔

شلوک

جس طرح پرانون کی نکل جانیکے بعد دیہہ کو نہ سکھ ہوتا ہے اور نہ دُکھ۔ اسی طرح جس کو پرانون کے ہوتے ایسا ہو جائے۔ وہ مُکتی ہی کے گھر میں ہے۔

شلوک کے دونوں ارتھون میں سوائے اس کے کہ ایک میں کہا گیا ہے۔ کام کرودہ کے ویگ کو سہارے۔ اور دوسرے میں یہ کہ کام کرودہ کو اٹھنے ہی نہ دے۔ اور کوئی اختلاف ہیں +

اوترن ۲۴ ۔ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ موکش کا ہونا۔ فقط اسی پر ہی موقوف نہیں۔ کہ کام کرودہ کے ویگ کو سہارے۔ اُس پر اور بھی فرض ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

योऽन्तः सुखोऽन्तरारामस्तथान्तर्ज्योतिरेव यः।
स योगी ब्रह्म निर्वाणं ब्रह्मभूतोऽधिगच्छति॥२४॥

۲۴- جس شخص کو اندر ہی سُکھ ہے - اور اندر ہی کریڑا ہے - اور اندر ہی پرکاش ہے- وہ یوگی برہم ہُوا ہُوا برہم کو پہونچتا ہے-

ٹیکا- جس کو اندر ہی سُکھ ہے - یعنی بغیر وشیون کے اپنے روپ ہی کا سُکھ ہے- اور آتما ہی میں رمن ہے - یعنے استری بیٹا وغیرہ باہر کے سُکھون میں لگا ہُوا نہیں ہے- اور وشیون کے سُکھ کا کوئی سامان نہیں رکھتا-

سوال - بھوگون کو خواہ تیاگ ہی کیوں نہ دیا جائے- بھوگ کسی حالت میں نہیں چھوٹتے - مثلاً کوئل اور باجون کی آواز کا - سُن کر بھوگ ہو جاتا ہے - اور سرد خوشبو دار ہُوا کا چھُو کر - اور چاندنی راتون میں مورون کا ناچ دیکھکر - اور سرد گنگا جل کو پی کر اور کیتکی پھولون کو سونگھہ کر - اس لئے جنگل میں رہ کر بھی سنیاسی وشیون کا تیاگ نہیں کر سکتا ؟

جواب - اسپر سری بھگوان نے " انتر جیوتی ریو " کہکر اسکا جواب دیا - یعنی اندر ہی جن کو گیان ہے - یعنے اندر ہی جن کو سُکھ ہے - اور اندر ہی جن کا رمن ہے - اِسی طرح اپنے اندر ہی جن کو گیان ہے - اُن پر باہر کے وشیون کا کچھ اثر نہیں ہوتا کیونکہ جب تک سمادھی رہتی ہے - تب تک ویسے ہی سُنا چھونا وغیرہ کسی کا تعلق نہیں ہوتا - اور جب سمادھی کھُلتی ہے - تب سب چیزین متھیا نظر آتی ہیں اس لئے اُن چیزون میں کسی کا سُکھ اُسکو نہیں ہوتا - ایسا یوگی پرمانند روپ برہم کو جو نت ہی حاصل ہے - آورن ناش کر کر پہونچ جاتا ہے یعنے وہ پہلے بھی برہم روپ ہوتا ہے - اِس میں شرتی پرمان

شرتی- برہم ہُوا ہُوا برہم کو پاتا ہے-

بیاس سوتر

سوتر

کام کرتسن رشی کا قول ہے۔ پرماتما ہی جیو ہو رہا ہے۔

اوترن ۲۵ - گیان جس سے موکھش ہوتی ہے۔ اسکی سادھنوں کا ورنن۔

लभंते ब्रह्मनिर्वाणमृषयः क्षीणकल्मषाः।

छिन्नद्वैधा यतात्मानः सर्वभूतहिते रताः॥२५॥

۲۵ - جو سب پاپ اور دوئی سے چھوٹے ہوئے من کو جیتے ہوئے سب جانداروں کی بھلائی میں رہتے ہیں۔ وہ رشی سُکھ روپ برہم کو پہونچ جاتے ہیں۔

ٹیکا - بلا خواہش کرم کر کر جن کے پاپ جاتے رہی ہیں۔ انتہ کرن شدہ ہے۔ وچار شکتی بڑھ گئی ہے۔ شرون منن کر کر جن کو کسی طرح کا شک نہیں رہا۔ من ندھیاسن سے یکسو ہے۔ عزیت جانتے نہیں۔ وہ کسی کو دُکھ نہ دیتے ہوئے سُکھ روپ برہم کو پہونچ جاتے ہیں۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی - جب تت جاننے والا سب جانداروں کو اپنا روپ دیکھتا ہے۔
تب اسکو کسی کا شوک اور موہ نہیں ہوتا۔

شلوک میں "ایشا" پد صیغہ جمع کا ہے جس کا یہ مطلب ہے۔ جس کو گیان ہو۔ وہی موکھش ہو جاتا ہے۔ گیان کا ہونا کسی خاص ذات پر موقوف نہیں۔

اوترن ۲۶ -

یہ بیان کر کر کہ پیدا ہوئے ہوئے کام کرودھ کا ویگ (زور) سہارے۔ اب یہ کہتے ہیں۔ انکو پیدا ہی ہونے نہ دے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

कामक्रोध वियुक्तानां यतीनां यतचेतसाम्

अभितो ब्रह्म निर्वाणं वर्तते विदितात्मनाम् ॥२६॥

۲۶- جو جینے کام کرودہ سے چھوٹ جاتے ہیں۔ آتما کو جان لیتے ہیں۔ چت کو قابو رکھتے ہیں۔ وہ چارون طرف سے سُکھ روپ برہم میں قایم ہیں۔

اوترن ۲۷-۲۸- اس ادھیائے کا ساریہ ہے۔ اول انتھ کرن کی شُدھی کے لئے بلاخواہش کرم کرے۔ پھر سنیاس۔ پھر شرون وغیرہ سادھن۔ اِس سے گیان ہوکر موکھش ہو جاتی ہے۔ دھیان یوگ گیان کا انترنگ (اندر کا) سادھن ہے جو ذیل کے تین شلوکون میں اختصار سے ورنن ہے۔ اور چھٹے ادھیائے میں مفصل۔ ان تینون میں دو میں یوگ کا ورنن ہے۔ اور تیسرے میں یوگ کے پھل گیان کا۔

स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवान्तरे भ्रुवोः

प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यन्तरचारिणौ ॥२७॥

यतेन्द्रियमनोबुद्धिर्मुनिर्मोक्षपरायणः ॥

विगतेच्छाभयक्रोधो यः सदा मुक्त एव सः ॥२८॥

۲۷-۲۸- باہر کے وشیون کو باہر روک کر اور نظر بھوون کے بیچ رکھکر اور اندر اور باہر آنے جانے والے پران اپان کو برابر کرکر جو اندریان من اور بدہی کو جیت لیتا ہے۔ اور موکھش کو سب سے بڑہکر جانتا ہے۔ جس کی خواہش ڈر غصہ جاتے رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ مُکت ہے۔

ٹیکا۔ سُننا چھونا وغیرہ جس قدر باہر کے وشی ہیں۔ وہ سب گیان اندریون

کے ذریعہ انتھہ کرن کی برتی سے مل کر اندر آجاتے ہیں۔ اِس لئے ویراگ پیدا کرکر اُنکی طرف برتی کو جانے نہ دے۔ اور اگر یہ وشی اندر ہی ہوتے تو پھر یہ ہزارون اوپاون سے بھی باہر نہ نکلتے۔ کیونکہ سبھاؤ دور نہیں ہُوا کرتا۔ پس یہ جانکر کہ وشی باہر ہیں۔ اور راگ سے اندر آتے ہیں۔ اور ویراگ سے رُک جاتے ہیں۔ سری بھگوان نے انکو باہر کے وشی کہا ہے۔

اور اِس سے کہ "نظر بھنوون کے بیچ رکھی" یہ مطلب ہے کہ اگر آنکھ بالکل بند کرلی جائے تو نیند آجاتی ہے۔ اور کھولدی جائے تو پرمان وپرچہ وکلپ سمرتی اور وکھشیپ برتیان ہوجاتی ہیں۔ اور آدھی بند کرنے سے نظر بھنوون کے بیچ رہتی ہے۔ باہر نہیں جاتی۔ اور دوسرا یہ طریقہ ہے۔ اندر اور باہر آنے جانے والے پران اپان کو کنبھک کرکر برابر کردیا جائے۔ یعنے روک دیا جائے۔ اِن طریقون سے جو من بُدھی اور اندریان کو قابو کرلیتا ہے۔ اور سب وشیون کو چھوڑ چکا ہے۔ اور منن کرتا ہے۔ اور خواہش ڈر غُصّہ جاتے رہے ہیں۔ وہ سدا موکھش روپ ہے اُس کو موکھش کے لئے کُچھ کرنا نہیں رہتا۔ جیتے ہی موکھش روپ ہے +

اوترن ۲۹

ایسا یوگی کیا جانکر موکھش ہوتا ہے۔ اسپر ذیل کا شلوک۔

भोक्तारं यज्ञतपसां सर्वलोकमहेश्वरम्॥
सुहृदं सर्वभूतानां ज्ञात्वा मां शान्तिमृच्छति॥२९॥

۲۹۔ جو مجھ کو یگ اور تپ کا بھوگتا اور لوگون (عالمون) کا ایشور اور سب پرانیون کا پیارا جانتا ہے۔ وہ موکھش پالیتا ہے۔

ٹیکا - جو مجھکو سب یگون اور تپون کے کرنیوالا اور بھوگنے والا اور ہرن گربھہ وغیرہ لوکون (عالمون) کا پریرک (طاقت دنیوالا) سب جانداروں کا اوپکار کرنیوالا - انتریامی پرکاشک پری پورن - سچدانند ایک رس نارائن روپ جانتا ہے. وہ سنسار سے موکھش ہوجاتاہی

سوال - ارجن نے کہا اگر آپکے درشن سے موکھش ہوجاتی ہے - تو پھر سبکی کیون نہیں ہوتی؟ -

جواب - اسپر سری مہاراج نے کہا موکھش مجھکو یگ اور تپ کا بھوگنے والا جانکر ہوتی ہے -

مدہوسودن سوامی کا شلوک

اِس ادہیائے میں سری بھگوان نے اُس گیان کا اوپدیش کیا ہے. جو

سب کو موکھش دنیوالا اور کئی سادھنون سے ہونے والا ہے۔ ستر +

اِت سری مدہوسودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا سنیاس یوگ

نام پانچوان ادہیائے سماپت ہُوا۔

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्या-

यां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे

कर्म संन्यास योगो नाम

पंचमोऽध्याय:

॥५॥

+

(

مدھوسودن سوامی کا شلوک :-

پانچویں ادھیائے کے آخیر میں تین شلوکوں میں مختصراً یوگ کا ورنن ہُوا۔
اب اُس کی زیادہ تشریح کرنے کے لئے چھٹے ادھیائے کا ارنبھ

اوترن (۱)

اِس اعتراض کو رفع کرنے کے لئے کہ یوگ بغیر کرموں کے تیاگ کے نہیں ہوتا۔ اور کرموں کے تیاگ سے کرم ادنے نہ سمجھے جائیں ذیل کے دو شلوکوں میں اول کرموں کی بڑائی کا ورنن

श्री भगवानुवाच ॥ अनाश्रितः कर्मफलं
कार्यं कर्म करोति यः ॥ स संन्यासी च यो-
गी च न निरग्निर्न चाक्रियः ॥१॥

۱۔ پھل کی خواہش چھوڑ کر جو کرنے لائق کرم کرتا ہے۔ وہی سنیاسی ہے۔ اور وہی یوگی ہے۔ نہ یہ کہ جو اگنی دکھے وہ سنیاسی نہیں اور جو کرم کرے وہ یوگی نہیں۔

ٹیکا۔ اگنی ہوتر وغیرہ جن کرموں کا کرنا شاستر میں کہا گیا ہے۔ جو اُن کو بلا پھل کی خواہش کے کرتا ہے۔ وہ کرم کرتا ہی سنیاسی اور یوگی ہے یہ کرم کرنے والے کی بڑائی ہے۔

کیونکہ سنیاس تیاگ کا نام ہے۔ اور یوگ چت کے وکھشیپ (چنچل) نہ رہنے کا۔ کرم کا پھل چھوڑ دینے سے اُسکو سنیاسی کہا جاتا ہے۔ اور پھل کی خواہش جس سے وکھشیپ ہوتا ہے نہ رکھنے سے یوگی۔ مگر یہ بات کرم کرنیوالے میں تعریف کے طور پر (گونی برتی سے) کہی گئی ہے۔ جیسا کہ آدمی کو شیر۔ اور اس سے مطلب یہ ہے کہ نسبت کامنا والی کے بلا کامنا والا اعلےٰ ہے اور یہ کہ آگ سے کئے جانے والے یگ وغیرہ کرموں کا خواہ وہ تیاگی نہیں بھی تو بھی سنیاسی ہے۔ اور کوآں باولی وغیرہ سمرتیوں سے کہے ہوئے کرموں کا خواہ وہ تیاگی نہیں بھی تو بھی وہ یوگی ہے۔ یہ اسطرح ہے۔ جیسے حیوانات میں گائے اور گھوڑا کی یہ تعریف کی جاتی ہے۔ کہ سوائے اُن کے کوئی حیوان ہی نہیں۔ غرض یہ کرم کرنے والی کی تعریف کیگئی ہے۔ کہ سوائے اُس کے اور کوئی سنیاسی اور یوگی نہیں۔

اوترن ۲ - کرم کرنے والا نہ تو سنیاسی ہی ہے۔ اور نہ یوگی ہی۔ مگر جب گُن کو لے کر اُس کو سنیاسی اور یوگی کہا جاتا ہے۔ اُس کا ذیل کے شلوک میں ورنن۔

यं संन्यासमिति प्राहुर्योगं तं विद्धि पांडव ॥
न ह्यसंन्यस्तसंकल्पो योगी भवति कश्चन ॥२॥

۲۔ اے پانڈو کے بیٹے جسکو سنیاس کہتے ہیں۔ اُسی کو یوگ کہتے ہیں۔ کیونکہ بغیر چھوڑے سنکلپ کے کبھی کوئی یوگی نہیں ہوتا۔

ٹیکا - اُن شرتیوں کا بیان جن میں کرموں کے پھل تیاگنے کا نام سنیاس کہا ہے۔

شرتی (۱) سنیاس سب سے بڑھکر ہے

(۲) برہمن لوگ نہ بیٹا کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور نہ دھن کی اور نہ اچھے لوک کی۔ ان سب کو چھوڑ کر بھکشا پر گذران کرتے ہیں۔

اس طرح کی کئی شرتیاں ہیں۔ جن میں سنیاس کا ورنن ہے۔ اور یوگ اُس کو جس کا کرم کرتا آہنکار اور پھل کی خواہش چھوڑ کر شاستروہت ہوتا ہے۔ اور اِس سے کہ اے ارجن ایسے یوگ کو سنیاس جان،، یہ مطلب ہے۔ بلا کامنا کیا ہُوا کرم نہ یوگ ہے۔ اور نہ سنیاس۔ مگر اُن جیسا ہے۔ جیسا کہ وزیر راجہ نہیں ہوتا۔ مگر اُسکو راجہ جیسا کہا جاتا ہے۔ غرض جیسے کسی شخص کا نام اور ہوتا ہے اور لیا اور جاتا ہے۔ اُس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص بھی اُس شخص جیسا ہے۔ اور اس سے کہ بغیر سنکلپ چھوڑے کوئی یوگی نہیں ہوتا۔ یہ مراد ہے پھل کے چھوڑ دینے سے سنیاسی۔ اور اُسکی خواہش چھوڑ دینے سے یوگی ہو جاتا ہے۔ اس میں یوگ سوتر پرمان۔

سوتر۔ (۱) چت بر تیان روکنے کا نام یوگ ہے

(۲) چت کی پانچ برتیاں ہیں۔ پرمان۔

"وپرجے وکلپ نندرا سمرتی،، ۱۔ برتیوں کی شرح ویدانت شاستر میں چھ پرمان مانے گئے ہیں۔ پرتیکش۔ انمان۔ اُپمان۔ شبد۔ ارتھاپتی اور ابھاؤ اور یوگ میں فقط تین پرتیکش انمان اور شبد۔ انہیں پرمانوں کے کم اور زیادہ ماننے ہی کے سبب متون میں اختلاف ہُوا ہُوا ہے۔

۲۔ وپرجے۔ متھیا گیان کو کہتے ہیں۔ جو پانچ طرح کا ہے۔ اودیا۔ اسمتا راگ۔ دویش۔ ابھی نویش۔ اِنکو کلیش بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ وکلپ۔ اس کی شرح میں یوگ سوتر۔

سوتر۔ اُس شے کے گیان کو جس کی کوئی شکل نہ ہو۔ فقط نام ہی سے گیان ہو۔ وکلپ گیان کہتے ہیں۔ ۔ سُر سُر ۔

سوتر کا یہ مطلب ہے۔ نہ ہوئی شے کے گیان کو جس کا گیان نہ سچا ہو اور نہ جھوٹا اُسکو

وکلپ کہتے ہیں۔ جیسا کہ سہا کے سینگ۔

۴۔ نندرا۔ اس کی شرح میں یوگ

سوتر۔ نندرا برتی سے آبھاؤ پرتے ہوتا ہے۔

سوتر کا ارتھ۔ سوائے نندرا برتی کے باقی چاروں برتیون کا تامسی برتی سے ابھاؤ

(لئے) ہوتا ہے۔ اسی کا نام نیند ہے۔ نہ یہ کہ نیند۔گیان کا ابھاؤ (لئے) ہے۔

۵۔ سمرتی۔ اِس میں یوگ

سوتر۔ جو شے کسی پرمان سے جانی جاتی ہے۔ اُسکا سنسکاروں کے ذریعہ بُدہی

میں آنا سمرتی کہلاتا ہے۔

سمرتی برتی سب برتیون کا فعل ہے۔ اور اِسی سبب سے اُسکو سب کے بعد کہا گیا ہے۔

شرم (لجا) وغیرہ اور بھی کئی طرح کی برتیاں ہیں۔ مگر وہ سب اِن پانچون کے بیچ ہی آجاتی ہیں۔

اِن تمام چِت برتیاں کا روکنا یوگ اور سمادھی کہا جاتا ہے۔ کسی پھل کی خواہش (سنکلپ)

کو جو ایک طرح کا راگ (موہ) اور بپریہ (اُلٹا) ہے۔ روکنا تعریف کے طور پر سنیاس اور یوگ

کہا گیا ہے۔ اِس لئے اِس سے کوئی وِرودھ نہیں آتا۔*

اوترن ۳۔ کرموں کی تعریف سن کر ارجن نے پوچھا مہاراج کیا تا عمر انسان کرم ہی

کرے یا کچھ اور بھی۔ اِس پر ذیل کا شلوک

आरुरुक्षोर्मुनेर्योगं कर्म कारणमुच्यते ॥
योगारूढस्य तस्यैव शमः कारणमुच्यते ॥ ३॥

(۳) جو مُنی یوگ کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے کرم کارن (وسیلہ) ہیں۔ اور جب

یوگ حاصل ہوجائے۔ تب اُس کے لئے تیاگ۔ گیان کا کارن (وسیلہ) ہے۔

ٹیکا - یوگ مراد انہتہ کرن کی شدھی روپ ویراگ سے ہے۔ جو شخص ایسا یوگ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُسکو چاہیئے پھل کی خواہش چھوڑ کر شاستروہت کرم کرے۔ اور جب اُس سے انہتہ کرن شدہ ہوجائے۔ پھر سنیاس کرے۔ یعنے کرمون کا تیاگ ہی گیان کا اصلی سادہن ہے +

اوترن ۴ - یہ کس طرح جان لیا جائے کہ اب ایسا یوگ حاصل ہے۔ اُس پر ذیل کا شلوک۔۔

यदा हि नेंद्रियार्थेषु न कर्मस्वनुषज्जते ॥
सर्वसंकल्पसंन्यासी योगारूढस्तदोच्यते ॥४॥

۴ - یوگ کے درجہ پر قایم ہوا ہُوا اُس وقت کہا جاتا ہے۔ جب اندریون کے وشیوں اور کرمون میں نہیں لگتا۔ اور سب سنکلپون کو چھوڑ دیتا ہے۔

ٹیکا - جب دل کو سننا وغیرہ سب وشے اور مقررہ (نتیہ اور نمتیہ) کرم اور لوگون کے کرم اور منع کئے ہوئے سب طرح کے کرم جھوٹھے (متھیا) معلوم ہوتے ہیں۔ اور چت اُن سب سے رُک جاتا ہے۔ اور یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آتما نہ کچھ کرتا ہے۔ اور نہ بھوگتا ہے۔ تب چت یوگ پر پہنچا ہُوا ہوتا ہے۔ اور اس قسم کے سب سنکلپون کو کہ میں ان چیزون کو بھوگون اور اُن کے لئے کرم کرون چھوڑ کر تگنون سے چھوٹ کر سمادھی روپ (سمادھی میں) لگا ہُوا کہلاتا ہے۔

اوترن ۵ - اِس طرح کا یوگ میں لگا ہُوا خود ہی خود کو سنسار سمندر سے پار کر لیتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

उद्धरेदात्मनाऽऽत्मानं नात्मानमवसादयेत्॥
आत्मैव ह्यात्मनो बंधुरात्मैव रिपुरात्मनः॥५॥

۵۔ آتما سے آتما کا اودھار کریے۔ اور آتما کو دُکھ نہ دے۔ آتما ہی آتما کا دشمن ہے۔ اور آتما ہی آتما کا دوست۔

ٹیکا۔ شلوک میں آتما کا دو دفعہ پد آتا ہے۔ ایک آتما سے بیک کرنیوالے من کی مراد ہے اور دوسرے جیو آتما کی۔ اسکا یہ مطلب ہے۔ من کے بیبک سے سنسار سمندر میں ڈوبے ہوئے۔ جیو آتما کو باہر نکالے۔ یعنی نہ من کو وشیوں کی طرف جانے دے۔ اور نہ وشیوں کے تعلق سے آتما کو سنسار سمندر میں ڈوبائے۔ اس لئے وشیوں سے ہٹا ہوا۔ آتما (من) ہی آتما کا دوست ہے۔ اور وشیوں میں لگا ہوا آتما (من) ہی آتما کا دشمن کیونکہ یہ اسکو وشیوں کی جیل میں ڈالدیتا ہے۔ جیساکہ کوش کلمیڑا خود ہی اپنا گھر بناکر اس میں خود ہی مرجاتا ہے۔

اوترن ۶۔ کیسا آتما آتما کا پیارا ہے۔ اور کیسا آتما آتما کا دشمن۔ اسپر ذیل کا شلوک

बंधुरात्माऽऽत्मनस्तस्य येनात्मैवात्मना जितः॥
अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत्॥६॥

۶۔ جس نے آتما سے آتما کو جیت لیا اس آتما کا آتما پیارا ہے۔ اور جس نے آتما کو نہیں جیتا وہ آتما ہی آتما کا دشمن ہے۔

ٹیکا۔ اوّل آتما سے سوکھشم او استھول جسم کی مراد ہے۔ اور دوسرے سے بیبک والے من کی اور تیسرے سے اپنی ذات کی۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ جو من کے بیبک سے سوکھشم اور استھول دونوں جسموں کو اپنے قابو رکھتا ہے۔ اسکا آتما اپنا پیارا آپ ہے۔ کیونکہ

وہ باہر کا میلان روک کر اپنی میں محبت رکھتا ہے۔ اور جس نے آتما کو نہیں جیتا وہ خود ہی اپنا دشمن ہے۔ کیونکہ وہ باہر کے وشیون میں لگ کر اپنے آپ کو دُکھ میں ڈال دیتا ہے +

اوترن ۷ - جیتا ہؤا آتما اپنا پیارا ہی اسکا ذیل میں مفصل ورنن۔

जितात्मनः प्रशांतस्य परमात्मा समाहितः ॥

शीतोष्ण सुखदुःखेषु तथा मानापमानयोः ॥७॥

۷- جس نے آتما کو جیت لیا وہ پرماتما کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور سردی گرمی سُکھ دُکھ عزت بے عزتی میں پرماتما میں قائم رہتا ہے۔

ٹیکا - (بھاؤارتھ) اسکا یہ مطلب ہے۔ جس کا چت عزت اور بے عزتی میں بے قرار نہیں ہوتا۔ اور اندریان جیتی ہوئی ہیں۔ وہ ہمیشہ سمادھی میں رہتا ہے۔ اور جس نے نہیں جیتا وہ نہیں ہوتا۔

ज्ञानविज्ञान तृप्तात्मा कूटस्थो विजितेंद्रियः ॥

युक्त इत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकांचनः ॥८॥

۸ - جس کا آتما گیان وگیان سے تر پت رہتا ہے۔ اور کوٹستھ ہے۔ یعنے بدلنے والا نہیں ہے۔ اور جو اندریان جیت ہے۔ اور جس کو مٹی پتھر سونا برابر ہیں۔ اُس یوگی کو یکت کہتے ہیں۔

ٹیکا - گیان پروکھش گیان سے مراد ہے۔ یعنے جو ظاہر نہ ہو۔ فقط شاستر وکت گیان ہو۔ اور وگیان اپروکھش گیان سے یعنے اپنے انبھو میں آئے ہوئے گیان کے جس کا علم بلا غلط فہمی اور شک کے ہو۔ اُن گیان وگیان دونون سے جس کا آتما سیر رہتا ہے۔

وہ یوگی ہے ۔ اور کوٹستھ ہے یعنے وشیون کے ملنے پر بھی وکارون میں نہیں پڑتا ۔ اور اندریان وشیون سے روکی ہوئی ہیں ۔ اور لینے اور چھوڑنے (گرہن تیاگ) کی سمجھ سے اوپر ہوکر مٹی اور سونا کو برابر جانتا ہے ۔ ایسا یوگی یکت کہلاتا ہے ۔ یعنی ہمیشہ یوگ میں قایم رہتا ہے ۔

اوترن ۹ ۔ اب یہ کہتے ہیں ۔ جو خیرخواہ اور دوست اور دشمن کو ایک سا جانتا ہے وہ اُس سے بھی بڑھا ہوا ہے ۔

सुहृन्मित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबंधुषु ॥ ॥
साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥ ९॥

۹ ۔ جو سوہرد اور دوست اور دشمن اور بے تعلق اور مدہیست اور دویش کرنے والے اور رشتہ دار اور نیک اور بد کو ایک سا سمجھتا ہے ۔ وہ اُس سے بھی سرشیٹہ ہے

ٹیکا ۔ سوہرد ۔ جو بغیر اوپکار کے بدلہ کے اوپکار کرے ۔

۲ ۔ دوست ۔ جو موہ رکھکر محبت کرے ۔

۳ ۔ دشمن ۔ جو بنا ہی بگاڑ کے بگاڑ کرے ۔

۴ ۔ بے تعلق ۔ (اوداسین) ۔ جو لڑنے والون میں کسی طرف دھیان نہ کرے ۔

۵ ۔ مدہیست جو لڑنیوالون دونون کی خیرخواہی کرے ۔

۶ ۔ دویش کرنیوالا ۔ جو بگاڑ کرنے والے کا بدلہ نکالے ۔

۷ ۔ رشتہ دار ۔ جو رشتہ سمجھ کر اوپکار کرے ۔

۸ ۔ نیک (سادہ) جو شاستر وہت کرم کرے ۔

۹ ۔ بد ۔ (پاپی) جو شاستر سے منع کئے ہوئے کرم کرے ۔

انکو اور اِن کے سوائے سب چیزون کو جو ایک سا جانتا ہے۔ وہ سب سے سریشٹھ ہے۔ کیونکہ اُسکو نہ کسی سے دوستی ہوتی ہے۔ اور نہ دشمنی۔

اوترن ۱۰ - اس طرح یوگ مین قایم کا لکھشن اور پھل بیان کر کر اب تیئوین شلوک تک اُس یوگ کا ورنن کرتے ہیں جس مین وہ قایم رہتا ہے۔

योगी युंजीत सततमात्मानं रहसि स्थितः।
एकाकी यतचित्तात्मा निराशीरपरिग्रहः॥१०॥

۱۰ - یوگی سدا ہی یوگ مین من کو لگائے۔ اور تنہا اکیلا بیٹھکر چِت کو جیتے۔ اور نہ کچھ چھوڑے اور نہ کچھ جمع کرے۔

ٹیکا - یوگ مین قایم رہنے والے کے لئے یہ واجب ہے۔ کہ سدا ہی اپنا چِت یوگ مین لگائے رکھے۔ یعنی کشیپت موڑھ اور وکشیپت برتیان چھوڑ کر اُن برتیون سے چِت کو لگائے۔ جو ایکاگر اور نرودھ ہین۔ اور اس مطلب کے لئے کسی محفوظ جگہ جا کر بیٹھے۔ جیسا کہ کسی پہاڑ کی گوفہ۔ اور اکیلا لکھکر اُس سے مراد ہے۔ جس کو رشتہ داران کو چھوڑ چِت جیت کر مضبوط ویراگ ہو کر کچھ خواہش نہین رہی۔ اور یہ کہ شاستر کی ہدایت سے زیادہ کچھ نہ لے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ اُس شئے کو جس کا لینا شاستر کے رو سے منع نہ بھی ہو۔ مگر یوگ کے بگاڑنے والا ہو نہ لے۔

اوترن ۱۱ - ذیل کے دو شلوکون مین آسن لگانے کے طریقہ کا بیان -

शुचौ देशे प्रतिष्ठाप्य स्थिरमासनमात्मनः।
नात्युच्छ्रितं नातिनीचं चैलाजिनकुशोत्तरम्॥११॥

۱۱ - کسی پاک جگہ جو نہ بہت اونچی ہو اور نہ بہت نیچی بیٹھ کر اپنا آسن جما کر اس

پراول کُشا بچھاوے۔ پھر مرگان پھر کپڑا۔

ٹیکا۔ پاک جگہ کہکر یہ مطلب ہے۔ خواہ کوئی گنگا وغیرہ سبھاوک پاک جگہ ہو۔ خواہ خود پاک کر لی جائے۔ مگر یہ جان لینا چاہیئے کہ آیا وہ جگہ ایسی ہے۔ کہ جہاں نہ لوگوں کا ہجوم ہے اور نہ شیر وغیرہ جانوروں کا ڈر۔ بعدازاں اُس پر ایسا آسن بچھائے جو نہ بہت اونچا ہو اور نہ بہت نیچا۔ فقط کُشا اور شیر یا بگھاڑ وغیرہ کا چمڑا اور نرم کپڑا ڈال لینا چاہیئے۔ آسن لگانے میں پاتنجلی سوتر پرمان۔

سوتر۔ جہاں بلا حرکت آرام سے بیٹھا جا سکے۔ اُسکو اپنا آسن کہتے ہیں۔ سوتر میں اپنا آسن کہکر یہ مراد ہے۔ اپنے آسن کو خود طیار کرے۔ دوسرے کے آسن کا خیال نہ رکھے کیونکہ اُس میں یہ تسلی نہیں ہوتی کہ وہ کیسا بنا ہے اور اسوجہ سے یوگ میں چیت قائم نہ ہو +

اوترن ۱۲۔ ایسا آسن بناکر پھر کیا کرے اس پر ذیل کا شلوک۔

तत्रैकाग्रं मनः कृत्वा यतचित्तेन्द्रियक्रियः ॥
उपविश्यासने युञ्ज्याद्योगमात्मविशुद्धये ॥ १२॥

۱۲۔ اُس آسن پر بیٹھکر من کو یکسو کر کر اور چیت اور اندریان روک کر آتما کی شُدھی کو لئے یوگ میں لگ جائے۔

ٹیکا۔ آسن پر بیٹھ کر یوگ کرے نہ یہ کہ لیٹ کر یا کھڑا ہو کر۔ اس میں پاتنجلی سوتر پرمان۔

سوتر

یوگ بیٹھ کر کرنا چاہیئے کیونکہ وہ بیٹھکر ہی ہوتا ہے۔ ..

اور چیت اور اندریان کو روکے اور آتما (من) کی شُدھی کے لئے یوگ میں لگ جائے

یعنی من کو سب طرح کے خیالوں اور کھیپون سے خالی کر کے سوکھشم (لطیف) کر دے تاکہ اس میں برہم گیان حاصل کرنے کی قابلیت ہو۔ اور یہ کہ سوکھشم من سے برہم گیان ہوتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ سوکھشم وستو کے جاننے والے برہم ویتا
سوکھشم بدھی سے آتما کو دیکھتے ہیں۔

بدھی یعنے من کو سوکھشم کہکر یہ مراد ہے۔ من کی کھشپت موڑھ اور وکھشپت تینون راجسی تامسی بھومکاون کو چھوڑ کر ایکاگر بھومکا کو چوکہ ساتکی ہے۔ ڈرھا نیکے لئے سمپرگیات سمادھی کرے۔ سمپرگیات من کی ان برتیون کو کہا جاتا ہے۔ جو پرواہ کی طرح برہما کار ہو جائیں۔ اسکو ندودھیاسن بھی کہتے ہیں۔ اس سمپرگیات سمادھی میں کسی شلوک کا پرمان

شلوک

جب من کی برہماکار برتیون کا پرواہ بندھ کر اپنی ہستی کا علم نہیں رہتا یعنے میں ہون تب اسکو سمپرگیات سمادھی کہتے ہیں۔ یہ سمادھی بہت ابھیاس کرنے سے ہوتی ہے۔

اسی پرکہ دھیان کا ابھیاس کر کر یوگ ہوتا ہے۔ سری کرشن نے پیچھے دسوین شلوک میں کہا ہے۔ اور اسی پر اس شلوک میں یعنے یہ کہ من کی شدھی کے لئے یوگ کرے۔ اور ایسا ہی یہ کہ یکت ہو کر میرے پرائن ہو جائے۔ ابھیاس کرانے کے لئے بہت جگہ کہا ہے +

اوترن ۱۳۔ باہر کے آسن کا جس پر بیٹھکر یوگ کرنا چاہئے بیان کر کر اب یہ کہتے ہیں۔ اس پہ بیٹھکر کس طرح جسم کو رکھے۔

समं कायशिरोग्रीवं धारयन्नचलं स्थिरः ॥
संप्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥१३॥

۱۳ - کایا (بدن) اور گردن اور سر کو سیدھا رکھکر بلا حرکت قیام کے ساتھ نظر ناک کی سیدھ میں لگائے ہوئے کسی طرف تاک کر نہ دیکھے۔

ٹیکا - کایا (بدن) کمر سے اوپر اور گردن کے نچلے حصہ سے مراد ہے۔ اور سر اور گردن ظاہر ہی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ گدا (جائے حاجت) سے اوپر سر تک بدن کو سیدھا رکھے۔ اور حرکت نہ کرے۔ یعنی کسی تت (مخصوص) میں چت لگاکر بدن کو ہلنے نہ دے کیونکہ بدن کی حرکت سے اس میں خلل آجاتا ہے۔ اس لئے بڑا محتاط ہو کر رہے۔ اور اس سے کہ نظر ناک کی سیدھ میں رکھے۔ یہ مراد ہے۔ نہ نظر بند ہی رکھے کیونکہ نیند آجاتی ہے۔ اور نہ کھلا ہی رکھے۔ کیونکہ اس سے وشیوں کو دیکھکر چت بے قرار ہوجاتا ہے۔ اور پل پل کے بعد بھی کھول کر نہ دیکھے۔ کیونکہ اس سے یوگ کا ہونا محال ہوجاتا ہے۔

प्रशान्तात्मा विगतभीर्ब्रह्मचारिव्रते स्थितः ॥
मनः संयम्य मच्चित्तो युक्त आसीत मत्परः ॥१४॥

۱۴ - آتما شانت کر کر سب سے بے خوف ہوکر برہم چاریوں کا برت دھار کر مجھ میں چت لگاکر یکت ہوا ہوا میرے پرائین ہوجائے۔

ٹیکا - شانت آتما اسکو کہتے ہیں۔ جس کے دل میں اگیان نہ رہنے کی وجہ سے راگ دویش ہٹ جاتے ہیں اور سب سے بے خوف اسکو جو کرموں کو چھوڑکر انکا چھوڑنا اچھا یا برا خیال نہیں کرتا۔ اور برہم چاریوں کا برت دھاری اسکو جو گورو کی خدمت کرے برہم

چر یہ قایئم رکھے اور بھکشا مانگ کر کھائے ۔ اور مجھ میں من لگا کر اُسکو جو وشیون سے
من ہٹا کر خواہ مجھ ایشور سب کی آتما کے نرگن روپ میں من لگائے ۔ خواہ سگُن روپ
میں من جیت کر اُسکو جو من کی برتیان وشیون کی طرف جانے نہ دے ۔

سوال ۔ جب تک دل میں استری بیٹا وغیرہ پیاری چیزین قایئم ہیں ۔ تب تک اُن سے
دل کیونکر رُک سکتا ہے ؟

جواب ۔ اِس پرست پرا کہکر کہا ۔ مجھ پرمانند کو سب سے پیارا جانکر اس میں شرتی پرمان
شرتی ۔ یہ آتما دہن اور بیٹا اور سب چیزون سے پیارا ہے ۔ اور سب
کے اندر ہے ۔

اس طرح وشیا کار برتیان روک کر چیت کو ایشور پرائین کرے اور یکت (اسم برگیان)
کہکر اُس سے جو طاقت بھر سمادہی میں لگا رہے ۔ نہ یہ کہ کبھی اُس میں لگی اور کبھی اُس
سے اٹھے ۔ مت چتا اور مت پرا ان دو پدون پر بھاش کارون کا ارتھ ۔

انسان باوجود دل میں استری سے محبت اور راگ رکھنے کے راجہ کو اپنا حاکم (بڑا) اور دیوتا کو
اپنا اوپاشیہ جانتا ہے ۔ مگر جو یکت یوگی ہو اُسکو چاہیئے مجھ میں ہی من لگائے ۔ مجھ کو
ہی بڑا سمجھے اور میری ہی اوپاشنا کرے ۔

مدھوسودن سوامی کا شلوک

ٹیکا میں نے بھی کی اور بھاشیہ کارون نے بھی ۔ مگر میری ٹیکا بھاشیہ
کارون کے برابر نہیں ہے ۔ تاہم جیسے سوناد زن کرتے ہوے رتیان
اس کے برابر ہو جاتی ہیں ۔ اُس طرح برابر بھی ہے ۔

اوترن ۱۵ - اس قدر کوشش سے لگائے ہوئے سم پرگیات سمادھی کا پھل کیا - اس پر ذیل کا شلوک

युंजन्नेवं सदाऽऽत्मानं योगी नियतमानसः।

शांतिं निर्वाणपरमां मत्संस्थामधिगच्छति॥१५॥

۱۵ - جو یوگی من جیت کر سدا یوگ کرتا ہے - وہ اُس شانتی کو پالیتا ہے - جو نروان روپ ہے - اور میرا ہی روپ ہے -

ٹیکا - تنہا جگہ بیٹھکر بیبک ویراگ کا ابھیاس کر کر من جیت کر خوب طرح یوگ میں لگا ہوا پرشانت واہنا کہلانیوالا گیان سے اودیا اور اُس کے فعل کا ناش کرتے ہی اُس موکھش کو پہونچ جاتا ہے - جو میرا ہی روپ ہے نہ کہ اُن سدھیوں کو جو اِس دنیا کی ہیں اور آناتم سمادھی کا پھل ہیں اس میں پاتنجلی سوتر -

سوتر - جس سمادھی سے موکھش حاصل ہوتی ہے - اُس میں وترک وغیرہ چارون سمادیان ہارج رہتے ہیں -

اِن چارون سمادھیون کا جن کا آگے ورنن ہوگا - نتیجہ بیان کرکر پاتنجلی بھگوان کا دوسرا سوتر -

سوتر

جس سمادھی سے موکھش ہوتی ہے - اُس میں یہ چارون سمادیان ہارج ہیں - کیونکہ اُن میں آنند اور اہنکار وغیرہ ہو کر سمادھی ڈھیلی ہو جاتی ہے - اور اُن کا نتیجہ بھی اسی دنیا کا ہے -

سوتر - سمادھی میں دیوتاؤن کے ہرج کے لئے آنے پر نہ اُن سے تعلق پیدا کرے - اور نہ اِس آہنکار کو ہونے دے کہ میری سمادھی دیوتاؤن

سے بھی نہ بگڑی۔

اِس سوتر کی تائید میں وششٹ میں ایک مثال آتی ہے۔ جو ذیل میں ہے۔

مثال - ایک دفعہ اودالک نے سمادھی لگائے ہوئے دیوتاؤں کو دیکھا اور یہ جانا کہ ان کا آنا باعث ہرج ہے۔ اس لئے اُس نے اُن کے آنے کی نہ کچھ پرواہ کی اور نہ اس بات کا غرور ہی کیا اور اس خیال سے کہ مبادا سمادھی نہ بگڑے شروکلپ سمادھی کر لی۔

اِس کا مطلب یہ ہے۔ موکھش چاہنے والا ونترک وغیرہ چاروں سمادھیاں کو چھوڑ دے

ونترک وغیرہ سمادھیوں پر پاتنجلی سوتر بیان۔

سوتر - ونترک وچار آنند اسمتا کا آپس میں میل رہتا ہے۔ اس لئے یہ

سم پرگیات سمادھی ہیں۔

جس شے کے گیان میں نہ شک ہوتا ہے۔ نہ مغالطہ اور نہ موہ تو اُسکا نام سم پرگیات سمادھی ہے۔ اور بھاونا بھی سب وشیوں کو چھوڑ کر بار بار کسی شے میں چت کا ٹھہرانا بھاونا کہلاتا ہے۔ جو شے جاتی جاتی ہے۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔ گراہیہ یعنے جانی جانیوالی شے۔ گرہن یعنے جاننا اور گرہیتا یعنے جانیوالا گراہیہ چیز دو طرح کی ہوتی ہے ایک لطیف (سوکھشم) دوسرے کثیف (استھول) اس میں پاتنجلی سوتر بیان۔

سوتر - برتیوں کا ناش ہو کر جس کا چت منی کی طرح شدہ رہتا ہے۔ وہ گرہیتا گرہن اور گراہیہ میں ایکاگر ہو کر اُن کا روپ ہو جاتا ہے۔ یہ اُس کی شدہ روپ سمادھی ہے یعنے سم پرگیات سمادھی۔

سوتر کا ارتھ - برتیوں کا ناش راجسی تامسی برتیوں کے ناش سے مراد ہے۔ گیتا

گرہن۔ گراہیہ میں۔ گرہیتا آتما ہے اور گرہن اندریان اور گراہیہ اندریون کا وشے۔ ان میں چت لگ کر چت اس طرح اُن کا روپ ہوجاتا ہے۔ جیسے صاف سفید منی کے پاس جو شے رکھی جائے منی وہی روپ ہوجاتی ہے۔ اسی طرح راجسی تامسی برتیون کا ناش ہوکر شدہ ہوا ہوا چت جس شے کا خیال کرتا ہے۔ اسی کا روپ ہوجاتا ہے۔ اسکو سماپتی اور سمادہی بھی کہتے ہیں۔ سوتر میں گو پہلے گرہیتا پھر گرہن اور پھر گراہیہ کا ورنن ہے۔ مگر سمادہی لگانے میں پہلے گراہیہ پھر گرہن پھر گرہیتا سمادہی کی جاتی ہے۔

سمادہیون کا نرنے

وترک سمادہی۔ جس سمادہی میں سولہ وکارون یعنے پانچون بھوتوں (مخصرون) اور من سمیت گیارہ اندریوں کا گیان رہتا ہے۔ اور گذشتہ اور آیندہ کے خیالات اٹھتے ہین۔ اور یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہہ فلانشے ہے۔ اور فلان اس کا نام ہے۔ اُس سمادہی کو سوترک سمادہی کہتے ہیں اور اگر اُس میں گذشتہ اور آئیندہ اور چیزون اور اُنکے نامون کا گیان ہٹ کر صرف استھول سولہ وکار رہجائین تو اسکو نروترک سمادہی کہتے ہیں۔ اور دونون ملی ہوئیں کو وترک سمادہی۔

وچار سمادہی۔ جس سمادہی میں شبد وغیرہ پانچون سوکہشم بھوتوں (عناصر لطیف) کا اور انتہہ کرن اور جگہ اور وقت کا گیان رہتا ہے۔ اُسکو سوچار سمادہی کہتے ہیں اور اگر اُس میں جگہ اور وقت کا گیان ہٹ کر صرف انتہہ کرن اور سوکہشم بھوتون کا گیان رہجائے تو اُس کو نروچار سمادہی کہتے ہیں۔ اور دونون ملی ہوئیں کو وچار سمادہی۔ وترک اور وچار سمادہیون میں یوگ بھاشیہ کا پرمان

پرمان۔ استھول چیزون میں چت لگنے کو وترک سمادہی کہا جاتا ہے۔ اور

سو کہشم میں لگنے کو وچار سمادھی۔

اِس وترک اور وچار دو طرح کی سمادھی کو گراہیہ سماوِہی بھی کہتے ہیں۔

آنند سمادہی ۔ جب ستوگن میں رجوگن اور تموگن شامل ہوجاتا ہے۔ تب چتین شکتی کم ہوجاتی ہے۔ اور سُکھ اور پرکاش بڑھ جاتا ہے۔ اِس کا نام سانند سمادہی ہے۔ اس کے کرنیوالے کو پُرش اور پردہان کا گیان نہیں رہتا اور نہ ہی دیہہ کا آہنکار ہوتا ہے۔ اس لئے اُسکو بدیہیہ سمادہی بھی کہتے ہیں۔ اور گرہن سمادہی بھی۔

اسمتا سمادہی ۔ جب رجوگن اور تموگن نہیں رہتا صرف ستوگن رہجاتا ہے۔ تب جو گیان ستوگن سے ہوتا ہے۔ اُس سے سمادہی میں جانا جانیوالا ستوگن کم ہوجاتا ہے۔ اور چتین شکتی بڑھ جاتی ہے۔ اور صرف چتین ستا ہی رہجاتی ہے۔ اُسکو ساسمتا سمادہی کہتے ہیں۔ یہاں ساسمتا میں اسمتا اور آہنکار کو ایک سمجھنا واجب نہیں۔ کیونکہ جب انہتہ کرن میں آہنگتا ہوتی ہے۔ یعنے میں ہوں اور باہر کے وشیوں کا گیان ہوتا ہے۔ تب اُسکو آہنکار کہتے ہیں۔ اور جب یہ پرنام اندر کو الٹ کر اور کارن میں لئے ہوکر صرف ستا ماتر انہتہ کرن رہجاتا ہے۔ یعنے کارن ماتر تب اُسکو ساسمتا کہتے ہیں۔ جو لوگ صرف اسی ساسمتا سمادہی کو لگا کر آنند ہوجاتے ہیں۔ اُنکو بباعث اِس کے کہ چت کارن میں لئے ہوجاتا ہے سب سے پرے پرش کا گیان نہیں ہوتا۔ اُسکو لئے سمادہی اور گرہیتا سماوہی کہتے ہیں۔ اس سمادہی میں اسمتا (انہتہ کرن) ماتر گرہیتا کا گیان ہوتا ہے۔ اور آتما کا نہیں ہوتا۔ اور جو بیک کر کر سب سے پرے پُرش کو جان لیتے ہیں۔ اُن کو صرف پرش کا گیان ہوتا ہے۔ اس کا نام بھی گرہیتا سمادہی ہے۔ مگر ساسمتا سمادہی نہیں کیونکہ اُس میں اسمتا (انہتہ کرن) نہیں رہتے دونوں قسم کی وترک سمادہیون

میں استھول وکاروں کا گیان ہوتا ہے۔ اور جہاں استھول وکاروں کا گیان ہوتا ہے۔
وہاں سوکھشموں کا بھی ہوتا ہے۔ اور گرہن اور گرہیتا کا بھی۔ اس لئے وترک سمادھی چاروں
سمادھیوں سے ملی ہوئی ہے۔ اور دوسرے جو کہ وچار سمادھی ہے۔ اس میں استھول
کا گیان نہیں ہوتا۔ فقط سوکھشم اور گرہن اور گرہیتا کا ہوتا ہے۔ اور تیسرے سانند سمادھی
میں وترک اور وچار سمادھیاں نہیں رہتیں۔ فقط گرہن اور گرہیتا رہ جاتی ہیں۔ اور چوتھے سامتا
میں وترک وچار آنند تینوں نہیں رہتیں صرف اسمتا ماتر رہ جاتی ہے۔ یہ چاروں طرح
کی سم پرگیات سمادھی کہلاتی ہیں۔ جن کے کرنے سے کئی طرح کی چھوٹی بڑی اور غائب ہو
ہو جانے کی وغیرہ وغیرہ شکتیاں ہو جاتی ہیں۔ اور موکھش دینے والی سمادھی کے برعکس
ہیں۔ اس لئے موکھش چاہنے والے کو چاہیئے۔ ان کا کرنا ترک کرے۔ گرہیتا اور گرہن سمادھیوں
میں بھی چت برتیوں کا گیان بنا رہتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں سمادھیاں گراہیہ سمادھی
میں شامل ہیں۔ اور یہ کہ گراہیہ سمادھیوں میں کس کو چھوڑے اور کس کو کرے اس کی
پاتنجلی بھگوان نے بہت شرح کی ہے۔ گراہیہ سمادھی چار طرح کی ہوتی ہے۔ سو ترک
اور نروترک سمادھیوں میں استھول کا گیان ہوتا ہے اور سوچار اور نروچار میں سوکھشم کا
پاتنجلی بھگوان کے جن سوتروں میں ان کا ورنن مفصل ہے ان سوتروں کا پرمان۔

۱۔ **سوترک**۔ نام اور شے اور گیان اور وکلپ سے ملی ہوئی سمادھی کو سوترک
سمادھی کہتے ہیں۔

ارتھ سوے وکلپ برتی کو جس میں استھول چیزوں کا گیان ہوتا ہے۔ سوئے وترک
سمادھی کہتے ہیں۔

۲۔ جب انسان کی سمرتی یاد ٹھیک ہو جاتی ہے اور شون کی طرح ارتھ

ماتر کا گیان رہ جاتا ہے اُسکو نروِترک سمادھی کہتے ہیں۔

سوتر کا ارتھ۔ جس سمادھی میں استھول چیزوں کا گیان ہوتا ہے۔ اور سمادھی کرتے ہوئے چیزوں اور ناموں کا گیان ہٹ جاتا ہے۔ اور فقط استھول چیزیں جن کا گیان پراپت ہوتا ہے ظاہر ہوتی ہیں۔ تب اُسکو سروپ شون اور نروِترک سمادھی کہتے ہیں۔ یعنے استھول کو جاکرنے والی نروکلپ ابرتی۔

۴۔ سوتر" اسقدر کہکر سوچار اور نروچار سمادھیاں جن کا گیان سوکھشم ہے کہی گئی ہیں۔

سوتر کا ارتھ۔ سوکھشم تنماترا کو جاننیوالی سمادھی دو طرح کی ہے۔ ایک سوچار دوسری نروچار۔ جیسے سوئے وکلپ اور نروکلپ برتیوں کے فرق سے سوے وترک اور نروِترک (جن میں استھول چیزوں کا گیان ہوتا ہے۔) سمادھیوں کا فرق ہے اُسی طرح سوچار اور نروچار کا فرق ہے۔ یعنے جس سمادھی میں شبد اور ارتھ یعنے نام اور شے اور جگہ اور وقت کا گیان رہتا ہے۔ یعنے اُن سوکھشموں کا گیان ہوتا ہے۔ اُسکو سوچار سمادھی کہتے ہیں اور جس میں شبد اور ارتھ یعنے نام اور شے کا اور جگہ اور وقت کا خیال چھوڑکر صرف سوکھشم ماتر کا گیان ہو۔ اُسکو نروچار سمادھی کہتے ہیں۔ اور یہ کہکر کہ سوچار اور نروچار دونوں سمادھیوں کا وشے سوکھشم ہے۔ اِس سے خود ہی سوِترک اور نروِترک دونوں سمادھیوں کا گیان استھول سمجھا جاتا ہے۔ اور اس میں کہ کس شئے کو سوکھشم کہا جاتا ہے۔ پاتنجلی سوتر پرمان

سوتر۔ آسنگ یعنے پردھان تک جو وشے ہوتا ہے۔ وہ سوکھشم ہے۔

سوتر کا ارتھ۔ جو سوکھشم گیان سوچار اور نروچار سمادھیوں کا کہا گیا ہے۔ اُس کشم

کو پردہان تک سمجھ لینا چاہیئے. سانند اور سا سمرتا سمادہیان یعنی گرہن اور گرہیتا روپ سمادہیان بھی گراہیہ سمادہی کے اندر ہِی آجاتی ہیں ذیل میں اس کی شرح کی گئی ہو پرتھوی کے پرمانوؤں میں رس اور آگ میں روپ اور بایو میں سپرش (چھونا) اور آکاش میں شبد (آواز) اور اُن سب سے آہنکار اور آہنکار سے مہتت اور مہتت سے پردہان سوکھشم ہے۔ اِن ساتوں سوکھشم پرکرتیوں کے سوکھشم ہونیکے حد پردہان تک ہے۔ اس سے پرے نہیں۔

سوال۔ پردہان سے پُرش پرے ہے۔ اور سوکھشم ہے پھر یہان اسکا کیوں ذکر نہیں ہوا؟

جواب۔ یہان جو شمار کیا گیا ہے۔ وہ بلحاظ اوپادان کارنون کے ہے. پُرش کسی کا اوپادان کارن نہیں ہے۔ اس لئے کارنون میں سوکھشم کارن کی حد پردہان تک ہی ہے۔ پُرش فقط نمت کارن ہے نہ کہ اوپادان کارن. اور اگر کارن کا نام نہ لیا جائے تو پھر پردہان سے پُرش کو پرے سمجھ لینا چاہیئے۔ پاتنجلی بھگوان کا اور سوتر

سوتر۔ یہ جو چار طرح کی سمادہی ہو یہ سوبیج سمادہی کہی جاتی ہے

سوترکا ارتھ۔ وترک وچار آنند اسمتا یہ چاروں طرح کی سوبیج سمادہیان کہلاتی ہیں اِن سب میں گراہیہ (جانی جانیوالی شے) روپی بیج شامل رہتا ہے۔ اِس لئے اِن کا نام سوبیج ہے. سوترک اور نروترک سمادہیون میں استھول کا گیان ہوتا ہے۔ اور سوچار اور نروچار میں سوکھشم کا. ذیل کے سوتر میں نروچار سمادہی کے پھل کا ورنن

سوتر۔ جب نروچار سمادہی ہو جائے. تب ادھیاتم پرساد ہو جاتا ہے۔

سوترکا ارتھ۔ جیسے سوِترک اور نروِترک دونوں میں استھول کا گیان (وشے) برابر ہے۔ مگر اُن میں نروِترک شبدارتھ یعنے نام اور شے کا گیان نہ رہنے سے مکھ ہوجاتی ہے۔ اسی طرح سوِچار اور نروِچار میں سوکھشم کا گیان (وشے) برابر ہے اور اُن میں شبد اور ارتھ نہ رہنے سے نروِچار مکھ ہوجاتی ہے۔ اب یہ بیان کرتے ہیں نہ سوِترک اور نروِترک اور سوِچار اُن تینوں کا کرنا نروِچار سمادہی کی خاطر ہے۔ اور نروِچار کا زیادہ ابھیاس بڑھتا ہے اور اُس سے ایسا ستوگن ہوتا ہے جس پر نہ رجوگن غالب آئے اور نہ تموگن۔ تب چت کا کوئی کلیش نہیں رہتا اور ادھیاتم پرساد ہوجاتا ہے یعنی اُس چت میں پرگیا نام ایک برتی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے تمام گذشتہ واقعات ایک دفعہ ہی ظاہر ہوجاتے ہیں۔ اس میں یوگ بھاشیہ کا پرمان

یوگ بھاشیہ:۔ جب بدہی صاف ہوجاتی ہے اور سب کے حالات روشن ہوجاتے ہیں۔ تب انسان کو اپنی نسبت تو کوئی سوچ نہیں ہوتی مگر دوسرون کی نسبت ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے ہوئے کو نیچے والون کو دیکھکر یہ فکر ہوتا ہے۔ کہ اُنکو کیونکر اوپر لایا جائے۔ بدہی کے صاف ہوجانے پر اُس میں ایک اور بدہی پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام رتنبھرا ہے۔

سوترکا ارتھ۔ پرگیا پرساد سے روشن دل ہوئے ہوئے یوگی کی پھر رتنبھرا نام بدہی ہوجاتی ہے۔ رتنبھرا کے ارتھ۔ رت بمعنے ست بھر بمعنے رکھنے والا۔ یعنی وہ بدہی جس میں سوائے ٹھیک ٹھیک جاننے کے برعکس بات کا نام تک نہ ہو اس رتنبھرا کا ذکر یوگ شاستر ہی میں ذکر آتا ہے۔ اور کسی میں نہیں۔ رتنبھرا کے سرشٹھ ہونے میں:۔

پاتنجلی سوتر پرمان۔

سوتر۔ رتمبھرا اوتم یوگ ہے۔

یوگ بھاشیہ کا پرمان **یوگ بھاشیہ**

شبد (بولنا) پرمان اور انمان پرمان اور دھیان کی طاقت سے بدھی کو

بڑھا کر انسان اوتم یوگ کو پہونچ جاتا ہے۔

اور یہ کہ جو شے بذریعہ یوگ کے جانی جاتی ہے۔ وہ اور کسی پرمان سے جانی نہیں جاتی اس میں

سوتر۔ جس شے کا شبد پرمان سے یا انمان پرمان سے گیان ہوتا ہے۔ وہ عام

گیان کہلاتا ہے۔

سوتر کا ارتھ۔ جس شے کا فقط شبد سے گیان ہوتا ہے۔ یعنے بولنے سے جیسا کہ گائے کا نام۔ تو یہ عام گایوں کے متعلق ہے۔ نہ کہ کسی خاص گائے کے اسیطرح جو گیان انمان سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ دھوئیں کے انمان سے آگ کا تو یہ گیان بھی عام گیان ہے۔ کسی خاص جگہ کی آگ کا گیان نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کسی شے کا خاص گیان نہ شبد پرمان سے ہوتا ہے۔ اور نہ انمان پرمان سے اب رہا پرتکش پرمان اس سے بھی سوکھشم اور ڈھکی ہوئیں اور دور کی چیزوں کا پورا پورا گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے ثابت ہے۔ کہ ہر ایک شے کا خاص گیان فقط پرگیات سمادھی سے ہوتا ہے۔ یعنے رتمبھرا بدھی سے اور یہ انسان کے دلی حالات اور بھوتوں (عنصروں) کی خاص حالتوں کو ظاہر کرنیوالی رتمبھرا بدھی اُس گیان سے الگ ہے جو بذریعہ پرتکش انمان اور شبد کے ہوتا ہے۔ اس لئے یوگی کو واجب ہے۔ رتمبھرا کے لئے بہت ہی کوشش کرے۔

اعتراض۔ کشپت موڑھ اور وکشیپت بھومکاوں کے سبب چت کی ایکاگر بھومکا

میں اُس کے سنسکار موجود رہتے ہیں پھر اُن کے ہونے سے رتبنرا پرگیا کس طرح قائم رہتی ہے۔

جواب - اس پر ذیل کا سوتر۔

رتبنرا کے سنسکار اور سنسکارون کو ہونے نہیں دیتے -

سوتر کا ارتھ - رتبنرا سے وستو کا ٹھیک ٹھیک گیان ہوتا ہے اس لئے جو سنسکار رتبنرا کے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بہت طاقتور ہیں اور وکھشیپ پیدا کرنیوالے سنسکارون کو روک دیتے ہیں - یعنی وکھشیپ کے سنسکار کچھ کام نہیں کر سکتے۔ یا یہہ کہ وہ ناش ہوجاتے ہیں - اور اُنکا ناش ہوجانیکے سبب رتبنرا سمادہی بنی رہتی ہے - اور ایسی سمادہی ہوکر اُس سے سمپرگیات ہوتی ہے - اور پرگیا سے سنسکار اور سنسکارون سے پھر پرگیا۔ اس طرح اُس کے نئے نئے سنسکار بڑہتے جاتے ہیں

اعتراض - سنسار کی طرف کے سنسکار سمپرگیات سمادہی سے رُک جاتے ہیں - مگر جو سنسکار بلا روک (اپرتی بندہ) کے ایکاگر جگہ ہونیوالے سمپرگیات سمادہی کے ہیں - وہ کیونکر رُکتے ہیں اور کیونکر سوبیج سمادہی (سمپرگیات) سے نربیج (اسمپرگیات) سمادہی جو نرودہ جگہ میں ہوتی ہے ہو سکتی ہے۔

جواب - اس پر ذیل کا پاتنجلی سوتر -

سمپرگیات روکنے سے تمام سنسکار رُک کر پھر نربیج سمادہی ہوجاتی ہے۔

اِس کا ارتھ - جب تنہا جگہ سمپرگیات سمادہی کر کر یوگی کھشپت موہڑ اور کھشپت بھومکاؤن کا ناش کردیتا ہے۔ تو پھر اُس سے نربیج اسمپرگیات سمادہی ہو جاتی ہے۔ نربیج سمادہی کے ہونے میں ہونہار پرمان

سوتر۔ جس کو شروع سے ہی ورام پرتے کا ابھیاس ہوتا ہے۔ اُس کے اُس ابھیاس کے سنسکار سمادھی اول سے علیحدہ ہوتے ہیں۔

سوتر کا ارتھ۔ وتنرک وچار آنند اور اسمتا وغیرہ سمادھیوں کے خیال چھوڑ دینے کا نام ورام ہے۔ اور ویراگ جو کہ چت کی برتی ہے۔ اور ورام کا کارن ہے۔ اُس کا نام پرتے ہے۔ چت میں بار بار ایسی برتی کے سنسکار قائیم کرنے سوبیج سمادھی سے علیحدہ نہیں اسی کا نام نروبیج سمادھی ہے۔ یعنے اسم پرگیات سمادھی کے دو اوپائے ہیں۔ ایک ابھیاس دوسرا ویراگ۔ اِن میں ابھیاس اسم پرگیات سمادھی کا کارن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ابھیاس کسی وستو کا ہوتا ہے۔ اور نروکلپ سمادھی میں کوئی وستو نہیں ہوتی۔ اس لئے نروکلپ سمادھی میں پر ویراگ ہی اُس سمادھی کا کارن ہے۔ اور ابھیاس اُسکا مددگار کیونکہ ابھیاس سے سم پرگیات سمادھی ہوتی ہے اور سم پرگیات سے اسم پرگیات۔ اِس میں پاتنجلی سوتر پرمان

سوتر۔ بہ نسبت پہلے سادھنون کے باقی کے تین انترنگ سادھن ہیں۔

اس کا ارتھ۔ بمقابلہ یم نیم آسن پرانایام پرتیاہار (ان باہر کے سادھنون کے دہارنا دھیان سمادھی یہ تین سوے وکلپ سمادھی کے انترنگ سادھن ہیں)۔ اِن سادھنوں میں سمادھی پد ابھیاس سے مراد ہے۔ سمادھی سے نہیں ہے۔ کیونکہ سمادھی ان سادھنون کا نتیجہ ہے۔ اور

سوتر۔ یہ تینون سادھن نروکلپ سمادھی کے بہرنگ سادھن ہیں۔

ارتھ۔ پر ویراگ نروکلپ سمادھی کا اصلی کارن ہے۔ اور یہ تینون فقط اُس کے باہر کی حفاظت کرنیوالے نروکلپ۔ سمادھی دو طرح کی ہے ایک سجو پرتے۔ دوسری

ادپائے پرتے ۔بھو پرتے سمادھی میں سوتر پرمان۔

سوتر۔ جس کا لئے بدھیہ یا پرکرتی میں ہوجاتا ہے۔ اس کی سمادھی بھو پرتے کہلاتی ہے

ارتھ۔ بدھیہ سمادھی ان سے مراد ہے۔ جو سانند سمادھی کرتے ہیں اور پرکرتی لئے اُن سے جو اسمتا سمادھی کرتے ہیں پیچھے سانند اور اسمتا دونوں کا ذکر آچکا ہے۔ اسی وجہ سے اسکو بھو پرتے کہتے ہیں۔ بھو بمعنی سنسار اور پرتے۔ بمعنے کارن اسکا مطلب یہ کہ اس سمادھی کا جس سے نہ کچھ آتما کی تمیز ہوتی ہے اور نہ آتما کی۔ کارن سنسار ہے۔ یا یہ کہنا چاہیئے کہ جنم مرن روپ سنسار اسکا کارن ہے۔ اور اس سمادھی کے کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے آسمان میں اڑنیوالا پرندا۔ پس موکش چاہنے والے کو چاہیئے کہ اسکو سنسار کا کارن جانکر چھوڑ دیوے ادپائے پرتے سمادھی میں سوتر پرمان

سوتر۔ شردھا۔ دھیرج سمادھی پرگیا ان سببوں سے ادپائے پرتے سمادھی ہوجاتی ہے۔

اس کا ارتھ۔ ادپائے پرتے اس سمادھی کا نام ہے۔ جو بلا لحاظ پیدائش۔ اوشدھی منتر اور تپ کے شردھا وغیرہ سے سدھ ہوتی ہے۔ شردھا یوگ کو خوش ہوکر کرنے سے مراد ہے۔ اور اس سے ماتا کی طرح بگھنوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور یوگ کرنیکا دھیرج یعنے حوصلہ ہوجاتا ہے۔ اور حوصلہ سے پہلی بھومکاؤں کی سمرتی۔ اور اس سے چت کی قائمی۔ یعنے ایکاگر بھومی اور ایکاگر بھومی سے پرگیا برتی یعنی بذریعہ بیک کے کسی شے کو جانیوالی برتی۔ موکش چاہنے والے کو چاہئے۔ اس ابھیاس اور ویراگ کو کرے۔ تاکہ اسم پرگیات سمادھی ہوجائے۔ اور پھر اس سے ترتیون

کا نرودہ ناش یعنے چت کا وہ پرنام ربدلنا جس کو نروکلپ سمادھی کہتے ہیں - چت کے پرنامی ہونے میں سوتر پرمان -

سوتر - سوائے چیتن شکتی کے جس قدر تمام چیزین ہیں - وہ سب پرنامی ہیں یعنے تغیر پذیر

ذیل کے سوترون میں نروکلپ روپ سنسکارون کے پھل کا ورنن -

سوتر - اُن سنسکارون سے پرشانت واہتا ہوجاتی ہے -

سوتر کا ارتھ - پرشانت واہتا چت کی وہ حالت کہلاتی ہے - جب چت میں کوئی برتی نہیں ہوتی - اور پہلے کی نسبت اس کا اُلٹا پرنام ہوجاتا ہے - یعنی جو حالت آگ کے بغیر ڈالنے لکڑیوں کی ہوتی ہے - وہی اُس چت کی ہوتی ہے - اور جیسے لکڑیاں گھی وغیرہ نہ ڈالنے سے آگ کم ہوتی ہوتی زیادہ شانت ہوجاتی ہے - اور اس کی شانتی بڑھتی جاتی ہے - اسی طرح روکے ہوئے چت کی شانتی زیادہ سے زیادہ بڑھتی جاتی ہے - اور جو سنسکار اُس کی قائمی کے شروع شروع میں پیدا ہوتے ہیں - وہی اُس کے آگے سنسکارون کے کارن ہوتے جاتے ہیں اور ان اند شانت ہوئی ہوئی آگ کے جس میں لکڑیاں نہیں ہوتین - چت شانت ہوجاتا ہے - اور اُن سنسکارون کے ساتھ ہی پرکرتی میں لئے ہوجاتا ہے - جو اُسکو سمادھی سے اٹھانے والے ہیں - اس طرح جب سمادھی کی طاقت بڑھتی ہے اور ویدانت واکون کا وچار ہوتا ہے - تب آتما کا سمیک گیان یعنے ٹھیک گیان ہوجاتا ہے - اور پھر اُس سے اودیا کا ناش - اور اودیا ناش سے اُس کے پھل چیتن اور جگت کی ایکتا ہونیکا - اور پران وپرچہ وغیرہ برتیون کا اور پھر برتیون کے ناش سے منشیہ کیول شدہ اور

مُکت سروپ ہو جاتا ہے - اس میں سوتر پرمان

سوتر - تب درشٹا یعنے دیکھنے والا سروپ میں قایم ہو جاتا ہے -

ارتھ - سوتر میں تب کا مطلب یہ ہے - جب برتیاں رُک جاتی ہیں - تو اپنی آتما میں استھتی (قایمی) ہو جاتی ہے - اور جب تک نہیں رُکتیں تب تک اودیا سے بنے ہوئے انتہ کرن کے ساتھ شدہ چیتن آتما کی ایکتا رہتی ہے - اور انتہ کرن کی برتی سے مِلا ہوا چیتن برتی روپ ہُوا ہُوا نہ بھوگتا ہُوا بھوگتا کی طرح ہو جاتا ہے

اس میں سوتر پرمان

سوتر - چیتن اور جڑھ سے ملا ہُوا درشٹا (درشیہ) یہ چیت ہی سب چیزوں کا روپ ہو رہا ہے - اور باوجود اس کے کہ چیتن سے جانا جاتا ہے - چیتن کی طرح اوشے ہو رہا ہے - یعنی خود بخود جانا جانیوالا پس یہ جڑھ ہو کر چیتن کی طرح پایا جاتا ہے - اس لئے بیوقوف چت کو ہی آتما مان لیتے ہیں - اور

سوتر - ۱ - یہ چیت بسبب بہت سی باسناؤں کے اور چیزوں کے تعلق کے چیتن کے واسطے ہے -

۲ - جو شخص آتما اور انتہ کرن کا فرق جانتا ہے - اُس کو بھاؤ کی بھاؤنا نہیں ہوتی -

ارتھ - جو آتما اور انتہ کرن کے فرق کو جانتا ہے اُسکو پھر آتم بھاؤ کا مغالطہ جو بسبب اگیان کے انتہ کرن کے تعلق سے ہوتا نہیں ہوتا - آتما اور چیتن کا گیان بلا خواہش ایشور ارپن کرم کرنے سے ہوتا ہے - اس میں یوگ بھاشیہ پرمان یوگ بھاشیہ "۱ - جیسے برسات کے موسم میں ہرے انکوروں

کو دیکھکر یہ انسان کر لیا جاتا ہے - کہ ان میں اِن کا تخم
پہلے ہی موجود رہتا - اسی طرح گیان کی باتین سن کر جس
کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - اور آنکھون میں آنسو
بھر آتا ہے - اور یہ خواہش ہو جاتی ہے - کہ میں حقیقت
کو جانون اُس میں گیان کا تخم موجود ہوتا ہے اور موکھش
کا بھاگی ہو جاتا ہے - اور اس کا کوئی کرم باقی نہیں
رہتا - سب ختم ہو جاتے ہیں اور جو اس کے برعکس ہے
یعنے جس میں بلا کامنا کرم کرنیکا تخم نہیں ہے - اور گیان
کی باتیں سن کر جو دلیلیں اُس کے خلاف ہیں اُنکو پسند
کرتا ہے - اُسکو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ میں کون ہون - اور
کس طرح سے قائم ہون گویا وہ اس شک میں رہتا ہے
اور آتما اور انتہ کرن کے فرق کو جاننے والا جان نہیں سکتا
سوال - اس سے کیا حاصل کہ آتما اور انتہ کرن کے فرق جاننیوالیکو شک نہیں رہتا
اور دوسرے کو رہتا ہے ؟

اس کے جواب میں ذیل کا **سوتر**

موکھش مارگ کیطرف چت کے جانیکا اونچا راستہ ہے - مگر جب بیبیک
ہو جاتا ہے - نیچا ہو جاتا ہے -

ارتھ - جہان سے پانی کا گذر ہوتا ہے - وہ نیچا راستہ کہلاتا ہے - اور جہان سے نہیں
ہوتا - وہ راستہ اونچا ہوتا ہے - اسی طرح تصورات (بتیون) سے بھرا ہوا دل

پانی کی طرح ہے۔ اور تاوقتیکہ ببیک نہ ہو اُسکا وشیوں کی طرف جانا نیچا راستہ ہے۔ اور ببیک کے ہو جانے پر موکھش کی طرف جو کہ اونچا راستہ ہے وہ نیچا ہو جاتا ہے۔ ذیل کے سوتروں میں اُن بگنہوں کا بیان جو ببیکی شخص کے چت میں ہوتے ہیں۔ اور ہٹانے قابل ہیں۔

سوتر۔ ببیکی کے چت میں بسبب سنسکاروں کے اور ہی گیان ہو جاتا ہے۔

۲۔ اس لیئے یہ مناسب ہے کہ اُسکو بھی کلیشون کی طرح ناش کر دیا جائے۔

ارتھ۔ جب ببیکی کے دل میں بسبب سنسکاروں کے دنیا کی چیزوں کا گیان ہوتا ہے ببیک جاتا رہتا ہے اس لیئے یہ مناسب ہے کہ اُن سنسکاروں کا بھی کلیشوں کی طرح ناش کر دیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ جیسے گیان کی آگ سے جلے ہوئے اودیا وغیرہ پانچوں کلیشون کے کارن پھر ظاہر نہیں ہوتے۔ اسیطرح گیان کی آگ سے جلے ہوئے سنسکاروں سے پھر گیان نہیں ہوتا۔ اور جو سنسکار گیان کے ہوتے ہیں۔ وہ چت کے قائیم رہنے تک رہتے ہیں۔ دور نہیں ہوتے۔ اس لیئے اگیان نہ رہنے کی وجہ سے چت قائیم ہو جاتا ہے۔ گیان کے سنسکاروں کے قائیم رہنے میں سوتر پرمان۔

سوتر

پرسنکھیان میں بھی جو پھل کی خواہش نہیں کرتا ببیک سے اُس

کی سمادہی ہو جاتی ہے اور وہ سمادہی دہرم کا بادل روپ ہوتی ہے

ارتھ۔ سنکھیان یعنے پرش (آتما) اور انتہ کرن الگ الگ ہیں جو شخص پرش یعنے شدہ آتما کے گیان میں جو بدہی کا ستوگن کا پرنام ہے۔ اپنا سنجم کر لیتا ہے۔ اُس میں تمام گن آجاتے ہیں اور زمانہ گذشتہ آئیندہ اور حال کا سب کا گیان ہو جاتا ہے۔ کسی قسم

کا شوک نہیں رہتا۔ وشو کا نام سدھی ہو جاتی ہے۔ اور سوتر

سوتر۔ جو اس میں بھی دل نہیں لگاتا۔ وہ موکھش ہو جاتا ہے۔

اِسطرح جب سب طرفوں کا گیان رُک کر بیبک بڑھ جاتا ہے۔ تب دہرم کا بادل روپ سمادہی ہو جاتی ہے۔ اس میں سمرتی پرمان

سمرتی۔ یگ۔ دم آچار اہنسا سوادہیائے (وید پڑہنا) اور کرم اِن سب میں یوگ کے ذریعہ آتما کو جاننا پرم دہرم ہے۔

دہرم کا بادل روپ سمادہی کہکر دہرم سے اُس گیان سے مراد ہے جو جیو برہم کی یکتائی کا اپروکہش گیان ہے۔ اور بادل سے اُس گیان کی بارش کرنیوالی سمادہی کی مراد یہ کہ سمادہی سے ایسا گیان ہو جاتا ہے اور

سوتر اِس سے نہ کلیش رہتے ہیں اور نہ کرم

اس کا ارتھ۔ اِس سے یعنے دہرم کا بادل روپ سمادہی سے اودیا اسمتا راگ دویش اور بھی نویش پانچوں کلیشوں کا ناش ہو کر ساتھ ہی اودیا نہ رہنے سے تینوں طرح کے برے اور بھلے اور بُرے بھلے ملے ہوئے کرموں کا بھی ناش ہو جاتا ہے اور کرموں کا ناش ہو کر موکھش۔ کیونکہ باعث کے نہ رہنے سے اُس کا فعل بھی قطعی نہیں رہتا

اب شلوک کے اُن پدوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جن پر تمام سوتروں کا پرمان دیا گیا ہے۔ "آتما میں من لگاتا ہوا" اس سے سم پرگیات سمادہی کا ورنن ہوا جو ایکاگر بھومی میں کی جاتی ہے۔ اور "من روک کر" اس سے اسم پرگیات سمادہی کا جو پھل روپ ہے۔ اور نروده بھومی میں کی جاتی ہے "شانتی پا لیتا ہے" اس سے پرشانت واہتا سمادہی جو نروده سمادہی کے سنسکاروں کا نتیجہ بیان کی گئی ہے۔ اور "سجھ میں اکھنڈ سکھ جاتا ہے"

اِس سے دہرم کی باولی روپ سمادہی کا جس سے گیان ہو کر موکھش ہوتی ہے۔ یعنے جو
ویدانت مت مطابق ہے۔ اسکو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس
یوگ کا اسقدر اعلے نتیجہ ہے۔ اسکو بڑی کوشش سے حاصل کرنا چاہیئے +

اوترن ۱۶

یوگا ابھیاسی کو چاہیئے اپنا مقررہ (نیم آ) کہانا کہائے۔ اِس کا ذیل کے دو شلوکون میں ورنن

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति न चैकान्तमनश्नतः।

न चातिस्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥१६॥

۱۶ - اے ارجن جو بہت کہاتا ہے یا بالکل نہیں کہاتا ہے۔ یا بہت سوتا ہے۔ یا
بہت جاگتا ہے۔ اِس سے یوگ نہیں ہوتا۔

ٹیکا - کہانا اسیقدر کہانا مناسب ہوتا ہے۔ جو ہضم ہو جائے۔ اور جسم کو کام کرنیکے قابل
بنائے اور اگر بہ احتیاط نہ رکھے جائے اور زیادہ کہایا جائے تو پھر یوگ نہیں ہوتا
اور بدہضمی ہو کر بیماری ہو جاتی ہے اور اگر بالکل ہی کہانا چھوڑ دیا جائے۔ یا بہت
کم کہایا جائے۔ تو اُس سے نہ جسم کو طاقت آتی ہے۔ اور نہ جسم کام کرنیکے قابل ہی
رہتا ہے۔ اِس میں شت پت برہمن کا پرمان۔

شرتی - انسان کا مقررہ کہانا نقصان وہ نہیں اُس کی حفاظت
کا باعث ہے۔ اور بہت کہایا ہُوا ہلاک کر دیتا ہے۔ اور
تھوڑا کہایا ہُوا طاقت نہیں کرتا ہے۔

اس لیئے یوگی کو چاہیئے اسی قدر کہانا کہائے۔ جو اُس کے اندازہ کا ہے۔ اُس سے کم
یا زیادہ نہ کہائے۔ یا اسقدر کہائے جس قدر یوگ شاستر میں اُسکی ہدائت ہے۔ یوگ شاستر کا

پرمان

پرمان

پیٹ کا آدہا حصّہ غذا کے لئے اور تیسرا پانی کے لئے اور چوتھا سانس کے آنے جانے کے لئے رکھے۔ اِس سے کم یا زیادہ کھانے سے یوگ نہیں ہوتا

اِسی طرح جو بہُت سوتا ہے یا بہُت جاگتا ہے۔ اُس سے بھی یوگ نہیں ہوتا۔ اِس لئے ایے ارجن تو اسکو ہوشیار ہو کر یوگ کے قواعد کے متعلق مارکنڈے پوران کا پرمان۔ (۱

شلوک

ایے راجہ جہان بہُت آواز آتی ہو یا انسان خود تھکا ہو۔ یا گھبرایا ہوا ہو۔ اُن حالتون میں آتما کی سدہی کے لئے یوگ نہ کرے۔

۲ - اور جہان بہت سردی ہو۔ یا بہت گرمی ہو۔ یا دوند ہون۔ یا زیادہ ہوا ہو۔ وہان بھی یوگ نہ کرے

اوترن ۱۷ - یہ بیان کر کر کہ ایسا انسان یوگ کے قابل نہیں ہوتا۔ اب اُس شخص کا ذکر کرتے ہیں۔ جو یوگ کے قابل ہوتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

युक्ताहारविहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ॥
युक्तस्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥१७॥

۱۷ - جو مناسب (ریگت) کہانا کہاتا ہے۔ اور مناسب چلتا پھرتا ہے۔ اور مناسب ہی کرم کرتا ہے۔ اور مناسب سوتا ہے۔ اور مناسب ہی جاگتا ہے۔ اسی سے سب دُکھ دور کرنیوالا یوگ ہوتا ہے۔

ٹیکا - جس کا آہار مناسب ہے۔ یعنے کہانا اور وہار مناسب ہے۔ یعنے چلنا پھرنا

اور کرم مناسب ہے۔ یعنے اونکار وغیرہ کا جاپ اور اوپنشد وغیرہ کا بچار اور سونا مناسب ہے۔ غرضیکہ جو سب سادھنوں سے مکمل ہے۔ اُسکی سمادھی ہو سکتی ہے۔ دوسرے کی نہیں۔

سوال۔ ایسی محنت سے کئے ہوئے یوگ کا انجام کیا؟

جواب۔ اس "پرُدکھہا" پد سے یہ جواب دیا کہ تمام دکھون کے دنیوالی جس اودیا کا برہم ودیا سے ناش ہوتا ہے۔ وہ ودیا یوگ کرنیسے ظاہر ہوتی ہے۔ اِس لیئے یوگ ہی سے تمام دکھونکا ناش ہوتا ہے۔ مقررہ (نیم) کھانا کھانے میں پہلے کہا ہُوا یوگ شاستر کا پرمان۔

پرمان۔ پیٹ کا آدھا حصہ غذا کے لئے اور تیسرا پانی کے لئے رکھے اور چوتھا سانس کی آمد ورفت کے لئے

اسی طرح چلنے پھرنے کا نیم چار کوس تک رکھے۔ اور کرمون کا یہ کہ بولنا وغیرہ کوئی اندری چنچل ہونے نہ پائے اور سونیکا یہ کہ رات کے تین حصہ مقرر کرکے پہلے اور آخر کے حصہ میں جاگے اور درمیانی حصہ میں سوئے یوگ شاستر میں اور بہت سکے نیم بیان کئے گئے ہیں۔ اور وہاں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔

اوترن ۱۸۔ اسطور سم پرگیات سمادھی کا جو ایکاگر بھومی میں کی جاتی ہے بیان کرکر اب نرودھ بھومی میں ہونیوالی اسم پرگیات سمادھی کا ورنن کرتے ہیں

यदा विनियतं चित्तमात्मन्येवावतिष्ठते ॥
निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्त इत्युच्यते तदा ॥ १८ ॥

۱۸۔ جب رُکا ہُوا چت اپنے ہی میں قائم ہو جاتا ہے۔ اور تمام خواہشیں چھوڑ دیتا ہے۔ تب انسان یوگی ہو جاتا ہے۔

ٹیکا - جب بباعث پرویراگ کے چت خوب رُک کر سب برتیون سے خالی ہو جاتا ہے - اور راجس تامس کے بغیر فقط ساتکی ہوتا ہے - تب صاف تو ایسا ہوتا ہے - کہ اُس میں ہر ایک شے کا ظہور ہو سکے مگر بوجہ سب طرفون سے رُک جانیکے اپنے ہی میں یعنے سروویاپی آتما میں ہی قایم ہو جاتا ہے - اور برتیون سے رُکا ہُوا ایکٹ کہلاتا ہے - اور پھر وشیوں کی خرابیان دیکھتا ہُوا - نہ کسی یہان کے وشے کی خواہش کرتا ہے - اور نہ پرلوک کے وشے کی اسی کو پرویراگ کہتے ہیں - اور اسی کو نرو کلپ سمادھی کا انترنگ سادھن اور پیچھے پندرھوین شلوک میں اس کا بیان بھی کیا گیا ہے *

اوترن ۱۹ - سمادھی میں برتیون سے خالی ہوئے ہوئے چت کا مثال دے کر ورنن -

यथा दीपो निवातस्थो नेंगते सोपमा स्मृता॥
योगिनो यतचित्तस्य युंजतो योगमात्मन:॥१९॥

۱۹ - جیسے ہوا سے محفوظ جگہہ رکھا ہوا دیا نہیں ہلتا - اُسی طرح چت روک کر یوگ میں لگے ہوئے کا چت نہیں ڈولتا -

ٹیکا - جیسے ہوا دیا کی حرکت کا باعث ہے - اور جہان ہوا نہیں ہوتی وہان دیا حرکت نہیں کرتا - اُسی طرح یہی مثال یوگی کے چت کی ہے - اور یہ اُس یوگی کا ذکر ہے - جو ایکاگر بھومی میں سم پرگیات سمادھی کر چکا ہو - اور نرودھ بھومی میں ابھیاس کر کر چت روک کر نرو کلپ سمادھی کر رہا ہو - یوگی کے چت کے ساتھ دیا کی مثال دو باتون کو لے کر دی گئی ہے - یعنے جیسے دیا قایم ہوتا ہے - ویسے ہی یوگی کا چت قایم ہوتا ہے - اور جیسے دیا روشن ہوتا ہے - ویسے ہی بسبب ستوگن کی زیادتی کے اُسکا چت روشن ہوتا ہے -

شلوک میں آتم نہ "پد سے انتھہ کرن سے مراد ہے۔ نہ یہ کہ آتما کے یوگ میں لگا ہوا

اگر اسکا ارتھہ آتما کا یوگ کرنا کیا جاوے۔ تو اس پر دیا کی مثال عاید نہیں ہوتی

کیونکہ چت تو ہمیشہ ہی آتما کار رہتا ہے۔ یوگ اسکو آتما کار نہیں بناتا۔ یعنی چت

سبھاوک ہی آتما کار ہے۔ جس سے وہ ہٹ نہیں سکتا۔ اس لئے یہ معنے کہ چت

آتما کار ہو ٹھیک نہیں۔

اوترن ۲۰ - اِس طرح عام طور پر سمادہی کا ذکر کر کر نرودہ سمادہی کا وستار کے ساتھ ورنن۔

यत्रो परमते चित्तं निरुद्धं योगसेवय: ॥
यत्र चैवात्मनाऽऽत्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति ॥२०॥

۲۰۔ جب چت یوگ کا ابھیاس کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اور خود ہی سے خود کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے ہی میں مگن رہتا ہے۔ اُسوقت اُسکو یوگ کہتے ہیں۔

ٹیکا۔ جب یوگ کا ابھیاس کرتے ہوئے اور ایک شے کے دھیان میں لگی ہوئی چت اُسکو چھوڑ کر برتیون سے خالی ہو جائے۔ یعنے اُسکا نرودہ روپ پرنام ہو جائے۔ جیسا کہ بنا لکڑیوں کی آگ کا اور رجوگن اور تموگن سے نہ دبنے والے شدہ ستوگن سے یہ دیکھے کہ میں پرماتما سے نہ الگ شدہ ست چت آنند روپ ہون اور یہ کہ جسم سے الگ ست چت آنند روپ میں مگن ہون۔ اُسی کو نرو کلپ سمادہی روپ یوگ کہتے ہیں +

اوترن ۲۱ - اُس سبب کا ورنن جس سے انسان آپنے آپ ہی میں مگن رہتا ہے۔

सुखमात्यंतिकं यत्तद्बुद्धिग्राह्यमतीन्द्रियम्॥
वेत्ति यत्र न चैवायं स्थितश्चलति तत्त्वतः॥२१॥

۲۱- جس حالت میں سب سے بڑہ کا سُکھ ہے۔ اور فقط بدُہی سے گرہن ہوتا ہے۔ اور اندریون سے پرے ہے۔ اسکو جانکر یہ قائیم رہتا ہے۔ اور اپنے روپ سے نہیں ہٹتا۔

ٹیکا- جو سُکھ سب میں بڑہ کا ہے۔ اور اندریون سے پرے ہی اور یوگی اُسکو انبھو کرتا ہے۔ وہ سُکھ رجو تمو سے الگ شُدہ ستوگن والی بدُہی سے جانا جاتا ہی اور یوگی اُس میں قائیم ہوکر کبھی اپنے روپ سے نہیں ہٹتا۔ اسی کو یوگ کہتے ہیں۔ شلوک میں اتینت سُکھ (بڑہ کا سُکھ) کہکر برہم سُکھ سے مراد ہے۔ اور اتیندرے" کہکر وشیون سے علیحدہ سُکھ کی۔ کیونکہ وشیون کا سُکھ اندریون سے گرہن ہوتا ہے۔ اور بدُہی گراہیہ" کہکر اُس سُکھ کا ورنن ہے۔ جو سُکھوپتی سے الگ ہے۔ کیونکہ سکھُوپتی میں بدُہی کا لئے ہوتا ہے۔ اور سمادہی میں لئے نہیں ہوتا مگر بدُہی برتیون سے رہت ہوتی ہے۔ اِس میں گوڈپاد آچاریہ کا پرمان۔

شلوک۔ سکھُوپتی میں چت کا لئے ہوتا ہے اور سمادہی میں نہیں ہوتا۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ جو سکھ سمادہی سے شُدہ ہوئے ہوئے اور آتما میں لگائے ہوئے چت کو ہوتا ہے۔ اُس سُکھ کا زبان سے اظہار نہیں ہوتا فقط من ہی سے اسکا گیان ہوتا ہے۔

شرتی میں من کہکر برتیون سے رہت من کی مراد ہے۔ کیونکہ جو سُکھ برتیوں سے

حاصل ہوتا ہے۔ وہ بقول گوڑ پاداچاریہ کے نکھد ہے یعنے ممنوع گوڈ کا وچن
وچن - جو سکھ سمادہی کے شروع کا ہے۔ وہاں پر دل نہ لگائے۔
اور بدہی کا تعلق ہی چھوڑ دے۔

اِسکارتھ - جب سمادہی میں بیٹھ کر سمادہی کا سکھ انبھو ہونے لگے - تب اُس میں
دل نہ لگائے - کیونکہ وہ سکھ بدہی کی سوئے بکلپ روپ برتی کا ہے - اور
سکھا سواد کہلاتا ہے - اور سمادہی کا ورودہی (برعکس) ہے - پس اُس سے تعلق
ہٹاکر چیت کو روکے - بقول گوڑپاد آچاریہ کے روکے ہوئے چیت کا ورنن - گوڈ کا وچن
جس سکھ کا سمادہی میں انبھو ہوتا ہے - وہ سکھ مدامی
ہے شانت روپ ہے - اور ایسا اوتم ہے کہ کہنے میں
نہیں آتا۔

اِس سکھ کا آگے بھی ورنن ہوگا۔

اوترن ۲۲ - یوگ میں قائم ہوا ہوا انسان اصلیت سے نہیں ہٹتا - اِس
اوپر کی بات کا مکرر بیان

यं लब्ध्वा चापरं लाभं मन्यते नाधिकं ततः॥

यस्मिन्स्थितो न दुःखेन गुरुणापि विचाल्यते॥ २२॥

۲۲ - یوگی جس کو پاکر اُس سے بڑا کوئی لابھ نہیں سمجھتا - اور جس میں قائم ہوکر
بڑے دُکھ سے بھی نہیں ہٹتا - جب یوگ کرتے ہوئے چیت میں کوئی برتی نہیں
رہتی اور سب سے بڑھ کا اُتم سکھ کا ظہور ہوتا ہے - تو یوگی اُس ابھیاس کی
طاقت سے ایسے یوگ کو پائے ہوئے نہ اُس سے بڑے کوئی لابھ جانتا ہے

اور نہ کچھ اور حاصل کرنیکے قابل۔ اِس میں سمرتی پرمان۔

سمرتی آتم لابھ سے پرے اور کوئی لابھ نہیں۔

اوترن ۲۳

بعد اس بیان کے کہ وشیون کے بھوگون سے ایسے شخص کی سمادہی دور نہیں ہوتی۔ اب یہ کہتے ہیں۔ کہ جس کا برتیون سے خالی چت آتم سُکھ میں لگ جاتا ہے اُسکو اس سردی گرمی اور مچھر وغیرہ دُکھ تو کیا اگر کوئی ہتھیار سے بھی کاٹ دے تو بھی اُسکا چت یوگ سے نہیں ہٹتا۔

तं विद्याद् दुःखसंयोगवियोगं योगसंज्ञितम्॥
स निश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्णचेतसा॥२३॥

۲۳۔ ایسے یوگ کو جو تمام دکھون کے تعلقات سے اوپر ہے۔ یقین کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ اُس سے چت ہٹانا مناسب نہیں۔

ٹیکا۔ پیچھے بہت شلوکون میں کئی علامتوں (وشیشون) سے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یوگ چت کی اُس حالت کا نام ہے۔ جس سے برتیان رُک کر سوپانند کا پرکاش ہوتا ہے۔ کیونکہ یوگ ہِی تمام دُکھ دینوالی برتیون کا ورودہی ہے۔ اِس میں سوتر پرمان۔

سوتر۔ چت کی تمام برتیان روکنا یوگ کہلاتا ہے۔ ؂ ؂

یوگ سے سب دُکھ ناش ہو جاتے ہیں۔ اِسکا سلسلہ ستارہوین شلوک سے شروع ہو کر یہان تک ختم ہوتا ہے۔ ایسا یوگ دو سادہنون سے ہوتا ہے۔ ایک یقین رکھنے سے اور دوسرا دل اوداس نہ کرنے سے یہی اِسس شلوک

میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنے یہ ایسا یوگ بڑے یقین سے کرے مطلب اس کا یہ
ہے۔ کہ گورو اور شاستر کے قول کو سچا مانے۔ اور اس سے کبھی دل نہ ہٹائے۔ اور
یہ خیال ہرگز نہ کرے کہ جس یوگ کو کرتے ہوئے مدت گذری اور کوئی نتیجہ نہ نکلا۔
اسکو اور کرنے سے کیا ہوگا۔ بلکہ یہ خیال کرے کہ اگر اس کی سدہی اس جنم میں نہ ہوئی
تو دوسرے جنم میں ہو جائیگی۔ اِس میں گوڑ پادا چاریہ کا پرمان۔

پرمان

جیسے ٹیٹری جانور نے جس کی چونچ کُشا کی نوک کے برابر ہوتی ہے
یہ یقین رکھکر کہ میں سمندر کا پانی سکھا دون گی۔ اُس کا پانی سُکھا دیا
تھا۔ اُسی طرح یوگ کرنے والے کو یوگ کا یقین رکھنا چاہیئے تب
اُس کا یوگ بغیر کسی تکلیف کے سِدہ ہو جاتا ہے۔

اِس کے متعلق پورانی روایت۔ کسی ٹیٹری جانور کے سمندر کنارے انڈے دیئے ہوئے
تھے۔ جو پانی کی لہر آکر ڈوب گئے۔ ٹیٹر ابولا میں سمندر کا پانی سُکھا کر اس میں سے
اپنے انڈے نکال لونگا۔ اُسوقت وہان کئی جانور تھے جو اس بات کو سنتے تھے اِس
لئے اُنہون نے اسکو سمجھانے اور منع کرنیکی ہر چند کوشش کی مگر وہ باز نہ آیا اور کوشش
کرنے میں مصروف ہوا۔ اپنی چونچ پانی سے بھرتا اور باہر لاکر پھینکدیتا۔ اور پھر وہان
سے ریت کی چونچ بھرتا اور سمندر میں جاکر ڈالدیتا۔ دیگر جانورون نے جب دیکھا کہ
ٹیٹرا اکیلا کوشش کرتا ہے۔ اور باز نہیں آتا تب تمام کے تمام اُس سے متفق ہوئے
اور اُس کے ساتھی ہوکر پانی نکالنے لگ گئے۔ اتفاقاً وہان نارد کا بھی گذر ہوا۔ اور
اُس نے سب کی بیہودہ حرکت کو دیکھکر سمجھایا اور کہا سمندر خشک نہیں ہو سکتا۔

جانور بولے ہم اس کوشش کو چھوڑ نہیں سکتے اگر ہم کو تا عمر اس میں کامیابی نہ ہوئی تو پھر دوسرے جنم میں ضرور ہی ہوگی۔ نارد نے انکا یہ سب حال دیکھتے ہی فوراً گرڈ کے پاس پہونچا اور جاکر کہا کہ تیری تمام رعایا اسوقت سخت مصیبت میں ہے گرڑ بھی وہان سے سنتے ہی فوراً اڑا اور اسقدر تیزی سے آیا کہ اُس کے پرون کی ہوا سے چار چار جوجن تک سمندر سوکھتا تھا۔ اِس سے سمندر ڈرا اور پانی سے انڈے اٹھاکر باہر نکالدے اِسی طرح جو شخص یوگ کرنا شروع کرتا ہے۔ اُس میں جانورون کی طرح پہلے اندریوں کے دیوتا بگھن ڈالا کرتے ہیں۔ پھر جبکہ وہ اُنکی قابو میں نہیں آتا تو پھر وہی دیوتا اُس کے سہایک بن جاتے ہیں۔ اور گرڑ کی طرح ایشور اُن پر کرپا کرتا ہے۔ اور انڈون کے ملنے کی طرح اُس کے یوگ کی سدھی ہو جاتی ہے یہی گوڑ پاد اچاریہ کا مطلب ہے۔ +

اوتترن ۲۴ - کس طرح یوگ کا ابھیاس کرنا چاہیئے۔ اسپر ذیل کا شلوک

संकल्पप्रभवान्कामांस्त्यक्त्वा सर्वानशेषतः

मनसैवेन्द्रियग्रामं विनियम्य समन्ततः॥२४॥

۲۴ - جو خواہشین سنکلپ سے پیدا ہون۔ اُن سب کو چھوڑ دیوے۔ اور مع من کے اندریون کو روک ایگر سے کرے۔

ٹیکا - سنکلپ سے پیدا ہونے والی خواہشون کو چھوڑ دیوے۔ اِس سے یہ مراد ہے۔ بغیر جانے وشیون کی خرابیان کے جن کھوٹے وشیون کو اچھا جانکر اور اُنکی طرف رغبت کرکر یہ خواہش اٹھتی ہے۔ کہ یہ چیزین مجھکو مل جائیں۔ اُن سنکلپ سے ملنے والے وشیون میں اُنکی خرابیان دیکھکر اُنہیں چھوڑ دیوے وشے دو

طرح کے ہیں۔ ایک استری بیٹا دھن وغیرہ اس دنیا کی اور دوسری اپسرا (حور) اور کلپ برکھش وغیرہ انند لوک کے ان سب کو کتا کی قے کی طرح جانکر من کے بیک سے روکے اور رفتہ رفتہ سب کا تیاگ کر دے۔

शनैःशनैरुपरमेद्बुद्ध्या धृतिगृहीतया ॥ ❖ ॥

आत्मसंस्थं मनः कृत्वा न किंचिदपि चिंतयेत्॥२५॥

۲۵۔ بدھی کے دھیرج سے رفتہ رفتہ اپرام ہو جائے اور آتما میں من لگا کر اور کچھ نہ سوچے۔

ٹیکا۔ دھیرج اس سے مراد ہے جس سے کام کرتے ہوئے دل اوداس نہ ہو۔ اور یہ یقین ہو کہ اسکا کرنا اچھا ہے۔ اور کبھی نہ کبھی ہو جانے والا ہے۔ اس کے لئے جلدی کرنا مناسب نہیں۔ رفتہ رفتہ سے یہ مراد ہے۔ مطابق قول گورو کے رفتہ رفتہ من کو روکے یعنے یوگ میں نسچے رکھے۔ اور اس سے اوداس نہ ہو یوگ میں شرتی پرمان

شرتی۔ عقلمند کو چاہیئے بانی (گفتگو) کا من میں لئے کرے

اور من کا بدھی میں۔ اور بدھی کا مہتت میں۔ اور مہتت

کا شانت روپ آتما میں

بانی اس سے مراد ہے۔ جو لوگوں میں بولی جاتی ہے۔ یا جو ویدوں کی ہے۔ اس بانی کا من میں لئے کرے۔ لئے کے بعد فقط من کی برتی رہ جاتی ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی

بہت زیادہ پاٹھ حفظ (یاد) نہ کرے۔ کیونکہ اس سے

زبان (بانی) تھک جاتی ہے

شرتی اوّل میں بانی روکنے سے مراد آنکھ کان وغیرہ سب اندریان روکنے کی ہے۔ من جس سے طرح طرح کے وکلپ (خیال) پیدا ہوتے ہیں۔ اور کرم اندریان اور گیان اندریان کو حرکت ہوتی ہے۔ اُس کا گیان یعنے آہنکار میں لئے کرے۔ گیان یہان آہنکار سے مراد ہے۔ کیونکہ من کی سب برتیان لئے ہو جانے سے باقی آہنکار رہ جاتا ہے۔ اِس آہنکار کا ویاپک مہتت میں لئے کرے آہنکار کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خاص یعنے وشیش اور دوسری عام یعنے سامانیہ۔ مثلاً یہ میں ہون۔ اور یہ میرا بیٹا ہے۔ اور یہ میرا داد ہے۔ یہ خاص آہنکار ہے۔ اور فقط اس قدر جاننا کہ میں ہون۔ یہ آہنکار عام (سامانیہ) ہے۔ یعنے سمشٹی (مجموعہ) آہنکار۔ اِسکو ہرن گربھ اور مہتت بھی کہتے ہیں۔ اِس سمشٹی آہنکار کا آتما میں لئے کرے۔ اور اُس کے کارن پردھان یعنے مایا کا بھی اُسی میں۔ اِس کے بعد توم پد کا لکھش شدہ آتما ظاہر ہو جاتا ہے۔ شدہ آتما میں جو جڑہ شکتی مایا ہے۔ یہ اُس کی اوپادھی ہے یہ مایا ہی سامانیہ آہنکار ہوئی ہوئی مہتت کہلاتی ہے۔ اور پھر یہی سامانیہ آہنکار سے وشیش آہنکار ہو جاتی ہے۔ اور پھر وشیش آہنکار سے من اور پھر من سے باہر کی اندریان۔ اِس میں شرتی پرمان

شرتی - اندریون سے ارتھ پرے ہیں۔ ارتھون سے من۔ اور من
سے بُدھی۔ بدھی سے مہتت۔ مہتت سے پرکرتی۔ پرکرتی سے
پُرش۔ پرش سب کا آخیر ہے۔ پُرش سے پرے کچھ نہیں۔

من کی چار حالتین ہوتی ہیں۔ پہلی گمائے لے زبان کی طرح۔ دوسرے لڑکون اور بیوقوفون کے من کی طرح۔ تیسرے آلکس کے سبب بلا آہنکار۔ چوتھے بغیر مہتت کے یعنے سکھوپتی۔ اِن چارون حالتون کے لحاظ سے ہی شلوک میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ

اُنکو رفتہ رفتہ روکتا ہؤا اِن سے اوپرام ہوجائے۔ یعنے الگ

اعتراض۔ مہتت کا کارن پرکرتی ہے۔ اِس لئے اِس کا لئے پرکرتی میں ہونا چاہئے۔
مگر یہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مہتت اور پرکرتی دونوں ہی کا آتما میں لئے کرے۔
اِس لئے اِس کا کیا سبب ہے۔

جواب۔ جیسے سکھوپتی میں از خود مہتت کا پرکرتی میں لئے ہوتا ہے۔ ویسے یہاں
یہ قاعدہ نہیں۔ کیونکہ سکھوپتی میں لئے ہؤا ہؤا مہتت پھر ظاہر ہو جاتا ہے۔
اور آتما میں لئے ہؤا ہؤا پھر ظاہر نہیں ہوتا۔ اسکے متعلق شرتی پرمان۔

شرتی

سوکھشم دیکھنے والوں کو سوکھشم بُدھی سے آتما کا گیان ہوتا ہے۔

شرتی کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان سوکھشم بُدھی حاصل کرنیکے لئے نرودھ سمادھی
کرے۔ کیونکہ اُس سے موکھش چاہنے والوں کو گیان ہوتا ہے۔ اور تت جاننے
والوں کو جیون مکتی۔

اعتراض چت کا شانت آتما میں لئے ہونا ویسا ہی ہے۔ جیساکہ سکھوپتی میں
لئے ہونا۔ کیونکہ نرودھ سمادھی میں بھی جب کسی قسم کی برتی نہیں رہتی۔ اور نہ
کوئی گیان ہی رہتا ہے۔ تو پھر اس سے حاصل کیا؟

جواب۔ شانت آتما میں لئے ہوکر سبھاوک ہی آتما کا گیان ہوجاتا ہے۔ روکنے
سے بھی نہیں روکتا۔ اِس میں شاستر پرمان۔

شلوک۔ چت سبھاوک ہی آتماکار اور اناتماکار رہتا ہے۔ اِس لئے
یہ مناسب ہے۔ کہ برتی آتماکار کرکے اناتماکار کا تیاگ کر دیا جائے۔

آتماکارک سبھاوک ہونے میں مثال

جیسے گھڑا کے بناتے ہی آکاش اُس میں خود بخود بھر جاتا ہے۔ اور پھر نکالا نہیں جاتا اور مُنہ بند کر دیتے سے بھی اندر ہی رہتا ہے۔ لیکن اگر پانی وغیرہ چیزیں بعد میں ڈالی جائیں تو وہ نکالی بھی جا سکتی ہیں۔ اِسی طرح چت پیدا ہوتے ہی چیتن سے بھر جاتا ہے اور بسبب دہرم ادہرم سُکھ دُکھ آناتما کے دہرموں سے بعد میں۔ چیتن کسی حالت سے اس سے الگ نہیں ہوتا۔ اور اناتما کا دہرم ابھیاس کر کر نکالا جا سکتا ہے۔ اِس لئے نروِدہ سمادہی کر کر جب چت کی برتیان رُک جاتی ہیں۔ اور فقط چت ہی رہ جاتا ہے۔ تب چت حد سے زیادہ لطیف ہو جاتا ہے۔ اور تمام اُپادہیون سے الگ ہو کر چد آتما کا انبھو کرتا ہے۔ یعنے اُس حالت میں بغیر پرتیون کے آتما کا پرتکھش انبھو ہوتا ہے۔ اور شلوک میں یہ کہنے کا کہ من کو آتما میں لگا کر کچھ سوچ نہ کرے مدعا بھی یہی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جو آتما سب اوپادہیوں سے الگ ہے۔ اُسی میں اپنا چت قائیم کرے۔ یعنی اور کوئی برتی اُٹھنے نہ دے۔ اور اُس میں جو سبھاؤک آتما ہے۔ اُسی کا آکار کر دے۔ اسطور اسم پرگیات سمادہی میں لگا ہوا آتما اناتما کسی کا سوچ نہ کرے۔ کیونکہ اگر برتی آناتما کار ہو جائے تو سمادہی قائیم نہیں رہتی۔ اور اگر آتماکار کی جائے تو اسم پرگیات سے سم پرگیات ہو جاتی ہے۔ اس لئے اِس اسم پرگیات کو قائیم رکھنے کے لئے اور کوئی برتی ہونے نہ دے۔

اوتترن ۲۶ ۔ نروِدہ سمادہی کرتا ہوا یوگی کس طرح رہتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

यतो यतो निश्चरति मनश्चंचल मस्थिरम् ॥
ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ॥२६॥

۲۶ - چنچل من جس جس وشے کی طرف جاتا ہے ۔ اُس اُس سے رُک کر اور اپنے بس کر کر یوگی آتما ہی میں من لگاتا ہے ۔

ٹیکا ۔ سُننا چھونا وغیرہ دل کو حرکت کرنیوالے وشیون میں بسبب راگ دویش کے وشیون میں لگے ہوئے اور متحرک (وکھشیپ) ہوئے ہوئے من میں وکھشیپ پیدا کرنیوالی اور سمادھی سے اٹھانے والی یا پرمان برتی ہو جاتی ہے ۔ یا وپرجے یا وکلپ یا سمرتی ۔ یا پانچوین نیند یعنے لئے برتی ۔ لئے برتی ہونیکے تین سبب ہوتے ہیں ۔

(۱) پوری نیند نہ سونا

(۲) بہت کھانا کھانا

(۳) تکان ہو جانا ۔

پس یوگی کو چاہیئے اپنے من کو وکھشیپ اور لئے کے سببون سے روک کر سوے پرکاش پرمانند روپ میں من لگائے تاکہ نہ پھر وکھشیپ ہو اور نہ لئے ۔ اِس میں گوڈ کا وچن کارک ۔

کارک :۔ بھوگون اور خواہشون میں پانیوالے من کو کوشش سے روکے ۔ اور لئے (نیند) جس سے یہ خوش ہوتا ہے اُس سے بھی

۲ تمام چیزون کو دکھ روپ جانکر خواہشون اور بھوگون سے من کو روکے اور سب چیزون کو ناپیدا شدہ جانکر کوئی چیز پیدا ہوئی نہ جانے

۳ - اگر چت لئے ہونے لگے یعنے نیند میں تو اُس سے جگائے اور اگر وکھشیپ (حرکت) پاتا ہو۔ تو اُس سے ہٹائے۔ اور اگر کشائے مین ہو یعنے راگ دویش سے یُکت تو اُسکو جانے اور اگر سمتا (یُکت نیت) ہیں ہو۔ تو اُس سے نہ اٹھائے۔

۴ - سمادہی میں سُکھ کے آنے پر دل نہ لگائے۔ نہ وہان بدہی کا تعلق ہونے دے۔ اور ٹھہرے ہوئے من کو روک رکھے یعنے اور کوئی برتی پیدا ہونے نہ دے۔

۵ - جب من کا نہ لئے ہوتا ہے۔ اور نہ وکھشیپ تو پھر سب قسم کی حرکت سے رُکا ہُوا من برہم روپ ہو جاتا ہے۔

کارکان کا ارتھ۔

پہلی کارک

خواہش (کام) اور بھوگ کا فرق۔ کسی شے کا دل میں یاد کرنا خواہش کہلاتا ہے اور حاصل کر کر اسکا استعمال کرنا بھوگ۔ اس خواہش اور بھوگ سے متحرک (وکھشیپ) ہونے والے من کو جس میں پرمان وپرجے۔ وکلپ سمرتی برتیان پیدا ہوتی ہیں۔ ویراگ کے ابھیاس سے روک کر آتما میں لگائے۔ اور اسی طرح لئے۔ یعنے سکھوپتی سے بھی جہان کہ من کو کوئی تکان نہیں ہوتا۔

اعتراض۔ من تو تکان سے بچنے سے کیون روکا جائے؟ جواب ”جیسے خواہش (کام) کے سبب سمادہی نہیں رہتی۔ ویسے ہی لئے سے بھی۔ یعنے نیند سے۔ سب برتیان کا روکنا سمادہی کہلاتا ہے۔ اِس لئے خواہش وغیرہ سے وکھشیپ پائے ہوئے اور تکان وغیرہ سے بچ کر لئے ہوئے ہوئے من کو روکے۔

دوسری کارک

من روکنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ تمام دوئی کی چیزون کو اودیا سے پیدا ہوا۔ اور الپ (تھوڑا) اور دُکھ روپ جانے۔ اس میں یہ داران اوپنشد پرمان۔

شرتی ۔ جو بھومان ہے۔ یعنے ویاپک وہ سُکھ روپ ہے۔ اور جو الپ ہے یعنے تھوڑا وہ سُکھ سے رہت دُکھ روپ ہے۔ اور ناش ہو جانا ہے۔

گورو سے اس شرُتی کا ارتھ سن کر اُس پر خوب غور کرے اور خواہش اور بھوگون سے من کو ہٹائے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ خواہشیں اور بھوگون سے ہٹنے کے دو اوپائے ہیں۔ ایک یہ کہ دوئی کے یاد آنے پر اسکو ویراگ سے ہٹائی اور دوسرا یہ کہ دوئی کو یاد ہی آنے نہ دے۔ یہ اصلی اوپائے ہے۔ یہان تک آدھے کارک کا ارتھ ختم ہوا۔ اور گورو سے یہ سن کر کہ تمام چیزین ناپیدا شدہ ہیں اور برہم سے غیر کچھ نہیں ہیں۔ کوئی چیز اُس سے پیدا شدہ نہ دیکھے۔ کیونکہ جب کسی شے کے اوہشٹان (آسرا) کا جس کے سبب شے فرض کی جاتی ہے۔ گیان ہوتا ہے۔ تب فرضی شے کا ناش ہو جاتا ہے۔

تیسری کارک

اس طرح گیان اور ویراگ سے وشیون سے روکا ہوا من ہمیشہ لئے (نیند) کی عادت سے جب لئے ہونے لگے۔ تب اُسکو لئے کے کارنون (سببون) سے روکے۔ لئے کے تین کارن ہیں۔ ایک پوری نیند نہ سونا یعنے نیند کا بقایا۔ دوسرا۔ زیادہ کہانا اور ہضم نہ ہونا۔ تیسرا۔ تکان کا ہو جانا۔ اس طرح لئے کے کارنون کو روک کر خوب جاگا ہوا اگر وشیون میں جاگے۔ تو اسکو گیان اور

ویراگ سے روکے۔ غرض اسکا بار بار ابھیاس کرتے ہوئے نیند سے جاگا ہوا اور وشیون سے روکا ہوا من تاوقتیکہ برہم کو نہ پہونچے۔ اور بیچ میں رُک جائے۔ اُسکو کگھائے کہتے ہین۔ یعنے راگ دویش سے ملا ہوا۔ اِس لئے ایسی حالت کو جانے۔ یعنے سمجھے کہ میرا من راگ دویش سے یکت سمادھی مِیں قائیم نہیں ہے یہ جانکر جیسے لئے اور وکھشیپ سے من کو روکے ویسے ہی اس سے بھی روکے لئے۔ وکھشیپ اور کگھائے۔ اِن تینون کے ہٹ جانے سے من سم روپ (یکسان) برہم کو پہونچ جاتا ہے۔ اور پھر یہ مغالطہ چھوڑکر کہ من کو لئے وکھشیپ ہو رہا ہے وہان سے من نہ ہٹائے اور بدھی کے دھیرج سے کوشش سے من لگائے رکھے۔

چوتھی کارک

سمادھی کے اُس سکھ میں جو برہم سکھ سے اول دیر تک سمادھی کے قائیم رہنے کا آئے۔ دِل نہ لگائے۔ کیونکہ اُس سے سمادھی نہیں رہتی بگڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ پیچھے بھی ذکر آچکا ہے۔ پس جو سکھ بدھی کے تعلق سے ہوتا ہے۔ اُسکو ہیچ جانکر تمام سکھون کی خواہشین چھوڑ دے اور یہ یقین رکھے کہ اپنی آتما کا سکھ جو برتیون سے خالی چت میں سبھاؤک ہی ہوتا ہے۔ وہ کبھی دور نہیں ہوتا .... یعنے اُس سکھ کو کوئی بھی ہٹا نہیں سکتا۔ اس لئے سب طرفون سے رُکا ہوا اور کوشش سے ٹھہرایا ہوا۔ چت اگر اپنی نہ ٹھہرنے والے سبھاؤ سے باہر نکل بھی جائے تو بھی اسکو روک کر پھر کوشش سے برہم میں لگائے *

~~~~
~~~~

پانچوین کارک

سوال - یکسان (سم روپ) برہم کو پاکر چت کی کیا حالت رہتی ہے -

جواب - جب چت کے یعنے نیند اور ستبدہی بھاؤ یعنے جڑھ کی سی حالت جو بباعث تامسی برتیون کی ہوتی ہے - نہ ہو اور وکھشیپ یعنے وشیون کے آکار اور رسلواد یعنے برہم سُکھ سے پہلا سُکھ جو بباعث راجسی برتیون کے ہوتا ہے نہ ہو - یعنے لئے گکھائے وکھشیپ اور رساسواد چارون برتیان نہ ہون - تب پھر چپت چنچل نہیں ہوتا - اور اسطرح رک جاتا ہے - جیسے ہوا سے محفوظ جگہہ رکھا ہوا دیا - ایسے یوگ کے متعلق شرتی پرمان -

شرتی - جب گیان اندریان اور من ٹھہر جائے اور بدھی سے کوئی حرکت نہ ہو - تب اسکو پرم گتی کہا جاتا ہے - اندریون کے ایسے سنجم کو جس سے کسی قسم کی غفلت نہیں رہتی یوگ کہتی ہیں - کیونکہ چپت کا رک جانا - اور وکھشیپون کا نہ ہونا ہی - یوگ کہلاتا ہے -

اِس پر یوگ سوتر -

سوتر - چت برتیان کا روکنا یوگ کہلاتا ہے -

اس لئے سری کرشن کا یہ قول کہ سب طرفون سے رک کر مجھ میں چت لگائے بہت ہی ٹھیک ہے -

اوترن ۲۷ - اُس پھل کا ورنن جو یوگا ابھیاس کی طاقت سے خود بخود من شانت ہوکر ہوتا ہے -

प्रशांतमनसं ह्येनं योगिनं सुखमुत्तमम्॥
उपैति शांतरजसं ब्रह्मभूतमकल्मषम्॥२७॥

۲۷ - جب یوگی کا من شانت ہوجاتا ہے - اور رجوگن نہیں رہتا - تب وہ پاپوں کو دور کرکے برہم سُکھ کو پالیتا ہے - جو سب سے بڑہ کا سُکھ ہے -

ٹیکا - جس یوگی کا من سب برتیوں سے خالی ہے - فقط برائے نام سنسکار رہ گئی ہیں - اور رجوگنُ کے نہ رہنے سے کسی قسم کا پاپ نہیں رہا - وہ یوگی یکسان برہم کو پہونچکر سب سے بڑہ کا سُکھ حاصل کرلیتا ہے - "یہی" پد کا ارتھ ہے - اور یہ کہ برتیوں سے خالی چت کو سُکھ کا انجھو ہوتا ہے - پیچھے بہت مفصل کہا گیا ہے -

اوترن ۲۸

یوگی کے حاصل ہوئے سُکھ کا ورنن -

युंजन्नेवं सदाऽऽत्मानं योगी विगतकल्मषः॥
सुखेन ब्रह्मसंस्पर्शमत्यंतं सुखमश्नुते॥२८॥

۲۸ - پاپوں سے چھوٹا ہُوا سدا آتما (من) کو لگاتا ہُوا بغیر کوشش ہی اُس سُکھ کو پہونچ جاتا ہے - جہان فقط برہم ہی کا پرکاش ہے -

ٹیکا - جو یوگی من سے ببیک کرکر اندریوں کو وشیوں سے روک کر سدا من کو لگاتا ہُوا پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے یعنے دہرم ادہرم سے جس سے آواگون ہوتا ہے چھوٹ جاتا ہے - اور ایشور اوپاشنا کرتے ہوئے کا کوئی بگھن نہیں رہتا - وہ ابھید (ایک) ہُوا ہُوا اُس برہم کو پہونچ جاتا ہے - جو تمام وشیوں کے سُکھ سے علیحدہ بلا کسی قسم کے بھید (فرق) کے ہے - اور خالی چت سے جانا جاتا ہے - اور

لئے اور وکھشیپ کے سکھ سے علیحدہ ہے۔ یعنے وکھشیپ کے سُکھ میں برتیاں ہوتی ہیں۔ اور لئے (اننید) کے سُکھ میں من ہی نہیں ہوتا۔ اور یہاں یہ ہے۔ کہ من تو ہو مگر برتیاں نہ ہوں۔ ایسا من سمادھی سُکھ کا انبھو کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس سُکھ کو بِلا کوشش ہی پا لیتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ یوگی کو کوئی کسی قسم کا بگھن نہیں رہتا۔ بگھن کیا کیا ہیں۔ اس میں پاتنجلی بھگوان کا۔

سوتر:۔ بگھن کی نو قسمیں ہیں۔ بیا دھی (دُکھ) استھیان (آسن وغیرہ) شک۔ پرماد (غفلت) آلکس۔ مغالطہ۔ الجھید بھومی کت۔

انوستھتو اور اورتی

ارتھ۔ یہ بگھن یوگ کے مخالف ہیں۔ اور یوگ سے چت ہٹا دیتے ہیں۔ ان میں مغالطہ اور شک بذات ہی برتیاں ہیں۔ اور نروده برتی کے مخالف ہیں۔ اور بیادھی وغیرہ باقی کے ساتوں بگھن برتیاں پیدا کر سمادھی بگاڑتے ہیں۔

بگھنوں کی شرح

۱۔ بیادھی۔ بسبب سودا صفرا اور بلغم کی کمی بیشی کے بخار وغیرہ جسمانی بیماریوں کا ہونا۔

۲۔ استیان۔ آسن وغیرہ انگوں کا گورو سے سیکھنے پر بھی نہ آنا۔

۳۔ شک۔ یوگ کے متعلق یہ شک کہ آیا یہ کرنے لایق ہے۔ یا نہیں ہے۔

۴۔ پرماد۔ سمادھی کے سادھنوں کی طاقت رکھکر سمادھی نہ کرنا یعنے وشیوں میں لگ کر یوگ کو سادھنوں سے بے پرواہ رہنا۔

۵۔ یوگ کے کرنے سے اوداس تو نہ ہونا۔ مگر بسبب بلغم یا تموگن کی

برتی کے بغیر کسی قسم کی بیماری کے جسم اور دل کا بوجھل سا ہونا۔

۶ - آورتی۔ کسی شے میں دل کا زیادہ لگاؤ ہوجانا۔

۷ - مغالطہ۔ یوگ کے سادہنون کو اُس کے سادہن نہ ماننا اور اُس کے نہ سادہنون کو سادہن ماننا۔

۸ - ابھمد بھومی کت۔ سمادہی کے لئے ایکاگر بھومی کا نہ ہونا اور وکشیپ موہر اور وکھشپت حالتوں کا ہونا۔

۹ - انو دستتو سمادہی کی بھومی مل جانے پر کوشش کی کمی سے سمادہی کا نہ رہنا۔

ان سب بگھنون کو چیت کا وکھشیپ۔ اور یوگ مل اور یوگ پرتی پکھش اور یوگ انترائے کہا جاتا ہے۔ ان کے ہوتے یوگ نہیں ہوتا۔

سوتر دُکھ اور دورمنس اور انگ مے جیت اور سواس اور پرسواس یہ پانچون بھی وکھشیپ کے ساتھ رہتے ہیں۔

"سوتر کا ارتھ"۔ (۱) دُکھ رجوگن کا پرنام ہے۔ اور ادھیاتمک ادبھوتک ادھہ دیوتین طرح کا ہے۔ ادہیاتمک دو طرح کا ہے۔ ایک بسبب بیماری کے جسم۔ اور دوسرا بسبب کام کرودھ کے من کا ہے۔ اور ادھبوتک شیر اور چور وغیرہ کا۔ اور ادھہ دیو دیوتا اور گرہ وغیرہ کا یعنے دھوپ اور سردی وغیرہ کا۔ ان تینون طرح کے دُکھ سے گیان بدل کر سمادہی سے دویش ہوجاتا ہے۔ یعنے سمادہی کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ اس لئے یہ تینون طرح کا دُکھ سمادہی کے مخالف ہے۔ اور

۲ - دورمنس جس کو کھشوب اور سبدہی بھاؤ (جڑھ سا) بھی کہتے ہیں۔ تموگن کا پرنام ہے۔ اور دل کی خواہش کے پورا نہ ہونے سے ہوتا ہے۔ اور گھبائے روپ ہے

اور لئے کی طرح سمادھی کے مخالف ہے ۔ اور

۳ ۔ انگ مے جیت یعنے انگوں کا کانپنا ۔ اس سبب سے آسن بیٹھ کر قائم نہیں ہوتا

اس لئے یہ بھی سمادھی کے مخالف ہے اور ۔

۴ ۔ سواس ۔ جو سانس ناک کے ذریعہ باہر سے اندر آتا ہے ۔ اسکو سواس کہتے

ہیں ۔ اور سمادھی کا انگ جو ریچک ہے ۔ یعنے سانس کا باہر جانا یہ اُس کے

مخالف ہے ۔ اور

۵ ۔ پرسواس ۔ یعنے جو سانس ناک کے ذریعہ جسم سے باہر نکالا جاتا ہے ۔

اس کو پرسواس کہتے ہیں ۔ اور سمادھی کا انگ جو پُورک ہے ۔ یہ اُس کے مخالف

ہے ۔ یہ پانچوں بگھن جس کا من قابو ہو اُس پر اثر نہیں کرتے ۔ یعنے اُسکو نہیں ہوتے

یہ وہاں ہی رہتے ہیں ۔ جس کا چت وکھشیپ حالت میں رہتا ہے ۔ چونکہ یہ پانچوں

نو طرح کے بگھنوں کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں ۔ اس لئے یہ بھی بگھن ہی کہلاتے

ہیں ۔ ان کے روکنے کے دو طریقے ہیں ۔ ایک ابھیاس اور ویراگ اور دوسرا ایشور

اوپاشنا کے ذریعہ سمادھی ۔ ایشور اوپاشنا کے متعلق سوتر پرمان ۔

سوتر ایشور اوپاشنا کر سمادھی ہو جاتی ہے

ایشور کا روپ ورنن کرنے میں پاتنجلی بھگوان کا سوتر

سوتر ۱ ۔ ایشور میں نہ کرم نہ کرموں کا پھل نہ سنسکار ہوتا ہے ۔

۲ ۔ ایشور سب کا سربگیہ ہے ۔ یعنی اُس سے کچھ پوشیدہ نہیں

۳ ۔ ایشور سب کا گورو ہے ۔ کیونکہ اسکا کبھی بھی کال کے لحاظ

سے ناش نہیں ہوتا ۔

ایشور کے روپ کا بیان کر کر ذیل کے دو سوتروں میں ایشور اوپاشنا کا ورنن۔

سوتر (۱) اونکار ایشور کا واچک نام ہے۔ اور اُس کے معنوں پر غور کرنا اسکا جاپ۔

۲۔ اس طرح اَرتھ روپ اونکار کا جاپ کرنے سے آتما کی پراپتی اور بگھنوں کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ سُ

سوتر کا ارتھ"۔ اونکار کے جاپ یعنے اُس کے اَرتھ کے دھیان سے جو کہ ایشور اوپاشنا ہے۔ اندر کی آتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ یعنے پرکرتی اور پُرش کو الگ الگ جانکر پرکرتی سے الگ پرش کا گیان ہو جاتا ہے۔ اور سب بگھن جو پیچھے کہے گئے ہیں ناش ہو جاتے ہیں۔ بگھنوں کے ناش کا دوسرا سبب ابھیاس اور ویراگ ہے۔ اس لئے ابھیاس کو پختہ کرنا چاہیئے۔ اس میں سوتر پرمان۔

سوتر۔ بگھنوں کے ناش کے لئے ایک تت کا ابھیاس کرے۔

سوتر کا ارتھ"۔ بگھنوں کو دور کرنے کے لئے انسان کو چاہیئے۔ جہاں اُسکا دل زیادہ لگے۔ اُسیطرف روک کر اپنا دل لگائے۔ اسی کا نام پکا ابھیاس اور

سوتر

سکھیوں دکھیوں اور نیکوں اور بدوں پر میتری۔ کرونا۔ مُدتا۔ اوپیکھشا کرنے سے انسان کا چت شُدہ ہو جاتا ہے

اِسکا ارتھ۔ (۱) میتری (دوستی) لوگوں کو عمدہ سامانوں سے آرام پائے ہوئے دیکھکر خوش ہونا۔ اور اُنکو اپنا دوست سمجھنا اور حسد نہ کرنا۔

۲۔ کرونا (مہربانی) کسی کو تکلیف میں دیکھکر مہربانی کرنا۔ اور ایشور سے التجا کرنا

کہ اسکا دوکھ دور ہو - اور بدسلوکی نہ کرنا - اور نہ اسکو دُکھی دیکھکر خوشی منانا -

۳ - مُدتا (خوشی) بھلائی کرنیوالون کو دیکھکر خوش ہونا اور دشمنی کا خیال تک نہ لانا اور الغرضی چھوڑ کر اُن کی تعریف کرنا -

۴ - اوپیکھشا (نہ دوستی نہ دشمنی) برائی کرنے والون سے بے تعلق رہنا - یعنے نہ تعریف کرنا اور نہ برائی کرنا -

اِس طرح ابھیاس کر کر کرنیوالون کے دِل میں دہرم کا وہ انکور پیدا ہوتا ہے - جس سے نہ اُنکی کسی سے دوستی ہوتی ہے - اور نہ دشمنی - اور دِل کی صفائی سے ایکاگر بھومی کے لائق ہو جاتا ہے - اِس ابھیاس کے لئے ناپاک خواہشون کو دور کرنیوالے یہی چارون سادہن نہیں - بلکہ بے خوفی - ست - شدہی - وغیرہ اور بہت سے شُبھ باسنائیں ہیں - جو اِن کے ساتھ شامل کرنے لائق ہیں - اور آگے بیان کئے گئے ہیں - راگ دویش جس سے انسان کی تمام کوشش رائیگان جاتی ہے - اِس کے بہت دشمن ہیں - اِس لئے اُن کا بہت بڑی کوشش سے ہٹا دینا مناسب ہے - یہ اِس سوتر کا مطلب ہے - جس میں میتری کرونا وغیرہ کا ذکر ہے - جیسے اُن اپاؤن سے چت کی شدہی ہوتی - اُسی طرح پرانا یام کرنے سے بھی ہوتی ہے - ایشور کی کرپا سے شُدہ چت ہؤا ہؤا انسان سب سے بڑہ کا سُکھ پا لیتا ہے - یہی شلوک کے "نِہگِبین" پد کا مطلب ہے - اگر ایشور کی کرپا نہ ہو - تو من قایم ہی نہیں ہوتا ؞

اوترن ۲۹

جب نروِدہ سمادہی کر کر پرماتما کے شُدہ روپ کا جو توم پد اور تت پد کا لکھش ہے ساکھشات کار ہوتا ہے - تب تتومسی مہاواک کے ذریعہ تت اور توم دونون

کی یکتائی کو جاننے والی ساکھشات کا روپ انتہ کرن کی نروکلپ برتی پیدا ہوتی ہے
اُس کا نام برہم ودیا ہے۔ اور اُس سے تمام اودیا اور اس کے فعل کا ناش ہوتا ہے۔ اور
برہم سُکھ حاصل ہوتا ہے۔ اس کا ذیل کے تین شلوکوں میں ورنن۔

सर्वभूतस्थमात्मानं सर्वभूतानि चात्मनि ॥
ईक्षते योगयुक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः ॥२९॥

۲۹۔ یوگ سے یکت انسان سب بھوتوں میں آتما کو قائیم دیکھتا ہے۔ اور سب
بھوتوں کو آتما میں دیکھتا ہے۔ اور سب کو برابر جانتا ہے۔

ٹیکا۔ سب بھوتوں میں یعنی تمام موجودات (استھاور جنگم) میں جو بھوگتا ہو کر قائیم
ہے۔ وہ سب میں ایک ہے۔ ویاپک ہے۔ اپنا آپ ہے چیتن ہے۔ ساکھشی ہے۔
اصلی ست ہے۔ آنند گھن ہے۔ جو اُس آتما کو است جڑہ دُکھ سے الگ دیکھتا ہے۔
وہی سب کو یکسان دیکھتا ہے۔ اور اس ساکھشی آتما میں یہ دیکھتا ہے۔ کہ ساکھہ اور ساکھشی
کا اصلی کوئی تعلق نہیں۔ صرف فرضی تعلق ہے۔ اور بھوتوں یعنے شریروں کو است جڑہ
دُکھہ روپ جانکر انکو ساکھشی سے الگ جانتا ہے۔ وہ یکسان دیکھتا ہے۔ اور اُس کا انتہ
کرن یوگ سے شدہ رہتا ہے۔ اس میں سوتر پرمان۔

سوتر۔ جب نروچار اور وئی سارد یعنے شُدہ حالت ہو جائے تب انتہ کرن
شُدہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ بعد ازان رِتنبرا بدھی پیدا ہوتی ہے۔ جس کا گیان شبد اور انمان
سے الگ قسم کا ہے

"دوسرے سوتر کا ارتھ"۔ جس شے کا گیان نہ شبد سے ہو سکتا ہے۔ اور نہ انمان سے وہ

گیان یوگ سے ہونے والی رتمبرا بدھی سے یکدفعہ ہی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں یہ کوئی روک نہیں ہوتی کہ جو سوکھشم ہے یا ڈھکی ہوئی ہے۔ یا دور جگہ پر ہے اسی وجہ سے وہ سب کو یکسان دیکھتا ہے۔ یعنے آتما اناتما کو جیسے جیسے ہیں۔ ویسا ہی دیکھتا ہے۔

شلوک کا دوسرا ارتھ

آتما کو وہ دیکھتا ہے۔ جو یوگ یکت ہے۔ یا جو سم درسی ہے۔ یعنے یکسان دیکھنے والا مطلب یہ ہے۔ آتم گیان کے دو ادھکاری ہیں۔ یا یوگی یا یکسان دیکھنے والے تت گیانی جیسے برتیوں کے روکنے یعنے برتیون کے نردوہ روپ یوگ سے آتم گیان ہوتا ہے۔ ویسے ہی جڑہ چیزون کو آتما سے اور آتما کو سب میں پری پورن جاننے سے یعنے اُن کے ببیک سے آتم گیان ہوتا ہے۔ اس میں یوگ کی ضرورت نہیں۔ اسپر وششٹ کا قول۔

شلوک۔ اے رام چندر چت کا ناش دو طریقوں سے ہوتا ہے۔
ایک یوگ سے۔ دوسرا گیان (ببیک) سے۔ چت کی برتیان
روکنے کو یوگ کہتے ہیں۔ اور آتما اناتما کے ٹھیک ٹھیک
جاننے کو گیان۔

۲۔ کسی کو یوگ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور کسی کو گیان (ببیک)
یعنے آتما اور اناتما کا جاننا اس لئے سری کرشن دیو دونون
راستوں کا ورنن کرینگے

شلوکون کا ارتھ:۔ چت کا ناش کہکر یہ مراد ہے۔ یہ بکھشی سے الگ جانا ہوا۔ چت پھر نظر نہیں آتا۔ یہی اُسکا ناش ہے۔ یہ اُسکا اصلی ناش ہوتا ہے۔ ایسا ناش

دو طریقون سے ہوتا ہے۔ ایک اسمپرگیات سمادھی سے اور دوسرا اُن چیزوں کو متھیا جاننے سے جو ساکھشی سے الگ ہیں۔ سمپرگیات سمادھی میں کیونکہ آتماکار رہتی ہے۔ اور ساکھشی میں اُس کا انبھو ہوتا ہے۔ اور اسمپرگیات میں نہ کوئی برتی ہوتی ہے۔ نہ کسی برتی کا ساکھشی کو انبھو ہوتا ہے۔ فقط شانت روپ رہتا ہے۔ یہی سم اور اسمپرگیات کا فرق ہے۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ جو شے ساکھشی سے الگ ہے۔ وہ تمام ساکھشہ روپ ہے۔ فرضی ہے۔ اور متھیا ہے۔ اور بے حقیقت ہے۔ اور ساکھشی دراصل ست ہے۔ اور شُدھ ہے۔ ہرن گربھ کے اوپاشک جو دنیا کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور چت کے اصلی روپ نہیں جانتے وہ پہلا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اور اوپنشدون کو ماننے اور دنیا کو متھیا جاننے والے سری مت شنکر آچاریہ کے پیراؤ دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہین اُنکو جب ادھشٹان (آسرے) کا بخوبی گیان ہوتا ہے۔ تو پھر اُس میں فرض کیا ہُوا چت نظر نہیں آتا۔ اور سری شنکر آچاریہ نے بھی برہم گیانیون کے لئے کہیں یوگ کرنیکا ذکر نہیں کیا۔ اسی وجہ سے اوپنشدون کے قایل پرم ہنس گورو کے پاس جاکر ویدانت واکون کو پڑھکر۔ خوب غور کرتے ہیں۔ اور یوگ نہیں کرتے اور اُنکو اسی سے بعد چت شُدھی کے گیان ہو جاتا ہے۔ گویا کہ آتما کا یوگ کرنا بے فایدہ ہی اِس لئے کچھ ضرورت نہیں کہ یوگ کو اور کہا جائے۔

اوتّرن ۳۰۔ اِس طرح شُدہ توم پدارتھ یعنے جیو کا لکھش بیانکر کے اب تت پدارتھ یعنے ایشور کا لکھش بیان کرتے ہیں۔

यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ॥
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥ ३० ॥

۳۰ - جو مجھکو سب میں اور سب چیزون کو مجھ میں دیکھتا ہے - میں اُسکا ناش نہیں کرتا اور نہ وہ میرا ناش کرتا ہے -

ٹیکا - جو مجھ ایشور سب جگت کے کارن مایا اوپادہی والے - ننت پدارتھ کو مایا تیاگ کر ست چت آنند روپ سے سب میں ویاپک اوپادہیون سے الگ اصلی ست آنند گھن اننت روپ دیکھتا ہے - اور اسی طرح سب جگت کو مجھ میں کلپت (فرضی) دیکھتا ہے - اور یہ کہ مجھ سے غیر کو فانی جانتا ہے - اُس ببکی پرش کا میں بھگوان باسدیو ناش نہیں کرتا - ناش سے یہ مراد ہے - ایشور کو جدا سمجھنے والے پیدا ہوتے اور مرتے رہتے ہیں - یہی اُنکا ناش ہوتا ہے - اور جو جدا نہیں سمجھتے اُن کے لئے پرتکھش (ظاہر) ہوجاتا ہون - اس لئے وہ پیدا ہونے اور مرنے سے چھوٹ جاتے ہیں - یہ اُن کا نہ ناش ہے - اور یہ کہ وہ میرا ناش نہیں کرتا اس سے یہ مراد ہے - کہ اُس سے میں کبھی دور نہیں ہوتا - کیونکہ وددان یعنے صاحب علم میرا آتما ہے - مجھ کو حد سے پیارا ہے - اور اُسکو میرا سدا ہی اپروکھش گیان رہتا ہے - اِس میں گیتا پرمان "جو مجھکو جیسا جانتا ہے - میں اُسکو ویسا ہی پھل دیتا ہون" دوسرا پرمان شانتی پرب میں سری بھگوان کا قول -

شلوک - بیوقوف آدمی - بھگوان کو جو کہ اُسکا اپنا آپ ہی نہیں دیکھتا اِس لئے بھگوان بھی اُسکو دیکھتا ہوا نہ دیکھتا ہے -

اِس میں شرتی پرمان -

شرتی

اُس شخص کو جو آتما کو نہیں جانتا آتما کا کچھ پھل نہیں ہوتا -

غرض ودوان ہمیشہ ہی ایشور کے نزدیک ہے۔ اور اُس کی کرپا کا پاتر ہے۔

اوترن ۱۳۱۔ اِس طرح شُدہ توم پدارتھ اور تت پدارتھ کا یعنے جیو ایشور کا لکھشن بیان کرکر نیچے لِکھے شلوک میں دونون کی یکتائی ظاہر کرنیوالے تتومسی مہاواک کے ارتھ کا ورنن۔

सर्वभूतस्थितं यो मां भजत्येकत्वमास्थितः॥
सर्वथा वर्तमानोऽपि स योगी मयि वर्तते॥३१॥

۳۱۔ جو ایک آسرا رکھے ہوے اور مجھ سب بھوتون میں قائیم ہوئے ہوئے کو بھجتا ہے۔ وہ یوگی سب حالتون میں مجھ ہی میں رہتا ہے۔

ٹیکا۔ جو مجھ سب بھوتون کے آدہار سب میں قائیم۔ سارے ویاپک ست سروپ ایشور تت پد کے لکھش کے ساتھ توم (جیو) ....

پد۔ کے لکھش کا اصلی ابھید جانتا ہے۔ جیساکہ گھڑا آکاش گھڑے سے الگ ہوا ہوا مہا آکاش ہی ہوتا ہے۔ ویسے ہی اودیا اور اُس کے فعل کا ناش کرکر جیون مُکت ہوا ہوا کِرت کِرت ہو جاتا ہے۔ یعنے کرنے لائق کامون سے فارغ ہو جاتا ہے اور اُسکا جسم جنگ دیکھنے میں آتا ہے۔ اُسکو یہ سمجھنا چاہیئے۔ وہ مانند جلے ہوئے کپڑے کے فقط دیکھنے ہی کا ہے۔ ایسے گیانی کو اختیار ہے کہ وہ اپنی پراربھد کے مطابق خواہ یاگولک کی طرح کرمون کو نہ کرے۔ خواہ جنک کیطرح وہت کرمون کو کرے۔ خواہ دتاترے کی طرح ممنوع (نکھد) کرموں کو کرے۔ وہ سب حالتون کا کام کرتا اور ابھید ہوا ہوا مجھ میں ہی رہتا ہے۔ اُس کے موکھش ہونے میں کسی قسم کی رُکاوٹ کا شک نہیں۔ اِس میں شرتی پرمان

شرتی - (تت جاننے والے کی موکھش میں دیوتا بھی ہارج نہیں ہو سکتے) (کیونکہ وہ انکا اپنا آپ ہے -) اس کا مطلب ہے کہ تت جاننے والے کو نہ کسی دوستی ہوتی ہے اور نہ دشمنی - اس لئے اس سے کرنے اور نہ کرنیکا (ودہی)، (نکھد) کوئی کرم نہیں ہوتا - کرنے اور نہ کرنیکا جو ذکر آیا ہے - وہ فقط گیان کی بڑائی ہے - جیسا کہ پہلے بھی ذکر آچکا ہے - کہ اگر گیانی ساری دنیا کو تباہ کر دے - تو بھی اسکو پاپ نہیں ہوتا - یہ فقط گیان کی بڑائی ہے -

اوتھرن ۳۲ - تت گیان ہوکر جس کے من اور باسنا کا ناش نہ ہو - اسکو جیون مکتی کا سکھ حاصل نہیں ہوتا - کیونکہ چت کی بے قراری کی وجہہ سے وہ موجودہ وقت کے دکھ کو انبھو (محسوس) کرتا ہے - اس لئے ایسا یوگی متوسط درجہ کا ہے - جب تک دیہہ رہتی ہے - تب تک دکھ پاتا ہے - اور جب دیہہ نہیں رہتی تب موکھش پاتا ہے - اور جو تت گیان منو ناش باسنا ناش تینوں کا اکٹھا ایک ہی وقت ابھیاس کرتا ہے - وہ سب دکھوں سے ہٹ کر جیون مکتی سکھ کا انبھو کرتا ہے - اب یہ سوال ہے - کہ ایسا یوگی سمادھی سے اٹھ کر کیا کرتا ہے - اور کس طرح رہتا ہے - اس پر ذیل کا شلوک

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन।
सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः॥३२॥

۳۲ - ایسے ارجن جو یوگی اپنی مثال دیکر سکھ اور دکھ سب میں برابر دیکھتا ہے - وہ سب سے سریشٹھ ہے -

ٹیکا - جو اپنی مثال سے سب جانداروں میں سکھ اور دکھ برابر دیکھتا ہے -

یعنے بوجہ کسی سے دشمنی نہ ہونیکے جیسے اپنے لئے برے کاموں کو برا جانتا ہے۔
ویسے ہی دوسرون کے لئے جانتا ہے۔ اور اسیطرح بوجہ خاص لوگون سے دوستی
نہ ہونیکے جیسے اپنے لئے اچھے اور سکھ دنیوالے کامون کو پسند کرتا ہے۔ ویسے
ہی سب کے لئے کرتا ہے۔ وہ شانت چت باسناؤن سے رہت اُس یوگی سے اُتم ہے۔
جس کا اوپر ورنن ہوا۔ اس لئے اے ارجن تو کوشش سے تت گیان منوناش باسنا
ناش کا ایک ہی وقت ابھیاس کر۔

بھاوارتھ

تت گیان کے یہ تمام دوئی جو نظر آتی ہے۔ سب چد انند ادوتی آتما میں بسبب مایا
فرضی اور متھیا ہے۔ اور آتما جو کہ ست چت آنند ادوتی روپ اصلی ست اور
ایک ہے۔ وہ میں ہوں۔ اس سمجھ کا نام تت گیان ہے۔
من کا روپ اور منوناش،، جیسے دیا سے نکلتی ہوئی لاٹ کا پرواہ بندہ جاتا
ہے۔ ویسے ہی انتہ کرن سے نکلتی ہوئی برتیون کا بندہ جاتا ہے۔ اسی کا نام
من ہے۔ یعنے برتیان کا باربار منن (دوہراتا) کرنا۔ اور برتیوں کو روک کہ اُن کا
نرودہ کرنا یعنے اُلٹا پرنام کر دینا یہ من کا ناش ہے **باسنا کا روپ اور ناش**
جن سنسکارون سے بغیر کسی بات کا شروع اور انجام سوچے فقط سن کر ہی کرودھ
وغیرہ برتی ہو جاتی ہے۔ اُسکو باسنا کہتے ہیں۔ یعنے سنسکارون کا پیشتر ہی دل
میں بسے ہوئے ہونا باسنا کہلاتا ہے اور جب بیبک کر کر دل کے شانت کرنیوالی
باسنائیں قائیم ہو جاتی ہیں۔ تو پھر کرودہ وغیرہ برتی نہیں رہتی۔ اسی کا نام باسنا
ناش ہے۔

تت گیان ۔ منوناش ۔ باسناناش
کا آپس میں فاعل اور فعل ہونا ۔

تت گیان سے سادھا کے سینگون کی طرح سنسار کو متھیا جانکر کسی چیز کا خیال پیدا نہیں ہوتا ۔ اور نہ آتما کو جانکر آتماکار برتی ہی رہتی ہے ۔ گویا جیسے بغیر لکڑیوں کے اگ نہیں رہتی ۔ ویسے بغیر برتیون کے من نہیں رہتا ۔ اس لئے تت گیان منوناش کا کارن ہے ۔ اور جب منوناش ہوتا ہے ۔ تب من کے سنسکارون کو ظاہر کرنیوالا باہر کا کوئی سبب نہیں رہتا ۔ اور باسناؤن کا ناش ہوجاتا ہے اس لئے منوناش باسناناش کا کارن ہے ۔

اور جب من کا ناش ہوتا ہے ۔ تب سم دم وغیرہ گیان کے کرنیوالے سب سادھن ہوجاتے ہیں ۔ اور اُن سے گیان ہوجاتا ہے ۔ اس لئے منوناش تت گیان کا کارن ہے ۔ اور جب تت گیان ہوتا ہے ۔ تب راگ دویش روپی کوئی باسنا نہیں رہتی ۔ اس سے باسناؤن کا ناش ہوجاتا ہے ۔ اِس لئے باسناؤن کا ناش تت گیان کا کارن ہے ۔

اور اِن سب کا آپس میں کارن کاریہ بھاؤ رہتا ہے ۔ یعنے ایک کا ایک فاعل بھی ہے ۔ اور فعل بھی ہے ۔ اس میں وشِشٹ جی کا پرمان

شلوک ۱ ۔ یہ بہت مشکل ہے کہ تت گیان منوناش باسناناش کا آپس میں کارن کاریہ بھاؤ ہو ۔ یعنے فاعل اور فعل ہون

۲ ۔ اس لئے رام چندر ببیک اور کوشش سے بھوگون کی خواہش چھوڑ کر ان تینون کو حاصل کر ۔

شلوک دوئم کا ارتھ - کام کرنیکا حوصلہ رکھنا کوشش سے مراد ہے اور شرون وغیرہ کو نت گیان کا سادہن جاننا اور یوگ کو من ناش کا اور شبھ باسناؤن کو اشبھ کی ناش کا ہبیک ہے ایسی کوشش اور ببیک سے اگر بھوگون کی تھوڑی خواہش بھی ہو تو بھی اسکو چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ آگ مین جیسے گھی ڈالنے سے آگ بڑہتی ہے اسیطرح بھوگ خواہ تھوڑے بھی کیون نہ ہون انسے اور بھوگونکی خواہش بڑہ جاتی ہے گیان کے دو ادہکاری ہیں ایک تو اوپاشک دوسرے اکرتواپاشک گیان کی ہو ڈنگ اوپاشنا کرتے رہتے ہیں اسلئے انکی جیون مکتی اوپاشنا ہی سے من او باسنا کا ناش ہو کر ہو جاتی ہے اور دوسرے اکرت اوپاشک جو کہ آجکل بہت سے ہیں۔ اور بغیر ہی اوپاشنا کئے موکھش کے شوق سے فوراً برہم ودیا سیکھنے لگ جاتے ہیں۔ انکو بنا یوگ فقط جڑہ اور چتن کے ببیک ہی سے من اور باسنا کے ناش کے بعد سم دم وغیرہ سادہنون کو کرکر اور شرون منن ندہیاسن کا پکا ابھیاس کرکر بندہ کے ناش کرنیوالا انت گیان ہو جاتا ہے اِس سے اودیا کی گانٹھ یعنی چیتن اور اودیا کی ایکتا اور ہردے کی گانٹھ یعنے انتہ کرن اور چیتن کی ایکتا۔ اور آپکو برہم نہ جاننا اس طرح کے کئی شک اور کرم اور یہ سمجھنا کہ میری کوئی بھی خواہش پوری نہیں ہوئی اور پیدا ہونا اور مرنا ان سب بندہنون کا گیان سے ناش ہو جاتا ہے۔ اِس میں شرتی پرمان -

شرتی۔ ۱ - ایسے سوم اِس جسم میں استھت ہوئے آتما کو جو جانتا ہے

اُس کی اودیا کی گانٹھ نہیں رہتی

۲ - جو برہم کو جانتا ہے۔ وہ برہم ہی ہے -

۳ - نرگن اور سرگن برہم کو جانکر نہ کوئی کرم رہتا ہے۔

رہ شبھ نہ اودیا کی گانٹھ ہی

۴ - برہم ست گیان اور اننت روپ ہے۔

۵ جو جسم میں استھت برہم کو جانتا ہے اُس کے

سب خواہشیں ایک ہی وقت پوری ہوجاتی ہیں -

۶ - آتما کو جانکر موت کا ڈر نہیں رہتا -

۷ - جو گیانی من سے رہت ہوکر سدا پوتر رہتا ہے وہ اُس
پدکو پہونچ جاتا ہے - جس سے پھر جنم نہیں ہوتا -

۸ - آپکو برہم جاننے والا سرب روپ ہوجاتا ہے -

سرب روپ کا پانا مراد بدہیہ مکتی سے ہے - جو اِس دہیہ میں گیان ہوتے وقت ہی ہوجاتی ہے - کیونکہ برہم میں بسبب اودیا کے جس قدر فرضی بندھ ہیں - وہ سب اودیا کا ناش ہوکر ناش ہوجاتے ہیں - اور پھر پیدا نہیں ہوتے - تت گیان ہُوا ہُوا کسی طرح ناش نہیں ہوتا نہ کوئی اُس کے ناش ہونیکا کارن ہی ہے - اور منو ناش اور باسنا ناش کا جب ابھیاس چھوڑ دیا جاۓ - اُسی وقت ناش ہوجاتا ہے - یعنے پراربھد کرم غلبہ پاکر اُنکو اس طرح ہٹا دیتا ہے - جیسے ہوا دیا کو اِس لئے آجکل کے گیانیوں کو گیان کی قایمی کے لئے تو ضرورت کوشش کرنے کی نہیں - مگر منو ناش اور باسنا ناش کے لئے ہے - گویا کہ جیون مُکتی کا مدار من اور باسنا کے ناش ہونے پر ہے - اگر ناش ہو تو ہونی ہے - ورنہ نہیں منو ناش کا ذکر پیچھے اسم پرگیات سمادہی میں آچکا ہے - اور باسنا ناش کا کرنا باقی ہر جو ذیل میں کیا جاتا ہے - بموجب قول وششٹ جی باسنا کے روپ کا ورنن -

شلوک - اول اور انجام سوچے بنا کسی شے کا مضبوط خواہش سے
گرہن کرنا باسنا ہے -

باسنا کو ظاہر کرنیوالی مثالیں

۱ - اپنے مُلک کی رواج کا ہٹ - ۲ - خاندان کے دہرم کا ہٹ -

۳۔ مطابق اپنے سبھاؤ کے اچھا بولنے یا بُرا بولنے کا ہٹ۔

باسنا دو طرح کی ہے۔ ایک پاک (شدہ) دوسری ناپاک (ملن) پاک باسنا دیوی سمپتا سے مراد ہے۔ جس میں شاستر کے سنسکار زبردست ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی قسم کی ہے اور تت گیان کا سادھن ہے۔ اور ناپاک باسنائیں تین طرح کی ہیں۔ لوک باسنا۔ شاستر[۲] باسنا اور دیہہ[۳] باسنا۔

"لوک باسنا۔ ۱۔" کام کرنے کے متعلق یہ خواہش رکھنا کہ میری کبھی لوگون میں بدنامی نہ ہو۔ یہ لوک باسنا ہے۔ اور ناممکن خواہش ہے۔ نہ اس سے موکھش ملتی ہے نہ ساری دنیا ہی خوش ہو سکتی ہے۔

۲۔ "شاستر باسنا" یہ باسنا تین طرح کی ہے۔ ایک پاٹھ کرنیکی۔ دوسری شاستر کے ارتھ سیکھنے کی۔ تیسری مطابق شاستر انوشٹھان کرنیکی۔ ان میں پہلی قسم کی باسنا بہاردواج کو تھی۔ دوسری قسم کی درباشا کو۔ تیسری قسم کی ندا گھہ کو۔ ان باسناؤن کے ناپاک ہونے کی چار دلیلیں ہیں۔ ایک انکو کرکر تکلیف پانا۔ دوسرا خود ہی پیدا ہونا۔ تیسرا موکھش کا سادھن نہ ہونا۔ چوتھا دوبارہ جنم پانا۔

۳۔ "دیہہ باسنا" یہ باسنا بھی تین طرح کی ہے۔ ایک دیہہ کو آتما سمجھنا۔ دوسرا اسکو اچھا بنانا۔ تیسرا اسکی خرابیاں ہٹانا۔ پہلی قسم کا مغالطہ جس کی مثال ورو چن ہے کئی لوگون کو ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کا یعنے دیہہ میں کوئی خوبی ڈالکر دیہہ (جسم) کو اچھا بنانا۔ یہ دو طرح کا ہے۔ ایک مطابق لوگون کے۔ دوسرا مطابق شاستر کے راگ وغیرہ سُننا۔ اور خوشبون کا لگانا لوگون کے مطابق ہے۔ اور گنگا وغیرہ تیرتھون کا اشنان اور سالگرام وغیرہ دیوتاؤن کا پوجن شاستر کے مطابق۔ اور تیسری قسم کا

یعنے دیہہ کی خرابیاں ہٹانا یہ بھی مطابق لوک اور شاستر کے دو طرح کا ہے۔ بیماری کا علاج لوگوں کے مطابق ہے۔ اور اشنان اور آچمن اور مٹی لگا کر جسم کا صاف کرنا شاستر کے مطابق اس کے ناپاک کی بھی چار دلیں ہیں۔ ایک اُنکے کرنیکا پرمان نہ ہونا دوسرا سبب کا مشکل سے ہونا۔ تیسرا موکھش کا سادھن نہ ہونا۔ چوتھا جنم کا کارن (سبب) ہونا۔ اس لئے لوک شاستر اور دیہہ تینوں قسم کی باسنا اگیان کی حالت میں ہوتی ہیں۔ گیان کے خواہشمندوں کو ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر پرہیز نہ کیا جاوے۔ تو پھر اُن سے موکھش چاہنے والوں کا گیان جاتا رہتا ہے۔ اور تت جاننے والوں کی جیون مکتی۔ یہ باہر کی تین طرح کی باسنا ہے۔ اور کام کرودھ۔ لوبھ۔ آہنکار وغیرہ مانسی۔ یہ چوتھی اندر کی باسنا ہے۔ جو ہر ایک دُکھ کی جڑ اور آسری کی سمپتا کہلاتی ہے۔ ان اندر اور باہر کی باسنا کو ناش کر دینا چاہیئے۔ اس میں وششٹ مہاراج کا قول

شلوک:۔ اے رام چندر پہلے مانسی باسنا چھوڑ پھر وشیوں کی باسنا اور بعد ازاں دونوں کو چھوڑ کر میتری وغیرہ نرمل باسناؤں کو اختیار کر

شلوک کا ارتھ "وشیوں کی باسنا سے لوک شاستر دیہہ تین طرح کی باسنا سے مراد ہے۔ اور مانسی باسنا سے کام کرودھ۔ لوبھ آہنکار وغیرہ آسری سمپتا سے۔ یا وشیوں کی باسنا چھونا وغیرہ وشیوں کے سنسکاروں سے مراد ہے۔ جو وشیوں کو بھوگ کر رہ جاتی ہیں۔ اور مانسی باسنا وشیوں کی خواہش سے پیدا ہونے والے سنسکاروں سے انہیں کے اندر چاروں طرح کی باسنا آجاتی ہیں۔ کیونکہ سوائے اندر اور باہر کے اور کوئی کسی قسم کی باسنا نہیں ہوتی۔ انکے ناش کا اوپائے میتری وغیرہ نرمل

باسنائیں ہیں۔ جن کو مختصراً پہلے بھی پاتنجلی بھگوان کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے اور اب مفصل کہا جاتا ہے۔ یہ چت راگ دویش اور پن پاپ چار باعثوں سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ راگ کے متعلق پاتنجلی بھگوان کا سوتر۔

سوتر ۔ سُکھ کی خواہش کرنا راگ ہے۔

اِس کا ارتھ ۔ اگیان سے انبھو ہُوا ہُوا سُکھ من کی راجسی برتی سے حاصل ہوتا ہے اور اُس سے یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ اُس سُکھ کا کبھی ناش نہ ہو۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ نہ وہ چیزیں قائم رہتی ہیں۔ جو خوشی کے دینوالی ہیں۔ اور نہ وہ پُن ہی جو خوشی کا باعث ہے۔ بھنے پھل دیکر ختم ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اس قسم کا راگ یعنے خواہش کرنا چت ناپاک کر دیتا ہے۔ یہ خواہش تب دور ہوتی ہے۔ اگر سکھی لوگوں کو دیکھکر اُن سے میتری بھاؤ ہو جائے۔ اور اُن کے سُکھ کو اپنا سُکھ سمجھا جائے۔ اپنا سکھ جاننے سے پھر خواہش نہیں رہتی۔ جیسا کہ اپنا ہٹا ہُوا راج اگر بیٹے کو مل جائے تو اُسکی پھر خواہش نہیں ہوتی۔ غرض راگ کے ہٹ جانے سے چت ایسا صاف ہو جاتا ہے۔ جیسے برسات کے بعد موسم سرما کا پانی۔ دویش کے متعلق پاتنجلی بھگوان کا سوتر۔

سوتر۔ دُکھ کے بعد کی برتی دویش کہلاتی ہے

"ارتھ" دویش وہ برتی کہلاتی ہے۔ جو رجوگُن سے پیدا ہو کر تموگن سے شامل ہوتی ہے۔ اور اُس سے یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ مجھکو کبھی کوئی دُکھ نہ ہو۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اور نہ یہ سب کے سب ناش ہی ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے دُکھ کبھی نہ ہونگی خواہش کا نام دویش ہے۔ اور دِل کو جلاتا ہے۔ یہ دویش تب دور ہوتا ہے

اگر دکھی لوگوں پر کرونا بھاؤ ہو جائے۔ یعنے مہربانی دور مانند اپنے یہ خواہش ہو جائے
کہ کبھی کوئی دُکھی نہ ہو۔ تب کسی سے عداوت نہ ہو اور چت صاف ہو جائے اِس میں
سمرتی پرمان۔

سمرتی

انسان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جیسے مجھکو پران پیارے ہیں۔ ویسے
ہی سب کو ہیں۔ اِس لئے سادھو جنوں کی طرح سب پر دیا کرے
اس پر گیتا کا قول۔

قول

سُکھ اور دُکھ دونوں حالتوں میں سب کو اپنے برابر جانے
پُن پاپ کے متعلق جس میں سجھاؤ کہ ہی سب لوگ پُن کی طرف نہ مایل ہو کر پاپ
کی طرف مایل رہتے ہیں۔ کسی شاستر کا پرمان

شلوک

انسان بغیر پُن کئے پنوں کے نتائج کو بھوگنا چاہتا ہے۔ اور
بغیر پاپوں کے چھوڑے پاپوں سے بچنا چاہتا ہے۔ پُن اور
پاپ دونوں کا پنوں کو نہ کر کر اور پاپوں کو کر کر دل میں افسوس
رہ جاتا ہے۔

شرتی

اِس میں شرتی پرمان۔

افسوس میں نے پاپ تو کئے۔ اور پُن نہ کئے۔

اِس قسم کا افسوس تب دور ہوتا ہو اگر انسان پُن کرنے والوں کو دیکھ کر خوشی ہو۔ اور
نہائیت ہوشیاری سے شُبھ کرموں کو کرنے لگ جائے۔ اس میں پاتنجلی بھگوان
کا سوتر۔

سوتر۔ یوگی کا کرم نہ پُن (شکل) کا ہوتا ہے۔ اور نہ پاپ (کرشن) کا

اور جو یوگی نہیں اُن کا تین طرح کا ہوتا ہے۔

ارتھ۔ سوائے یوگیون کے اور لوگون کے تین طرح کے کرم ہیں۔ ایک پُن یعنے بھلے دوسرے پاپ یعنے بُرے۔ تیسرے پُن پاپ دونون سے ملے ہوئے۔ یہ کرم تب دور ہو سکتے ہیں۔ اگر انسان بے تعلق ہو جائے بے تعلقی کی باسنا سے پھر پاپ نہیں ہوتا۔ اور جب پچھتاوا پاپون کو کر کر اور پنون کو نہ کر کر ہوتا ہو وہ نہیں ہوتا۔ چت صاف ہو جاتا ہے۔ میتری کرونا مدتا اوپیکھشا ان چارون کا فقط اسی قدر ہی پھل نہیں اور بھی زیادہ پھل ہیں۔ مثلاً میتری بھاؤ کا ایک پھل یہ ہے۔ کہ اُس سے چیزون میں راگ نہیں رہتا۔ اور دوسرا یہ کہ اسویا اور ایرکھا وغیرہ بھی نہیں رہتے۔ اسویا اسکو کہتے ہیں۔ جس سے کسی کی خوبیون کو عیب کی نگاہ سے دیکھا جائے اور ایرکھا اسکو جس سے کسی کی خوبی دیکھکر برداشت نہ کی جائے۔ اسیطرح کرونا بھاؤ (مہربانی) کا ایک پھل یہ ہے کہ اُس سے دل میں دویش نہیں رہتا اور دوسرا یہ کہ نہ دُکھ کے نہ ہونیکا آہنکار رہتا ہے۔ اور نہ سُکھ کے ہونیکا اہنکار اس طرح کے دوشون کے دور کرنیکے وششٹ میں اور کئی اوپائے بیان کئے گئے ہیں جن کو وہان دیکھ لینا چاہیئے۔ ابھیاس کرنا۔ تت گیان منوناش باسنا ناش تینون ہی واجب ہے۔ بار بار تت کا یاد کرنا ابھیاس کہلاتا ہے۔ اس میں وششٹ کا قول۔

قول۔ ۱۔ عقلمندون کے نزدیک برہم کا ہی چنتن۔ برہم کا ہی کتھن۔ ۲۔ برہم کا ہی اوپدیش۔ اور برہم کا ہی نسچیہ برہم ابھیاس کہلاتا ہے۔

۲- یہ سمجھنا کہ نہ یہ دنیا شروع میں تھی اور نہ آہنگتا ہی یعنے

میں ہوں یہ گیان ابھیاس ہے۔

یوگ جس سے سنسار نظر نہیں آتا منوناش ابھیاس کہلاتا ہے۔ اس میں وشسشٹ کا

قول۔ جو لوگ یوگ اور دلیلوں سے جاننے والے اور جاننے والی

شے کے اَبھاؤ (نہ ہونا) کی کوشش کرتے ہیں۔ اِن کو

ابھیاسی کہا جاتا ہے۔

ارتھ۔ جو جاننے والے اور جاننیوالی شے کے اَبھاؤ کو سنبھیا جانتے ہیں۔ اور روپ

سے بھی نیست و نابود جانتے ہیں۔ اُنکی اس کوشش کا نام ابھیاس کہلاتا ہے۔

برہم ابھیاس کے متعلق وشسشٹ جی کا اور پرمان

شلوک۔ جب سنسار کے نہ ہونیکا گیان ہو کر راگ دویش نہیں رہتا

اور فقط ایک ہی برہم نظر آتا ہے۔ تب اسکو برہم ابھیاس

کہتے ہیں۔

راگ دویش وغیرہ کا نہ ہونا باسنا ناش ابھیاس کہلاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ

انسان تت گیان منوناش باسنا ناش کے ابھیاس سے راگ دویش سے بچ

کر اپنے بیگانے سکھ دکھ کو یکسان دیکھتا ہے۔ یہ پرم یوگی کی تعریف ہے۔ اور

جو تت گیانی ہو کر یکسان دیکھتا ہے وہ متوسط درجہ کا ہے +

اوترن ۳۳۔ سب کو یکسان دیکھنے میں اعتراض اٹھا کر۔

अर्जुन उवाच॥ योऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधु-
सूदन॥ एतस्याहं न पश्यामि चञ्चलत्वात्स्थितिं स्थिराम्॥ ३३॥

۳۳ - ارجن نے کہا

اے مدھوسودن یہ جو سمتا روپی یوگ آپ نے بتایا ہے۔ میں اس کا دیر تک رہنے والا قیام نہیں دیکھتا۔ کیونکہ من چنچل ہے۔

ٹیکا - یہ جو یکسان دیکھنے کا پرم یوگ آپ نے بتایا ہے۔ اور چت کا راگ دویش ہٹا کر برتیاں روک کر کیا جاتا ہے۔ میں اُس یوگ میں دیر تک رہنے والا قیام نہیں دیکھتا اور نہ ہی یوگ کے کرنے والے عقلمند اِسکو تسلیم ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ من بہت چنچل ہے۔ مدھوسودن کہکر کہا اے وید مارگ کے چلانے والے۔

اوترن ۳۴ - یہ جانکر کہ ہر ایک کا من چنچل ہے۔ نیچے لکھے شلوک میں ارجن نے کہا۔

चंचलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम्
तस्याहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम् ॥ ३४॥

۳۴ - اے کرشن یہ من بڑا چنچل ہے۔ بڑا سرکش ہے۔ اور طاقتور ہے۔ اور داہڑ ہے۔ اِس لئے اس کا روکنا ایسا مشکل ہے۔ جیسا ہوا کا۔

ٹیکا - چنچل کہکر یہ مراد ہے۔ کہ من ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے۔ اور سب پر ظاہر ہے۔ اور ہے کرشن کہکر یہ مراد ہے کہ اے بھگتوں کے پاپ وغیرہ دور نہ ہونیوالے دوشوں کو دور کرنے والے۔ یا بھگتوں کو نہ میسر ہونیوالی شے میسر کرنے والے کرشن۔ اِس کا مطلب یہ ہے۔ اے کرشن جی اگرچہ من کی حرکت بند ہونیوالی نہیں ہے مگر آپکو اس کا بند کرنا مشکل نہیں ہے۔ اور نہ سمادھی کا سُکھ جس کا ہونا محال ہے۔ آپ سے ملنا مشکل ہے۔ اور یہ من نہ صرف چنچل ہی ہے۔ بلکہ پر ماتھی بھی ہے۔ یعنے

جسم اور حواسوں کو بے قرار کردیتا ہے۔ یعنے قابو کرلیتا ہے۔ اور طاقتور ہے۔ یعنے جو شے اسکو پسند آتی ہے۔ اُس سے کسی کوشش سے بھی نہیں رُکتا۔ اور دوہڑ ہے یعنے وشیون کی ہزاروں خواہشوں سے بھرا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا ناش ہونا مشکل ہے۔ داہڑ پدپر بھاش کاروں کا ارتھ

ارتھ۔ اس من کا جو تندوے اور گرہ کی طرح ہے۔ کاٹنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ بڑا چنچل ہے۔ داہڑ ہے۔ طاقتور ہے۔ سرکش ہے اس کا روکنا یعنے برتیون سے رہت کرنا ایسا مشکل ہے۔ جیسے مدہ سے متوالے ہاتھی کا روکنا یا ہوا کا روکنا۔

بھاؤ ارتھ۔ تت گیان ہو کر بھی بسبب پراربدھ کرم کے میں کرتا اور میں بھوگتا اور راگ دویش وغیرہ برتیاں ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ کوئی بھوگ بھی بغیر برتیون کے بھوگا نہیں جاتا مگر یہ کرتا وغیرہ بندہ دہرم جیتے اور ناش ہوئے ہوئے گیانی میں اسطرح رہتے ہیں۔ جیسے جلا ہوا کپڑا۔ اور جب برتیون کا نرودہ ہو جاتا ہے۔ یعنے برتیاں رک جاتی ہیں۔ اور چت میں مَیں کرتا اور میں بھوگتا نہیں رہتا۔ تب جیون مکتی ہو جاتی ہے۔ یہی ذکر پیچھے بتیسویں[۳۲] شلوک میں دپرم یوگی کی موکھش کا آچکا ہے۔ اب یہاں یہ بات قابل غور ہے۔ کہ آیا کرتا اور بھوگتا وغیرہ جن بندہ دہرسون کا یوگ سے ناش ہوتا ہے۔ وہ بندہ ساکھشی سے ناش ہوتا ہے۔ یا چت سے۔ اگر اُن کا ساکھشی سے ناش ہونا کہا جاوے۔ تو یہ ہی غلطی ہے۔ کیونکہ ساکھشی سے اس وقت بندہ دور ہو جاتا ہے۔ جب تت گیان ہوتا ہے۔ یعنے تت گیان کے معنے ہی یہی ہیں کہ ساکھشی آسنگ ہے۔ اور راگ دویش وغیرہ بندہ دہرم انتہ کرن

کا ہے ایسی صورت میں یوگ سے کیا حاصل اور اگر یہ کہا جاوے کہ چت کے بندھ دھرم ہٹ
جاتے ہیں۔ تو یہ کہنا بھی غلطی ہے۔ کیونکہ کسی شے کا ذاتی سبھاؤ اُس سے دور
نہیں ہوتا۔ جیساکہ پانی سے گیلاپن اور آگ سے گرمی نہیں جاتی۔ اسی طرح چت
کا سبھاؤ چنچل ہے۔ اور چھن چھن کے بعد بدل جاتا ہے۔ اور روکا نہیں جاتا غرضیکہ
سوائے چیتن کے کوئی چیز ایسی نہیں جو بدل نہ جائے۔ تت گیان ہو کر جب کرم
اور اودیا اور اُس کے فعل کا ناش ہونے لگتا ہے۔ تب پراربدھ کرم۔ اپنا پھل دینے
کے لئے اُس کو روک دیتا ہے۔ کیونکہ سُکھ اور دُکھ جو پراربدھ کرم کا نتیجہ ہے۔ بغیر برتی
کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر یہ کہا بھی جاوے کہ یوگ سے برتیوں کا ناش تو نہیں ہوتا
مگر نرودھان ہو جاتا ہے۔ یعنی برتیاں دب جاتی ہیں۔ تو اُسکا یہ جواب ہے۔ کہ
جیسے گیان سے پراربدھ کرم طاقتور ہے۔ اسی طرح یوگ سے بھی طاقتور ہے۔ اور
چت کی چنچل ہونیکے سبب کام کردہ کا نرودھان نہیں ہوگا۔ یعنی ضرور ہی ہونگے
ارجن کہتا ہے۔ میں اپنے گیان سے ایسا سمجھتا ہوں۔ اس لئے آپ کا یہ قول
کہ سب میں اپنی مثال دیکھ یکساں دیکھنے والا یوگی سرشٹھ ہے۔ یہ ٹھیک نہیں یہ
ارجن کا اعتراض ہے۔

اوترن ۳۵ - ارجن کا اعتراض مٹانیکے لئے

श्रीभगवानुवाच ॥ असंशयं महाबाहो
मनो दुर्निग्रहं चलम् ॥ अभ्यासेन तु
कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते
॥३५॥

۳۵- شری بھگوان نے کہا

اے مہا باہو بیشک من کا روکنا بہت مشکل ہے۔ تو بھی اے کنتی کے بیٹے یہ ابھیاس اور ویراگ سے رُک جاتا ہے۔

ٹیکا۔ اے مہا باہو۔ اِس سے یہ مراد ہے۔ اے ارجن تو من کی تمام کیفیت جان چکا ہے۔ اِس لئے تجھکو من جیتنے کی طاقت حاصل ہے۔ یہ اسکو تسلی دیی گئی ہے۔ یا یہ کہ تیرے بازون کی ایسی طاقت کہ تُو نے ساکھشات شوجی سے لڑائی کی یہ اسکی تعریف کی گئی ہے۔ اور یہ کہکر کہ من کا روکنا مشکل ہے۔ یہ ارجن کے عین اُس منشا کے مطابق ہے۔ جو اُس نے من کو سرکش طاقتور اور داھڑ کہا تھا۔ اور یہ کہ پرار بھد کرم طاقتور ہے۔ اس لئے ابھیاس نہ کرنے والے سے من کا روکنا مشکل ہے۔ یہ بلاشبہ ٹھیک تو ہے۔ پر تو بھی ایسے من کو جو ابھیاس اور ویراگ کو کرتا ہے۔ وہ روک لیتا ہے۔ یعنی اُس کے من کی کوئی برتی نہیں رہتی۔ اور کُنتی کا بیٹا کہکر یہ مراد ہے۔ کہ اے ارجن تو میرا پھُپھی زاد بھائی ہے۔ اِس لئے مین تیرے لئے وہی کام کرون گا جس سے تو سکھی ہو۔ اِس طرح رشتہ کا اظہار کر کر اُس کی تسلی کی یہان تک آدھا شلوک بیان ہُوا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہٹ سے کبھی بھی من روکا نہیں جاتا۔ اور اِس سے آگے جو باقی آدھا شلوک ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی باقاعدہ روکنا چاہے۔ تو روک سکتا ہے بیوقوف سمجھتے ہیں۔ جیسے ہٹ سے گیان اندریان اور کرم اندریان روک کر اندریان رُک جاتی ہیں۔ اُسی طرح من بھی رُک جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ من کا گولک ہردے کنول ہے۔ جس کا روکنا ناممکن ہے۔ اس لئے اِسکا

قاعدہ ہی سے روکنا مناسب ہے۔ اِس میں وششٹ کا قول۔

شلوک ۱۔ بغیر کسی اچھی قاعدے کے بار بار بیٹھ کر بھی چت قابو نہیں ہوتا

۲۔ جیسا کہ بغیر آنکس کے مدہ سے متوالا ہاتھی —

من کو روکنے کے قاعدون کا بیان

۲۔۳۔ من روکنے کے چار قاعدے ہیں۔ ایک ویدانت وچار۔ دوسرا سادہو سنگ۔ تیسرا باسنا کا تیاگ چوتھا پرانون کا روکنا۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ قاعدے زیادہ پختہ ہون

۴۔ جو لوگ اِن قاعدون (یکتیون) کو چھوڑ کر صرف ہٹ سے من روکنا چاہتے ہیں۔ اُن کی کوشش ایسی ہے۔ جیسے کوئی بغیر دیا کی روشنی کے فقط آنکھ میں سرمہ ڈالکر چیزون کو دیکھنا چاہے۔

من کے روکنے کی قاعدون کی شرح۔

۱۔ ویدانت وچار سے یہ گیان ہوتا ہے کہ سنسار متھیا ہے۔ اور آتما ست ہے اور پرمانند روپ ہے۔ اور من سنسار کو متھیا جانتا ہوا سنسار کو قبول نہیں کرتا اور آتما کو سوے پرکاش (خود بخود روشن) جانتا ہوا اُس کی پہونچنے طاقت نہیں رکھتا۔ اِس لئے جیسے بغیر لکڑیون کے آگ شانت ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی من شانت ہو جاتا ہے۔

۲ - سادھو سنگ کا یہ فائدہ ہے۔ کہ جو شخص تت گیان سن کر سمجھ نہیں سکتا یا سمجھ کر بھول جاتا ہے۔ وہ سادھو سنگ سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یعنے مہاتما دیالو ہوتے ہیں۔ اس لئے جس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اُسکو بار بار سُنا کر سمجھا دیتے ہیں۔ اور جس کو یاد نہیں آتا اُسکو یاد کرا دیتے ہیں۔

۳ - باسنا کا تیاگ۔ جس کو ودیا کا بہت غرور ہوتا ہے۔ یا جس کی باسنائیں کھوٹی ہوتی ہیں۔ اور سادھو سنگ نہیں کرتا۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ ببیک سے باسناؤں کا تیاگ کر دیوے۔

۴ - پرانوں کا روکنا جس کی باسنائیں بہت طاقتور ہوتی ہیں۔ اور اُن کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اُس کا اوپائے پرانوں کا روکنا ہے۔ کیونکہ چت کو پران اور باسنا دونوں سے حرکت ہوتی ہے۔ اس لئے دونوں میں خواہ پران روکے جائیں۔ خواہ باسنا چت رک جاتا ہے۔ اس میں وششٹ جی کا قول۔

شلوک (۱) اس چت روپی درخت کے دو بیج ہیں۔ ایک پرانوں کا چلنا دوسرا باسنا اس لئے ایک کے ناش سے دونوں کا ناش ہو جاتا ہے

۲ - پران پانچ طریقوں سے رکتا ہے۔ پرانایام۔ پکا ابھیاس۔ گورو کا بنایا ہوا طریقہ۔ اور آسن۔ اور مقررہ بھوجن ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

۳ - آتما کو آسنگ (بے تعلق) جانکر سنسار کی بھاونا تیاگ کر۔ شریر کو ناش روپ سمجھ کر پھر کوئی باسنا نہیں رہتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

۴ - باسنا چھوڑ کر پرانوں کو روک کر جب چت اچت ہو جائے پھر جیسی خواہش ہو ویسا ہی کر

۵ - جو بھاؤنا جگت کے ست ہو گئی ہے - میں نے تو اپنے رام
اُسی کو چِت کا روپ مانا ہے۔

۶ - جب دِل میں نہ کچھ لینا (گرہن) ہوتا ہے - اور نہ چھوڑنا (تیاگ) تب
سب کو تیاگ کر دِل خود ہی ٹھہر جاتا ہے۔ اور پھر نہیں اُٹھتا

۷ - جب من میں کوئی باسنا نہیں رہتی - اور کسی چیز کا منن نہیں ہوتا۔
تب من امن ہُوا ہُوا پرماتما کو پہونچ جاتا ہے۔

پران روکنے اور باسنا تیاگنے کے لئے سری بھگوان نے ابھیاس اور ویراگ دو اوپائے بیان کئے ہیں - ابھیاس پران روکنے کے لئے ہے - اور ویراگ باسنا چھوڑنے کے لئے گرو وششٹ مہاراج نے چار اوپائے بتائے ہیں - جن میں ماسوا اِن دو کے یعنے پران روکنے اور باسنا تیاگنے کے ویدانت وچار اور سادھو سنگ دو اور ہیں - مگر یہ دونوں ابھیاس ویراگ ہی سے ہوتے ہیں - اس لئے ابھیاس اور ویراگ کہکر یہ چاروں ہی کہے گئے ہیں - اس میں پاتنجلی بھگوان کا سوتر -

سوتر - من ابھیاس اور ویراگ سے رُکتا ہے۔

سوتر کا ارتھ - ابھیاس اور ویراگ سے چت کی پانچوں پرمان وپرجے وکلپ نندرا سمرتی برتیاں اور کام کرودھ وغیرہ آسری برتیاں اور سم دم وغیرہ دیوی برتیاں اِس طرح ناش ہو جاتی ہیں - جیسے بنا لکڑیوں کے آگ - اس میں یوگ بھاشیہ کا پرمان -

یوگ بھاشیہ

یہ چت ندی روپ ہے - اِس کے چلنے کے دو راستے ہیں -
ایک کلیان (موکھش) کا دوسرا پاپ (سنسار) کا کلیان کیلئے

اس کا نیچا راستہ بیک ہے۔ اور سنسار روپ پاپ کے لئے گیان
ویراگ سے وشیون کیطرف جانیوالا پرواہ بندہ ہوتا ہے۔ اور بیک
اور گیان کے ابھیاس سے کھلتا ہے۔ اس لئے چت کی برتیان
ابھیاس اور ویراگ دونون ہی سے رک سکتی ہیں۔ ...... نر

اس پر مدھوسودن سوامی کا قول

جس طرح بہتے ہوئے دریا کے بڑے زور کے بہاؤ کو باندھا لگا کر نہر میں
ڈالدینے سے وہ پانی کھیتون میں جہان چاہئیں وہان ہی لگایا جا سکتا ہے ایسی
طرح وشیون کیطرف لگے ہوئے چت کے پرواہ کو ویراگ کا باندھا لگا کر سمادہی
کا ابھیاس کر کر پرشانت واہتا سمادہی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ویراگ اور ابھیاس
دونون ہی کا کرنا مناسب ہے۔ اور اگر دونون کا ایک ہی نتیجہ ہوتا سپھر اختیار تھا
دونون میں کوئی کر لیا جاتا جیسے یاگ میں اختیار ہے۔ خواہ وہان ڈالے جائیں۔
خواہ جون۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ عام طور پر جو ابھیاس کیا جاتا ہے۔ وہ یا
کسی دیوتا کا دھیان ہوتا ہے۔ یا کسی منتر کا جاپ مگر سمادہی کا ابھیاس جس میں
برتیان روکنی پڑتی ہیں۔ وہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کے جواب میں پاتنجلی
بھگوان کا سوتر۔

سوتر۔ اس کی قایمی میں کوشش کرنیکا نام ابھیاس ہے

سوتر کا ارتھ " اپنی آتما میں یعنے سب کو دیکھنے والے شدہ چیتن میں برتیون
سے رہت ہوئے ہوئے چت کی جو قایمی ہے۔ اس قایمی میں جس کی کوشش ہے
یعنے جو من میں بہت ہی حوصلہ رکھتا ہے۔ اسی کا نام ابھیاس ہے۔ مطلب یہ ہے

کہ سبھاوک ہی نہ ٹھہرے اور نہ رکھنے رُکنیوالے چت کے روکنے کا جو حوصلہ ہے۔ اُسی کا نام ابھیاس ہے۔ اس ابھیاس کے بڑہانے میں پاتنجلی بھگوان کا سوتر۔

سوتر۔ یہ ابھیاس دیر تک لگاتار شردہا رکھکر کرنے سے دڑہ بھومی ہوجاتا ہے۔

ارتھ۔ جو ابھیاس لگاتار شردہا سے بغیر اوداس ہونے کے کیا جائے۔ اس ابھیاس کا نام دڑہ بھومی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اسوقت اُسکو وشیون کے سُکھ کی باسنا بگاڑ نہیں سکتی۔ اور اگر یہ ابھیاس دیر تک نہ کیا جائے۔ یا یہ کہ لگاتار یعنے روزانہ نہ کیا جائے یا شردہا سے نہ کیا جائے۔ تو پھر لئے (نیند)۔ وکھشیپ۔ کشائے۔ اور سُکھ سواد یہ چاروں بگھن دور نہیں ہوتے۔ اور ابھیاس سے اٹھانیکے سنسکار غالب ہوجاتے ہیں۔ اور چت وشیون میں لگ جاتا ہے۔ اور ایسے ابھیاس کا کرنا بے فائدہ ہوجاتا ہے۔ اِس لئے ابھیاس دیر تک لگاتار اور شردہا ان تینوں اوپاؤں سے ہی ہوتا ہے۔ اور ویراگ جو کہ دوسرا اوپائے ہے۔ وہ دو طرح کا ہے ایک اپر ویراگ۔ دوسرا پر ویراگ۔ اور اپر ویراگ چار قسمیں ہیں۔ یتمان۔ وتریک ایک اندریے اور وشی کار۔ پاتنجلی بھگوان نے چوتھے وسی کار ویراگ کا ورنن کیا ہے۔ تاکہ انسان شروع شروع کی بھومکا جیتتا ہُوا آخیر کی بھومکا کو پہونچ جائے اس میں پاتنجلی بھگوان کا سوتر۔

سوتر جس شخص کو نہ تو نظر آنیوالے (درشٹ) وشیون کی خواہش رہتی ہے۔ اور نہ انوسروک یعنے ویدوں سے کہی ہوئی بانی کی اسکو وسی کار نام ویراگ ہوتا ہے

اس کا ارتھ - استری اَن جل ایشورج وغیرہ یہ سب نظر آنیوالے وشے کہلاتے
ہیں - اور سورگ وغیرہ ویدون سے سنے ہوئے - اِن دونون طرح کے وشیون کی
خواہش ہو کر اس کے بعد ببیک کی کمی بیشی سے وسی کار ویراگ سے پہلے یتمان وغیرہ
تین طرح کا ویراگ ہوجاتا ہے - یتمان ویراگ اُسکو کہتے ہیں - جس سے گورو سے
سنسار کے نیک بد جاننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے - اور وتریک سنگیا ویراگ
اُسکو جس سے ببیک کے ابھیاس سے کام کرودہ وغیرہ دل کے دوشون کی کمی معلوم
ہوجاتی ہے - جیساکہ حکیم کو بیماری کی - اور ایک اندرے ویراگ اُسکو جس سے نظر
آنیوالے اور ویدون سے سُنے ہوے وشیوں کو دُکھ روپ جانکر باہر کی اندریان کی
حرکت روکی جاتی ہے - مگر اندر دل سے اُنکی خواہش دور نہیں ہوتی اور وسی کار سنگیا
ویراگ اُسکو جس سے اندر اور باہر دونون طرح کی خواہش دور ہو کر اُس کے خلاف
چت کی برتی پیدا ہوجاتی ہے - یہ وسی کار ویراگ سم پرگیات سمادہی کا انترنگ سادہن
ہے - اور پرگیات سمادہی کا باہر کا سادہن اور پر ویراگ اسم پرگیات کا انترنگ (اندر کا)
سادہن ہے - اس میں پاتنجلی بھگوان کا سوتر -

سوتر - پُرش کے گیان سے وشیون کی خواہش ہٹ جاتی ہے -

اسی کا نام پر ویراگ ہے

سوتر کا ارتھ - سم پرگیات سمادہی کے ابھیاس سے تینون گنون والے پردہان سے
الگ پُرش کا جب پرتکھش گیان ہوتا ہے - تب تینون گنون سے بنی ہوئے سنسار
کے کسی کام کی خواہش نہیں رہتی اسی کا نام پر ویراگ ہے - یہی سب سے اُتم ہے -
اور سب کا انجام ہے - اسی کے پختہ ہوجانے سے چت سب سے اوپرام ہوجاتا ہے

اور ادپرام ہوکر موکھش۔

اوترن ۳۶

اے ارجن اب اُس اعتراض کا کہ پرار بھد کرم گیان سے طاقتور ہے۔ اور اس کا پھل بھوگنے کے لئے برتیون کا ہونا ضروری ہے۔ اور اُن کا روکنا سخت مشکل ہے۔ اس کا جواب سُن۔

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इति मे मतिः ॥

वश्यात्मना तु यतता शक्योऽवाप्तुमुपायतः ॥३६॥

۳۶۔ یہ میں مانتا ہون کہ جس کا من جیتا ہُوا نہیں ہے۔ اُس سے یوگ نہیں ہوتا مگر جس کا بس ہے۔ وہ اگر اوپائے کرے تو کر سکتا ہے۔

ٹیکا۔ یہ میں جانتا ہون کہ جس شخص کا نت گیان ہو جانے پر بھی بباعث ویدانت پڑھانے یا اس کا اوپدیش کرنے یا سُست ہو جانے کے ابھیاس ویراگ نہ ہونے سے من بس نہیں ہوتا۔ اُس سے یوگ نہیں ہوتا۔ کیونکہ پرار بھد کرم کے سبب اس کا من چنچل بنا رہتا ہے۔ اور اگر یہ پوچھا جائے کہ من رُکتا کس طرح ہے تو اُس کا جواب سُن:۔ پختہ ویراگ ہو جانے سے باسنا ناش ہوتی ہے۔ باسنا ناش سے من پر قابو۔ اور من کے قابو سے بیٹت مان ویراگ۔ یہ ویراگ چت کا وشیون کیطرف جانیوالا پرواہ روکتا ہے۔ اور ابھیاس اُسکو آتما کی طرف لگاتا ہے۔ اور اُس کے بعد من کی کوئی برتی نہیں رہتی۔ یعنے سب برتیون کا نردہ ہو جاتا ہے۔ اور پرار بھد کرم جو من کی چنچلتا کا باعث ہے۔ جب جاتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ پرار بھد کرم کے زبردست ہونے کیوجہ سے اُسکا دبانا مُشکل ہے۔ تو اُس کا یہ جواب دیا ہے کہ انسان کوشش

کرے۔ کیونکہ کوشش خواہ کوئی کام دنیا کا ہو۔ خواہ پرلوک کا سب پر غالب ہے، اور اگر کوئی پرار بھد کو مقدم جانکر کوشش کا قایل ہی نہ ہو۔ تو پھر اُسکو کھیتی اور بنج اور یگ وغیرہ تمام کرمون میں کوشش کا کرنا بے فائدہ ہے۔ جو کام مطابق پرارابھد کرم کے ہونا ہوگا۔ وہ خود ہی ہو جائیگا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ کھیتی وغیرہ کامون کا کرنا تو بغیر کوشش نہیں ہوتا۔ مگر اِس کا لابھ پرار بھد سے ہوتا ہے۔ تو یہان بھی اُس کا یہی جواب ہے۔ کہ من کے روکنے کا اصلی کارن پرار بھد کرم ہے۔ مگر بغیر ابھیاس کرنیکی کوشش کے نہیں رُکتا۔ غرض جیون مکتی کے سُکھ کا اصلی کارن پرار بھد کرم ہی ہے۔ اور دوسرا اسکا یہ جواب ہے۔ کہ گیان سے اگیان ناش ہونے کے بعد پھر جو جسم کا قیام ہوتا ہے۔ وہ فقط پرار بھد کرم کے سبب سے ہوتا ہے۔ یعنے پرار بھد کرم گیان سے طاقتور ہے۔ اور بغیر یوگا ابھیاس کے اُسکا روکنا مشکل ہے۔ یوگا ابھیاس شاستری کوشش سے مراد ہے۔ اس لئے شاستر کے مطابق کوشش کرنا سب پر غالب ہے۔ اس میں وششٹ مہاراج کا قول

شلوک:۔ اے رگھونندن اس سنسار میں تمام چیزین جس قدر کہ ہین۔ وہ ہمیشہ ہی اچھی طرح کوشش کرنے سے سب مِل جاتی ہیں۔

۲۔ کوشش دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک شاستر کے مطابق۔ دوسرے اُس کے خلاف۔ شاستر کے مطابق سے انتھ کرن کی شدھی کے بعد موکھش ملتی ہے۔ اور دوسری سے نرک وغیرہ کا دُکھ

۳ - یہ باسنا ایک بہتی ندی ہے۔ اچھے بُرے دو اُس کے راستے ہیں۔ اِس لئے کوشش سے اسکو اچھے راستہ پر لگا۔

۴ - ایے رامچندر تو اپنے من کو جو بُرے وشیون کیطرف جانے والا ہے۔ کوشش سے اچھے راستہ پر لگا۔ تو سب طاقتورون میں طاقتور ہے

۵ - ایے دشمنون کو مارنے والے ابھیاس سے جب تیرے من میں شُبھ باسنائیں پیدا ہون تب ابھیاس کو مکمل ہُوا جاننا۔ ۶

۶ - جب تک باسناؤن کے ہٹنے یا نہ ہٹنے کا شک ہو تب تک شُبھ باسناؤن کو نہ چھوڑنا۔ کیونکہ اِنکے زیادہ بڑھنے کا دوش نہیں ہوتا۔

۷ - اور جب تک اگیانی رہے۔ آتم تت کی پراپتی نہ ہو۔ تب تک جو بات گورو شاستر اور انبھو سے نسچے ہو اُسی پر عمل کر۔ ۶

۸ - اور جب تیرا انتہ کرن شُدھ ہو جائے۔ اور تو آتم وستو کو جان لے۔ تو پھر شُبھ باسناؤن کو بھی چھوڑ دینا۔ اِس سے کوئی دُکھ نہیں رہے گا

اس کا نتیجہ یہ ہے۔ جو بندہ بباعث اگیان کے ساکھشی آتما میں ہوتا ہے۔ وہ تت گیان ہوکر دور ہو جاتا ہے۔ اور پراربھد کرم سے جو دُکھ چت برتیون میں ہوتا ہے وہ یوگ ابھیاس سے دور ہوتا ہے۔ یعنی برتیان رُک کر جیون مُکتی ہو جاتی ہے ایسا جیون مکُت سریشٹہ یوگی ہے۔ اور جس کی برتیان نہیں رُکتین۔ وہ خواہ تت گیانی بھی ہو۔ تو بھی مدہیم یوگی ہے۔ اگر کوئی اِس کی زیادہ شرح دیکھنی چاہیئے

نوگرنتھ جیون مکتی میں دیکھ سکتا ہے۔

اوترن ۳۷

بعد اِس بیان کے کہ جو فقط تت گیانی ہے۔ وہ متوسط درجہ کا ہے۔ اور جو تت گیانی اور جیون مکت ہے۔ وہ اعلےٰ درجہ کا ہے۔ اور دوبارہ جنم نہ پانے کیوجہ سے بدیہہ موکھش کے لحاظ سے دونوں یکساں ہیں۔ مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ جس کا چت بلا خواہش کرم کر کر شدھ ہو جائے۔ اور گیان کی خواہش سے کرموں کو چھوڑ دے اور بغرض شنک اور الٹی سمجھ دور کرنیکے کسی جیون مکت گورو کے پاس جا کر چہاروں ان کا اوپدیش سُننے۔ اور بغیر ہی گیان ہوئے شرون یا منن یا ندھیاسن کرتا ہوا مر جائے تو پھر اُسکا کیا انجام ہوتا ہے۔ یعنے گیان سے اگیان نہ ناش ہونیکیوجہ سے اُسکی موکھش ہونا بھی ناممکن ہے۔ اور کرم او پاشنا کے نہ ہونیکیوجہ سے دیولوک کے ملنے کا بھی شُبہ ہے۔ اور کرموں کو چھوڑ دینے کی وجہ سے پتری لوک کے ملنے کا بھی شُبہ ہے۔ اِس لئے کیا اب یوگ سے بھٹکا ہوا کیڑا مکوڑا بن کر بہت دُکھ پاتا ہے۔ یا بُرے کرموں کو چھوڑ دینے کے سبب بامدیو وغیرہ کی طرح اچھی گتی پاتا ہے۔ اس طرح کی شکوں میں پڑ کر۔

अर्जुनो वाच ॥ अयतिः श्रद्धयोपेतो योगा-
च्चलितमानसः ॥ अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां
गतिं कृष्ण गच्छति ॥३७॥

ارجن نے کہا :- اے کرشن تھوڑا جتن کرنیوالا شردھا والا جس کا یوگ سے من ہٹ گیا ہو اور یوگ کی سدھی نہ ہوئی ہو۔ اُس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

ٹیکا - جس کی کوشش تو زیادہ نہیں - مگر گورو اور شاستر پر شردھا رکھتا ہے۔ شردھا سے یہان کھٹ سمپتی (چھہون سادھن) سے مراد ہے - کھٹ سمپتی میں شرتی پرمان -

شرتی

شانت ہوکر (من روک کر) دانت (اندریان روک کر) ہوکر اور

تتکھشا کر کر اور شردھا کا دھن پاکر اپنے اندر ہی آتما کو دیکھے -

گویا کہ ثابت ہے - کہ جونت اور انت (غیر فانی اور فانی) کا ببیک (گیان) رکھتا ہے - اور لوک پرلوک کے بھوگون سے ویراگی ہے - یعنے لذات محسوسات سے متنفر ہے - اور سم (من کا روکنا) دم (اندریان روکنا) وغیرہ کھٹ سمپتی کا عامل ہے اور موکھش کا خواہشمند ہے - وہ اگر گورو سے شرون یا منن یا ندھیاسن کر کر قریب اسمرگ ہوکر حواسون کے کمزور ہو جانے پر سب سادھنون سے چھوٹ جائے بغیر تت گیان کے اور اگیان ناش ہونیکے اگیان کی حالت میں ہی مرجائے تو ایسے گرشن دیو اُسکا اچھا یا بُرا کیا انجام ہوتا ہے - یعنے نہ ایسا شخص کرم کرتا ہے - نہ گیانی ہوتا ہے - مگر سوائے موکھش کے سادھنون کے بُرے کرم بھی نہیں کرتا -

اوترن ۳۸

ارجن نے اپنے شک کو واضح کر کر کہا -

क. चिनोभयविभ्रष्टश्छिन्नाभ्रमिव नश्यति॥

अप्रतिष्ठो महाबाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि॥३८॥

۳۸ - ایسے جہا یا ہو کرم اوپاشنا اور گیان دونون سے بھٹکا ہوا کہیں پھٹے بادل کی طرح ناش تو نہیں ہوتا -

ٹیکا - ارجن کا یہ سوال بہت بڑی خواہش سے ہے - مہا باہو کہکر یہ مراد ہے -
کہ مہاراج آپکے بازون میں بھگتون کا دُکھ دور کرنے اور دہرم ارتھ کام موکھش چارون
پدارتھ دینے کی بہت بڑی طاقت ہے - اور یہ محض اس لئے کہا گیا ہے - کہ کہین
سری کرشن سوال پوچھنے پر خفا نہ ہون اور خوشی سے اُسکا جواب دین - سوال آ
ہے - کہ جو شخص موکھش کے کارن گیان سے محروم رہا ہو - اور برہم لوک کے
پہونچانیوالے کرم اوپاشنا کو چھوڑ چکا ہو - یعنی دونون سے بھٹکا ہوا ہو -
وہ کہیں پھٹے ہوئے بادل کی طرح ناش تو نہیں ہوتا ہے - یعنے جس طرح پھٹا
ہُوا بادل ایک بادل سے الگ ہو کر اور دوسرے سے نہ مل کر بغیر ہی بارش کئے
ناش ہو جاتا ہے - اسی طرح یہ پچھلے کرمون کو چھوڑ اور آگے گیان کو نہ پاکر نہ
کرمون کا پھل پائے اور نہ گیان کا تو اس کا کیا انجام ہوتا ہے - یہ سوال اُسکے
متعلق ہے - جس سے نہ کرم اوپاشنا ہو - اور نہ گیان ہی ہو - اور نہ دونون ملاکر
ہی ہون - یعنے سب سے چھوٹا ہُوا ہو - کیونکہ اُسی کی نسبت ہر ایک دُکھ کا شک
گذر سکتا ہے - اور بلا کامنا کرم کرنیوالے کی نسبت جو بقول آپس تنب رشی
کے ہے - یہ سوال ہی نہیں ہے - کیونکہ اِس کا جواب پہلے دیا گیا ہے -

اوترن ۳۹ - اوپر بیان کئے ہوئے شُبھ کو رفع کرنے کے لئے ارجن نے سری کرشن
سے پرارتھنا کر کر کہا -

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्यशेषतः ।
त्वदन्यः संशयस्यास्य छेत्ता न ह्युपपद्यते ॥ ३९ ॥

۳۹ - اے کرشن سوائے آپ کے اور کوئی نہیں ہے - جو میرے اس شُبھ کو دور کر سکے -

ٹیکا - اے کرشن دیو آپکو میرا یہ شُبہہ ہٹا دینا مناسب ہے - اور اگر یہ کہا جاوے - کہ یہ شُبہہ نہ رشیوں اور منیوں سے دور ہو سکتا ہے - اور نہ دیوتاؤں سے ہی تو اِسکا یہ جواب درست نہیں - کیونکہ آپ سب کچھ جانتے ہیں - سب کے ایشور ہیں - اور شاستر کے کرتا اور پرم گورو اور پرم کرپالو ہیں - رشیوں منیوں میں یہ بات نہیں آسکتی - یعنے نہ وہ سرب گیہ ہیں اور نہ ایشور ہی - اس لئے جو شُبہہ پرلوک کی گتی کا یوگ بھرشٹ کی نسبت ہے - اُسکو ٹھیک طور سے سوائے آپکے اور کوئی دور نہیں کر سکتا - آپ ہی سب کے گورو ہیں - اس لئے میرے اس شُبہہ کو دور کریں ✣

اوتر ن ۴۰ - ارجن کا یوگ بھرشٹ کی نسبت شبہہ دور کرنے کے لئے

श्रीभगवानुवाच ॥ पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ॥ नहि कल्याण कृत्कश्चिद् दुर्गतिं तात गच्छति ॥ ४० ॥

سری بھگوان نے کہا

ارجن نہ اس لوک میں اُس کا ناش ہوتا ہے - اور نہ اُس لوک میں اے تات (عزیز) کلیان کا سادہن کرنے والا - کبھی دُرگتی کو نہیں پہونچتا -

ٹیکا - تیسرا یوگ بھرشٹ کا ناش کہکر کیا مطلب ہے - ناش دو طرح کا ہوتا ہے ایک شاستر کے مطابق نہ چلنا اور نیک لوگوں میں بدنام ہونا - دوسرا مرکر پرلوک کا بُرا انجام ہونا - اس قسم کے ناش کے متعلق شرتی پرمان

شرتی - جو کرم اور اوپاشنا نہیں کرتے - انکو نہ اوترائیں مارگ جانیکا پرم لوک ملنا ہے اور نہ دکھشائین مارگ جاکر پِتری لوک ہی - یہان ہی

مچھر کیڑے پتنگے اور سانپ ہو جاتے ہیں۔

منو کا قول:-

شلوک

اپنے دھرم سے گرا ہوا برہمن مونہہ میں آگ رکھنے والا اور اپنی
قے کو کھانیوالا بہت بڑا پریت ہو جاتا ہے۔

اِس لئے اے ارجن یہ دونوں طرح کی باتیں تو یوگ بھرشٹ میں نہیں آتیں۔ کیونکہ اُس کا کرموں کا چھوڑنا اور ورکت رہنا اور ویدانت شرون کرنا مطابق شاستر کے ہوتا ہے۔ اِس لئے اُسکی نہ یہاں دُرگتی ہوتی ہے۔ اور نہ وہاں پرلوک ہی کی۔ یہاں کی درگتی سے مراد بدنامی کی ہے۔ اور پرلوک کی دُرگتی سے کیڑے پتنگے وغیرہ جونوں کی۔ شلوک میں تات پد کو بلحاظ شِشیہ کے کہا گیا ہے۔ تات اصلی باپ کا نام ہے۔ اور باپ اور بیٹے میں فرق نہیں ہوتا۔ اس لئے شِشیہ کو بھی تات کہا جاتا ہے اِس طرح ارجن کو تات کہکر اُس پر مہربانی کا اظہار کیا اور کہا اے تات یہ جو تو نے کہا کہ یوگ سے بھٹکا ہُوا بباعث اگیانی ہونے اور کرم اوپاشنا تیاگنے کے نہ پِتر لوک کو جاتا ہے۔ اور نہ دیولوک کو اور جیسے اپنے دھرم میں گرے ہوئے اور لوگ ہیں ویسا ہی وہ ہے۔ اور دُرگتی کو پہونچتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ وہ درگتی کو نہیں پہونچتا۔ بر استہ دیوجان برہم لوک کو جاتا ہے۔ اس میں چھاندگیہ اوپنشد پرمان۔

شرتی:- دو طرح کے انسان ہیں جو دیوجان مارگ کو جاتے ہیں۔
ایک پنچ اگنی اوپاشنا کرنے والے۔ اور دوسرے شردھا
اور ست کی اوپاشنا کرنے والے۔

شُرتی میں دو شخصوں کا برہم لوک میں جانا بیان کیا گیا ہے۔ ایک پنچ اگنی اور دم

اوپاشنا والون کا۔ دوسرے اُس ممو کھشو کا جس کے دل میں شردھا اور ست اور
سنکلپون کا ابھاو ہے۔یہی دونون باتیں شرون وغیرہ کرتے ہوئے یوگ بھرشٹ
میں پائی جاتی ہے۔یعنے ست اور شردھا۔یوگ بھرشٹ کے سادھنون کے متعلق
شرتی پرمان۔

شرتی

شانت ہو اور دانت ہو۔یعنے من کو روک اور اندریان کو روک۔

مطابق اِس شرتی کے اندریان روکنے میں گفتگو کا روکنا بھی آجاتا ہے۔ اور
گفتگو کا روکنا جھوٹ کی ممانعت اور جھوٹ کا نہ کہنا ست کی تعریف۔اس طرح باگ
کی اندریان کا روکنا اسی کا نام دم ہے۔یوگ شاستر میں اہنا ست اُستے برہم چریہ اپری گرہ
ان کو یوگ کا انگ کہا گیا ہے۔اگر یہاں ست شبد کا ارتھ برہم کیا جائے تو بھی اس
سے کچھ نقصان نہیں۔کیونکہ ویدانت شاستر کا شرون ہی۔ست برہم کا چنتن
روپ ہے۔اور سنکلپون کا چھوڑنا بھی پنچ اگنی ودیا والون کیطرح برہم لوک کو
پہونچاتا ہے۔اِس میں سمرتی پرمان۔

سمرتی

سورگ۔ بادل۔ پرتھوی۔ پرش۔ استری یہ پانچون اگنیان کہلاتی ہیں

سنیاس ارتیاگ اگر نہیے برہم لوک ملتا ہے۔

اور ایک سمرتی میں یہ بھی کہا ہے۔کہ ہمیشہ ویدانت وچارنے یا اُس کا شرون کرنیکا
انتی کر چھ چندرائین برت کا پھل ہے۔اسطرح سنیاس یا شردھا یا برہم کا
وچار ایک ایک برہم لوک کی پراپتی کا سادھن۔اور اگر کوئی سب کو یہی کرے
تو پھر اُس کے لئے برہم لوک ملنے کا شبہہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔بلکہ بحوالہ تیترے

اوپنشد کے یوگی کی تمام حرکت یگ روپ ہے - اس میں شرتی پرمان -

شرتی

تت جاننے والا پُرش یگ روپ ہے - آتما اُسکا جمان ہے
شردھا استری ہے - جسم لکڑیاں ہیں - روم کُشا ہے - وید شکھا
ہے - ہردے تیہنا ہے - خواہش گھی ہے - غُصہ حیوان ہے
تپ اگ ہے - دم شمیتا ہے - یعنی من کا قائم رکھنا - اور پران
ہوتا ہے - یعنی آہوتیان ڈالنا اور بیز اودگاتا ہے - یعنی منتر
کا پڑھنا اور من ادہرجو ہے - یعنی منتر کا بولنا اور کان برہماہین
اِس میں سمرتی پرمان -

سمرتی

جس شخص کی بدہی ایک چھن بھر بھی برہم میں قائم ہو جاتی
ہے - وہ تمام تیرتھون کے اشنان اور پرتھوی کے دان
اور ہزارون یگ اور دیوتاؤن کے پوجنے کا پھل پالیتا ہے -
اور پترون کے اودہار سے فارغ ہو جاتا ہے - اور تینون لوکون
میں قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے +

اوترن ۱۴

یوگ سے بھٹکے ہوئے کا کرم سرشیٹہ ہے لوک پرلوک کسی جگہہ اُسکا
ناش نہیں ہوتا - مگر یہ کہ وہ مر کر کیا ہوتا ہے اِسکے متعلق ذیل کا شلوک

प्राप्य पुण्यकृतां लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः
शुचीनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥४१॥

۴۱۔ یوگ سے گرا ہوا پُن کرنے والوں کے لوکوں میں پہونچکر اور وہاں سنیکڑوں (لاانتہا) برس تک رہ کر پوتر کُل اور دولتمندوں کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔

ٹیکا۔ جو لوگ یوگ مارگ میں لگ کر سب کرموں کو چھوڑ کر ویدانت کا شرون کرتے کرتے درمیان ہی میں مر جاتے ہیں۔ وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک خواہشات کو دبا رکھتے ہیں۔ جو کہ مر کر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور دوسرے بباعث پختہ ویراگ کے مطلقاً خواہش نہیں کرتے۔ اول الذکر برہم لوک وغیرہ لوکوں کو جو اسومید آدک یگوں کا پھل ہیں جاتے ہیں۔ پُن کرتے والوں کے لوکوں میں جانا یہ پد صیغہ جمع کا ہے۔ لوک دراصل ایک ہی ہے۔ یہ فقط اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ ہر ایک کے بھوگوں کی جگہ الگ الگ ہے۔ اور اُن لوکوں میں جا کر اور وہاں بہت عرصہ تک رہکر اور بھوگوں کو بھوگ کر بعد ازاں پوتر کُل اور بہبوتی والے چکرورتی مہاراجہ کے گھر میں پیدا ہوتا ہے اور اُن بھوگوں کو بھوگنے کے لئے آتا ہے۔ جن کی کہ باسنا باقی رہ جاتی ہیں۔ جیسا کہ راجہ اجات شترو اور جنک کا آنا۔ بھوگوں کی باسنا بہت طاقتور ہے۔ اس لئے اُس سے سنیاس نہیں ہوتا اور بعد برہم لوک کے وہ مہاراجہ ہی بنتا ہے +

اوتّرن ۴۲۔ دوسرے باسنا رہت کا ورنن۔

अथवा योगिनामेव कुले भवति धीमताम्
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदीदृशम् ॥४२॥

۴۲ - ویراگ والا عقلمند یوگیوں کے گھر میں پیدا ہوتا ہے - دنیا میں ایسے جنم کا ملنا بہت مشکل ہے -

ٹیکا :- جس کے دل میں بسبب شردھا اور ویراگ وغیرہ سادھنوں کے بھوگون کی باسنا نہیں ہوتی - وہ برہم لوک وغیرہ لوکون کو نہیں جانتا - یہان ہی کسی تت جاننے والے غریب برہمن کے گھر پیدا ہو جاتا ہے - اگرچہ یوگ سے گرے ہوئے کا کسی پاک اور راجہ کے خاندان میں پیدا ہونا بھی مشکل ہے - مگر کسی غریب برہمن کے گھر پیدا ہونا جیساکہ سکھدیو جی کا جنم ہوا بہت ہی مشکل ہے - ایسے جنم کی بھگوان بہت سی تعریف کرتے ہیں - کیونکہ نہ اُس میں غفلت ہوتی ہے - اور نہ بھوگون کی باسنا اور سنیاس کے لائق ہوتا ہے -

اوترن ۴۳

ایسے جنم کا ملنا درلبھ دکھانیکے لئے ذیل کا شلوک -

तत्रतं बुद्धिसंयोगं लभते पौर्वदेहिकम्‌
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनन्दन ॥४३॥

۴۳ - اے کورونندن جو بدھی یوگ پہلے جنم کا ہوتا ہے - وہ یہان سب مل جاتا ہے - اور آگے کے لئے پھر کوشش کرتا ہے -

ٹیکا :- کرمون کا سنیاس (تیاگ) گورو کا ملنا شرون منن ندھیاس جو جو سادھن پچھلے جنم کا کیا ہوتا ہے - یوگ بھرشٹ کو سب مل جاتا ہے - اور پھر اُس کے آگے گیان کی موکھش بھومکا کے لئے کوشش کرتا ہے - اور سب بھومکاؤن کو حاصل کر لیتا ہے - اے کورونندن تو بھی یوگ بھرشٹ ہے - کیونکہ تیرا پاک

اور معزز خاندان میں جنم ہوا ہے - اس لئے پچھلی باسناؤن کے سبب بغیر ہی کوشش تجھکو گیان ہو جائیگا - شلوک میں ارجن کا کورو نام اُس کے خاندان کے لحاظ سے لیا گیا ہے - اور اُس کے جو معنے سری بھگوان نے کئے ہیں - وہی وشسشٹ میں دیکھے جاتے ہیں - وشسشٹ میں رامچندر کا سوال ؟

شلوک :- رامچندر نے پوچھا جو شخص گیان کی پہلی بھومکا میں یا دوسری یا تیسری میں مرتا ہے - اُس کا کیا انجام ہوتا ہے -

اس کا ارتھ - اِس سے پیشتر ساتون بھومکا بیان ہو چکی ہیں - جن میں پہلی بھومکا شبھ باسنا ہے - دوسری وچارنا - تیسرے تن مانسا - چوتھے ستوا پتی - پانچوین پدارتھا بھاونی چھٹے اسنگ سکتی - ساتوین ترجکا ہے -

پہلی میں چار سادھن ہوتے ہیں - نت انت وستو کا بیبیک بھوگون سے ویراگ سم دم وغیرہ کھٹ سمپتی - اور ممو کھشتا - یعنے موکھش کی خواہش -

دوسری میں گورو کے پاس جاکر شرون اور منن -

تیسری میں ندھیاسن -

چوتھے میں آتما کا ساکھشات کار -

پانچوین اور چھٹی اور ساتوین میں جیون مکتی کا فرق - تیسرے ادھیاے میں اِن کا مفصل ورنن ہو چکا ہے - اب یہ ذکر ہے - کہ چوتھی بھومکا میں جیون مکتی نہیں ہوتی - مگر مر کر بدیہہ مکتی ہو جاتی ہے - اور پانچوین چھٹی اور ساتوین میں جیون مکتی اور بدیہہ مکتی دونون - ان میں کسی قسم کا شک نہیں لیکن جو تین بھومکا سب سے پہلی ہیں - اُن میں شک ہے - کیونکہ اُن میں گیان نہیں ہوتا -

اور کرموں کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ اِس لئے رامچندر کا اِن تینوں بھومکاؤں کے متعلق سوال ہے۔ اِس کے جواب میں وشسشٹ مہاراج کا قول ہے۔

شلوک

(۱) گیان کے تینوں سادہن بھومکا کو کرتے ہوئے۔ جس بھومکا میں شریر چھوٹ جاتا ہے۔ اُس کے مطابق اُس کے پاپ نہیں رہتے۔

(۲) اور دیوتاؤں کے بِبانوں میں بیٹھ کر یا لوک پالوں کی پوریوں میں جاتا ہے۔ یا اپسراؤں کیساتھ میرو پہاڑ کی کنجوں میں رمن کرتا ہے۔

(۳) اور پھر اُس کے بعد وہاں کے بھوگوں کو بھوگ کر لقا یا پنوں کا پھل بھوگنے کے لئے پھر یہاں آتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۴) اور پوتر اور بھبوتی والے مشہور خاندان کے گھر پیدا ہو کر مطابق پچھلی باسنا کے وہی ابھیاس پھر شروع کر دیتا ہے

(۵) اور گیان کی بھومکا کو پاکر ابھیاس سے اگلی بھومکا پر پہونچ جاتا ہے

مدھوسودن سوامی کہتے ہیں۔ جس کے دل میں بھوگوں کی بہت باسنا ہوتی ہیں۔ اور وہ اُنکو ویراگ سے دباتا ہوا جلد مر جاتا ہے۔ اُس کی وہی باسنائیں پھر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ وشنشٹ میں فقط ایسے سنیاسی کا ورنن ہے۔ اور جس کے دل میں ویراگ کی زبردست باسنا ہیں۔ اور ایشور کی کرپا ہے۔ اسکو

بوقت مرنیکے بھوگوں کی باسنا نہیں ہوتی یعنے بھوگون کا پرتی بندہ (رکاوٹ) نہیں ہوتا۔ اِس لئے ایسا سنیاسی تت جاننے والے برہمن کے گھر پیدا ہو کر مطابق پچھلے سنکاروں کے بنا ہی کوشش مکت ہو جاتا ہے۔ اُس کی موکھش ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہوتا اس لئے وششٹ مہاراج نے اُسکا ذکر نہیں کیا۔ اور سری بھگوان نے جو کہ بڑے کرپالو ہیں۔ دونوں کا کیا ہے۔

اوترن ۴۴

ارجن نے کہا مہاراج جو یوگ سے گرا ہوا سنیاس سے چھوٹا ہوا مرکر غریب براہمن کے گھر پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسکو تو گیان ہو سکتا ہے۔ مگر جو بھوگون کا بہت زیادہ خواہشمند ہے۔ اول برہم لوک کو جاتا ہے۔ اور پھر راجہ کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ اور بسبب بھوگون کی باسنا کے اُس سے کرمون کا تیاگ یعنی سنیاس نہیں ہوتا اُسکو اِس جنم میں کس طرح گیان ہو سکتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशोऽपि सः ॥
- जिज्ञासुरपि योगस्य शब्दब्रह्मातिवर्तते ॥ ४४

۴۴۔ پچھلے جنم کا ابھیاس ہی زور کر کر بھوگون سے باہر کھینچ لیتا ہے۔ یوگ (گیان) کا جگیاسو ویدوکت پھل کو ہی نہیں چاہتا۔

ٹیکا۔ گو وہ ابھیاس جو پیچھے کیا ہوتا ہے۔ بہت دیر کا بھی نہیں ہوتا۔ تو بھی انسان انہیں سنسکاروں کے بس رہتا ہے۔ جو اُس کے ابھیاس کے ہیں۔ اور وہ سنسکار جلد ہی بغیر ہی موکھش کی خواہش کے سادھنوں میں لگا دیتی ہیں۔ کیونکہ گیان کے سنسکار جن کا وشی اصل شئے ہے۔ تھوڑے عرصہ کے بھی بھوگون کے سنسکاروں سے طاقتور ہوتے ہیں۔

جیساکہ تو خود ہی اس کی مثال ہے - یعنی تجھکو گیان کی خواہش نہیں بھی - اور گھر سے اس ارادہ سے آیا ہے - کہ لڑائی لڑوں پر تو بھی پچھلے سنسکاروں نے تجھکو میدان جنگ ہی میں گیان میں لگا دیا ہے - غرض بلا خواہش کیا ہوا کرم کبھی ناش نہیں ہوتا - اسکا خلاصہ یہ ہے - بلا خواہش کیا ہوا کرم بغیر پھل دیئے نہیں رہتا - ہزاروں جنم پا کر بھی بگھنوں کو دور کرتا ہے اس لئے ثابت ہے - جو گھشتری ہے - اُسکو کرموں کے تیاگ کا ادھکار نہیں - مگر گیان کا ہے - اور یہ کہ پچھلے سنسکار بے بس کر کر اِسکو باہر کھینچ لیتے ہیں - اِس کی مثال یہ ہے - کہ جس طرح چور بلا ارادہ گھوڑوں کے پہرے داروں کے ہوتے انکو چرا کر لے جاتا ہے - اُسی طرح پچھلے سنسکار بگھنوں کے ہوتے ہوئے یوگ بھرشٹ کو باہر کھینچ لیتے ہیں - یوگ سے گرا ہُوا اول برہم لوک میں جاتا ہے - اور پھر وہاں کے بھوگوں کو بھوگ کر چکرورتی راجہ کے گھر میں پیدا ہوتا ہے - اور پھر سنسکاروں کی طاقت سے گیان میں لگ کر کرم کانڈ روپ ویدوکت پھل کو بھی نہیں چاہتا - اِس سے ثابت ہے - سری بھگوان کرم اور گیان کو اکٹھا نہیں بناتے - اور یہ دلیل بھی ظاہر ہے کہ جب گیان کا ادھکاری ہی کرموں سے بری ہے - تو پھر گیانی کے لئے کرم کسطرح ہو سکتی ہیں - اور اگر یہ اکٹھے ہوتے تو پھر کرم کانڈ روپ وید کا چھوڑنا نہ کہا جاتا -

اوترن ۴۵ - اوپر یہ بیان کر کر کہ گیان کی پہلی بھومکا میں مرنیوالا کئی جنم پاکر بھی گیان کے سادھنوں میں لگ جاتا ہے - اب یہ کہتے ہیں کہ جو شخص گیان کی دوسری یا تیسری بھومکا میں مرتا ہے - اُس کے لئے گیان کا ہونا تعجب میں داخل نہیں یعنے گیان کو پاکر بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے - اس پر ذیل کا شلوک

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगी संशुद्धकिल्बिषः
अनेकजन्मसंसिद्धस्ततो याति परां गतिम् ॥ ४५॥

۴۵۔ کوشش سے من جیتنے والا یوگی جس کا انتہ کرن شُدھ ہے۔ وہ کئی جنموں میں سدھی پاکر پرم گتی کو پہونچتا ہے۔

ٹیکا۔ جس کے پیچھے بھی کوشش کی ہوئی ہے۔ اور حال کے جنم میں اُس سے بھی زیادہ کر رہا ہے۔ وہ اپنی کوشش سے گیان کے پرتی بندھوں کو ہٹاکر ابھیاس سے سادھنوں کو پختہ کرکر بلا شبھہ پرم گتی کو پہونچ جاتا ہے۔

اوترن ۴۶۔ یوگ میں ارجن کی شردھا بڑھانیکے لئے یوگ کی تعریف کا اظہار

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः ॥
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन ॥४६॥

۴۶۔ یوگی تپ کرنیوالوں گیانیوں اور کرم کرنے والوں میں سب سے بڑھکر ہے۔ یہ میرا نسچے ہے۔ اس لئے ایے ارجن تو یوگی ہو۔

ٹیکا۔ یوگی تپ کرنیوالون یعنی کرچھ چندرائین وغیرہ برت کرنیوالون سے بڑھکر ہے۔ یوگی اُسکو کہا جاتا ہے جو تت گیان کی بعد من اور باسنا کا ناش کرے۔ اِس میں شرتی پرمان۔

شرتی۔ برہم ودیا سے انسان اُس پد کو پہونچتا ہے۔ جہان نہ کوئی خواہش رہتی ہے نہ وکھشا مین مارگ والوں کی پہونچ ہے اور نہ اگیانی تپسیوں کی۔

اسی طرح یوگی کرم کرنیوالوں سے بھی یعنی دکھشنا سہت جوتی شٹوم وغیرہ یگوں کے کرنیوالون سے بھی اعلےٰ ہے۔ کیونکہ بسبب اگیان کے نہ کرم کرنیوالا موکھش کے لائق ہوتا ہے۔ اور نہ تپسیا کرنیوالا۔ اور گیانیوں سے پروکھش گیان والوں سے مراد ہے۔ اور جیسے موکھش گیانیوں سے اپروکھش گیانی

سرشیٹھ ہے۔ اس طرح اپروکش گیانیوں سے من اور باسنا ناش کرنیوالا گیانی سرشیٹھ ہے۔ یہ میرا نسچے ہے۔ اس لئے اے ارجن تو بھی تت گیان کی بعد من اور باسنا کا ناش کر تو یوگ بھرشٹ ہے۔ اور یہ پیچھے بھی کہا گیا ہے کہ یوگی سب سے اعلےٰ ہے۔ ارجن شدہ کو کہتے ہیں اس وجہ سے شلوک میں ارجن کا نام ہے۔

اوترن ۴۷۔ یوگیوں میں پرم یوگی کا ورنن کر کر ادھیائے کی سماپتی۔

योगिनामपि सर्वेषां मद्गतेनान्तरात्मना ॥ ॥

श्रद्धावान्भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः ॥ ४७ ॥

۴۷۔ سب یوگیوں میں جس کا من میں شردھا ہے۔ اور من سے میرا دھیان کرتا ہے۔ وہ سب سے سرشیٹھ ہے۔

ٹیکا۔ سب یوگیوں یعنے وسو اور رودر اور سورج وغیرہ دیوتاؤں کے پوجاریوں میں جو میرا بھگت ہے۔ وہ سب سے سرشیٹھ ہے۔ کیونکہ بغیر پچھلے پنوں اور مہاتماؤں کے سنگ کے مجھ میں من لگایا نہیں جاتا اور میرا دھیان لگانیوالا خواہ میرے سرگن روپ کا دھیان لگائے خواہ سرگن روپ کا مگر یہ چھوڑ کر یہ انسان ہے۔ یا اور دیوتاؤں جیسا ہے۔ جو شردھا سے دھیان لگاتا ہے وہ سب سے سرشیٹھ ہے۔ اور انسے بھی اعلےٰ ہے جنکا من استھت ہے یوگ کا ابھیاس رکھتے کر نیں تینوں میں محنت تو یکساں ہے۔ مگر میرا بھگت انسے بھی اعلےٰ ہے جنکا ابھیاس میری بھگتی چھوڑ رہے اسکا بھاؤ یہ ہے۔ ارجن تو میرا بھگت ہے سب سے سرشیٹھ ہے اور بلا کوشش ہی وہ طاقت رکھتا ہے جس سے کوشش سے۔

ادھیائے کا خلاصہ۔ اس ادھیائے میں اول کرم یوگ کا جس سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے بیان ہوا پھر انگوں سہت من روکنے والے یوگ کا پھر یوگ بھرشٹ کی رفع شک کا اس طرح اس کھٹک میں کرم کانڈ اور تم پدارتھ کا نروپن ہوا اس سے آگے دوسرے کھٹک میں بھگتی یوگ کا اور تت پدارتھ کا اور یہ کہ میرا بھگت سب سے سرشیٹھ ہے۔ بیان ہوگا۔

इति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन

संवादे ध्यानयोगो नाम षष्ठोऽध्यायः ॥ ६ ॥

اِتِ سری مدھوسودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوڑھارتھ دیپکا کا ادھیاتم یوگ چھٹا ادھیائے سماپت ہوا۔

گوکل چند شرما کاتب ہندی اردو گورمکھی انگریزی نویس شاہ عالمی دروازہ لاہور

فہرست مشکل الفاظ

الف

لفظ	معنی
اویو	انگ - عضو
اوستا	حالت - درجہ
انت	فانی
اویادان کارن	اصلی کارن جیسا گھڑے کی مٹی
انتائی	پاپی - گنہگار
است	جھوٹا
انوان آسرے دوش	ایک پر دوسرے کا حصر نہ ہونا
آسجاؤ	
اگیات	لاعلمی
ان مئی کوش	جسم کثیف
اشردہا	بے اعتقادی
اسپرائے	نشاء مطلب
اندریاں	حواس
ادھکاری	لائق مستحق
اناتما	جبڑہ
اودتی	ایک واحد لاشریک لاثانی
اکرتا	نہ کرنے والا
استہت پراگیہ	قائم عقل
اپری گرہ	دان نہ لینا
ادھیاتمک	جسمانی دکھ جیسے بیماری
ادھبوتک	چور سانپ وغیرہ کا دکھ
ادھ دیوک	بجلی بارش وغیرہ کا دکھ
اوپاشنا کانڈ	اوپاشنا کے باب میں
اوپدیش	ہدایت -
انمان پرمان	اندازہ لگانا
اوپادہی	علت ظاہر ہونیکا نشان جیسا کہ روح کیلئے جسم
انترنگ سادھن	اندر کے سادھن -
اودیا	اگیان - جہالت
اسمتا	سوکھشم - اہنکار
ابھی نویش	حاصل شدہ چیز کو نہ چھوڑ سکنا
اسم پرگیات	سمادی میں کسی خیال کا نہ ہونا
الپگیہ	تھوڑا گیان -
استہت	قائم -
ایکاگرہ	تنہائی - یکسوے
اننت	لاانتہا -
اچنت	خیال میں نہ آنیوالا -
انادی	جس کا شروع نہ ہو -
استیے	چوری نہ کرنا
انرواچنی	کلام میں نہ آنیوالی چیز
اہنکار	انانیت - خودی -

ب

لفظ	معنی
بھاگ تیاگ لکھشنا	کسی چیز کا غیر حصہ چھوڑ کر اصلی بات کا جاننا
برتی	تصور - خیال
بھوگتا -	ہوگنے والا - استعمال کرنیوالا -
بشیشٹی	ایک جسم -

لفظ	معنی
برتی اوہت	برتی سے ملا ہوا۔
برہم ویتا	برہم کو جاننے والا۔ خدا شناس
بندہ	قید
بھید	فرق
بگھن	ہرج
بھکشو	فقیر۔ سنیاسی
بھومکا	شروع۔ درجہ
بیرنگ سادھن	باہر کے سادھن
ببیک	تمیز۔ گیان
بھوگ	لذت
بادہ سمادھی	اگیان کا ناش کرنیوالی سمادھی
برہم چریہ	عورت سے پرہیز

پ

لفظ	معنی
پرتی بندہ	روک
پرمارتھ	اصلی۔ خدا کی راہ
پرکرن	بات۔ سلسلہ
پراشچت	گناہوں کا کفارہ
پکش	امر طرفداری
پرکاشک	روشن کرنیوالا
پرپرک	متحرک
پرکاشیہ	روشن ہونیوالی شے
پرورتی	رغبت
پرمان	حوالہ۔ نظیر۔
پرکرتی	مایا۔ مادہ۔ سنسار
پرتاپ	رعب
پرشانت واہتا	چت میں خیالات کا نہ ہونا
پرتے۔	ویراگ۔ ورام کا کارن
پریتی	محبت
پُن	ثواب
پراربدھ	قسمت
پکھش	طرف۔ جانب
پران ہی کوش۔	جسم۔ لطیف
پرتیکھش پرمان۔	ظاہر
پرنام	اولٹ جانا

ت

لفظ	معنی
تت	اصلیت۔
تادآتمہ ادھیاس	دو چیزوں کی ملاپ کی ایک چیز
تشٹی۔	ہر قسم کا سامان مہیا ہونا۔
توم پدارتھ	جیو کا لکھش
تت پدارتھ	ایشور کا لکھش
تت ویتا	اصلیت جاننے والا حق شناس
ترپتی	سیری
توم	جیو
تن ماترا	سوکھشم تت۔ عناصر لطیف
ترشنا	خواہش
تپ	سردی۔ گرمی وغیرہ کا سہارنا

ج

لفظ	معنی
جاگرت	بیداری
جگیاسو	گیان یا علم معرفت کا خواہشمند

چ

لفظ	معنی
چنتن	خیال کرنا
چیتن	آتما۔ روح

د

لفظ	معنی
درلبھ	نایاب۔ مشکل سے ملنے والی شے
درشی	کسی صفت سے موصوف
درشیہ	دیکھی جانیوالی شے۔

درویہ	دولت
درشٹا	دیکھنے والا
دویش	دشمنی۔غضب
دام	لالچ۔طمع۔
دنڈ	مارنا۔
دوند	دو دو چیز مثلاً سکھ دکھ۔
دمن	اندریاں روکنا ضبط خواہش
دم	روکنا
درشٹانت	مثال
دوش	نقص
دھیہ	جسکا دھیان لگایا جاوے

س

سادھ	سدہ کرنا ثابت کرنا۔
ساکھشی	ظاہر کرنیوالا۔دیکھنے والا
ساکھشیہ	ظاہر ہونیوالی شے
ستہ پرکاش	خودبخود روشن
سدھانت	اصلی مقصد
سجاتی	ایک قسم کی چیز۔
ست	سچ۔راست
سونیگت	ایک چیز کی کئی شاخیں
سوکھوپتی	گہری نیند
سمشٹی	مجموعہ
سمرتی	یاد
سماپت	ختم
سوی وکلپ	ایک طرف خیال کا لگ جانا۔
سپن	خواب
سام	شرن
ساودھان	ٹھیک
سکام	بدلا لینے کی غرض سے جو کام کئے جاویں
سنچت کرم	جمع ہوئے ہوئے کرم۔
سنیاس	تیاگ۔ترک دنیا۔
سمباد	بات چیت
سودھرم	اپنا دھرم
سروگیہ	ہمہ دان۔عالم کل
سنبدھی	رشتہ دار
سم	من کا روکنا
سوتنتر	آزاد
سمپرگیات	سمادھی مین خیال ایکطرف رکھنا
سمادھی	مراقبہ
سنسکار	اثر
سنجم	روکنا
سنتوس	قناعت
ساکھشات کار	ظاہر

ش

شبد	آواز۔کلام
شریر	جسم
شردھا	اعتقاد
شرادھ	فوت شدہ بزرگوں کے واسطے کہانا کہلانا
شوک	غم
شیش	شاگرد
شرن	پناہ مانگنا
شوچ	صفائی
شکتی	طاقت

ک

کامیہ کرم	خواہش سے کرنیوالے کرم
کرتا	کرنیوالا
کال	وقت۔موت
کرم کانڈ	کرموں کے باب میں
کوٹستھ	برہم کا نام
کریا	حرکت
کائرتا	بزدلی
کارن	[illegible]

کارج — فعل
کہشپت — ایسا من جسمیں وشیوں کا خیال ہو
کلپت — فرضی
کوش — خزانہ ۔ نیام
کلیان — موکہش سنجات سُکھ
کرپا — مہربانی
کرپامان — زمانہ حال کی کرم

گ

گیاتا — جاننے والا
گیان — علم ۔ جاننا
گیہ — جانا ہوا
گیات — سمجھ
گہرا اوبہت — گہرائی سے ملا ہوا
گن — وصف
گیان کانڈ — گیان یعنے علم معرفت کے باب ہیں
گناتیت — گنوں سے پرے
گرہیتا — آتما
گہن — حواس
گراہیہ — حواسوں سے جانی جانیوالی شے

ل

لوپ — گُم
لے ہونا — غرق ہونا چھپ جانا
لیش اودیا — اودیا کا بقایا
لے سماودہی — فعل کو فاعل سے الگ نہ جاننا

م

مہاواک — اسم اعظم
ممتا — میری
مموکہشو — موکہش کی خواہشمند
منش — انسان
موہ — محبت ۔ بھول
متھیا — جھوٹا ۔ فانی
موڑھ — بے وقوف ۔ نیند ۔ آلکس
مہمان — تعریف ۔

ن

نیتہ کرم — مقررہ کرم
نشید — ممنوع
نورتی — تیاگ ۔ چھوڑنا
نروکا — نہ بدلنے والا
نمت کرم — مقررہ کرم جو گرہن وغیرہ کے موقعہ پر کئے جاتے ہیں
نروکلپ — کسی خیال سے خالی ہونا
ندھیاسن — من ٹھیرانا
نشکام — بلا خواہش
نہید — ممنوع
نشچت — یقیناً
نس کنٹک — بے فکری
ندرا — خواب
نردوہ — کسی قسم کا خیال نہ رہنا
نرپیچ سمادہی — جس سمادہی میں داسنا کا تخم نہ ہو
نمت کارن — بنانیوالا جیسا گھر کا کمہار
نرنے — نتیجہ پیدا کرنا

و

ودت — باقاعدہ
ویاپک — پھیلا ہوا سب میں موجود
وستو — شے
وجاتی — غیر قسم
وکاری — بدلنے والا
ودہی — باقاعدہ
وپرودہی — بر عکس مخالف چیزیں
وشے — گیان ۔ جاننا
واکیہ — کلام
وکہشیپ — خلل
ودوان — صاحب علم
ودت سنیاس — سنیاس کے بعد کا سنیاس
وپرجہ — اولٹا ۔
وکلپ — شک
وراگ — نفرت ۔ خواہش کا ہٹ جانا
وکہشپ — ایسا من جیسے ہیں کبھی وشے کے خواہش ہو اور کبھی آتما کی ۔

ہ

ہیتو — سبب ۔ کارن
ہنسا — مارنا ۔ دکھ دینا ۔

ی

یدھ — لڑائی
یکت — ملا ہوا ۔

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	درست	صفحہ	سطر	غلط	درست
۹	۲	شوع	شروع	۴۴	۸	مسانگا	مسانگاد
۱۱	۵	نسیجے	سنیجے	″	۱۴	ہے	-
۱۳	۲	پیڑہانیکی	پڑہانے کی	″	۱۶	چانتے	جانتے
″	۳	کہا	کہکر کہا	۴۵	۱۸	ہم	ہم
۱۵	۱۰	انکین	انہیں	۴۶	۱	انکیے	ایسے
″	۱۱	گیا	×	۴۶	۲	ہی	بہی
۲۸	۱۴	تحشی	غشی	″	۶	تاکید	تائید
۳۰	۱۳	جیتے	جینے	″	۱۱	ہتوان	ہنتوان
۳۳	۱۶	ہتیارے	ہتیاسے	۴۷	۱۱	بچے	ہنچے
۳۴	۴	دہرم شاستر کے	دہرم شاستر کا	″	۱۲	شیامی	پشیامی
″	۷	ہین		″	۱۷	حاننے	جاننے کا
″	۱۰	ہٹا جاتے	ہٹا جاتا	۴۸	۲	شری	تری
۳۵	۱۷	مارے	مارنے	″	۲	یوگ	لوک
″	۱۸	فوانق	موافق	″	۲	راجیہ	راجیہ
″	۱۸	ویرودبد	ویرودده	″	۹	یکشن ہیی	بہکش ہیی
″	۱۹	بس	پس	″	۱۱	اوپرانتا	اوپرامتا
۴۱	۸	مارئیگا	مارنیکا	″	۱۳	سسار	سنسار
۴۲	۲	ئیرتا	کائیرتا	″	۱۶	مناسب	نامناسب
″	۸	گر	اگر	″	۱۶	سرلی	شرتی
″	۸	موہکس	موہکش	″	۱۷	مانا	مانگنا
″	۱۹	ہات	بات	″	۱۸	پڑا	ٹڑا
۴۳	۱	محنت	محنت	۴۹	۱۱	درشن	درش
″	۹	لطفہ تپ	لطفہ پرم تپا	۵۰	۱۸	لے	نے

صفحہ	سطر	غلط	درست
۵۱	۱۳	کرنیکے	کرسکے
۵۳	۱۶	ڈکہی	دکہی
۵۵	۴	ند	پد
〃	۱۹	ہرنیوالوں	مرنیوالوں
۵۸	۷	برہا یا	بڑہا یا
۶۱	۱۸	بس لئے	اس لئے
۶۳	۲	نہ تہی	نہیں
۶۸	۳	پیتر	پتہر
۷۴	۴	دیکہے	سمجہنے دیکہنے
۷۵	۷	اتمان بیچ مان	نہ اتمان بیچ مان
〃	۱۲	جیون	جیوول
۷۷	۶	پوشید	پوشیدہ
۷۸	۱۹	رہ جاتے ہیں	دوہو جاتے ہیں
۷۹	۵	برہما کا	برہما کار
۸۱	۸	نیوں	ہون کا
〃	۱۰	پرماتما	پرماتا
۸۶	۶	بہولنا	بہو گنا
۸۷	۱۹	او	اور
۹۶	۱۳	وہ	اور
۹۸	۱۵	گیان	۰
۹۹	۴	ست	ہست
۱۰۹	۱۴	سجا	سے
۱۱۳	۱۵	کارن	کاکارن
〃	۱۹	مار	مارنے
۱۲۰	۲	ہونی	ہوتی
۱۳۲	۱۰	نحشی	خوشی
۱۳۴	۷	وچرچہ	ویریہ
۱۴۴	۳	بہی	ہی
〃	۱۹	جبوں	جیووں
۱۴۷	۱۲	لے	۰
۱۴۸	۸	گیان	اگیان
۱۹۸	۱۸	ارشی	رشی
۱۹۹	۱۱	ایک	۰
۲۰۴	۱۰	رنگ	۰
۲۱۰	۱۶	ہوا	ہو
۲۲۱	۱۵	۰	لا
〃	۱۶	والے	اور
۲۲۳	۹	۰	ہوتا ہے
۲۲۷	۲	چنتن	چنتن
〃	۳	〃	〃
〃	۴	جگت لا	جگت
۲۲۹	۱۶	پرانام	پرانایام
۲۳۵	۱۴	کہا	کیا
۲۵۹	۱۱	نہ	۰
۲۶۳	۳	باعث	بباعث

ضروری التماس

اس پستک کی قیمت معہ تصویر پنڈت منگل داس جی کی ۱۲؍ رکھی گئی ہے محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ دوسرا حصہ جس مین بارہ ادہیائے شامل ہیں عنقریب شائع ہوگا۔ اور اُس مین یہ احتیاط رکھی جائیگی۔ کہ بہاشہ الفاظ کم ہون۔ اور عبارت اسان ہو۔ پیشگی قیمت بھیجنے پر یا خریدار بننے پر قیمت ۱۰؍ لیجاویگی۔ سادہو مہاتماؤں کو یا جو اُس کے ادہکاری ہوں گے۔ اور قیمتاً نہیں خرید سکینگے پستک مفت دی جاویگی۔ پستک مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکیگی۔

(نوٹ) مفت پستک فقط لالہ جگناتھ انریری مجسٹریٹ کی دوکان سے مل سکیگی۔

بچار ساگر بہاشا اردو قیمت عہ اور ہر ایک قسم کی کتب ذیل کے پتہ پر ملسکتی ہیں

المشتہر

مول چند نرولہ تاجر کتب فیروزپور شہر